مع اردو ترجمہ

آثار السنن

للعلامۃ الاجل والمحدث الاکمل محمد بن علی النیموی رحمہ اللہ تعالیٰ

المتوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

محمد اشرف

فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مکتبہ حسینیہ

قذافی روڈ، گرجاکھ، گوجرانوالہ

طبع پنجم

نام کتاب آثار السنن

مرتّب علامہ محمد بن علی النیمویؒ المتوفیٰ ۱۳۲۲ھ

اردو ترجمہ، اعراب، تخریج، اردو حواشی : محمد اشرف فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم و وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مطبع

طبع اوّل محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، مطابق جولائی ۱۹۹۱ء

طبع دوم جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ، مطابق دسمبر ۱۹۹۱ء

طبع سوم رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق جنوری ۱۹۹۸ء

طبع چہارم صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق اپریل ۲۰۰۴ء

طبع پنجم رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۷ء

سرورق سیّد الخطاطین سیّد نفیس رقم مدظلہ

کتابت شوکت محمود صدیقی، محمد یوسف اعجاز

طابع و ناشر مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

قیمت روپے

۱۔ مکتبہ حسینیہ، قذافی روڈ، گرجاکھ، گوجرانوالہ
۲۔ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
۳۔ قدیمی کتب خانہ کراچی
۴۔ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
۵۔ مکتبہ سیّد احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
۶۔ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
۷۔ مکتبہ حقانیہ ملتان
۸۔ کتب خانہ مجیدیہ ملتان
۹۔ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰۔ مکتبہ حقانیہ جنگی بازار پشاور
۱۱۔ کتب خانہ صدیقیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ

علامہ نیمویؒ کی آثار السنن کا ترجمہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ ترجمہ کے ساتھ اصل مأخذ کے ابواب وصفحات، اعراب اور مختصر اردو حواشی کا کٹھن کام بھی نصرت ایزدی سے بحمداللہ تکمیل تک پہنچا۔ اُردو حواشی میں مصنف مذکورؒ کے حاشیہ التعلیق الحسن پر زیادہ تر انحصار کیا گیا ہے اور انہی حواشی کو بہت مختصر، آسان اور عام فہم انداز میں تحریر کیا ہے۔ تاہم مولانا عبدالعزیز سہالویؒ محدث گوجرانوالہ کے حواشی اور بعض دیگر کُتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ کتابوں کی قلت اور عدم دستیابی سے کچھ حوالجات نہ مل سکے اس لیے شامل اشاعت نہ ہو سکے۔

کتاب مذکور کی تیاری میں بھی میرے مربی استاذ مولانا حافظ عزیز الرحمٰن مدظلہ، ایم اے۔ ایل ایل بی فاضل مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کی شفقت خاص شامل رہی۔ متن اور ترجمہ حرفاً حرفاً پڑھ کر اعراب و ترجمہ کے سلسلہ میں اپنی عالمانہ رائے سے سرفراز فرماتے رہے متن اور حوالجات کے پروف پڑھنے میں مشفق استاذ مولانا عبدالعزیز مدظلہ، فاضل دیوبند ساتھ رہے۔ اور پھر طباعت کے نازک اور اہم مرحلہ پر عبدالمتین چوہان گوجرانوالہ کی قیمتی آراء اور تگ و دو نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں کافی کام کیا۔

میں ان تمام حضرات کا تہ دِل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ کسی قسم کا بھی تعاون کیا ہے۔

اہل علم قارئین اگر کوئی غلطی یا کمزوری دیکھیں تو اس سیاہ کار کی خام کاری کا نتیجہ سمجھتے ہوئے عفو و درگذر سے کام لیں اور قابلِ اصلاح باتوں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔ نیز دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جملہ معاونین، اس سیاہ کار اور اس کے والدین نیز تمام اساتذہ کرام کی بخشش کا ذریعہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس سے استفادہ کا موقع دیں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

فقط

محمد اشرف

فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۸ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

حامداً ومصلیاً

تمہید احکام اسلامی کا دوسرا مصدر حدیث ہے۔ حدیث جو کہ نسل انسانی کے لیے آخری رہبر و رہنما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل اور آپ کی پسند کا نام ہے۔ درحقیقت احکام اسلامی کے مصدر اوّل یعنی قرآن حکیم کی تشریح وتوضیح ہے جس سے کلام الٰہی کا منشاء ومراد متعین ہوتا ہے اور اس کے مطابق روزمرہ زندگی کو احکام خداوندی کے سانچوں میں ڈھالنا آسان ہو جاتا ہے۔

اہمیت حدیث حدیث کی اہمیت ہر ذی شعور اور صاحب علم پر واضح ہے۔ عرب جو قرآن کی زبان سے نہ صرف واقف وآشنا تھے، بلکہ ان کی مادری زبان عربی ہی تھی اور اپنی زبان دانی، فصاحت و بلاغت نیز قادر الکلام ہونے پر فخر کرتے تھے اور اپنے سوا دیگر اقوام کو عجمی کہتے تھے وہ بھی متعدد مقامات پر قرآن کے مقاصد ومطالب متعین کرنے میں اپنی ناکامی کا اعتراف لیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے اور زبان نبوت سے منشاء خداوندی کا تعین سنتے تو ان کے قلوب واذہان کو اطمینان میسر آتا۔ قرآن حکیم نے تو اس بارے میں اس قدر واشگاف اعلان فرمایا ہے کہ کسی قسم کا تردد باقی نہیں رہتا۔ آپ کی باتیں درحقیقت وحی الٰہی ہیں۔ سورہ النجم میں ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ ـــــــ يُّوْحٰى ○

ترجمہ: اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے بات بناتے ہیں ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر وحی بھیجی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے جاری ہونے والی تشریح وتوضیح کو اتھارٹی ہی قرار نہیں دیا، بلکہ اُسے اپنا کلام کہا، اسی لیے علماء اُمت نے وحی کو جلی اور خفی یا متلو اور غیر متلو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ گو وحی جلی کو اولیت اور فوقیت حاصل ہے، مگر جب وحی خفی کا انتساب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائے تو پھر نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے صرف نظر، اس پر عمل پیرا ہونا ہی اسلام ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ الآیۃ

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حفاظت حدیث حدیث کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امت مسلمہ کے اہل علم حضرات عہد رسالت سے ہی اس کی حفاظت اور اشاعت میں ہمہ تن کوشاں رہے۔ عہد بنی امیہ جو امت مسلمہ کا روشن ترین اور سنہری دور ہے اس میں حدیث نبوی کی ترویج واشاعت کے لیے باقاعدہ شعبہ مقرر کیا گیا جس کی بدولت آج قرآن مجید

کے ساتھ ساتھ سنت رسول بھی حک و اضافہ، ترمیم و تنسیخ اور تحریف و تضعیف سے پاک امت مسلمہ کے ہاتھوں میں موجود ہے اور متلاشیان حق کی رہنمائی کر رہی ہے۔ اگرچہ عہدِ عباسیہ میں رطب و یابس اور عجمی قیل وقال کو اس میں داخل کرنے کی ناپاک سعی کی گئی، مگر اس کے اصلی خدوخال کو محفوظ کرنے اور انہیں نکھارنے کے لیے علماء اُمت کا ایک گروہ ہر دور میں مصروف عمل رہا، ان کی محنت اور مسلسل جدوجہد نے ایک نسل سے دوسری نسل میں اس کے انتقال کا سلسلہ جاری رکھا اور تا قیامت یہ جاری و ساری رہے گا۔ کیونکہ اسی سے امتِ مسلمہ کی بقا اور اس کی پہچان وابستہ ہے۔

چنانچہ حدیث کی حفاظت و اشاعت دونوں طرح انجام دی جاتی رہی، زبانی حفظ کرنا اور دوسرے لوگوں تک اسے پہنچانا، یا تحریری طور پر اُسے محفوظ کر کے نئی نسل کے حوالے کرنا۔ یہ دونوں کام ہوتے رہے۔ جب پریس کا نظام جدید بنیادوں پر استوار ہو گیا، تو زبانی حفظ کا سلسلہ کمزور پڑ گیا، البتہ کتابی شکل میں حدیث کی اشاعت میں اضافہ ہوا۔

ابتدائی ادوار میں تدوین حدیث کے سلسلہ میں مختلف طرز اختیار کیے گئے جامع، سنن، مسند، مستدرک، مستخرج وغیرہ عنوانات کے تحت اس کی تحریری حفاظت و اشاعت کو انجام دیا گیا اور اطراف و اکناف عالم میں ان کتب حدیث کی تعلیم و تدریس کا کام جاری رہا مسلمان طلبہ پہلے عربی زبان سے ضروری شناسائی حاصل کرتے اور پھر قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے یہ عمل رفتار کی کمی بیشی کے ساتھ آج تک جاری ہے۔

برصغیر میں حدیث کی خدمت

برصغیر پاک و ہند جو ایک لمبی مدت مسلمان بادشاہوں کے زیرِ نگیں رہا اور عظیم الشان مسلمان حکومتیں یہاں قائم رہیں، لیکن اس کی بدقسمتی کہ اس کے درمیان اور مرکز اسلام جزیرۂ عرب کے درمیان براہِ خشکی ایران حائل رہا، اگرچہ یہ خطہ بھی اسلامی سلطنت کا ایک حصہ رہا۔ لیکن اس کی قلبی نفرت اور مجوسی فطرت نے اُسے زبانِ نبوت سے دور رکھا اور اس کا اثر برصغیر پر بھی پڑا۔ مغرب کی جانب عربی زبان بحرِ اوقیانوس کے ساحل تک پہنچی اور آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے اگر مشرق میں یہ عراق کی سرزمین عبور نہ کر سکی، کیونکہ آگے خاقانی اور کسروی سمندر اپنی تمام تر تاریکیوں کے ساتھ سدِ راہ تھا۔ البتہ اس کمی کو برصغیر کے علماء نے عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کر کے پورا کیا، تاکہ یہاں کے مسلمان باشندے اپنے بے مثل ہادی و مرشد کے اقوال و افعال اور پسند و ناپسند سے آگاہ ہوں، اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں اور سعادتِ دارین حاصل کر سکیں۔

فاضل مترجم ایسے ہی امت کے خیر خواہ اور ملت کے دردمند علماء حضرات میں سے موجودہ دور کے ایک نوجوان عالم مولوی محمد اشرف مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے امام نسائی کی شہرۂ آفاق کتاب "عمل الیوم واللیلہ" کا اردو ترجمہ کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز کے اشغال اور دن رات کے اعمال کا تذکرہ تھا۔ جسے علمی حلقوں میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی اور ان کی اس کاوش کو علمی حلقوں میں سراہا گیا۔

آثار السنن احادیث کا یہ مجموعہ علامہ نیموی نے مرتب کیا۔ علامہ نیموی برصغیر پاک و ہند کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ آپ کو علم حدیث سے خاص لگاؤ تھا۔ فقہ حنفی کے پیروکار تھے۔ آپ نے آثار السنن کے نام سے احادیث نبوی کا مجموعہ تیار کرنا چاہا، مگر آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور اس کے ابتدائی حصے کی اشاعت ہوئی جو کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے اس مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ نماز کے ایک ایک عمل پر جس قدر احادیث و آثار میسر آسکتے تھے سب کو یکجا کیا عموماً پہلے دوسرے فریق کی روایات نقل کیں اور آخر میں احناف کی مستدل احادیث و آثار ذکر کیں پھر ان پر اصولِ حدیث کی روشنی میں نقد و جرح کر کے راجح اور اولیٰ کی نشاندہی کی جس سے عام آدمی اور معمولی پڑھا لکھا شخص بھی واضح فرق محسوس کر لیتا ہے اس کتاب کے مصدقہ ہونے کے لیے یہ شہادت بھی کافی ہے کہ حضرۃ شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ سے مؤلف دورانِ تالیف اپنے مسودات امام العصر حضرۃ علامہ محمد انور شاہ کشمیری کے پاس بھیجتے تھے اور انکی اصلاح و اضافہ سے یہ گرانقدر تالیف دو آتشہ ہو کر تیار ہوئی چنانچہ یہ مجموعہ ایک منفرد مقام کا حامل ہے کاش یہ مکمل ہو جاتا تو فقہ حنفی کا سنتِ نبوی کے عین مطابق ہونا نصف النہار کے سورج کی مانند واضح ہو جاتا۔ اس مجموعہ کی ان خصوصیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اسے اپنے نصابِ تعلیم میں شامل کر لیا ہے۔

ترجمہ کی ضرورت موجودہ دور میں مذہبی تعلیم جس عدم توجہ اور بے اعتنائی کا شکار ہے۔ اس کا نتیجہ علمی انحطاط اور فکری پستی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ معمولی سی بحث و تمحیص ہمارے فضلاء کو شک و شبہ میں ڈال دیتی ہے اور اپنے مسلک سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ اس لیے اشد ضروری تھا کہ ایسی کتابیں جو احکام اسلامی کے ماخذ اور مصدر سے متعلق مواد پر مشتمل ہیں ان کا اردو میں ترجمہ پیش کیا جائے اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ کا بندوبست کیا جائے، کیونکہ عربی زبان پر عبور تو کجا اس سے شناسائی بھی مفقود ہو رہی ہے۔ اس بنا پر فاضل مترجم نے اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ رب العزت انہیں کتاب و سنت کی اشاعت و حفاظت میں حصہ لینے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

خصوصیات فاضل مترجم نے آثار السنن کا صرف ترجمہ ہی نہیں کیا، بلکہ اس پر تحقیق و ریسرچ میں ہمہ پہلو توجہ دی، چنانچہ جن اہم امور کو انجام دینے کی کوشش کی گئی۔ ان میں مندرجہ ذیل نمایاں حیثیت کے حامل ہیں

اعراب عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرکات و سکنات کی تبدیلی سے اس کا مفہوم بدل جاتا ہے پورے جملہ میں اگر ایک حرکت کی بجائے دوسری حرکت پڑھ دی جائے، تو متکلم کے مقصد سے کوسوں

دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے عربی گرامر سے واقفیت حاصل کرنا انتہائی ضروری اور حرکات و سکنات کا لحاظ کرنا لازمی امر ہے۔ بالخصوص قرآن و حدیث میں اس کا دھیان رکھنا اشد ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم بالکل بدل جاتا ہے اور بعض مقامات میں عمداً ایسا کرنے سے کفر لازم آجاتا ہے۔ فاضل مترجم نے طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کے لیے انتہائی عرق ریزی سے مجموعہ آثار السنن کی عبارات کو اعراب سے مزین کیا ہے جو ان کی عربی زبان کی گرامر سے واقفیت اس پر عبور اور محنت شاقہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اُردو ترجمہ فاضل مترجم نے ترجمہ میں بھی اساتذہ و طلبہ کی سہولت کو مدِ نظر رکھا ہے، سادہ، سلیس اور رائج الوقت اردو اصطلاحات کو ترجمہ میں لا کر اُسے اس قدر عام فہم بنا دیا ہے کہ اردو زبان سے معمولی شناسائی رکھنے والا قاری بھی اس سے پوری طرح مستفید ہو سکتا ہے۔ گرامر کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور بامحاورہ ترجمہ میں بھی الفاظ کی انفرادی حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

تحقیق فاضل مترجم نے اس کتاب کو ایک علمی شاہکار بنانے میں جس چیز کا اضافہ کیا ہے وہ تحقیق و ریسرچ ہے عام مترجم صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں مگر موصوف نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ حواشی کی صورت میں آثار و احادیث کی اسناد اور متن پر کہیں تائیداً اور کسی مقام پر تنقیدی پہلو سے بحث کی ہے اور اس میں اصل کتابوں کی ورق گردانی کر کے پورے یقین اور وثوق کے بعد اسے قارئین کے ہدیۂ نظر کیا ہے۔ نیز مشکل مقامات کی تسہیل اور اختلافی عبارات پر تطبیق کا انتہائی کٹھن کام انجام دے کر اسے اس قدر آسان کر دیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے عوام الناس بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

اعتراف حقیقت مولانا موصوف نے احقر کو اس کتاب کا ابتدائیہ لکھنے کا حکم دیا تو میں نے معذرت کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا، کیونکہ کتاب کے شایان شان ابتدائیہ لکھنا نہ میرے بس کی بات ہے اور نہ ہی مجھے اس کا تجربہ ہے مگر ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات اور ان کے خلوص کی وجہ سے ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانا بھی مجھے اچھا نہ لگا۔ اس لیے جو کچھ سمجھ میں آیا سپردِ قلم کر دیا۔ لیکن حقیقی بات یہ ہے کہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ میرے الفاظ اس کی خوبیوں اور کمالات کو تعبیر کرنے سے قاصر ہیں۔

آخر میں بارگاہِ رب العزۃ میں التجا ہے کہ وہ فاضل مترجم کو کتاب و سنت کی خدمت کی مزید توفیق بخشے اور اُن سے اپنے خاص لطف و کرم کا معاملہ فرمائے۔ (آمین) این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مؤلف آثار السنن کا مختصر سوانحی خاکہ

نام ونسب محمد بن سبحان علی، آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ اوّل امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور آپ کے والد ماجد سبحان علی صدیقی کہلاتے تھے۔

کنیت ابو الخیر

عرفی نام ظہیر احسن

تخلص چونکہ آپ شعری ذوق بھی رکھتے تھے اور علم عروض و قوافی میں آپ سند کا درجہ رکھتے تھے آپ کے کلام کا ایک مجموعہ مثنوی سوز و گداز کے نام سے شائع ہوا۔ آپ کا تخلص شوق نیموی تھا۔

مولد و مسکن آپ کا وطن مالوف بستی نیمی ہے جو بھارت میں صوبہ یو پی کے مشہور شہر عظیم آباد کے مضافات میں مشرقی جانب چار میل کے فاصلے پر واقع ہے، لیکن آپ کی ولادت صوبہ بہار کے ایک شہر صالح پور میں ہوئی، جہاں آپ کی خالہ رہائش پذیر تھیں۔

تاریخ وسنہ ولادت آپ بروز بدھ مورخہ ۱۴ جمادی الاولی ۱۲۷۸ھ میں پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر اور ابتدائی حالات آپ عظیم آباد کے ایک مشہور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد ماجد نہ صرف علوم ظاہری میں کمال رکھتے تھے، بلکہ علوم باطنی اور روحانی کمالات کی بنا پر وہ ایک ولی کامل اور عارف باللہ ہستی کی حیثیت سے علاقہ بھر میں معروف تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور اس کے بعد اس دور کے ممتاز علماء کرام سے درسی علوم کی تکمیل کی برصغیر کے نامور علماء اور محدث حضرت حافظ محمد عبد اللہ غازی پوری، حضرت علامہ عبد الحئی لکھنوی، قطب زمان حضرت مولانا شاہ محمد فضل الرحمن مراد آبادی وغیرہم آپ کے اساتذہ و مشائخ ہیں۔ آپ نے روحانی علوم کی تکمیل کے لیے حضرت شاہ محمد فضل الرحمن مراد آبادی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اس دور کے قطب زمان سے وابستہ ہو کر آپ علوم ظاہرہ و

باطنہ میں یگانۂ روزگار بن گئے۔

ازدواجی زندگی آپ نے دو شادیاں کیں۔ آپ کا ایک بیٹا محمد عبدالسلام نوجوانی کی حالت میں اللہ کو پیارا ہو گیا اور دوسرا بیٹا مولانا عبدالرشید علوم دینیہ کا ایک مستند اور ممتاز عالم ہوا جس نے آپ کے حالاتِ زندگی قلمبند کیے اور آپ کی تصنیفات و تالیفات کو شائع کر کے آپ کے علمی جواہر پاروں سے خواص و عوام کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا۔

تالیفات و تصنیفات آپ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے پیروکار تھے اور اس خاص تعلق کی بنا پر آپ نے احادیث کو جمع کر کے مسلک حنفی کی مؤیدات کی ترجیح و توضیح میں گرانقدر کارنامہ انجام دیا۔ اس سلسلہ میں آپ کی شہرہ آفاق تصنیف آثار السنن ہے۔ جس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ کی دیگر مشہور تصنیفات یہ ہیں۔

۱۔ حبل المتین فی الاخفاء بآمین عربی

۲۔ جلاء العین فی ترک رفع الیدین ″

۳۔ وسیلۃ العقبیٰ فی احوال المرضیٰ والموتیٰ فارسی

۴۔ لامع الانوار

۵۔ اوشحۃ الجید فی بیان التقلید

۶۔ ازاحۃ الاغلاط

۷۔ مثنوی سوز و گداز

وفاتِ حسرت آیات علوم ظاہری و باطنی کا یہ آفتاب مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ کو بروز جمعہ بوقت خطبہ مسنونہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا اور اس دارِ فانی سے کوچ کر کے دارِ بقا میں سکونت پذیر ہو گیا۔ اللّٰھم اغفرہٗ وارحمہٗ واکرم نزلہٗ

حافظ عزیز الرحمٰن

سابق مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔ حال ایچ ایم سی ٹیکسلا

فہرست مضامین آثار السنن مترجم

الجزء الاوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ يَا مَنْ جَعَلَ صُدُوْرَنَا مِشْكَاةً لِّمَصَابِيْحِ الْاَنْوَارِ۔ وَنَوَّرَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَةِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبَى الْمُخْتَارِ وَرَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ بِصِحَاحِ الْاَخْبَارِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْكِبَارِ وَمُتَّبِعِيْهِمُ الَّذِيْنَ اخْتَارُوْا سُنَنَ الْهُدٰى وَاسْتَمْسَكُوْا بِاَحَادِيْثِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ۔

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْخَادِمُ لِلْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ هٰذِهٖ نُبْذَةٌ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ وَجُمْلَةٌ مِّنَ الرِّوَايَاتِ وَالْاَخْبَارِ اِنْتَخَبْتُهَا مِنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاجِمِ وَالْمَسَانِيْدِ وَعَزَوْتُهَا اِلٰى مَنْ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم فرمانے والے ہیں،

ہم آپکی تعریف کرتے ہیں، اے وہ ذات جس نے ہمارے سینوں کو روشن چراغوں کیلیے طاق بنایا اور ہمارے دلوں کو معانی احادیث کی معرفت کے نور سے منوّر فرمایا، ہم آپ کے برگزیدہ و پسندیدہ اور صحیح اطلاعات دے کر بھیجے ہوئے محبوب اور آپ کی پسندیدہ آل اور صحابہ کبارؓ اور اُن پیروکاروں پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں جنہوں نے ہدایت کے راستوں کو اختیار کیا، اور کائنات کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث (مبارکہ) سے استدلال کیا۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے حدیث نبوی کا خادم محمد بن علی النیموی عرض پرداز ہے کہ یہ احادیث و آثار کا ایک مختصر مجموعہ ہے اور روایات واخبار کا ایک ذخیرہ ہے جسے میں نے صحاح، سنن، معاجم مسانید سے منتخب کیا ہے اور

علے محدثین کرام نے کتب حدیث کو مختلف طریقوں سے جمع کیا ہے۔ علامہ نیموی انہیں مختلف اقسام کا ذکر کر رہے ہیں۔

أَخْرَجَهَا وَأَعْرَضْتُ عَنِ الْإِطَالَةِ بِذِكْرِ الْأَسَانِيْدِ وَ بَيَّنْتُ أَحْوَالَ الرِّوَايَاتِ الَّتِي لَيْسَتْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِالطَّرِيْقِ الْحَسَنِ وَسَمَّيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مُسْتَخِيْرًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى بِآثَارِ السُّنَنِ أَسْأَلُهُ أَنْ يَّجْعَلَهُ خَالِصًا لِّوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَوَسِيْلَةً إِلٰى لِقَآءِهٖ فِي جَنَّاتِ النَّعِيْمِ ۔

میں نے اس حدیث کی نسبت اس محدث کی طرف کر دی ہے، جس نے وہ حدیث نقل کی اور میں نے سندوں کے ذکر کرنے سے کتاب کو لمبا کرنے سے اعراض کیا اور جو روایات بخاری و مسلم میں نہیں ہیں، ان کے احوال اچھے طریقہ سے بیان کر دیئے ہیں۔

اس کتاب کا نام میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے ہوئے آثار السنن رکھا، اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو صرف اپنی کریم ذات کے لیے بنا دے اور نعمتوں والی جنتوں میں اپنے دیدار کا وسیلہ بنا دے۔

صحاح صحیح کی جمع ہے۔ صحیح اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں محدث نے اپنی شرائط کے مطابق صحیح احادیث جمع کی ہوں۔ جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابی عوانہ وغیرہ۔

سنن سنن وہ کتاب ہے جسے محدث نے فقہی طرز پر ترتیب دیا ہو، اس میں فقہی ابواب کی ترتیب پیشِ نظر ہوتی ہے، تمام ابواب کی احادیث اس میں جمع نہیں کی جاتیں۔ جیسے سننِ ابی داؤد، سننِ نسائی، سننِ ابن ماجہ، سننِ دار قطنی اور جس میں تمام ابواب کی احادیث جمع کی جائیں، انہیں جامع کہتے ہیں۔

معاجم معجم کی جمع ہے، معجم اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرامؓ یا اپنے شیوخ کی روایت کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہو، جیسا کہ طبرانیؒ کی معجم کبیر، معجم اوسط اور معجم صغیر، معجم کبیر میں امام نے صحابہ کرامؓ کی روایات کو حروف تہجی کے لحاظ سے جمع کیا ہے، سب سے پہلے حضرات عشرہ مبشرہؓ کی روایات سے آغاز کر کے پھر باقی صحابہ کرامؓ کی روایات کو الف، ب، ت، ث کے اعتبار سے جمع کیا ہے اور معجم صغیر میں اپنے شیوخ کی روایات کو الف۔ ب۔ ت۔ ث حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیا ہے۔

مسانید مسند کی جمع ہے، جس میں صرف صحابہ کرامؓ کی روایت کردہ احادیث ہوں اور ہر صحابی کی روایت کردہ جملہ احادیث کو جو اس محدث تک اپنے کسی بھی شیخ کے واسطہ سے پہنچی ہوں۔ ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہو، یعنی حضرت ابو بکرؓ کی روایات ایک

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

بَابُ الْمِيَاهِ

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔[۱]

۱ بخاری کتاب الطہارۃ ص ۳۷/ج ۱ باب البول فی الماء الدائم، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۸/ج ۱ باب النہی فی الماء الراکد، ترمذی ابواب الطہارات ص ۲۱/ج ۱ باب کراہیۃ البول فی الماء الراکد، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۵/ج ۱ باب النہی عن البول فی الماء الراکد.. الخ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ وسننہا ص ۲۹ باب النہی فی الماء الراکد، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۰/ج ۱ باب البول فی الماء الراکد، مسند احمد ص ۲۵۹/ج ۲ –

کتاب الطہارۃ

باب — پانیوں کے احکام

۱۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز رُکے ہوئے پانی میں جو کہ جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔ یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

جگہ حضرت عمرؓ کی ایک جگہ اسی طرح ہر صحابی کی روایت اور ان میں روایات کی تقدیم و تاخیر میں کبھی فضیلت و منقبت پیشِ نظر ہوتی ہے اور کبھی حروفِ تہجی کی ترتیب۔

ان کے علاوہ بھی کتب حدیث کی متعدد اقسام ہیں جیسے الاجزاء، المستخرجات، المستدرکات، مسلسلات، العلل، الاطراف، الامالی، الشمائل، التخریجات، الرسائل، المغازی وغیرہ، چونکہ یہاں اقسام کا احاطہ مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ابحاث دوسری کتب میں ملاحظہ کرلی جائیں۔

[۱] کتاب مذکور میں علامہ نیمویؒ نے بہت سے مقامات پر صرف علامت ہی بیان کی ہے جسے اسطرح سمجھنا چاہیئے۔ شیخین سے بخاری اور مسلم مراد ہے۔ اصحابِ ثلاثہ سے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی۔ اصحابِ اربعہ سے ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابنِ ماجہ مراد ہے۔ اصحابِ خمسہ سے یہ چاروں اور امام احمدؒ مراد ہیں۔ اصحابِ ستہ سے بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔ اور جماعت محدثین سے اصحابِ صحاح ستہ اور امام احمدؒ مراد ہیں۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔[۲]

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

۲ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۸/۱ج باب النھی عن البول فی الماء الراکد، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۵/۱ج باب النھی فی الماء الراکد۔

۳ بخاری کتاب الطہارۃ ص ۲۹/۱ج باب اذ شرب الکلب فی الاناء، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۷/۱ج باب حکم ولوغ الکلب۔

۲۔ حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں پیئے، تو اسے سات بار دھوئے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں

---

[۱] مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، جس سے واضح ہے کہ نجاست گرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم ہے۔ ظاہر ہے کہ برتن میں تھوڑی مقدار میں پانی آتا ہے۔ حوض یا تالاب برتن میں نہیں آتا اور کتے کے منہ ڈالنے سے نہ پانی کا رنگ بدلتا ہے نہ ذائقہ نہ بو، اس کے باوجود آپ پانی تو کجا برتن کے ناپاک ہونے کا حکم بھی لگا رہے ہیں۔

رہی یہ بات کہ اس حدیث میں کتے کے منہ ڈالنے سے سات بار برتن دھونے کا ذکر ہے۔ جب کہ احناف کرام تین بار برتن دھونے کے قائل ہیں تو عرض یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرۃؓ ہیں اور ان کا اپنا فتویٰ بسند صحیح جو کہ حدیث نمبر ۲ پر درج ہے۔ اس طرح ہے کہ برتن کو تین بار دھویا جائے۔ اگر سات بار دھونے کا منسوخ ہونا یا سات بار تک مستحب ہونا حضرت ابوہریرۃؓ کے علم میں نہ ہوتا تو وہ بعد میں اپنی ہی روایت کردہ حدیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے خلاف فتویٰ ہرگز نہ دیتے۔

إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ.

---

٤ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص۱۵ باب الطہور للوضوء، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ج۱ ص۱۱ باب الوضوء بماء البحر، نسائی کتاب المیاہ ج۱ ص۶۳ باب الوضوء بماء البحر۔

۵ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ج۱ ص۹ باب ماینجس الماء، ترمذی ابواب الطہارات ج۱ ص۲۱ باب ماجاء ان الماء لا ینجسہ شئ، نسائی کتاب الطہارۃ ج۱ ص۶۳ باب توقیت فی الماء، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ وسننہا ص۴۰ باب مقدار الماء الذی لا ینجس، مسند احمد ج۲ ص۱۲۔

حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں پانی اٹھا رکھتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا میتہ حلال ہے۔ یہ حدیث مالک اور دوسرے محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی اور اس پر جانوروں اور درندوں کے بار بار آنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلّے[۱] ہو تو نجاست نہیں اٹھاتا (یعنی نجس نہیں ہوتا)۔

اسے اصحاب خمسہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث معلول ہے[۲]۔

---

[۱] عربی لغت میں لفظ قلّہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ چھوٹا کوزہ، سر، پہاڑ یا ہر چیز کا بالائی حصہ، بڑا گھڑا مصباح اللغات ص۷۰۰ اور بعض نے مشک، چلّو، گھڑا وغیرہ جمع معنی بیان کیے ہیں۔

[۲] علامہ زیلعیؒ المتوفی ۷۶۲ھ نے نصب الرایہ میں ج۱ ص۱۰۴ سے ص۱۱۲ تک اس حدیث پر مفصل بحث کر کے اس کے سند، متن اور الفاظ میں اضطراب ثابت کیا ہے، اضطراب کی وجہ سے ہی علامہ نیمویؒ اسے معلول کر رہے ہیں اور اضطراب ضعف کا سبب ہے

۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ اَرْبَعِیْنَ قُلَّۃً لَمْ یَنْجُسْ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَأَۃً مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَۃٍ فَتَوَضَّأَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِفَضْلِہٖ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ لِیْنٌ۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِیْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِیْرٌ یُّطْرَحُ فِیْھَا لُحُوْمُ الْکِلَابِ

۶ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص۲۷ ج۱ باب حکم الماء اذا لاقتہ النجاسۃ۔

۷ مسند احمد ص۲۳۵-۲۸۴-۳۰۸ ج۱، نسائی کتاب الطہارۃ ص۶۲ ج۱۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا، "جب پانی چالیس قُلّے تک پہنچ جائے تو نجس نہیں ہوتا۔
یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے جنابت سے غسل کیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا ام المومنینؓ نے یہ بات آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ پانی کو کوئی چیز بھی ناپاک نہیں کرتی۔
یہ حدیث امام احمدؒ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔[1]

۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا، عرض کیا گیا" اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ بیر بضاعۃ سے وضو کرتے ہیں اور یہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض کے خون آلود کپڑے اور دیگر بدبودار اشیاء ڈالی

اور پھر قلہ کی مقدار کے بارہ میں حدیث میں کوئی صراحت نہیں کہ قلہ میں کتنا پانی آتا ہے، جب کہ قلہ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہو، اور مقدار قلہ کی صراحت نہ ہو تو اس حدیث سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں متعدد علمائے حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جیسا کہ اسمٰعیل قاضیؒ، ابوبکر بن عربیؒ، ابن عبدالبرؒ اور ابن تیمیہؒ وغیرہ۔

[1] اس کی سند میں سماک بن حرب عن عکرمہ عن ابن عباس ہے اور سماک عکرمہ سے روایت کرنے میں مختلف فیہ ہے، دیکھو تہذیب

وَالْحِيَضُ وَالنَّتَنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَالْآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ اَحْمَدُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ.

۹۔ وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّ حَبَشِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَاِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۸ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۹ج۱ باب ماجاء فی بیر بضاعة ، ترمذی ابواب الطهارة ص۲۱ج۱ باب ماجاء ان الماء لاینجسه شیء ، نسائی کتاب المیاه ص۶۲ج۱ باب ذکر بیر بضاعة، مسند احمد ص۸۶ج۳ ۔

۹ طحاوی کتاب الطهارة ص۱۹ج۱ باب الماء یقع فیه النجاسة مصنف ابن ابی شیبة کتاب الطهارات ص۱۶۲ج۱ باب فی الفارة والدجاجة واشباهها تقع فی البئر۔

جاتی ہیں، تو آپ نے فرمایا، پانی پاک ہے اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"[ے] یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے امام احمدؒ نے اسے صحیح امام ترمذیؒ نے حسن اور ابن القطانؒ نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۔ عطاؒ سے روایت ہے کہ ایک حبشی زمزم میں گر کر مر گیا، تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے حکم دینے پر اس کا پانی نکالا گیا۔ اسکا پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ جب دیکھا اچانک نظر آیا کہ حجرِ اسود کی جانب سے ایک چشمہ جاری ہے حضرت ابنِ زبیرؓ نے کہا تمہیں اتنا ہی کافی ہے" (مزید پانی نکالنے کی ضرورت نہیں) اسے امام طحاویؒ اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، سند اس کی صحیح ہے۔

التھذیب ۲۳۳ج۴ ومیزان الاعتدال ص۴۳۲ج۲ ۳۵۲۸

ے امام طحاویؒ لکھتے ہیں: "علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نجاست گرنے سے جب کنوئیں کے پانی کا رنگ ذائقہ اور بو بدل جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث بیر بضاعۃ میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ نے رنگ، ذائقہ یا بو بدلنے کے باوجود پانی کے پاک ہونے کا حکم دیا ہو، جب کہ یہ بات تو بالکل عیاں ہے کہ مذکورہ نجاستوں میں سے ایک کے گرنے سے بھی اس کے اوصاف ثلاثہ بدل جاتے ہیں، اس حدیث میں تو یہ بات ہے کہ آپ سے پوچھا گیا اس میں کتوں کا گوشت، حیض کے خون آلود کپڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، پانی میں کتوں کا گوشت اور حیض کے خون آلود کپڑوں اور بدبودار اشیاء کی موجودگی میں ہی آپ پانی کے پاک ہونے کا حکم لگا دیں، یہ ناممکن ہے۔ جب کہ ان اشیاء کے پڑنے سے

۱۰۔ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زَنْجِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ يَعْنِيْ فَمَاتَ فَاَمَرَ بِهٖ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَأُخْرِجَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَاَمَرَ بِهَا فَدُسَّتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا فَلَمَّا نَزَحُوْهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۱۔ وَعَنْ مَّيْسَرَةَ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَّقَعَتْ فِيْهَا فَارَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ قَالَ

۱۰ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص۳۳ ج۱ باب البئر اذا وقع فیہا حیوانٌ۔

۱۱ معانی الاثار کتاب الطہارۃ ص۹ ج۱ باب الماء یقع فیہ النجاسۃ۔

۱۰۔ محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ ایک حبشی زمزم میں گر کر مر گیا، حضرت ابن عباسؓ کے کہنے پر اُسے نکالا گیا اور ابنِ عباسؓ نے اس کا پانی نکالنے کا حکم دیا، راوی کہتا ہے، حجرِ اسود کی طرف سے آنے والا چشمہ ان پر غالب آگیا (یعنی تمام پانی نہ نکال سکے) پھر انہوں نے حکم دیا تو (چشمہ کے سوراخ میں) موتی اور ریشمی کپڑے دھنسائے گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے تمام پانی نکال لیا، جب انہوں نے نکالا تو اور پھوٹ پڑا۔

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۱۔ میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کے بارہ میں کہا جس میں چوہا گر کر مر جائے

پانی کے اوصاف ثلاثہ کا بدل جانا کھلی بات ہے اور ایسی حالت میں صحابہ کرامؓ کا آپ سے ایسے پانی کے بارہ میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو ایسے ہی پانی کے بارہ میں جواب دینا ناقابلِ فہم ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ کنواں دور افتادہ ہونے اور منڈیر نہ ہونے اور بارانی نالہ کے قریب ہونے یا تند و تیز ہواؤں کی وجہ سے اس میں یہ اشیاء پڑ جاتی تھیں) کنوئیں سے مذکورہ اشیاء اور تمام پانی نکالنے کے بعد نیا پانی آنے پر صحابہؓ نے آپ سے نئے پانی کے بارہ میں سوال کیا اور اس میں وجہ اشکال بھی موجود ہے کہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ مٹی نکالی گئی، صرف نجاست اور پانی نکالا گیا اور نیا پانی آکر انہیں ناپاک دیواروں اور مٹی سے لگا تو کیا ہم اس سے وضو کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ واللہ اعلم بالصواب

النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ عَنِ التَّابِعِيْنَ۔

اَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

۱۲۔ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءً اقَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ

اس کا تمام پانی نکالا جائے[۱] اسے امام طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔
نیموی نے کہا اور اس باب میں تابعین سے بھی آثار منقول ہیں۔

ابواب النجاسات

باب ۔ بلّی کے پس خوردہ کے احکام میں

۱۲۔ حضرت کعب بن مالکؓ کی بیٹی کبشہؒ سے روایت ہے اور یہ حضرت ابو قتادہؓ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابو قتادہؓ ان کے پاس تشریف لائے، وہ کہتی ہیں میں نے ان کے وضو کے لیے پانی بہایا۔ انہوں نے کہا بلّی آئی پانی پینے لگی تو ابو قتادہؓ نے اس کے لیے برتن جھکا دیا، یہاں تک کہ بلّی نے پانی پیا۔ کبشہؒ کہتی ہیں حضرت ابو قتادہؓ نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا اے

[۱]۔ مذکورہ اور مندرجہ ذیل روایات اس بات پر واضح دلالت کرتی ہیں کہ کنواں نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اور کنوئیں میں موجود پانی نکالنا کافی ہے۔ چشموں والے کنوؤں میں مزید پانی آ جاتا ہے تو وہ پاک ہوتا ہے علاوہ ازیں مٹی نکالنے اور دیواریں دھونے کی ضرورت نہیں۔

اِلَیۡہِ فَقَالَ اَتَعۡجَبِیۡنَ یَا ابۡنَۃَ اَخِیۡ فَقُلۡتُ نَعَمۡ فَقَالَ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّھَا لَیۡسَتۡ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیۡنَ عَلَیۡکُمۡ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاہُ الۡخَمۡسَۃُ وَصَحَّحَہُ التِّرۡمِذِیُّ۔

۱۳۔ وَعَنۡ دَاوٗدَ بۡنِ صَالِحِ بۡنِ دِیۡنَارِ التَّمَّارِ عَنۡ اُمِّہٖ اَنَّ مَوۡلَاتَھَا اَرۡسَلَتۡھَا بِھَرِیۡسَۃٍ اِلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَوَجَدَتۡھَا تُصَلِّیۡ فَاَشَارَتۡ اِلَیَّ اَنۡ ضَعِیۡھَا فَجَاءَتۡ ھِرَّۃٌ فَاَکَلَتۡ مِنۡھَا فَلَمَّا انۡصَرَفَتۡ اَکَلَتۡ مِنۡ حَیۡثُ اَکَلَتِ الۡھِرَّۃُ فَقَالَتۡ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّھَا لَیۡسَتۡ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیۡنَ عَلَیۡکُمۡ وَقَدۡ رَاَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ

۱۲۔ ترمذی ابواب الطہارۃ ص۲۷ ج۱ باب ماجاء فی سؤر الھرۃ ابوداؤد کتاب الطہارات ص۱۰ ج۱ باب سؤر الھرۃ، نسائی کتاب المیاہ ص۶۳ ج۱ باب سؤر الھرۃ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص۳۱ باب سؤر الھرۃ، مسند احمد ص۳۰۳ ج۵

بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو، میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ناپاک (کرنے والی) نہیں، یہ تمہارے پاس (گھروں میں) بار بار آنے والی ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے طوافین کا لفظ استعمال فرمایا یا طوافات کا۔ یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذیؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۔ داؤد بن صالح بن دینار التمار نے اپنی والدہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ان کی مالکہ نے انہیں حلوا دے کر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، ام المؤمنینؓ نے اشارہ کیا کہ اسے رکھ دے، پھر بلی آئی تو اس نے اس میں سے کچھ کھا لیا، جب ام المؤمنینؓ نماز سے فارغ ہوئیں۔ تو انہوں نے بھی وہیں سے کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا، پھر کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق یہ ناپاک (کرنے والی) نہیں یہ تمہارے پاس بار بار آنے والی ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے[1]

---

[1] ۔ مذکورہ روایت میں داؤد بن صالح بن دینار التمار کی والدہ مجہول ہیں۔ لہٰذا اس سے استدلال درست نہیں۔ البتہ مذکورہ

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۱٤۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۱۵۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ أَنْ يُّغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَآخَرُوْنَ

۱۳ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۱/۱۰ باب سؤر الهرة۔

۱٤ ترمذی ابواب الطهارات ص۱/۱۱ باب ماجاء فی سؤر الهرة۔

اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے، اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۔ اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مانجا جائے، اور جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ اور انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس کا پاک ہونا اس طرح ہوگا کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے"۔ اسے طحاوی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور دارقطنی رحمہ اللہ نے کہا

بالا روایات بلی کے پس خوردہ کی طہارت پر دلالت کرتی ہے، تو علمائے احناف نے بھی اسے طاہر قرار دیا اور مندرجہ ذیل روایات اس کے نجس ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو علمائے احناف نے اسے مکروہ قرار دیا، علمائے احناف کے نزدیک طاہر مع الکراہتہ ہے، یعنی طاہر بھی ہے اور مکروہ، اور اگر پانی مل جائے، تو وہ بہتر ہے اگر نہ ملے، صرف بلی کا پس خوردہ ہو تو بلی کے پس خوردہ سے وضو کرنا ضروری ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بلی کے پس خوردہ پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے علاوہ پانی ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ مؤطا امام محمد رحمہ اللہ صد ۸۲۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ امام ابویوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک بلی کے پس خوردہ میں کوئی حرج نہیں۔ طحاوی ص۱/۲۱ واضح رہے کہ بلی نے مردار اگر کھایا ہی ہے، تو اس کا پس خوردہ بوجہ اس مردار کی نجاست کے مکروہ تحریمی ہوگا، لیکن اگر اس نے تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ صاف کرکے پانی میں منہ ڈالا ہے تو اس کا پس خوردہ مکروہ تنزیہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ. هٰذَا صَحِيْحٌ۔

۱۶۔ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَالْمَوْقُوْفُ أَصَحُّ فِي الْبَابِ۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طُهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

طحاوی کتاب الطهارة ص۲۱ ج۱ باب سؤر الهر، سنن دارقطنی کتاب الطهارة ص۶۷ ج۱ باب سؤر الهرة۔

۱۶ سنن دارقطنی کتاب الطهارة ص۶۷ ج۱ باب سؤر الهرة۔

کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۔ اور انہوں (حضرت ابوہریرۃؓ) نے کہا، جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس پانی کو گرا دو اور برتن کو ایک مرتبہ دھو ڈالو۔"

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا اور (حضرت ابوہریرۃؓ کی) موقوف روایت اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

باب۔ کُتّے کے پس خوردہ میں

۱۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا مُنہ ڈالے تو اس کا پاک ہونا اس طرح ہوگا کہ اسے سات[1] مرتبہ دھوئے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ مانجے۔"

[1] کتے کا منہ ڈالا ہوا برتن تین بار دھونا ضروری ہے اور اس سے اوپر پانچ سات یا آٹھ مرتبہ تک دھونا مستحب ہے۔ امام طحاویؒ لکھتے ہیں کہ اگر سب سے زیادہ غلیظ نجاست یعنی پیشاب اور پاخانہ لگی چیز تین بار دھونے سے پاک ہو جاتی ہے تو پس خوردہ تین بار دھونے سے کیوں پاک

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاۗءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۹۔ وَعَنْ عَطَاۗءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاۗءِ اَهْرَاقَهٗ وَغَسَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۱۷ کتاب الطہارۃ ص۱۳۷ ج۱ باب حکم ولوغ الکلب۔

۱۸ مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۷ ج۱ باب حکم ولوغ الکلب۔

۱۹ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص۶۶ ج۱ باب ولوغ الکلب فی الاناء۔

اسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اور کیا حال ہے کتوں کا، پھر شکار اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتے میں رخصت عطا فرمادی اور فرمایا، جب کتا برتن میں منہ ڈالے، تو اسے سات بار دھو ڈالو، اور آٹھویں بار مٹی کے ساتھ مانجو" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۹۔ عطاؒ نے حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے بیان کیا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا تو وہ پانی گرانے اور برتن کو تین بار دھونے کا حکم دیتے۔ اسے دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

نہیں ہوتا (طحاوی ص۲۳ ج۱) ویسے تعجب کی بات ہے کہ کتے کے پیشاب اور پاخانہ تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے اور اس کا منہ ڈالا ہوا برتن پاک نہ ہو۔

۲۰۔ وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاۗءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ. وَالطَّحَاوِیُّ. وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عَطَاۗءٌ یُّغْسَلُ الْاِنَاۗءُ الَّذِیْ وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

بَابُ نَجَاسَةِ الْمَنِیِّ

۲۲۔ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَنِیِّ

---

۲۰ سنن دارقطنی کتاب الطهارة ص۶۶ ج۱ باب ولوغ الکلب فی الاناء، شرح معانی الاثار کتاب الطهارة ص۲۳ ج۱ باب سؤر الکلب۔

۲۱ مصنف عبدالرزاق ابواب المیاہ ص۹۶ ج۱ باب الکلب یلغ فی الاناء۔

۲۰۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو پانی گرادے اور برتن کو تین بار دھو ڈال"۔

اسے دارقطنی اور طحاویؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۔ ابن جریج نے کہا کہ عطا بن ابی رباحؒ نے مجھے کہا "جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو، تو اُسے دھویا جائے انہوں نے کہا یہ تمام سات، پانچ اور تین بار (تین بار وجوباً اور بقایا استحباباً)

اسے عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب ۔ منی کے ناپاک ہونے کا بیان

۲۲۔ سلیمان بن یسار نے کہا میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ صدیقہ سے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارہ

يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاۤءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۲۳۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاۤءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَهٗ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّلْأَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ

۲۲ بخاری کتاب الغسل ص۳۶ ج۱ باب غسل المنی وفرکہ، مسلم بمعناہ کتاب الطهارة ص۱۴۰ ج۱ باب حکم المنی ۔

میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا، میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے دھویا کرتی تھی، آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ کے کپڑوں میں دھونے کا نشان پانی کی تری ہوتی تھی[1]۔ اسے شیخین نے نقل کیا ہے۔

۲۳۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے کہا "جنابت سے غسل کرنے کے لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پانی کیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین بار دھویا، پھر برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا اور پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے استنجا فرمایا، پھر بایاں ہاتھ مٹی پر رکھ کر زور سے ملا، اس کے بعد وضو فرمایا جیسا کہ نماز کے لیے وضو فرماتے ۔ پھر اپنی ہتھیلی بھر کر اپنے سر مبارک پر تین چلّو پانی ڈالا، پھر تمام جسد اطہر پر پانی ڈالا، پھر اپنی اس جگہ

[1] منی ناپاک ہے البتہ اگر یہ کپڑے پر لگے اور گیلی نہ ہو، بلکہ خشک ہو اور پتلی نہ ہو، کھرچ کر دور ہو سکتی ہو تو کپڑا صرف منی کھرچنے سے دھوئے بغیر بھی پاک ہو جائے گا، اور اگر گیلی ہو تو کپڑا دھونا ضروری ہے۔ اگر کپڑے کی بجائے شیشہ، تلوار یا موزہ پر لگ جائے تو زمین یا گھاس وغیرہ سے رگڑ کر اگر دور کر لی جائے تو بھی شیشہ، موزہ وغیرہ پاک ہو جاتے گا۔ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۴۸ ج۱ میں لکھتے ہیں۔ "صحیح بات یہ ہے کہ منی نجس ہے اور علامہ مبارکپوریؒ علامہ شوکانی کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں" قُلْتُ كَلَامُ الشَّوْكَانِيْ هٰذَا حَسَنٌ جَيِّدٌ " میں کہتا ہوں، شوکانی کا یہ کلام بہت ہی اچھا ہے۔ (تحفة الاحوذی ص۱۱۴ ج۱ ابواب الطهارة، باب فی المنی یصیب الثوب)

سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَّقَامِهٖ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔

۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۲۵۔ وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

---

۲۳ بخاری فی الغسل ص۴۰ ج۱ باب تفریق الغسل والوضوء ، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۷ ج۱ باب صفۃ غسل الجنابۃ ۔

۲۴ بخاری فی الغسل ص۴۳ باب الجنب یتوضأ ثم ینام ، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۴ ج۱ باب غسل الوجہ والیدین ... الخ ۔

۲۵ کتاب الطہارۃ ص۱۳۸ ج۱ باب النہی عن الاغتسال فی الماء الراکد ۔

سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے"۔ اسے شیخین نے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر فرمایا کہ مجھے رات کو جنابت ہو جاتی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "وضو کرو اور استنجاء کرو، پھر سو جاؤ"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۔ ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں رُکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے تو (شاگردنے) کہا، اے ابو ہریرۃ! وہ کیسے کرے تو انہوں نے کہا، وہ اس سے پانی لے لے"۔ (اور باہر غسل کرے، برتن یا چلو بھر کر اپنے اوپر ڈالے پانی میں داخل نہ ہو) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۶- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۷- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَرِيبًا مِّنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَدْ كَادَ أَنْ يُّصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ الْمَاءُ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَأَى مِنْ ذٰلِكَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى أَسْفَرَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ

۲۶ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۳ ج۱ باب الصّلوٰۃ فی الثوب الذی یصیب اھلہ۔

۲۶- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہ زوجہ مطہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز ادا فرماتے تھے جن میں ان سے مجامعت فرماتے تو انہوں نے کہا، ہاں! جب کہ ان میں کوئی اذیت دینے والی چیز نہ دیکھتے"۔ اسے ابوداؤد اور دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۷- یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے قافلہ میں عمرہ کیا جس میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک راستہ پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رات کے آخری حصہ میں پانی کے کسی گھاٹ کے قریب آرام کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ صبح کرتے اور قافلہ والوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوگئے۔ جب پانی کے پاس آگئے کپڑے پر اس احتلام کا جو نشان دیکھا اسے دھونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ روشنی ہوگئی۔ ان سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ نے صبح کر دی ہے، حالانکہ ہمارے پاس کپڑے موجود ہیں۔ آپ اپنے کپڑے کو رہنے دیجئے دھلتا رہے گا، تو

فَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا أَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثِيَابًا وَّاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً بَلْ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَّمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

---

۲۷ موطأ امام مالک کتاب الطهارة ص۳۶ باب إعادة الجنب الصلوٰة۔

۲۸ طحاوی کتاب الطهارة ص$\frac{۴۳}{ج۱}$ باب حکم المنی۔

۲۹ طحاوی کتاب الطهارة ص$\frac{۴۳}{ج۱}$ باب حکم المنی۔

عمر بن الخطابؓ نے کہا، تم پر تعجب ہے اے عمرو بن العاص! اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا تمام لوگوں کے پاس کپڑے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں ایسا کرتا تو یہ ایک سنت ہو جاتا، بلکہ جو میں نے دیکھا اُسے دھوؤں گا اور جو نہیں دیکھا اُس پر چھینٹیں ماروں گا۔"

اسے مالکؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے منی کے بارہ میں کہا، جب کپڑے کو لگ جائے جب تو اسے دیکھے تو اسے دھو ڈال اور اگر دکھائی نہ دے تو اس پر چھینٹیں مار۔"

اسے طحاویؒ نے روایت کیا اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ نے منی کے بارہ میں کہا جب کپڑے کو لگ جائے، اگر تو اُسے دیکھ لے تو اُسے دھو ڈال، وگرنہ سارے کپڑے کو دھو ڈال۔"

۳۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ وَاَنَا عِنْدَهٗ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ اَهْلَهٗ قَالَ صَلِّ فِيْهِ اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهٗ وَلَا تَنْضَحْهُ فَاِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شَرًّا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ قَطِيْفَةٍ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يُدْرٰى اَيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۳۰ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۴۴ ج۱ باب حکم المنی۔
۳۱ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۴۴ ج۱ باب حکم المنی۔

اسے طحاویؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۰۔ عبدالملک بن عمیر نے کہا کہ حضرت جابر بن سمرہؓ سے جب کہ میں ان کے پاس تھا۔ اس شخص کے بارہ میں پوچھا گیا، جو اس کپڑے میں نماز پڑھتا ہے، جس میں اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا، انہوں نے کہا" اس میں نماز پڑھ، مگر یہ کہ تو اس میں کوئی چیز دیکھے تو اُسے دھو ڈال اور چھینٹے مت مار، بے شک چھینٹے تو اس میں خرابی زیادہ کریں گے"۔

اسے طحاویؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۳۱۔ عبدالکریم بن رشید نے کہا، حضرت انس بن مالکؓ سے اس چادر کے بارہ میں پوچھا گیا جسے منی لگ گئی، یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس جگہ لگی ہے، انہوں نے کہا اُسے دھو ڈال"۔

اسے طحاویؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُعَارِضُهُ

۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ اَوْ بِاِذْخِرَةٍ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَّرَفْعُهُ وَهْمٌ۔

۳۳۔ وَعَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثِيَابِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ۔

---

۳۲ سنن دارقطنی کتاب الطهارة ص۱۲۴ ج۱ باب ما ورد فی طهارة المنی ... الخ۔

۳۳ صحیح ابن خزیمة جماع ابواب تطهیر الثیاب ص۱۴۷ ج۱ رقم الحدیث نمبر۲۹۰ معرفة السنن والآثار کتاب الصلوٰة ص۳۸۳ ج۳ باب المنی رقم الحدیث ص۵۰۱۲، تلخیص الحبیر کتاب الطهارة ص۳۲ ج۱ باب النجاسات۔

باب۔ وہ روایات جو اس کے برعکس ہیں

۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منی کے بارہ میں پوچھا گیا جو کپڑے کو لگ جائے آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ بلغم (یعنی رینٹ) اور تھوک کی طرح ہے اور تمہیں اتنا ہی کافی کہ اُسے کسی دھجی یا گھاس سے پونچھ ڈالو۔"

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اور اسے مرفوع بیان کرنا وہم ہے۔

۳۳۔ محارب بن دثار نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ کر دُور کر دیتی تھی۔ جب کہ آپ نماز میں ہوتے تھے (یعنی جب گھر میں نماز پڑھتے تھے) اسے بیہقی اور ابن خزیمہ نے بیان کیا اور اس کی اسناد منقطع ہے۔

۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اَمِطْهُ عَنْكَ بِعُوْدٍ اَوْ اِذْخِرَةٍ فَاِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ اَوِ الْبُصَاقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحَّحَهٗ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذَا اَقْوَى الْاٰثَارِ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَلٰكِنَّهٗ لَا يُسَاوِي الْاَخْبَارَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ اُسْتُدِلَّ بِهَا عَلَى النَّجَاسَةِ وَمَعَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ التَّشْبِيْهُ فِي الْاِزَالَةِ وَالتَّطْهِيْرِ لَا فِي الطَّهَارَةِ۔

بَابٌ فِيْ فَرْكِ الْمَنِيِّ

۳۵۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَصْبَحَ

معرفۃ السنن والآثار للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۳۸۳ ج۲ باب المنی، رقم الحدیث ۵۰۱۲،
وایضاً سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ ص۴۱۸ ج۲ باب المنی یصیب الثوب۔

۳۴۔ حضرت ابن عباسؓ نے منی کے بارہ میں جب کہ وہ کپڑے کو لگ جائے کہا کہ اُسے لکڑی یا گھاس سے دُور کر دو، بلاشبہ وہ بلغم یا تھوک کی طرح ہے۔

اسے بیہقی نے کتاب المعرفت میں روایت کیا ہے اور اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

نیموی نے کہا، یہ آثار میں سب سے زیادہ مضبوط اثر ہے۔ اس شخص کے لیے جو منی کے پاک ہونے کا قائل ہے، لیکن یہ اثر بھی ان احادیث صحیحہ کے برابر نہیں جس سے منی کے ناپاک ہونے پر استدلال کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی احتمال ہے کہ (منی کی بلغم کے ساتھ) تشبیہ پاک ہونے میں نہیں، بلکہ اُسے دور کرنے اور صاف کرنے میں ہے (یعنی جیسا کہ بلغم یا تھوک کو کپڑے سے صاف کیا جاتا ہے، اسی طرح اسے بھی صاف کیا جائے، نہ کہ جیسا کہ یہ پاک ہیں، منی بھی پاک ہے۔)

باب۔ منی کھرچنے کے بیان میں

۳۵۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں مہمان ہوا،

يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَابِسًا بِظُفُرِي۔

۳۶۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَانَ يَابِسًا وَّأَغْسِلُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

---

۳۵ مسلم کتاب الطهارة ص ۱/۱۴۰ باب حکم المنی۔

۳۶ دارقطنی کتاب الطهارة ص ۱/۱۲۵ باب ما ورد فی طهارة المنی.. الخ، طحاوی کتاب الطهارة ص ۱/۴۱ باب حکم المنی، ابوعوانة ص ۱/۲۰۴ بیان تطهیر الثوب۔

صبح وہ اپنے کپڑے کو دھو رہا تھا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا اگر تو نے اُسے دیکھا تو تجھے کافی تھا کہ اس کی جگہ دھو ڈالتا اور اگر نہیں دیکھا تو اس کے ارد گرد چھینٹے مار دیتا، بلا شبہ میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ رہی ہوں اور پھر آپ اس میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم ہی کی ایک روایت ہے کہ میں اب بھی اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں اسے جب کہ وہ خشک تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنے ناخن سے کھرچ رہی ہوں۔

۳۶۔ ام المؤمنینؓ ہی نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچتی تھی، جب کہ وہ خشک ہوتی، اور اسے دھوتی تھی، جب کہ وہ گیلی ہوتی۔" اسے دارقطنی، طحاوی اور ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

٣٧۔ وَعَنْ هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأُجْنِبَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَآ اَصَابَهٗ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رضی اللہ عنہا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا بِحَتِّهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ فِي الْمُنْتَقٰى وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَذْيِ

٣٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

٣٧ منتقی ابنِ جارود ص۵۵ باب التنزہ فی الابدان والثیاب ... الخ

٣٨ بخاری فی الغسل ص۴۱ ج۱ باب غسل المذی والوضوء منہ و مسلم کتاب الحیض ص۱۴۳ ج۱ باب المذی۔

٣٧۔ ہمام بن الحارث نے کہا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں ایک مہمان تھا۔ اسے احتلام ہو گیا اس نے جو اسے لگا تھا دھونا شروع کیا، تو عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسے جھاڑ دینے کا حکم فرماتے تھے۔

اسے ابن جارودؒ نے منتقی میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب ۔ مذی کے بارہ میں جو حکم ہے

٣٨۔ حضرت علیؓ نے کہا میں بہت مذی والا شخص تھا (یعنی مجھے مذی بہت آتی تھی) میں شرماتا کہ (براہِ راست) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھوں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے مقداد بن الاسود سے کہا تو انہوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا، استنجاء کرے اور وضوء کرے (یعنی غسل فرض نہیں ہوتا)۔

اسے شیخین نے روایت کیا ہے۔

۳۹۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْاِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا يَجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ بِاَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَهٗ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۴۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَاَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَاِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وَاَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۳۹ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۲۸ ج ۱ باب فی المذی، ترمذی ابواب الطہارات ص ۳۱ ج ۱ باب فی المذی یصیب الثوب، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص ۳۹ باب الوضوء من المذی۔

۴۰ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۴۶ ج ۱ باب الرجل یخرج من ذکرہ المذی۔

۳۹۔ حضرت سہل بن حُنیف رضؓ نے کہا، میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا اور اکثر اس سے غسل کرتا، میں نے اس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے اس سے وضوء کافی ہے، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! تو اس کا کیا ہوگا جو اس میں سے میرے کپڑے کو لگے؟ آپ نے فرمایا ”تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم پانی کا چلّو لے کر جہاں اسے لگا ہوا دیکھو چھینٹے مار دو“ اسے نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۰۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا ”وہ منی، مذی اور ودی[1] ہے۔ مگر مذی اور ودی تو ان سے استنجاء اور وضو کیا جائے اور منی تو اس میں غسل ہے۔ اسے طحاوی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے۔

---

[1] منی۔ گاڑھا مادہ ہوتا ہے جو عموماً احتلام یا جماع میں خارج ہوتا اور اس کے خروج سے شہوت ختم ہو جاتی ہے، مذی پتلا پانی کی طرح سفید مادہ جو جماع سے پہلے خارج ہوتا ہے اور اس سے شہوت بڑھ جاتی ہے، ختم نہیں ہوتی، ودی پیشاب کے بعد مذی کی طرح کے قطرات خارج ہونا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ

٤١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

٤٢۔ وَعَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ

---

٤١ بخاری فی الوضوء ص۳۵ ج۱ ، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۴۱ ج۱ باب الدلیل علی نجاسۃ البول۔

باب۔ پیشاب کے بارہ میں جو حکم آیا ہے

۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں (لوگوں کے خیال میں) کسی بڑے معاملہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا وہ چغلی کرتا تھا، پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لے کر اُسے توڑ کر آدھا آدھا کر دیا اور ہر قبر میں ایک ایک گاڑ دی، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا، شاید کہ ان سے تخفیف ہو جائے جب تک کہ یہ خشک نہ ہو جائیں'' اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

۴۲۔ ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر کا عذاب اکثر پیشاب (سے نہ بچنے) سے ہوتا ہے۔ اس روایت کو ابن ماجہ اور دوسرے محدثین نے بیان کیا ہے، امام

وَصَحَّحَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

٤٣۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ إِذَا مَسَّكُمْ شَيْءٌ فَاغْسِلُوْهُ فَإِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ فِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

٤٤۔ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجْرِهٖ

٤٣ ابن ماجۃ ابواب الطهارة ص۲۹ باب التشدید فی البول، سنن دارقطنی کتاب الطهارت ص۱۲۸/۱ باب نجاسۃ البول ... الخ، مستدرک حاکم کتاب الطهارة ص۱۸۳/۱ باب عامة عذاب القبر من البول۔

٤٤ کشف الاستار عن زوائد البزار ص۱۳۰/۱ باب الاستنجاء بالماء وتلخیص الحبیر ص۱۰۶/۱۔

دارقطنیؒ اور امام حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۳۔ حضرت عبادۃ بن صامتؓ نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب کے بارہ میں دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، جب تمہیں اس میں سے کوئی چیز لگ جائے، تو اسے دھو ڈالو، بتحقیق میرا غالب گمان یہ ہے کہ بلاشبہ قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔" اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔ (حافظؒ نے تلخیص الحبیر میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ بچہ کے پیشاب کے متعلق احادیث

۴۴۔ ام قیس بنت محصنؓ نے بیان کیا کہ میں اپنے چھوٹے بچے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (شیرخوار تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۴۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۶۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُؤْتٰی بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْلَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ مَّرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَآءَ صَبًّا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۴۵ بخاری فی الوضوء ص۳۵ ج۱ باب بول الصبیان ، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۹ ج۱ باب حکم بول الطفل الرضیع ... الخ ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۳ ج۱ باب بول الصبی یصیب الثوب، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۲۱ ج۱ باب ماجاء فی نضح بول الغلام، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵۶ ج۱ باب بول الصبی الذی .. الخ ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۴۰ باب ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، مسند احمد ص۳۵۵ ج۶ ۔

بخاری کتاب الوضوء ص۳۵ ج۱ باب بول الصبیان ۔

طحاوی کتاب الطہارۃ ص۶۸ ج۱ باب حکم بول الغلام۔

اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔" یہ حدیث اصحاب صحاح ستہ اور امام احمدؒ نے نقل کی ہے ۔

۴۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگا کر اس جگہ بہا دیا (دھویا نہیں)۔

اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۶۔ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (شیر خوار) بچے لائے جاتے تھے، تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے، ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے فرمایا:" اس پر پانی بہا دو۔" یہ حدیث طحاوی نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۴۷۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۸۔ وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجِيْءَ بِالْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَأَرَادُوْا أَنْ يَّغْسِلُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رُشَّهٗ فَإِنَّهٗ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ

---

۴۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۴ ج۱ باب بول الصبی یصیب الثوب، مسند احمد ص۷۶ ج۱ ۔

۴۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۴ ج۱ باب بول الصبی یصیب الثوب ، نسائی ابواب الطہارۃ ص۵۷ ج۱ باب بول الجاریۃ ، ابن ماجۃ ابواب الطہارات ص۴۰ باب ما جاء فی بول الصبی.. الخ ابن خزیمۃ کتاب الوضوء ص۱۴۳ ج۱ رقم الحدیث ۲۸۳ ، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۶۶ ج۱ باب ینضح بول الغلام... الخ ۔

۴۷۔ حضرت علیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے"۔ قتادہؒ نے کہا، یہ حکم اس وقت ہے جب کہ کھانا نہ کھانے لگیں اور جب کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۸۔ حضرت ابوالسمحؓ نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا، آپ کے پاس حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ لائے گئے، تو انہوں نے آپ کے سینہ اطہر پر پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے چاہا کہ اسے دھو ڈالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانی چھڑک ڈالو، لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب کی وجہ سے پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح

وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلٰى بَطْنِهٖ اَوْعَلٰى صَدْرِهٖ حَسَنٌ رضی اللہ عنہ اَوْحُسَيْنٌ رضی اللہ عنہ فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَوْلَهٗ اَسَارِيْعَ فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۵۰۔ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطِنِيْهِ اَوِادْفَعْهُ اِلَيَّ فَلَاُكَفِّلَهٗ اَوْ اُرْضِعَهٗ بِلَبَنِيْ فَفَعَلَ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَوَضَعَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَاَصَابَ اِزَارَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ اِزَارَكَ اَغْسِلْهُ قَالَ اِنَّمَا يُصَبُّ

۴۹ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۶۸ ج۱ باب حکم بول الغلام۔

اور امام بخاریؒ نے حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میرے والد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ کے پیٹ مبارک یا سینہ اطہر پر حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ تھے، انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا، یہاں تک کہ میں نے ان کے پیشاب کی دھاریں دیکھیں۔ ہم آپ کی طرف لپکے، تو آپ نے فرمایا" اسے چھوڑ دو" پھر آپ نے پانی منگایا تو وہ اس پر بہا دیا، یہ حدیث طحاوی نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۰۔ حضرت ام الفضلؓ نے کہا، جب حضرت حسینؓ پیدا ہوئے، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یہ بچہ مجھے عطا فرمائیں، تاکہ میں اس کی کفالت کروں یا یوں کہا تاکہ میں اسے اپنا دودھ پلاؤں، آپ نے ایسا کر دیا۔ (ایک دفعہ) میں انہیں لے کر آپ کے پاس آئی آپ نے انہیں اپنے سینہ اطہر پر بٹھالیا، تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا، پیشاب آپ کی چادر مبارک کو لگا، میں نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اپنی چادر مجھے دیں میں اسے دھو ڈالوں، آپ نے فرمایا" بلاشبہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب

عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۵۱- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

قَالَ النِّيْمَوِيُّ لِأَجْلِ أَمْثَالِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذَهَبَ الطَّحَاوِيُّ إِلٰى أَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّضْحِ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ صَبُّ الْمَاءِ عَلَيْهِ تَوْفِيْقًا بَيْنَ الْأَخْبَارِ.

بَابٌ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۵۲- عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا بَأْسَ

۵۰ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۶۵ ج۱ باب حکم بول الغلام۔

۵۱ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۴ ج۱ باب بول الصبی یصیب الثوب۔

کو دھویا جائے" یہ حدیث طحاوی نے بیان کی ہے، اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۱۔ حسن بصریؒ نے اپنی والدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کو دیکھا، وہ لڑکے کے پیشاب پر، جب کہ وہ کھانا نہ کھاتا، پانی بہا دیتی تھیں، جب کھانا کھاتا تو اسے دھوتیں اور لڑکی کے پیشاب کو (ہر حالت میں) دھوتیں تھیں۔

یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ (مصنف آثار السنن) نیموی نے کہا، ان جیسی روایات کے پیش نظر امام طحاویؒ نے مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنے سے مراد اس پر پانی بہانا ہے[1]

باب حلال گوشت والے جانوروں کے پیشاب میں

۵۲۔ حضرت براءؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کے

[1] نضح اور غسل دونوں طرح کے الفاظ مذی کے بارہ میں بھی احادیث میں موجود ہیں۔ وہاں بھی پانی بہانا ہی مراد ہے۔

بِبَوْلِ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ـ وَضَعَّفَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاِسْنَادُهٗ وَاهٍ جِدًّا ـ

بَابٌ فِيْ نَجَاسَةِ الرَّوْثِ

۵۳ـ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْغَائِطَ فَأَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

۵۲ دار قطنی کتاب الطهارة ص۱۲۸ ج۱ باب نجاسته البول... الخ ـ
۵۳ بخاری کتاب الوضوء، ص۲۷ ج۱ باب لا یستنجی بروث ـ

پیشاب میں کوئی حرج نہیں"

یہ حدیث دار قطنی نے بیان کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور اسی طرح کی روایت حضرت جابرؓ سے بھی منقول ہے، اس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے ـ

باب۔ لید کی نجاست میں

۵۳ـ حضرت عبداللہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، تو مجھے فرمایا کہ میں آپ کے پاس تین پتھر لے کر آؤں، دو پتھر تو میں نے لے لیے اور تیسرے کو تلاش کیا، مجھے نہ ملا، میں نے روثہ (لید) لیا، وہ آپ کے پاس لایا، آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور روثہ پھینک دیا، اور فرمایا" یہ گندگی ہے" یہ حدیث بخاریؒ نے روایت کی ہے ـ

دیکھیے ابی داؤد ج۱ ص۲۷ باب فی المذی اور بخاری ج۱ ص۴۱ باب فی المذی ـ

بَابُ فِیْ اَنَّ مَا لَا نَفْسَ لَہٗ سَآئِلَۃٌ لَّا یَنْجُسُ بِالْمَوْتِ

۵۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لْیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَآءً وَّ فِی الْاٰخَرِ شِفَآءً۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

بَابُ نَجَاسَۃِ دَمِ الْحَیْضِ

۵۵- عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَأَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ اِحْدَانَا یُصِیْبُ ثَوْبَھَا مِنْ دَمِ الْحَیْضَۃِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِہٖ قَالَ تَحُتُّہٗ ثُمَّ تَقْرُصُہٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ تَنْضَحُہٗ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْہِ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

---

۵۴ فی بدء الخلق ص۴۶۶ ج۱ باب اذا وقع الذباب ... الخ۔

۵۵ بخاری فی الوضوء ص۳۶ ج۱ باب غسل الدم، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۴۰ ج۱ باب نجاسۃ الدم وکیفیۃ غسلہ۔

باب جس میں بہنے والا خون نہ ہو اس کے مرنے سے پانی وغیرہ ناپاک نہیں ہوتا

۵۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مکھی تمہارے پینے کی چیز میں گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے پھر اُسے نکالے، بلاشبہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

باب۔ حیض کے خون کی نجاست میں

۵۵۔ حضرت اسماءؓ نے کہا، ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو وہ اس کپڑے کے ساتھ (پاک کرنے کے لیے) کیا کرے آپ نے فرمایا "انگلیوں کے پوروں سے پکڑ کر رگڑ کر جھاڑے پھر اُسے پانی سے دھوئے، پھر اس پر چھینٹے مارے پھر اس میں نماز پڑھے"۔ اسے شیخین نے بیان کیا ہے۔

۵۶- وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُوْنُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

بَابُ الْأَذٰى يُصِيْبُ النَّعْلَ

۵۷- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَّعِنْدَهُ لَهُ شَاهِدٌ

---

۵۶ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۵۲ ج۱ باب المرأة تغسل ثوبها... الخ، نسائی کتاب المیاہ ص۶۹ ج۱ باب دم الحیض یصیب الثوب، ابن ماجة ابواب الطهارة ص۴۶ باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، صحیح ابن خزیمة ص۲۲ ج۱ باب استحباب غسل دم الحیض من الثوب بالماء والسدر رقم الحدیث ۲۷۷، ابن حبان کتاب الطهارة ص۲۸۲ ج۳ باب تطهیر النجاسة۔

۵۷ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۵۵ ج۱ باب الاذی یصیب النعل۔

۵۶- ام قیس بنت محصنؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارہ میں دریافت کیا جو کہ کپڑے میں لگا ہوا ہو، آپ نے فرمایا "کپڑے کے پہلوؤں سے اُسے رگڑو اور اُسے بیری کے (پتوں کے) ساتھ پکے ہوتے پانی سے دھو ڈالو"۔

یہ حدیث ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

باب۔ جوتے پر لگنے والی گندگی کا بیان

۵۷- حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص اپنے جوتوں سے نجاست روند ڈالے تو ان کی طہارت مٹی ہے (یعنی زمین پر چلنے سے جوتے پاک ہو جائیں گے)"، یہ حدیث ابو داؤد نے بیان کی ہے، اور اس کی سند حسن ہے، اور ابو داؤد میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث

بمعناه من حديث عائشة رضی اللہ عنہا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ

۵۸۔ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَآخَرُونَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

۵۹۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۸ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۱۱ ج۱ باب الوضوء بفضل المرأة، ترمذی ابواب الطهارات ص۱۹ ج۱ باب کراهية فضل طهور المرأة، نسائی کتاب المیاه ص۶۴ ج۱ باب النهی عن فضل وضوء المرأة، ابن ماجة کتاب الطهارة ص۳۱ باب النهی عن ذلک، صحیح ابن حبان کتاب الطهارة ص۲۲۳ ج۳ باب الوضوء بفضل وضوء المرأة۔

سے اس کا ہم معنی شاہد موجود ہے۔

باب۔ جو روایات عورت کے پس ماندہ (بچے ہوئے) پانی کے بارہ میں ہیں

۵۸۔ حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اصحابِ خمسہ اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۔ حمید الحمیری نے کہا، میں ایک ایسے شخص سے ملا، جو چار سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا، جیسا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ آپ کی صحبت میں رہے (یعنی جس طرح حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اپنا اکثر وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف کرتے تھے) اس صحابی نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ "عورت مرد کے

اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَيَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جَفْنَةٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا اَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۵۹ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۱/۱۱ باب الوضوء بفضل المرأة ، نسائی کتاب الطهارة ص۱/۴۷ باب ذکر النهی عن الاغتسال بفضل الجنب۔

۶۰ کتاب الحیض ص۱/۱۴۸ باب القدر المستحب من الماء... الخ

۶۱ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۱/۱۰ باب الماء لا یجنب ، ترمذی ابواب الطهارات ص۱/۱۹ باب الرخصة فی ذٰلك ، صحیح ابن خزیمة ص۱/۵۸ باب اباحة الوضوء بفضل غسل المرأة... الخ رقم الحدیث ۱۰۹۔

بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اور چاہیے کہ وہ اکٹھے چلو بھریں"

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۶۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امہات المؤمنین میں سے ایک نے ٹب میں پانی لے کر غسل کیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تاکہ اس سے وضو فرمائیں یا غسل (راوی کو شک ہے)، اس ام المومنینؓ نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں تو جنابت کی حالت میں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، امام ترمذیؒ اور ابن خزیمہؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

قَالَ النِّيْمَوِیُّ اِخْتَلَفُوْا فِی التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ فَجَمَعَ بَعْضُهُمْ بِحَمْلِ النَّهْیِ عَلَی التَّنْزِيْهِ وَبَعْضُهُمْ بِحَمْلِ اَحَادِيْثِ النَّهْیِ عَلٰی مَا تَسَاقَطَ مِنَ الْاَعْضَآءِ بِكَوْنِهٖ صَارَ مُسْتَعْمَلًا وَالْجَوَازِ عَلٰی مَا بَقِیَ مِنَ الْمَآءِ وَبِذٰلِكَ جَمَعَ الْخَطَّابِیُّ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَطْهِيْرِ الدِّبَاغِ

۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا

نیموی رحمہ اللہ نے کہا، محدثین نے ان روایات کی تطبیق میں اختلاف کیا ہے، بعض نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ (پس ماندہ پانی کے استعمال سے) منع والی احادیث کو مکروہ تنزیہیہ پر حمل کیا ہے اور بعض نے منع والی احادیث کو اس پانی پر حمل کیا ہے جو اعضاء سے گرے، کیونکہ وہ مستعمل ہو جاتا ہے، اور جواز والی روایات کو پس ماندہ پانی پر حمل کیا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ نے اسی طرح تطبیق دی ہے۔

باب۔ جو روایات دباغت[1] کے مطہر ہونے کے بارہ میں ہیں

۶۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کو صدقہ کی ایک بکری دی گئی، وہ مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا "تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا، پھر تم اسے دباغت دے دیتے، پھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے، انہوں نے عرض کیا، یہ بکری تو مردار ہے، آپ نے

[1] مسالہ یا دھوپ کے ساتھ چمڑے کو پکانا۔

حَرُمَ اَكْلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۳۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۴۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ يَجُرُّوْنَهَا فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَالْحَاكِمُ۔

۶۵۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ مِّنْ قِرْبَةٍ عِنْدَ امْرَاَةٍ فَقَالَتْ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا

۶۲ مسلم کتاب الحیض ص ۱۵۸ ج ۱ باب الطهارة جلود الميتة بالدباغ۔

۶۳ مسلم کتاب الحیض ص ۱۵۹ ج ۱ باب طهارة جلود الميتة بالدباغ۔

۶۴ ابوداؤد کتاب اللباس ص ۲۱۳ ج ۲ باب فی اهب الميتة ، نسائی کتاب الفرع والعتيرة ص ۱۹۰ ج ۲ باب ما يدبغ به جلود الميتة۔

فرمایا" بلاشبہ اس کا کھانا حرام ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۳۔ ابن عباسؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جب کچی کھال کو دباغت دے دی گئی تو وہ پاک ہو گئی"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۴۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے جسے لوگ گھسیٹ رہے تھے، تو آپ نے فرمایا" اگر تم اس کی کھال اتار لیتے؟ انہوں نے کہا، یہ مردار ہے، آپ نے فرمایا "پانی اور سلم (کیکر کے مشابہ ایک درخت ہے) اسے پاک کر دے گا"۔ اس حدیث کو ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے، ابن السکن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۵۔ سلمہ بن المحبقؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشک سے جو کہ ایک عورت کے پاس تھی پانی منگایا، اس نے کہا، یہ مردار (کی کھال سے بنی ہوئی) ہے، تو آپ نے فرمایا" کیا تو نے اسے دباغت

قَالَتْ بَلٰى قَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۶۶ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرٍ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ بِالْاِنْقِطَاعِ وَالْاِضْطِرَابِ ۔

بَابُ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

۶۷ ۔ وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا

۶۵ مسند احمد ص۷ ج۵ ، نسائی کتاب الفرع والعتیرۃ ص۱۹۰ ج۲ باب جلود المیتۃ ۔

۶۶ ابوداؤد کتاب اللباس ص۲۱۴ ج۲ باب فی اھب المیتۃ ، ترمذی ابواب اللباس ص۳۰۳ ج۱ باب ماجاء فی جلود المیتۃ اذا دبغت ، نسائی کتاب الفرع والعتیرۃ ص۱۹۱ ج۲ باب ماید بغ بہ جلود المیتۃ ، ابن ماجۃ کتاب اللباس ص۲۶۶ باب من کان لا ینتفع من المیتۃ باھاب ولا عصب ، مسند احمد ص۳۱۰ ج۴ ۔

نہیں دی تھی ؟ اس نے عرض کیا ! جی ہاں ! آپ نے فرمایا " اس کی دباغت ہی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے "
یہ حدیث احمدؒ اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے ، اور اس کی سند صحیح ہے ۔

۶۶ ۔ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل ہماری طرف لکھا کہ " مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ "۔
اسے اصحاب خمسہ نے بیان کیا ہے ، اور یہ حدیث انقطاع اور اضطراب کی وجہ سے معلول ہے ۔

باب ۔ کفار کے برتنوں کے بارہ میں

۶۷ ۔ ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نے عرض کیا ، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ! ہم اہل کتاب کی قوم کے علاقہ میں رہتے ہیں ، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا " ان میں مت کھاؤ ، مگر یہ کہ تمہیں اس کے

إِلَّا أَنْ لَّا تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

۶۸۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۶۹۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ

---

۶۷ بخاری کتاب الذبائح ص ۸۲۶ ج ۲ باب آنیۃ المجوس والمیتۃ ومسلم کتاب الصید ص ۱۴۶ ج ۲ باب الصید بالکلاب المعلمۃ۔

۶۸ بخاری کتاب الوضوء ص ۲۶ ج ۱ باب لا تستقبل القبلۃ ... الخ، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۰ ج ۱ باب الاستطابہ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳ ج ۱ باب کراھیۃ استقبال القبلۃ عند ... الخ، ترمذی ابواب الطہارات ص ۸ ج ۱ باب فی النہی عن استقبال القبلۃ .... الخ، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱ ج ۱ باب استدبار القبلۃ عند الحاجۃ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص ۲۷ باب النہی عن استقبال القبلۃ بالغائط والبول، ترمذی ابواب الطہارۃ ص ۸ ج ۱ باب فی النہی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول، مسند احمد ص ۴۲۱ ج ۵ ۔

سوا (دوسرا برتن) نہ ملے تو اسے دھو کر اس میں کھاؤ۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ بیت الخلاء کے آداب میں

۶۸۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم بیت الخلاء میں جاؤ، تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو، پیشاب کرتے ہوئے اور نہ پاخانہ کرتے ہوئے لیکن مشرق و مغرب[1] کی طرف منہ کرو۔ یہ حدیث محدثین کی جماعت نے بیان کی ہے۔

۶۹۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم پاخانہ، پیشاب کرتے وقت

---

[1] وہاں قبلہ شمالاً، جنوباً ہے۔ اس لیے مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْاَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْبِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ اُخْتِيْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدًا لِّحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۷۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ

---

۶۹ مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۰ ج۱ باب الاستطابۃ۔

کتاب الطہارۃ ص۱۳۱ ج۱ باب الاستطابۃ۔

۷۱ بخاری کتاب الوضوء ص۲۷ ج۱ باب التبرز فی البیوت، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۱ ج۱ باب الاستطابۃ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳ ج۱ باب الرخصۃ فی ذٰلک، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۹ ج۱ باب ماجاء فی الرخصۃ فی ذٰلک، نسائی کتاب الطہارۃ ص۱۰ ج۱ باب الرخصۃ فی ذٰلک فی البیوت، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۸ باب الرخصۃ فی ذٰلک فی الکنیف، مسند احمد ص۱۲ ج۲۔

منہ قبلہ کی طرف کریں یا ہم دائیں ہاتھ، تین پتھروں سے کم، گوبر یا ہڈی سے استنجاء کریں"۔ یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۷۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت"۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں ایک دن اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھا" یہ حدیث جماعت محدثین نے بیان کی ہے۔

۷۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ" ہم پیشاب کرتے

نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَّسْتَقْبِلُهَا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمَذِيُّ وَنَقَلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيْحَهُ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ النَّهْيُ لِلتَّنْزِيْهِ وَفِعْلُهُ ﷺ كَانَ لِلْاِبَاحَةِ اَوْ مَخْصُوْصًا بِهٖ جَمْعًا بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ۔

۷۳۔ وَعَنْ مَّرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَّسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۷۲ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳ ج۱ باب کراهیۃ استقبال القبلۃ... الخ، ترمذی ابواب الطہارات ص۳ ج۱ باب ماجاء من الرخصۃ فی ذلک، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۸ باب الرخصۃ فی ذلک فی الکنیف... الخ، مسند احمد ص۳۶۰ ج۳۔

۷۳ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳ ج۱ باب کراهیۃ استقبال القبلۃ۔

وقت قبلہ کی طرف منہ کریں، میں نے آپ کو آپ کی وفات سے ایک سال قبل، قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھا، یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے بیان کی ہے، امام ترمذیؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور امام بخاریؒ سے اس کی تصحیح منقول ہے۔ نیموی نے مختلف احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے کہا، (قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنے سے) نہی، کراہت تنزیہہ کے لیے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کرنا بیان جواز کے لیے ہے یا صرف آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔

۷۳۔ مروان الاصفر نے کہا، میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کا جانور قبلہ کی جانب بٹھایا، پھر بیٹھ کر اسی طرف پیشاب کیا، میں نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ انہوں نے کہا ہاں، بلاشبہ اس سے کھلی جگہ میں منع کیا گیا ہے، پس جب تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز پردہ ہو، تو کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، اور اس کی اسناد حسن ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذَا اِجْتِهَادٌ مِّنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَلَمْ يُرْوَ فِي الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْءٌ۔

۷۴۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۷۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

۷۴۔ بخاری کتاب الوضوء ص۲۶ ج۱ باب مایقول عند الخلاء ، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۶۳ ج۱ باب ما یقول اذا اراد الدخول... الخ ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۲ ج۱ باب ما یقول رجل اذا دخل الخلاء ترمذی ابواب الطہارۃ ص۷ ج۱ باب ما یقول اذا دخل الخلاء ، نسائی کتاب الطہارۃ ص۹ ج۱ باب القول عند دخول الخلاء ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۶ باب ما یقول اذا دخل الخلاء مسند احمد ص۳۶۹ ج۴۔

نیموی نے کہا، یہ حضرت ابن عمرؓ کا اپنا اجتہاد ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی چیز بیان نہیں کی گئی۔

۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخلہ کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں تکلیف دینے والے نر اور مادہ جنوں سے)

یہ حدیث جماعتِ محدثین نے بیان کی ہے۔

۷۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

غُفْرَانَكَ (اے اللہ! میں آپ کی بخشش طلب کرتا ہوں)

وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْحَاتِمٍ۔

۷۶۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ ۔رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ يَتَخَلّٰی فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۷۵ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص۵ ج۱ باب مایقول اذا خرج من الخلاء، ترمذی ابواب الطہارات ص۷ ج۱ باب مایقول اذا خرج من الخلاء، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۶ ج۱ باب مایقول اذا خرج من الخلاء، ابن خزیمۃ ص۴۸ ج۱ رقم الحدیث ۹۰، مسند احمد ص۲۲۴ ج۴، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۵۸ ج۱ باب مایقول اذا خرج من الغائط، صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ص۲۹۹ ج۳ برقم ۱۴۴۱

۷۶ بخاری کتاب الوضوء ص۲۷ ج۱ باب لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۱ ج۱ باب الاستطابۃ۔

۷۷ مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۲ ج۱ باب الاستطابۃ۔

یہ حدیث امام نسائیؒ کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے بیان کی ہے، ابنِ خزیمہ، ابن حبّان، حاکم اور ابو حاتم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۷۶۔ حضرت ابو قتادہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنا عضوِ تناسل نہ پکڑے" اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ (پانی وغیرہ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لے"۔ یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۷۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزوں سے بچو، (یعنی دو چیزیں کثرتِ لعنت کا سبب ہیں) صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ کثرت سے لعنت کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا" وہ شخص جو لوگوں کے راستہ یا ان کے سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرتا ہے"۔ یہ روایت مسلم نے بیان کی ہے۔

۷۸۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَّسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

۷۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۸۰۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

---

۷۸ بخاری کتاب الوضوء ص۲۷ ج۱ باب حمل العنزة ... الخ، مسلم کتاب الطهارة ص۱۳۲ ج۱ باب الاستطابة۔

۷۹ ترمذی ابواب الطهارات ص۹ ج۱ باب النهی عن البول قائمًا، نسائی کتاب الطهارة ص۱۱ ج۱ باب البول فی البیت جالسًا، ابن ماجة ابواب الطهارة ص۲۶ باب فی البول قاعدا، مسند احمد ص۱۹۲ ج۶۔

۷۸۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، تو میں اور ایک اور لڑکا پانی کا ایک چھوٹا برتن (لوٹا) اور چھوٹا نیزہ اٹھاتے تھے، آپ پانی سے استنجا فرماتے۔" یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

باب۔ جو روایات کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں ہیں

۷۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا" جو شخص تم میں سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو، آپ تو بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔" یہ حدیث ابوداؤد کے علاوہ اصحاب خمسہ نے روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۸۰۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کے

ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَجِئْتُهُ بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۸۱۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا بُلْتُ قَآئِمًا مُّنْذُ اَسْلَمْتُ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ الْمُنْتَقَعِ

۸۲۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ

۸۰ بخاری کتاب الوضوء ص۳۵ ج۱ باب البول قائماً و قاعداً، مسلم کتاب الطهارة ص۱۳۳ ج۱ باب المسح علی الخفین، ابوداؤد کتاب الطهارة ص۴ ج۱ باب البول قائماً، ترمذی ابواب الطهارات ص۹ ج۱ باب ما جاء من الرخصة في ذلك، نسائی کتاب الطهارة ص۱۱ ج۱ باب الرخصة في البول في الصحراء، ابن ماجة ابواب الطهارة ص۲۶ باب ما جاء في البول قاعداً، مسند احمد ص۳۸۲ ج۵۔

۸۱ کشف الاستار عن زوائد البزار ص۱۳۰ ج۱ رقم الحديث ۲۴۴، مجمع الزوائد کتاب الطهارة ص۲۰۶ ج۱ باب البول قائماً۔

پاس تشریف لائے، تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب[1] فرمایا، پھر آپ نے پانی منگایا، تو میں آپ کے پاس پانی لایا، پھر آپ نے وضو فرمایا۔"

اسے محدثین کی جماعت نے بیان کیا ہے۔

۸۱۔ حضرت عمرؓ نے کہا "میں جب سے اسلام لایا ہوں، میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔"
اسے بزار نے روایت کیا ہے (علامہ) ہیثمیؒ نے کہا اس کے رجال ثقہ ہیں۔"

باب جو روایات جمع کیے ہوئے پیشاب کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں

۸۲۔ بکر بن ماعز نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے

[1] بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے۔ واللہ اعلم۔

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یُنْقَعُ بَوْلٌ فِیْ طَسْتٍ فِی الْبَیْتِ فَاِنَّ الْمَلَآئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ بَوْلٌ مُّنْتَقَعٌ وَّلَا تَبُوْلَنَّ فِیْ مُغْتَسَلِكَ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۳۔ وَعَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَدَحٌ مِّنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ کَانَ یَبُوْلُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَاِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

بَابُ مُوْجِبَاتِ الْغُسْلِ

۸۴۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ

۸۲ مجمع الزوائد کتاب الطهارة ص۲۰۴ ج۱ باب ما نهی عن التخلی فیه نقلاً عن الطبرانی۔

۸۳ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۵ ج۱ باب فی الرجل یبول لیلاً، نسائی کتاب الطهارة ص۱۴ ج۱، باب البول فی الاناء، مستدرك حاکم کتاب الطهارة ص۱۶۷ ج۱ باب البول فی القدح باللیل، صحیح ابن حبان کتاب الطهارة ص۲۹۳ ج۳ برقم ۱۴۲۳۔

ہوئے سُنا کہ آپ نے فرمایا "گھر میں کسی برتن میں پیشاب جمع نہ کیا جائے بلاشبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب جمع کیا ہوا ہو، اور تم اپنے غسل خانہ میں بھی پیشاب نہ کرو۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے اور ہیثمیؒ نے کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۳۔ امیمۃ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ میری والدہؓ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی سے بنا ہوا ایک پیالہ، جو کہ آپ کی چارپائی مبارک کے نیچے ہوتا تھا، آپ رات کو اس میں پیشاب فرماتے تھے۔"

یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم نے بیان کی ہے، اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

باب۔ غسل واجب کرنے والی چیزوں میں

۸۴۔ حضرت علیؓ نے کہا میں بہت مذی والا آدمی تھا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو

فِي الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۸۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۶۔ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ مَعَ اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ اَقْلَعْتُ فَاغْتَسَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۸۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ

---

۸۴ ترمذی ابواب الطھارات ص۳۱ ج۱ باب ماجاء فی المنی والمذی، ابن ماجۃ ابواب الطھارۃ ص۳۹ باب الوضوء من المذی، مسند احمد ص۸۷ ج۱۔

۸۵ مسلم کتاب الحیض ص۱۵۵ ج۱ باب بیان ان الجماع ... الخ۔

۸۶ مسند احمد ص۳۴۲ ج۴، مجمع الزوائد کتاب الطھارۃ ص۲۶۴ ج۱ باب فی قولہ الماء من الماء۔

آپ نے فرمایا" مذی میں وضو اور منی میں غسل ہے۔ یہ حدیث امام احمدؒ، ابن ماجہؒ، ترمذیؒ نے بیان کی ہے اور ترمذیؒ نے اُسے صحیح کہا ہے۔

۸۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلا شبہ پانی سے پانی ہے"۔ (یعنی منی سے غسل ہے)۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۸۶۔ عتبان بن مالک انصاریؓ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! میں اپنے گھر والوں کے ساتھ (مشغول جماع) تھا جب میں نے آپ کی آواز مبارک سُنی، تو علیحدہ ہو کر غسل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" پانی سے پانی ہے"۔

یہ حدیث احمدؒ نے بیان کی ہے' اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۸۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب آدمی نے جماع کیا، تو غسل

ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ۔

۸۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۸۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مُّعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ مِنَ الْجِمَاعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنْ مَّا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَقَالَ مُعَاذٌ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ

---

۸۷ بخاری کتاب الغسل ص۴۳ ج۱ باب اذا التقی الختانان ... الخ ، مسلم کتاب الحیض ص۱۵۶ ج۱ باب بیان ان الجماع ... الخ ، مسند احمد ص۳۴۷ ج۲ -

۸۸ مسلم کتاب الحیض ص۱۵۶ ج۱ باب بیان ان الجماع ... الخ ، ترمذی ابواب الطہارات ص۳۰ ج۱ باب ماجاء اذا التقی الختانان ... الخ ، مسند احمد ص۴۷ ج۶ وص۱۱۲ ج۶ -

---

واجب ہوگیا" یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے، مسلم اور احمد نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں " اگرچہ انزال نہ ہو"

۸۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب آدمی جماع کے لیے عورت کے پاس بیٹھے، پھر ختنہ کا مقام ختنہ[1] کے مقام سے مل جاتے تو تحقیق غسل لازم ہوگیا۔

یہ حدیث احمد، مسلم اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸۹۔ عبدالرحمٰن بن عائذ نے کہا، ایک شخص نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا جماع میں غسل کس چیز سے لازم ہوتا ہے؟ اور ایک کپڑے میں نماز کے بارہ میں پوچھا اور حیض والی عورت سے کتنا نفع اٹھانا حلال ہے، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا " جب ختنہ کا

---

[1] پہلے عربوں میں عورتوں کے ختنہ کا بھی رواج تھا۔

ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتَوَشَّحْ بِهٖ وَأَمَّا مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَإِنَّهٗ يَحِلُّ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَاسْتِعْفَافُهٗ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهٗ هٰذَا حَسَنٌ۔

۹۰۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَخَّصَ بِهَا فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۹۱۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ

---

۸۹ المعجم الکبیر ص۲۰۰ ج۱ رقم الحدیث ۱۹۴۰، مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص۲۶۷ ج۱ باب فی قولہ الماء من الماء۔

۹۰ ترمذی ابواب الطہارات ص۳۱ ج۱ باب ما جاء ان الماء من الماء، مسند احمد ص۱۱۵ ج۵۔

مقام ختنہ کے مقام سے تجاوز کر جائے تو غسل لازم ہو گیا اور مگر ایک کپڑے میں نماز تو اسے کندھوں پر ڈال کر اوڑھ لو، اور حیض والی عورت سے کیا حلال ہے، تو بلاشبہ اس سے تہبند سے اوپر حلال ہے اور اس سے بھی اس کا بچنا افضل ہے"۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں بیان کی ہے، اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۹۰۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ وہ فتویٰ جو کہ لوگ کہتے تھے "پانی سے پانی ہے" رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس کی رخصت دی تھی، پھر ہمیں غسل کا حکم دیا۔

یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۹۱۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے کہا، حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی ام سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتے، کیا عورت پر بھی غسل

لَا يَسْتَحْيِیْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۹۲- وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ، حَتّٰى تُنْزِلَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتّٰى يُنْزِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ -

۹۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ

---

۹۱ بخاری کتاب الغسل ص۴۳ ج۱ باب اذا احتلمت المرأۃ ، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۶ ج۱ باب وجوب الغسل علی المرأۃ ... الخ -

۹۲ مسند احمد ص۴۰۹ ج۶ ، ابن ماجۃ ابواب الطھارۃ ص۴۵ باب فی المرأۃ تری فی منامھا... الخ ، نسائی کتاب الطھارۃ ص۴۲ ج۱ باب غسل المرأۃ تری فی منامھا... الخ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطھارات ص۸۰ ج۱ باب فی المرأۃ تری فی منامھا -

---

ہے، جب اسے احتلام ہو جائے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں جب وہ پانی (منی) دیکھے۔
یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۹۲۔ خولہ بنت حکیمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے بارہ میں پوچھا جو کہ خواب میں وہ دیکھے، جو مرد دیکھتا ہے، تو آپ نے فرمایا "اس پر غسل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر بھی غسل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اُسے انزال ہو جائے۔"

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۹۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ[۱] کا مرض تھا اس نے

[۱] حیض اور نفاس کے علاوہ خون جو کہ کسی بیماری کی وجہ سے عورت کے فرج سے خارج ہو، استحاضہ کہلاتا ہے۔

الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ

۹۴۔ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَأٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۹۳ بخاری کتاب الوضوء ص ۳۶ ج ۱ باب غسل الدم۔

۹۴ بخاری کتاب الغسل ص ۳۹ ج ۱ باب الوضوء قبل الغسل، مسلم کتاب الحیض ص ۱۴۷ ج ۱ باب صفۃ غسل الجنابۃ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا "یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو"۔ یہ حدیث بخاری نے بیان کی ہے۔

باب۔ غسل کے طریقہ میں

۹۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تھے، تو دونوں ہاتھوں کے دھونے سے شروع فرماتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں میں پانی ڈال کر استنجاء فرماتے، پھر ایسے وضو فرماتے جیسا کہ آپ نماز کے لیے وضو فرماتے، پھر پانی لے کر اپنی مبارک انگلیاں (سر کے) بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے، یہاں تک کہ جب سمجھتے کہ اس سے فارغ ہو چکے ہیں (یعنی جڑیں تر ہو چکی ہیں) تو اپنے سر مبارک پر تین چلو ڈالتے، پھر اپنے تمام جسم اطہر پر پانی بہاتے، پھر پاؤں مبارک دھوتے"۔

یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۹۵۔ وَعَنْ مَّيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۶۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ أَفَأَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۵ بخاری کتاب الغسل ص۴۱ ج۱ باب نفض الیدین من غسل الجنابة، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۷ ج۱ باب صفة غسل الجنابة۔

۹۶ مسلم کتاب الحیض ص۱۴۹ ج۱ باب حکم ضفائر المختسلة۔

۹۵۔ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے آپ کو پردہ کیا، تو آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء فرمایا، پھر زمین پر ہاتھ مار کر اسے رگڑا، پھر اسے دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر اپنے سر مبارک پر پانی ڈالا اور تمام جسدِ اطہر پر بہایا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں مبارک دھوئے، پھر میں نے انہیں (جسم خشک کرنے کے لیے) کپڑا دیا، آپ نے نہیں لیا، پھر آپ اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے چلے گئے۔" یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۹۶۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کے رسول! بلاشبہ میں اپنے سر کے بالوں کی مینڈھیاں سخت باندھنے والی عورت ہوں، کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ تو آپ نے فرمایا" نہیں تحقیق تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین چلو بھر کر اپنے سر پر ڈالو، پھر اپنے آپ پر پانی بہاؤ، تو پاک ہو جاؤ گی۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۹۷۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا وَکَانَتْ حَآئِضًا انْقُضِی شَعْرَكِ وَاغْتَسِلِی۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۹۸۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ بَلَغَ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَأْمُرُ النِّسَآءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ یَّنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ فَقَالَتْ اَفَلَا یَأْمُرُهُنَّ اَنْ یَّحْلِقْنَ رُءُوْسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَّمَآ اَزِیْدُ عَلٰۤی اَنْ اُفْرِغَ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثَ اُفْرَاغَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۹۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ

---

۹۷ ابن ماجۃ ابواب الطهارة ص۴۷ ج۱ باب فی الحائض کیف تغتسل۔

۹۸ مسلم کتاب الطهارة ص۱۵۰ ج۱ باب حکم ضفائر المغتسلة۔

۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، جب کہ میں حیض میں تھی" اپنے بالوں کو کھولو، اور غسل کرو۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے بیان کی ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۹۸۔ عبید بن عمیر نے کہا، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غسل کے وقت عورتوں کو سروں کے (بال) کھولنے کا حکم دیتے ہیں، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا "ابن عمر کے لیے تعجب ہے کہ عورتوں کو غسل کے وقت سروں کے کھولنے کا حکم دیتے ہیں، انہیں یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ اپنے سروں کو استرے سے صاف کرا دیں۔ تحقیق میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ اور میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ نہ کرتی تھی (یعنی گوندھے ہوئے بال نہ کھولتی، بلکہ تین دفعہ پانی ڈال کر بالوں کی جڑیں تر کر لیتی)۔

اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۹۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے"۔

الْغُسْلِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۱۰۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۱۔ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اغْتَسَلْتَ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ هٰذَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

---

۹۹ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص۳۳ ج۱ باب الوضوء بعد الغسل، ترمذی ابواب الطہارات ص۳۰ ج۱ باب فی الوضوء بعد الغسل، نسائی کتاب الغسل والتیمم ص۴۷ ج۱ باب ترک الوضوء بعد الغسل، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص۴۳ باب فی الوضوء بعد الغسل، مسند احمد ص۶۸ ج۶۔

۱۰۰ مسلم کتاب الغسل ص۱۴۴ ج۱ باب جواز نوم الجنب۔

۱۰۱ مسند احمد ص۳۹۱ ج۶۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۰۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج کے پاس چکر لگا لیتے تھے (یعنی آخر میں ایک بار غسل فرما لیتے۔)

اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اپنی ازواج کے پاس چکر لگایا اور ان میں ہر بیوی کے پاس غسل فرمایا، میں نے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اگر آپ ایک ہی بار غسل فرما لیتے، تو آپ نے فرمایا "یہ زیادہ طہارت اور زیادہ پاکیزگی ہے۔"

اس حدیث کو احمد اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْجُنُبِ

۱۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۲۔ بخاری کتاب الغسل ص۴۳ ج۱ باب الجنبی یتوضاء ... الخ ، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۴ ج۱ باب جواز نوم الجنب ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۲۹ ج۱ باب الجنب یأکل ، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۳۳ ج۱ باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵ ج۱ باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۴۳ باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء ... الخ ، مسند احمد ص۳۶ ج۱ ۔

۱۰۳۔ بخاری کتاب الغسل ص۴۳ ج۱ باب الجنبی یتوضاء .... الخ ، مسلم کتاب الحیض ص۱۴۴ ج۱ باب جواز نوم الجنب ، ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص۲۹ ج۱ باب الجنب یأکل، ترمذی ابواب الطہارات ص۳۲ ج۱ باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام ، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵ ج۱ باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام ، ابن ماجۃ ابواب الطہارات ص۴۲ باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضاء .... الخ ، مسند احمد ص۱۷ ج۱ ۔

باب۔ جنبی کا حکم

۱۰۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں جب سونے کا ارادہ فرماتے، تو استنجا کرتے اور وضو فرماتے، جیسا کہ آپ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔"

اس حدیث کو محدثین کی جماعت نے بیان کیا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا" جب کہ وہ وضو کرلے۔"

اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان ہے۔

۱۰۴۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۱۰۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۱۰۶۔ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَطْعَمُ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

---

۱۰۴ ابوداؤد کتاب الطھارۃ ص ۳۹/ج۱ باب من قال الجنب یتوضاء ، مسند احمد ص ۳۲۰/ج۴
۱۰۵ نسائی کتاب الطھارۃ ص ۱۰۵/ج۱ باب اقتصار الجنب علی غسل یدیہ .... الخ ۔
۱۰۶ صحیح ابن خزیمۃ ص ۱۰۹/ج۱ رقم الحدیث ۲۱۸ ۔

۱۰۴۔ عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو جب وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو رخصت عطا فرمائی کہ وہ نماز کے وضوء جیسا وضوء کر لے"۔

اسے احمد اور ترمذیؒ نے بیان کیا ہے اور (ترمذی نے) اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور جب کھانا پینا چاہتے، ام المؤمنینؓ نے کہا، آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر کھاتے یا پیتے۔

اس حدیث کو امام نسائیؒ نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۶۔ ام المؤمنینؓ نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ جنبی ہوتے، دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر کھاتے"۔

یہ حدیث ابن خزیمہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۱۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ۔

۱۰۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ۔

---

۱۰۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳ ج۱ باب فی الجنب یؤخر الغسل، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵۱ ج۱ باب فی الجنب اذا لم یتوضأ۔

۱۰۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳ ج۱ باب فی الجنب یقرأ القرآن، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۳۸ ج۱ باب ماجاء فی الرجل یقرأ القرآن ... الخ، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵۲ ج۱ باب حجب الجنب من قرأۃ القرآن، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۴۴ باب ماجاء فی قراءۃ القرآن علی غیر طہارۃ، مسند احمد ص۸۳ ج۱، ابن حبان ص۳۱ ج۳ برقم ۷۹۸۔

۱۰۷۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔"

اس حدیث کو ابوداؤد، اور نسائی نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۰۸۔ حضرت علیؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے، جب کہ آپ جنبی نہ ہوتے۔"

اس حدیث کو اصحابِ خمسہ نے بیان کیا ہے، اسے ترمذی نے حسن ابن حبان اور دیگر محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں حلال نہیں قرار دیتا۔ مسجد (میں داخلہ کو) حیض والی عورت اور نہ جنبی شخص کے لیے۔"

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

۱۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِیْ فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

بَابُ الْحَيْضِ

۱۱۱۔ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی

۱۰۹ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۳۰/۱ باب فی الجنب یدخل المسجد، صحیح ابن خزیمة جماع ابواب فضائل المسجد ص۲۸۴/۲ باب الزجر عن جلوس الجنب والحائض... الخ برقم ۱۳۲۷۔

۱۱۰ بخاری کتاب الغسل ص۴۲/۱ باب الجنب یخرج ویمشی... الخ، مسلم کتاب الحیض ص۱۶۲/۱ باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اُس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے، میں چپکے سے کھسک کر گھر آیا اور غسل کیا پھر آیا تو آپ بیٹھے ہوتے تھے، آپ نے فرمایا "اے ابوہریرہؓ! تم کہاں تھے؟" میں نے آپ کو بتا دیا، آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، بلاشبہ مؤمن نجس نہیں ہوتا۔"

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

باب۔ حیض کے بیان میں

۱۱۱۔ معاذہ نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا، حیض والی عورت کو کیا ہے کہ وہ روزہ

الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّيْ اَسْأَلُ قَالَتْ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۱۲۔ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِىْ حَدِيْثٍ لَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۱۳۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَآءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا بِالدِّرَجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ

---

۱۱۱ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۳۵ ج۱ باب فی الحائض لا تقضی الصلوٰۃ، ترمذی ابواب الطہارت ص۳۴ ج۱ باب ما جاء فی الحائض انہا لا تقضی الصلوٰۃ، بخاری کتاب الحیض ص۴۶ ج۱ باب لا تقضی الحائض الصلوٰۃ، نسائی کتاب الصوم ص۳۱۹ ج۱ باب وضع الصیام عن الحائض، مسلم کتاب الحیض ص۱۵۳ ج۱ باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض .... الخ، ابنِ ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۴۶ باب الحائض لا تقضی الصلوٰۃ، مسند احمد ص۲۳۱ ج۶۔

۱۱۲ بخاری کتاب الغسل ص۴۴ ج۱ باب ترک الحائض الصوم، مسلم کتاب الایمان ص۶۰ ج۱ باب بیان نقصان الایمان۔

قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی، تو ام المومنین نے کہا، کیا تو حروریہ ہے؟" میں نے کہا، میں تو حروریہ نہیں ہوں، لیکن (آپ سے) مسئلہ پوچھ رہی ہوں، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا، ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان کیا ہے۔

۱۱۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک حدیث میں کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا ایسا نہیں کہ عورت جب حیض میں ہوتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔"

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

۱۱۳۔ علقمہ نے کہا، میری والدہ جو کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی ہیں نے کہا، ام المومنین

الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْأَلُنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ

۱۱۳ بخاری کتاب الحیض ص۴۶ ج۱ باب اقبال المحیض وادباره، مؤطا امام مالک کتاب الطهارة ص۴۳ باب طهر الحائض، مصنف عبد الرزاق کتاب الحیض ص۳۰۲ ج۱ باب کیف الطهر برقم ۱۱۵۹۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس عورتیں چھوٹی چھوٹی تھیلیاں بھیجتیں جن میں روئی ہوتی، روئی میں حیض کے خون کا زرد رنگ ہوتا، ام المومنینؓ سے نماز کے بارہ میں پوچھتیں، تو ام المومنینؓ ان سے کہتیں "جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ تم سفید چونے (کے رنگ) کو دیکھ لو۔" ام المومنینؓ اس حیض سے طہر کا ارادہ کرتیں۔
اس حدیث کو مالک اور عبد الرزاق نے اسناد صحیح کے ساتھ اور بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

باب۔ استحاضہ کے بیان میں

۱۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئی، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ میں استحاضہ والی عورت ہوں (کبھی) پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں، یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز

فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَلٰكِنْ دَعِي الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

۱۱۵۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكِ بِحَيْضٍ وَّلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ عَدَدَ أَيَّامِكِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۱۶۔ وَعَنْهَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ

---

۱۱۴ بخاری کتاب الغسل ص۴۴ ج۱ باب الاستحاضۃ ، مسلم کتاب الحیض ص۱۵۱ ج۱ باب المستحاضۃ۔

۱۱۵ صحیح ابن حبان ص۲۶۵ ج۳ برقم ۱۳۵۱۔

چھوڑ دو اور جب حیض چلا جائے تو اپنے سے خون دھو ڈالو، (یعنی غسل حیض کرو) اور نماز پڑھو"۔

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

" اور لیکن اتنے دنوں کی مقدار نماز چھوڑ دو جن میں تمہیں حیض آتا تھا، پھر غسل کرو اور نماز پڑھو"۔

۱۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں ایک ایک دو، دو مہینہ تک مستحاضہ رہتی ہوں، تو آپ نے فرمایا، یہ حیض نہیں ہے اور لیکن یہ ایک رگ ہے، پس جب حیض آجائے تو اتنے ایام کی تعداد جن میں تمہیں حیض آتا تھا نماز چھوڑ دو، پھر جب حیض چلا جائے تو غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضوء کرو"۔

اس حدیث کو ابن حبان نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۱۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے

تَدَعِ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

اَبْوَابُ الْوُضُوْءِ

بَابُ السِّوَاكِ

۱۱۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ

۱۱۶۔ صحیح ابن حبان ص۲۶۶ ج۳ برقم ۱۳۵۲

۱۱۷ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۲ ج۱ باب السواک یوم الجمعۃ، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۲۸ ج۱ باب السواک، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۷ ج۱ باب السواک، ترمذی ابواب الطہارات ص۱۲ ج۱ باب ما جاء فی السواک، نسائی کتاب الطہارۃ ص۶ ج۱ باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۵ ج۱ باب السواک، مسند احمد ص۲۴۵ ج۲۔

بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک بار غسل کرے۔ پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔"

اس حدیث کو ابن حبان نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

وضوء کے ابواب

باب ۔ مسواک کا بیان

۱۱۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میرے لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔"

لِاَحْمَدَ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَلِلْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔

۱۱۸۔ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۱۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا۔

---

۱۱۷ بخاری کتاب الصوم ص۲۵۹ ج۱ باب السواک الرطب والیابس۔

۱۱۸ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص۵۱ باب ماجاء فی السواک۔

۱۱۹ بخاری کتاب الصوم ص۲۵۹ ج۱ باب السواک الرطب والیابس... الخ، مسند احمد ص۴۷ ج۶، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵ ج۱ باب الترغیب فی السواک۔

اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان کیا ہے اور احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا، اور بخاری نے تعلیقاً یہ الفاظ نقل کیے ہیں"۔

"میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا"۔

۱۱۸۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، اگر آپ کی امت پر مشقت والی بات نہ ہوتی، تو آپ انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتے۔

اس حدیث کو مالکؒ[1] نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۱۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسواک منہ کو پاکیزہ اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے"۔

اس حدیث کو احمد اور نسائی نے صحیح سند سے اور بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

---

[1] مؤطا امام مالک کے علاوہ مذکورہ روایت مسند احمد ص۲۵۰ ج۲، ص۲۵۹ ج۲، صحیح ابن خزیمہ ص۷۳ ج۱، مستدرک حاکم ص۱۴۶ ج۱ میں بھی موجود ہے اور مسند احمد ص۲۵۹ ج۲ میں یہ الفاظ ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ۔

۱۲۰- وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْٓءِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ - رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِىْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ -

۱۲۱- وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْٓءٍ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِىُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ -

۱۲۲- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا بِاَيِّ شَىْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ - قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

---

۱۲۰ صحیح ابنِ حبان ص۱۴۸ ج۳ برقم ۱۰۶۶ -

۱۲۱ مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص۲۲۱ ج۱ باب فی السواک نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط -

---

۱۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میرے لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنی والی بات نہ ہوتی، تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا"

اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح میں بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۲۱- حضرت علیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی، تو میں انہیں ہر وضوء کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا"

اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور ہیثمیؒ نے کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۲۲- مقدام بن شریح سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر تشریف لاتے تو کس چیز سے ابتدا فرماتے تھے؟ ام المؤمنینؓ نے کہا "مسواک سے"۔

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ۔

۱۲۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔

۱۲۴۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَالَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔

۱۲۲ مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۲۸ ج۱ باب السواک، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۸ ج۱ باب السواک نسائی کتاب الطہارۃ ص۶ ج۱ باب السواک فی کل حین، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۵ باب السواک، مسند احمد ص۴۱ ج۲۔

۱۲۳۔ بخاری کتاب الوضوء ص۳۸ ج۱ باب السواک، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۸ ج۱ باب السواک لمن قام باللیل، نسائی کتاب الطہارۃ ص۵ ج۱ باب السواک اذا قام من اللیل، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۲۵ باب السواک، مسند احمد ص۳۸۲ ج۵، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۲۸ ج۱ باب السواک۔

۱۲۴ مسند احمد ص۴۴۵ ج۳، ابوداؤد کتاب الصیام ص۳۲۲ ج۱ باب للصائم، ترمذی ابواب الصوم ص۱۵۲ ج۱ باب ماجاء فی السواک للصائم، بخاری کتاب الصوم ص۲۵۹ ج۱ باب السواک الرطب والیابس۔

بخاری اور ترمذی کے علاوہ اسے جماعت محدثین نے بیان کیا ہے۔

۱۲۳۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک سے صاف فرماتے"۔

اس حدیث کو ترمذی کے علاوہ جماعت محدثین نے بیان کیا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا جسے میں شمار نہیں کر سکتا"۔

اس حدیث کو احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے (ترمذی) نے اسے حسن کہا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اور اسے بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَكْثَرُ اَحَادِيْثِ الْبَابِ تَدُلُّ عَلٰى اسْتِحْبَابِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ كَرَاهَتِهٖ شَيْءٌ۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۱۲۵۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تُحْدِثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۲۵۔ مجمع الزوائد کتاب الطهارة ص۲۲۰/۱ باب التسمية عند الوضوء، المعجم الصغير للطبرانی ص۷۳/۱ قال حدثنا احمد بن مسعود الزنبری ... الخ۔

نیموی نے کہا، اس باب کی اکثر احادیث زوال کے بعد بھی روزہ دار کے لیے مسواک کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی کراہت میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔

باب۔ وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

۱۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوہریرہؓ! جب تم وضو کرو تو یوں کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

بلاشبہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے تمہارے لیے اس وضو سے محدث ہونے تک برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

اس حدیث کو طبرانی نے صغیر میں بیان کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

۱۲۶- عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّهٗ رَأٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ دَعَا بِاِنَآءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

---

۱۲۶ بخاری کتاب الوضوء ص۲۷ ج۱ باب الوضوء ثلاثاً، مسلم کتاب الطهارة ص۱۲۰ ج۱ باب صفة الوضوء وکماله۔

باب- جو روایات طریقہ وضو کے بارہ میں ہیں

۱۲۶- حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا انھوں نے برتن منگایا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پانی ڈال کر تین بار انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین بار دھویا، پھر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس شخص نے میرے وضو جیسا وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، ان دونوں رکعتوں میں اپنے جی میں باتیں نہ کیں (یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں خیال منتشر نہ ہونے دیا) تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

بَابُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۱۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قِيْلَ لَهٗ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۲۷ بخاری کتاب الوضوء ص۳۱ ج۱ باب من مضمض واستنشق... الخ، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۲۳ ج۱ باب آخر فی صفۃ الوضوء۔

باب مضمضہ اور استنشاق اکٹھا کرنا

۱۲۷۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم الانصاری رضی اللہ عنہ "یہ صحابی ہیں نے کہا کہ اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کرنے کے لیے کہا گیا، تو انہوں نے برتن منگایا اور اس میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین بار دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالا، پانی نکال کر ایک ہی ہاتھ سے مضمضہ اور استنشاق کیا۔ پس تین بار ایسا ہی کیا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا، تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، پانی نکال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو، دو بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا، اپنے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو سر پر آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس طرح تھا۔" اس روایت کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

۱۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَّرَّةً وَّجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ فِی الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۱۲۹۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَفْرَدَا الْمَضْمَضَةَ مِنَ الْاِسْتِنْشَاقِ ثُمَّ قَالَا هٰكَذَا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ. رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ فِیْ صِحَاحِهٖ ۔

---

۱۲۸ سنن دارمی کتاب الصلوٰۃ ص۹۴ باب الوضوء مرۃ مرۃ ، ابن حبان ص۱۵/۳ رقم الحدیث ۱۰۷۳، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۵/۱ باب الوضوء مرتین ... الخ ۔

۱۲۹ تلخیص الحبیر ص۷۹/۱ ۔

۱۲۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا اور مضمضہ (کلی) اور استنشاق (ناک میں پانی ڈالنا) اکٹھا کیا۔

اس حدیث کو دارمی، ابن حبان، حاکم نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

باب۔ مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنا

۱۲۹۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا، میں حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس حاضر ہوا دونوں نے تین تین بار وضو کیا اور مضمضہ کو استنشاق سے علیحدہ کیا، پھر کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث کو ابن السکن نے اپنی صحاح میں بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْفَصْلُ

۱۳۰۔ عَنْ اَبِیْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۱۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْٓءِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاُتِیَ بِمِيْضَاةٍ فَأَصْغَاهَا عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِی الْمَآءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ

۱۳۰ ترمذی ابواب الطہارات ص۱۷ باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان ۔

باب جس سے مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنا سمجھا جاتا ہے

۱۳۰۔ ابوحیہ نے کہا، میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، پس اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں خوب صاف کیا، پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو بھی تین بار دھویا اور ایک بار مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے، پھر کھڑے ہوکر وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے کھڑے کھڑے ہی پی لیا، پھر کہا "میں نے بہتر سمجھا کہ تمہیں دکھاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیسا تھا"۔

اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۱۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا، میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا ان سے وضو کے بارہ میں پوچھا گیا انہوں نے پانی منگایا تو لوٹا پیش کیا گیا۔ انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈالا، پھر وہ ہاتھ پانی میں داخل کر کے تین بار کلی کی اور تین بار ناک جھاڑا اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور بایاں ہاتھ

ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَ ظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُوْنَ عَنِ الْوُضُوْءِ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۱۳۲۔ وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ نَجِيْحٍ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحِمَّانِيْ قَالَ رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِالزَّاوِيَةِ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ وُّضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ كُنْتَ تُوَضِّئُهٗ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاُتِيَ بِطَسْتٍ وَّقَدَحٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَاَنْعَمَ غَسْلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا

۱۳۱ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۵/۱ باب صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پانی لے کر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا، دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کو ایک بار دھویا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور کہا وضو کے بارہ میں پوچھنے والے کہاں گئے ؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۳۲۔ راشد بن نجیح ابو محمد الحمانی نے کہا، میں نے حضرت انس ابن مالک رض کو زاویہ میں دیکھا، تو ان سے کہا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارہ میں بتایئے کہ وہ کس طرح تھا ؟ تحقیق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ انہیں وضو کراتے تھے، انہوں نے کہا، ہاں تو انہوں نے پانی منگایا، ایک طشت اور پیالہ لایا گیا (جو کہ چھیلا گیا تھا جیسا کہ چھیلا گیا تھا[1]) ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں

[1] ایک نسخہ میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً غَيْرَ اَنَّهٗ اَمَرَّهُمَا عَلٰى اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

۱۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهٗ بِالْمَاءِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۳۲ المعجم الاوسط ج۳ ص۴۲۸ برقم ۲۹۲۶، مجمع الزوائد کتاب الطهارة ج۱ ص۲۳۱ باب ما جآء فی الوضوء نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط۔
۱۳۳ مسند احمد ج۶ ص۲۳۴۔

کو خوب اچھی طرح دھویا، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ ڈال کر اُسے تین بار دھویا، پھر بایاں ہاتھ تین بار دھویا اور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، البتہ انہوں نے ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر پھیرے اور ان کا مسح کیا۔
اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

باب۔ داڑھی کے خلال میں

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے، تو پانی کے ساتھ اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرماتے۔
یہ حدیث احمد نے بیان کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۱۳۴۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ۔

۱۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ۔

---

۱۳۴ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۱۹ ج۱ باب فی الاستنثار، ترمذی ابواب الطہارات ص۱۶ ج۱ باب فی تخلیل الاصابع، نسائی کتاب الطہارۃ ص۳۰ ج۱ باب الامر بتخلیل اللحیۃ، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۳۵ باب تخلیل الاصابع، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الطہارۃ ص۷۸ ج۱ رقم الحدیث ۱۵۰۔

باب۔ انگلیوں کے خلال میں

۱۳۴۔ عاصم بن لقیط بن صبرۃ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! مجھے وضو کے بارہ میں بتائیے، آپ نے فرمایا— "اچھی طرح وضو کر، انگلیوں کا خلال کر، اور ناک میں خوب پانی چڑھا، مگر جب کہ تم روزہ سے ہو"[1]

یہ حدیث چاروں محدثین نے بیان کی ہے۔ ترمذی، ابن خزیمہ، بغوی اور ابن قطان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔"

---

[1] روزہ سے ہو تو ناک میں پانی ڈالتے ہوئے احتیاط سے کام لے، اگر پانی ناک سے حلق میں چلا گیا، تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بَابُ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

۱۳۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَخَالَفَ بِإِبْهَامَيْهِ اِلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

---

۱۳۵ ترمذی ابواب الطہارات ص۱/۱۶ باب فی تخلیل الاصابع، ابنِ ماجۃ، ابواب الطہارۃ ص۳۵ باب تخلیل الاصابع، مسند احمد ص۱/۲۸۷۔

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

باب۔ کانوں کے مسح میں

۱۳۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، ایک چلو لیا اپنا چہرہ دھویا، پھر چلو لیا، اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو لیا اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو لیا، اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلیوں سے کیا اور کانوں کے بیرونی حصہ پر اپنے دونوں انگوٹھے نیچے سے اوپر لے گئے (اس طرح) دونوں کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصہ کا مسح کیا، پھر چلو لے کر دایاں پاؤں اور پھر چلو لے کر بایاں پاؤں دھویا۔

رواه ابن حبان وآخرون وصححه ابن خزيمة وابن منده۔

باب التيمن في الوضوء

۱۳۷۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأتم فابدأوا بميامنكم۔ رواه الأربعة وصححه ابن خزيمة۔

باب ما يقول بعد الفراغ من الوضوء

۱۳۸۔ عن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من أحد

---

۱۳۶ صحيح ابن حبان كتاب الطهارة ص۱۵۲ ج۳ رقم الحديث ۱۰۸۳، صحيح ابن خزيمة كتاب الطهارة ص۷۷ ج۱ برقم ۱۴۸، تلخيص الحبير ص۹۰ ج۱ باب سنن الوضوء۔

۱۳۷ ابوداؤد كتاب اللباس ص۲۱۵ ج۲ باب في الانتعال، نسائي كتاب ص باب ابن ماجة ابواب الطهارة ص۳۳ باب التيمن في الوضوء، ابن خزيمة كتاب الطهارة ص۹۱ ج۱ رقم الحديث ۱۷۸۔

یہ روایت ابن حبان اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، ابن خزیمہ اور ابن مندہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ وضو میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا

۱۳۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم وضو کرو، تو اپنے دائیں جانب سے ابتدا کرو"۔

یہ روایت چاروں محدثین نے بیان کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا دعا پڑھے

۱۳۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص وضو کرے

يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ اَوْفَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ -

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۳۹ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ

۱۳۸ مسلم کتاب الطھارۃ ص۱۲۲/ج۱ باب الذکر المستحب عقب الوضوء ، ترمذی ابواب الطھارات ص۱۸/ج۱ باب ما یقال بعد الوضوء۔

تو اچھی طرح وضو کرے ، پھر یہ دعا پڑھے ۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں ۔)

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو۔

یہ روایت مسلم اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

(اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دیں)

باب ۔ موزوں پر مسح کرنا

۱۳۹ ۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا ، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ میں جھکا ، تاکہ

فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۴۰۔ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَاسْئَلْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۳۹ بخاری کتاب الوضوء ص۳۳ ج۱ باب اذا دخل رجلیه، مسلم کتاب الطهارة ص۱۳۴ ج۱ باب المسح علی الخفین۔

۱۴۰ مسلم کتاب الطهارة ص۱۳۵ ج۱ باب التوقیت فی المسح علی الخفین۔

آپ کے پاؤں مبارک سے موزے نکالوں، تو آپ نے فرمایا "انہیں چھوڑ دو، تحقیق میں نے یہ طہارت کی حالت میں پہنے ہیں، پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا"

یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے۔

۱۴۰۔ شریح بن ہانی نے کہا، میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تاکہ اُن سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کروں، انہوں نے کہا، ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، بلاشک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن، تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (تک مسح) مقرر فرمایا۔"

یہ روایت مسلم نے بیان کی ہے۔

۱۴۱۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح میں مقیم

رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الشَّافِعِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

۱۴۲۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۴۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ

---

۱۴۱ المنتقیٰ لابن جارود ص۳۹ رقم الحدیث ۸۷، تلخیص الحبیر ج۱ ص۱۵۷ باب المسح علی الخفین۔

۱۴۲ مسند احمد ج۴ ص۲۳۹، ۲۴۰، ترمذی ابواب الطهارات ج۱ ص۲۷ باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، نسائی کتاب الطهارة ج۱ ص۳۲ باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر، صحیح ابن خزیمة کتاب الطهارة ج۱ ص۹۹ رقم الحدیث ۱۹۶، تلخیص الحبیر ج۱ ص۱۵۷ باب المسح علی الخفین۔

کے لیے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن، تین راتیں مدت مقرر فرمائی۔"

یہ روایت ابن جارود اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے اور اسے امام شافعیؒ، خطابیؒ اور ابن خزیمہؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۴۲۔ صفوان بن عسالؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اتاریں، ماسوا جنابت کے لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند سے (موزے نہ اتاریں)۔

یہ حدیث احمد، نسائی، ترمذی اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ ترمذی، خطابی، ابن خزیمہ نے اسے صحیح اور بخاری نے حسن قرار دیا ہے۔

۱۴۳۔ حضرت علیؓ نے کہا "اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کا نچلا حصہ اوپر کے حصہ سے مسح کے لیے بہتر ہوتا۔

اَولٰی بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاہُ وَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ عَلٰی ظَاهِرِ خُفَّیْهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۴۴۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ ثَلَاثٌ لِّلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِّلْمُقِيْمِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِیُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

---

۱۴۳ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۲۲/ج۱ باب کیف المسح۔

۱۴۴ مسند احمد ص۲۷/ج۶، مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص۲۵۹/ج۱ باب التوقیت فی المسح علی الخفین نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط، کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الطہارۃ ص۱۵۷/ج۱ رقم الحدیث ۳۰۹۔

اور تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے
یہ حدیث ابوداؤد نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۴۴۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا، آپ نے فرمایا "مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک دن رات"۔
یہ حدیث احمد اور طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے، ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح احادیث کے رجال ہیں

اَبْوَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنْ اَحَدِ السَّبِيْلَيْنِ

۱۴۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْضُرَاطٌ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۱۴۶۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ

۱۴۵ بخاری کتاب الوضوء ص۲۵/ج۱ باب فی الوضوء ، مسلم کتاب الطهارة ص۱۱۸/ج۱ باب وجوب الطهارة للصلٰوة ۔

الواب : وضو توڑنے والی چیزوں میں

باب۔ دونوں راستوں میں سے کسی ایک سے کوئی چیز نکلنے پر وضو

۱۴۵۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص بے وضو ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے، یہاں تک کہ وہ وضو کرے"۔ حضرموت[1] کے رہنے والے ایک شخص نے کہا، اے ابوہریرۃؓ! بے وضو ہونا کیا ہے؟ ابوہریرۃؓ نے کہا، پُھسکی یا پاد، (یعنی پچھلے راستہ سے ہوا خارج ہونا) یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۴۶۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،" تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ میں کوئی چیز (گڑبڑ) پائے، پھر اُسے (یہ معلوم کرنا) مشکل ہو گیا ہو کہ اس سے کوئی چیز (ہوا وغیرہ) نکلی ہے یا نہیں

---

[1] حضرموت ایک جگہ کا نام ہے۔

الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۷۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا فِیْ حَدِیْثِ الْمَسْحِ لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۱۴۸۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْئَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَئَلَہٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۱۴۹۔ وَعَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ یَقُوْلُ کُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْیِ شِدَّۃً فَاَرَدْتُ

۱۴۶ مسلم کتاب الحیض ص۱۵۸ ج۱ باب الدلیل علی ان من یتقن ..... الخ

۱۴۷ مسند احمد ص۲۳۹، ۲۴۰ ج۴۔

۱۴۸ بخاری کتاب الغسل ص۴۱ ج۱ باب غسل المذی، مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۴۳ ج۱ باب المذی۔

تو مسجد سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سُن لے یا بُو محسوس کرلے[1]۔"

اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۴۷۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی مسح کے بارہ میں مرفوعاً روایت میں ہے "لیکن (وضو ٹوٹ جاتے گا) پاخانہ پیشاب اور نیند سے"۔ یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے اسناد صحیح کے ساتھ نقل کی ہے۔

۱۴۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں بہت مذی والا شخص تھا اور میں شرماتا تھا کہ (براہ راست) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا، انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "استنجا کرے اور وضو کرے"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۴۹۔ عائش بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ کہتے ہوئے سُنا "میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا، میں نے چاہا کہ (خود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں، اور آپ کی صاحبزادی

---

[1] یعنی پہلے یقیناً وضو تھا۔ پھر وضو ٹوٹنے میں شک اور تردد پڑ گیا تو اس شک اور احتمال سے وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ ہوا وغیرہ کے خارج ہونے کا قطعی یقین نہ ہو جائے۔

اَنْ اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ عِنْدِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْأَلَ فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

۱۵۰ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ـ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ

وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِيْهِ

---

۱۴۹ مسند حمیدی ص ۲۳ ج ۱ برقم ۳۹ وسنن نسائی کتاب الطهارة ص ۳۶ ج ۱ باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض من المذی ـ

۱۵۰ـ صحيح ابن حبان کتاب الطهارة ص ۲۶۶ ج ۳ رقم الحديث ۱۳۵۲ ـ

میرے نکاح میں تھی تو میں شرما گیا کہ آپ سے پوچھوں، میں نے عمارؓ سے کہا، انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "بلاشبہ اس سے وضو کافی ہے"۔

یہ حدیث حمیدی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۵۰ـ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک بار غسل کرے، پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے"۔

یہ حدیث ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب ـ جو احادیث نیند کے بارہ میں ہیں

اور اس سلسلہ میں صفوان بن عسالؓ کی روایت (گذشتہ باب میں بنمبر ۱۴۷) پر گزر چکی ہے۔

۱۵۱۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى عَهْدِهٖ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّاَصْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ۔

۱۵۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْتَبِي النَّائِمِ وَلَا عَلَى الْقَائِمِ النَّائِمِ وَلَا عَلَى السَّاجِدِ النَّائِمِ وُضُوْءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ فَاِذَا اضْطَجَعَ تَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ ـــــــ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

۱۵۱۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۲۶ ج۱ باب فی الوضوء من النوم، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۲۴ ج۱ باب الوضوء من النوم، مسلم کتاب الحیض ص۱۶۳ ج۱ باب الدلیل علی ان نوم الجالس ... الخ۔

۱۵۲ معرفۃ السنن والآثار کتاب الطہارۃ ص۳۶۹ ج۱ رقم الحدیث ۹۴۱، تلخیص الحبیر ص۱۲۰ ج۱۔

۱۵۱۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپ کے زمانہ مبارک میں نمازِ عشاء کا انتظار کرتے رہتے، یہاں تک کہ ان کے سر اونگھ کی وجہ سے جھکتے، پھر وہ نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔"

یہ روایت ابوداؤد، ترمذی نے اسناد صحیح کے ساتھ نقل کی ہے اور اصل اس کی مسلم میں موجود ہے۔

۱۵۲۔ حضرت ابو ہریرۃؓ نے کہا، سونے والے محتبی (جس کے چوتڑ زمین پر ٹکے ہوتے ہوں) پر وضو نہیں اور نہ کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو ہے اور نہ ہی سجدہ میں سونے والے پر وضو ہے، یہاں تک کہ وہ پہلو پر لیٹ جائے، پس جب وہ پہلو پر لیٹ جائے تو وضو کرے۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص الحبیر میں کہا ہے کہ اس کی اسناد جید ہے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

۱۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَصَابَهٗ قَیْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلَسٌ اَوْ مَذْیٌ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ ثُمَّ لْیَبْنِ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ لَا یَتَكَلَّمُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّتَقَدَّمَ حَدِیْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِیْ بَابِ الْاِسْتِحَاضَةِ۔

۱۵۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ یَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ وَبَنٰی عَلٰی مَا قَدْ صَلّٰی۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۱۵۳ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۸۵ باب ماجاء فی البناء علی الصلوٰۃ۔
۱۵۴ سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۹ باب یبنی من سبعۃ الحدیث .... الخ۔

باب۔ خون (نکلنے) سے وضو

۱۵۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جسے قے، نکسیر، الٹی یا مذی آجائے تو (نماز سے) پھر جائے اور وضو کرے، پھر اپنی اسی نماز پر بنا کرے، وہ نماز کے اندر رہے جب تک اس نے کلام نہ کیا"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث باب الاستحاضہ میں اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۱۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب انہیں نکسیر پھوٹتی تو لوٹ کر وضو کرتے اور کلام نہ کرتے پھر لوٹتے اور پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرتے۔

یہ حدیث بیہقی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۵۵۔ وَعَنْهُ قَالَ اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَاِنَّهٗ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ

۱۵۶۔ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَاِسْنَادُهٗ

۱۵۵۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص ۳۳۹ ج ۲ باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم۔

۱۵۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، جب کسی شخص کو نماز میں نکسیر پھوٹ پڑے، قے غالب آجائے یا مذی پائے، تو وہ نماز سے پھر جائے، وضو کرے، پھر لوٹے، باقی ماندہ نماز کو پڑھی ہوئی پر (بنا کرے) پوری کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو"۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ قے سے وضو

۱۵۶۔ بواسطہ معدان بن ابی طلحہ حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے آنے پر وضو فرمایا (معدان بن ابی طلحہ نے کہا) میں حضرت ثوبانؓ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم) سے دمشق کی مسجد میں ملا، میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، تو انھوں نے کہا، (ابو الدرداءؓ نے) سچ کہا، میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اس باب کی احادیث اس سے

صَحِيحٌ وَّقَدْ تَقَدَّمَ اَحَادِيثُ الْبَابِ فِي الْبَابِ السَّابِقِ ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الضِّحْكِ

۱۵۷۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَتَرَدّٰى فِيْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِيْ بَصَرِهٖ ضَرَرٌ فَضَحِكَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَّالْاِرْسَالُ صَحِيْحٌ فِي الْبَابِ ۔

۱۵۸۔ وَعَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ اَنَّ اَعْمٰى تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ وَّالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَ

۱۵۶۔ ترمذی ابواب الطہارات ص۲۵ ج۱ باب الوضوء من القی والرعاف ، ابوداؤد کتاب الصیام ص۳۲۴ ج۱ باب الصائم یستقی عامداً۔

۱۵۷ مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص۲۴۶ ج۱ باب الوضوء من الضحک نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

پہلے باب میں بھی گزر چکی ہیں۔

باب ہنسنے سے وضو

۱۵۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور مسجد میں ایک گڑھا تھا اس میں گر گیا اور اس کی نظر میں نقص تھا۔ نماز ہی میں بہت سے لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہنسا ہے، وہ وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی"۔ یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور ارسال[1] اس باب میں صحیح ہے۔

۱۵۸۔ ابو العالیہ ریاحی نے کہا، بلاشبہ ایک اندھا کنوئیں میں گر گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

[1] یعنی اس باب میں مرفوع کے بجائے مرسل روایت صحیح ہے اور مرسل وہ حدیث ہے جسے تابعی بلاواسطہ صحابی

النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَسِّ الذَّكَرِ

۱۵۹۔ عَنْ بُسْرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهٗ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ اُخَرُ۔

۱۶۰۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ اَوْ

۱۵۸۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص۳۷۶ ج۲ باب الضحک والتبسم فی الصلوٰۃ۔

۱۵۹۔ مؤطا امام مالکؒ کتاب الطہارۃ ص۳۰ باب الوضوء من مس الفرج، ترمذی ابواب الطہارات ص۲۵ ج۱ باب الوضوء من مس الذکر، مسند احمد ص۴۰۶ ج۶، دار قطنی کتاب الطہارۃ ص۱۴۷ ج۱ باب ماروی فی لمس القبل والدبر والذکر... الخ، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الطہارۃ ص۱۲۸ ج۱ باب الوضوء من مس الذکر۔

وسلم نے فرمایا "جو شخص ان میں سے ہنسا ہے، وہ وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی"۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ عضو تناسل کے چھونے سے وضو

۱۵۹۔ حضرت بسرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جب اپنے عضو تناسل کو چھوئے تو وضو کرے"۔

یہ حدیث مالکؒ نے مؤطا میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔ احمد، ترمذی، دارقطنی اور بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس سلسلہ میں اور روایات بھی ہیں۔

۱۶۰۔ حضرت طلق بن علیؓ نے کہا، ایک شخص نے کہا "میں نے اپنے عضو تناسل کو چھوا ہے" یا اس نے یوں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے۔

قَالَ رَجُلٌ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَعَلَيْهِ وُضُوْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ رضی اللہ عنہا۔

۱۶۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۱۶۲۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسَسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ

۱۶۰ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۲۴ ج۱ باب الرخصۃ فی ذلک، ترمذی ابواب الطہارات ص۲۵ ج۱ باب ترک الوضوء من مس الذکر، نسائی کتاب الطہارۃ ص۳۸ ج۱ باب ترک الوضوء من ذلک، ابن ماجۃ ابواب الطہارۃ ص۳۷ باب الرخصۃ فی ذلک، مسند احمد ص۲۳ ج۴، تلخیص الحبیر ص۱۲۵ ج۱ باب الاحداث معجم کبیر للطبرانی ص۴۰۱ ج۸ رقم الحدیث ۸۲۴۹، ۸۲۳۳، ۸۲۳۴، ۸۲۴۳، صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ص۱۶۹ ج۲، محلی ابن حزم کتاب الطہارۃ ص۱۹۶ ج۱ باب مس الرجل ذکر نفسہ خاصۃ... الخ۔

۱۶۱ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۵۹ ج۱ باب الوضوء بمس الفرج۔

"ایک شخص نماز میں اپنے عضو تناسل کو چھوتا ہے، کیا اس پر وضو ہے؟" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، بلاشبہ وہ تو تیرے جسم کا ہی ایک حصہ ہے۔"

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ابن حبان، طبرانی اور ابن حزم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن المدینی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت بسرۃ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے احسن ہے۔

۱۶۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عضو تناسل کے چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں اپنی ناک یا کان کو چھوؤں یا اپنے عضو تناسل کو ہاتھ

رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ لِیْنٌ۔

۱۶۳۔ وَعَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ اَحُکُّ جَسَدِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاَمُسُّ ذَکَرِیْ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِی الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۶۴۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ: قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۶۵۔ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَیَحِلُّ لِیْ اَنْ اَمُسَّ ذَکَرِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ عَلِمْتَ

---

۱۶۲ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۵۹/۱ باب الوضوء بمس الفرج

۱۶۳ مؤطا امام محمد ص ۵۵ باب الوضوء من مس الذکر۔

۱۶۴ مؤطا امام محمد ص ۵۵ باب الوضوء من مس الذکر۔

لگاؤں (یعنی ان سب کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کچھ نرمی ہے۔

۱۶۳۔ ارقم بن شرحبیل نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا، میں اپنے جسم کو نماز میں کھجاتا ہوں تو اپنے عضو تناسل کو چھو جاتا ہوں، تو انہوں نے کہا "بلاشبہ وہ تو تیرے جسم کا ایک حصہ ہی ہے"۔

یہ حدیث محمد بن حسن نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۴۔ حضرت براء بن قیس نے کہا، حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے عضو تناسل کے چھونے کے بارہ میں کہا۔ وہ تیری ناک کی مانند ہے"۔

یہ حدیث محمد نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۵۔ قیس بن حازم نے کہا، ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس آیا اور کہا، کیا میرے لیے جائز ہے کہ نماز میں اپنے عضو تناسل کو چھوؤں، تو انہوں نے کہا "اگر تیرے خیال میں وہ تیرے جسم کا ایک ناپاک حصہ

اَنَّ مِنْکَ بَضْعَۃٌ نَجِسَۃٌ فَاقْطَعْهَا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۶۶۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مَّسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَۃٌ مِّنْکَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَّاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۶۷۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَحُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُمْ کَانُوْا لَا یَرَوْنَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءًا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

---

۱۶۵ مؤطا امام محمد ص۵۸ باب الوضوء من مس الذکر۔

۱۶۶ مؤطا امام محمد ص۵۸ باب الوضوء من مس الذکر۔

۱۶۷ طحاوی کتاب الطہارۃ ص۵۹ ج۱ باب الوضوء بمس الفرج۔

ہے، تو اسے کاٹ ڈالو"

یہ روایت محمد نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۶۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے عضو تناسل کو چھونے کے بارہ میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا "وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے"

یہ حدیث محمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۷۔ حسن بصری رح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صحابہ کرام جن میں علی بن ابی طالب رض عبداللہ بن مسعود رض حذیفہ بن الیمان رض، عمران بن حصین رض ایک اور صحابی رض ہیں عضو تناسل کے چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۶۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۹۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۱۶۸ مسلم کتاب الحیض ص ۱۵۷ ج ۱ باب الوضوء مما مسّت النّار۔

۱۶۹ مسلم کتاب الحیض ص ۱۵۷ ج ۱ باب الوضوء مما مسّت النّار

۱۷۰ بخاری کتاب الوضوء ص ۳۴ ج ۱ باب من لم یتوضأ من لحم الشاۃ۔

باب۔ آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو

۱۶۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "اس چیز کے کھانے سے وضو کرو، جسے آگ نے چھوا ہو۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس چیز سے وضو کرو، جسے آگ نے چھوا ہو۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا بازو تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے

۱۷۱ - وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۱۷۲ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّيْنَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ.

۱۷۳ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَكَلْتُ

---

۱۷۱ . بخاری کتاب الوضوء ص۳۴ ج۱ باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ ، مسلم كتاب الحيض ص۱۵۷ ج۱ باب الوضوء مما مست النار۔

۱۷۲ . بخاری كتاب الوضوء ص۳۴ ج۱ باب من لم يتوضأ من لحم الشاة ، مسلم كتاب الحيض ص۱۵۷ ج۱ باب الوضوء مما مست النار

۱۷۱۔ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ نے کہا "بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس (بکری کا) بازو تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۷۲۔ حضرت عمرو بن امیۃ الضمریؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا بازو کاٹتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر نماز کی طرف بلایا گیا تو آپ اُٹھے، چھری ایک طرف رکھ دی، نماز ادا فرمائی، لیکن (نیا) وضو نہیں فرمایا۔"

یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے۔

۱۷۳۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے دوسرے دروازے (باب ثانی) پر تشریف فرما تھے، پھر ایک (بکری کا) بازو منگا کر اس کا گوشت کھایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا پھر کہا، میں وہاں بیٹھا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میں نے

مَا اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْيَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ ۔

۱۷۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْيَعْلٰى وَ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ ۔

۱۷۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُرُّ بِالْقِدْرِ فَيَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيُصِيْبُ مِنْهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ

۱۷۳۔ مسند احمد ۶۲/۱، کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الطهارة ۱۵۲/۱ باب ترك الوضوء مما مست النار رقم الحدیث ۲۹۵، مجمع الزوائد کتاب الطهارة ۲۵۱/۱ باب ترك الوضوء مما مست النار ۔

۱۷۴۔ مسند احمد ۴۰۰/۱، مسند ابو یعلٰی ۱۸۲/۹ رقم الحدیث ۵۲۷۴، مجمع الزوائد کتاب الطهارة ۲۵۱/۱ باب ترك الوضوء مما مست النار ۔ ولفظ ابی یعلٰی فما یمس قطرة ماءٍ ۔

وہی کھایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور میں نے وہی کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔"

یہ حدیث احمد، ابو یعلی اور بزار نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا کہ احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۷۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تناول فرماتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کو چھوتے تک بھی نہ تھے۔

یہ روایت احمد اور ابو یعلی نے نقل کی ہے، اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۷۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کے پاس سے گذرتے، تو اس میں سے گوشت لے کر کھاتے، پھر نماز پڑھتے، نہ تو وضو فرماتے اور نہ پانی کو چھوتے"۔

يَمُسَّ مَاءً۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْيَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْمَرْأَةِ

۱۷۶۔ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَطَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ) قَوْلًا مَّعْنَاهُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مَّوْصُوْلٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ

---

۱۷۵ مسند احمد ص۱۶۱/ج۶، مسند ابی یعلی ص۴۲۷/ج۷ رقم الحدیث ۴۴۲۹، کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الطھارۃ ص۱۵۳/ج۱ باب ترک الوضوء مما مست النار رقم الحدیث ۲۹۸ مجمع الزوائد کتاب الطھارۃ ص۲۵۳/ج۱ باب ترک الوضوء مما مست النار۔

۱۷۶۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الطھارۃ ص۳۴۳/ج۱ رقم الحدیث ۹۵۵، سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الطھارۃ ص۱۲۴/ج۱ باب الوضوء من الملامسۃ۔

یہ حدیث احمد، ابویعلیٰ اور بزار نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

باب۔ عورت کے چھونے سے وضو

۱۷۶۔ ابوعبیدہ اور طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔

اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو)

کا معنی، جماع سے علاوہ چھونا ہے،

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد متصل اور صحیح ہے۔

۱۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے "مرد کے لیے اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے اپنا ہاتھ لگانا" یہ ملامسۃ

وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ اَوْجَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۱۷۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۷۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

---

۱۷۷ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص۳۱ باب الوضوء من قبلۃ الرجل امرأتہ۔

۱۷۸ بخاری کتاب الصلوٰۃ ص۵۷/ج۱ باب التطوع خلف المرأۃ، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۸/ج۱ باب سترۃ المصلی... الخ۔

سے ہے، تو جو کوئی اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۷۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی جگہ ہوتے تھے۔ پس جب آپ سجدہ کرتے، مجھے چھوتے، تو میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی، پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں پھیلا دیتی، اور گھروں میں ان دنوں چراغ نہیں تھے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۷۹۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا، میں نے آپ کو تلاش کیا، تو میرا ہاتھ آپ کے مبارک قدموں کے تلوؤں پر لگا، آپ سجدہ میں پڑے ہوئے تھے، آپ کے دونوں قدم مبارک کھڑے تھے، آپ فرما رہے تھے۔

" اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ (اے اللہ! میں آپ کی رضا کے ساتھ آپ کی

بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۸۰۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَآ اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۱۸۱۔ وَعَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۱۷۹ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۲ ج۱ باب مایقول فی الرکوع والسجود ۔

۱۸۰ نسائی کتاب الطہارۃ ص۳۸ ج۱ باب ترک الوضوء من مس الرجل امرأتہ ... الخ ۔

۱۸۱ نصب الرایۃ ص۷۲ ج۱ ۔

سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ ناراضگی سے اور آپ کی معافات کے ساتھ آپ کی سزا سے، اور آپ کے ساتھ آپ سے پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کی ثنا اس طرح نہیں کرسکتا، جیسے آپ نے خود اپنی ثنا بیان فرمائی ہے۔)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۸۰۔ قاسم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اور میں آپ کے سامنے جنازہ کی طرح پڑی ہوتی تھی، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے اپنے پاؤں مبارک سے چھوتے۔"

یہ حدیث نسائی نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۸۱۔ عطاء نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

۱۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاضِعٌ رَّأْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ

باب ۔ تیمّم

۱۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں ہم آپ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش[1] میں تھے، تو میرا ہار ٹوٹ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے پڑاؤ کیا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا اور وہ پانی کے پاس نہ تھے، تو لوگوں نے ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ کر کہا" کیا تم نہیں دیکھتے جو عائشہؓ نے کیا ہے ؟ لوگوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا لیا ہے، جب کہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے"۔ ابوبکرؓ آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر سو چکے تھے، ابوبکرؓ نے کہا" تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا ہے، جب کہ نہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے" ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا

[1] بیداء اور ذات الجیش دونوں جگہ کے نام ہیں۔

اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَآ اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۸۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ

---

۱۸۲ بخاری کتاب التیمم ص۴۸ ج۱، مسلم کتاب الحیض ص۱۶۰ ج۱ باب التیمم۔

مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہا، اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کچوکے مارنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری ران پر ہونے نے ہی مجھے ہلنے سے روکے رکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے بغیر ہی صبح کو بیدار ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی، پھر لوگوں نے تیمم کیا، اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (یعنی امت مسلمہ پر تمہاری بے شمار برکات ہیں) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا، پھر ہم نے وہ اونٹ اُٹھایا، جس پر میں سوار تھی، تو ہم نے ہار اس کے نیچے سے پالیا"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۸۳۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے، تو دیکھا کہ ایک شخص علیحدہ ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ نے فرمایا "اے فلاں شخص! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا ہے؟" اس نے

قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۱۸۴۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ احْتَلَمْتُ لَيْلَةً بَارِدَةً فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَأَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ

۱۸۳ بخاری کتاب التیمم ص ۴۹ ج ۱ باب الصعید الطیب وضوء المسلم... الخ، مسلم کتاب المساجد ص ۲۴۰ ج ۱ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ ... الخ۔

۱۸۴ مسلم کتاب المساجد ص ۱۹۹ ج ۱۔

کہا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور پانی نہیں، آپ نے فرمایا "تمہارے لیے مٹی ہے اور وہ تمہیں کافی ہے" (یعنی تیمم کرو اور نماز پڑھو)۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۸۴۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیں دوسری امتوں سے تین چیزوں کی فضیلت عطا کی گئی ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے اور ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی ہے (یعنی ہم ہر جگہ نماز ادا کر سکتے ہیں، جب کہ پہلی امتوں کے عبادت خانے مخصوص تھے) اور جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی مٹی ہمارے لیے طہور[1] بنا دی گئی ہے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۸۵۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا، غزوہ ذات السلاسل میں ایک (سخت) ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا، میں ڈرا کہ اگر غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی، انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، آپ نے فرمایا "اے عمرو! تم نے جنبی ہوتے ہوئے اپنے ساتھیوں

[1] جس سے طہارت حاصل کی جائے۔

بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ (وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۸۶۔ وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ حِيْنَ نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ بِالتُّرَابِ اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاُمِرْنَا فَضَرَبْنَا وَاحِدَةً لِّلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرْبَةً اُخْرٰى لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۸۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

۱۸۵ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۴۸ ج۱ باب اذا خاف الجنب البرد ايتيمم

۱۸۶ الدراية کتاب الطهارة ص۶۸ ج۱ باب التيمم۔

کو نماز پڑھائی" تو میں نے آپ کو وہ بات بتادی جس نے مجھے غسل سے روکا، اور میں نے عرض کیا، بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ (کے ارشاد مبارک) کو سنا کہ انہوں نے فرمایا" اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت رحم کرنے والا ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۸۶۔ حضرت عمارؓ نے کہا، ہمیں پانی نہ ملنے کی صورت میں جب مٹی کے ساتھ تیمم کی رخصت نازل ہوئی تو میں بھی لوگوں میں موجود تھا، حکم دیا گیا، ہم نے ایک بار ہاتھ زمین پر مارے چہرے کے لیے پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے، حافظ نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۸۷۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تیمم ایک بار ہاتھوں کو زمین پر

لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ۔

۱۸۸۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ اضْرِبْ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۸۹۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى

---

۱۸۷ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص۱۸۱ ج۱ باب التیمم، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۸۰ ج۱ باب احکام التیمم۔

۱۸۸ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص۱۸۲ ج۱ باب التیمم، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۸۰ ج۱ باب احکام التیمم، طحاوی کتاب الطہارۃ ص۸۱ ج۱ باب صفۃ التیمم کیف ھی۔

مارنا ہے، چہرہ کے لیے اور ایک بار بازوؤں کے لیے کہنیوں سمیت"۔

یہ حدیث دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۸۔ حضرت جابرؓ نے کہا، ایک شخص نے آکر کہا، مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا، تو انہوں نے کہا، اس طرح مارو، اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرے کا مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ مار کر ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کیا۔

یہ حدیث حاکم، دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۸۹۔ نافعؒ نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے تیمم کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرہ کا مسح کیا، اور دوسری بار ہاتھ مارے تو ان کے

فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۹۰۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۹۱۔ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً اُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۱۸۹ طحاوی کتاب الطهارة ص۸۵ ج۱ باب صفة التيمم كيف هی۔

۱۹۰ مؤطا امام مالک کتاب الطهارة ص۲۱ باب العمل فی التيمم۔

۱۹۱ دارقطنی کتاب الطهارة ص۱۸۲ ج۱ باب التيمم۔

ساتھ اپنے بازوؤں کا مسح کیا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۹۰۔ نافعؒ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ (مقام) جرف سے واپس آئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (مقام) مربد میں تھے، تو انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا، اپنے چہرہ اور ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کیا۔"

یہ حدیث مالکؒ نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۹۱۔ سالمؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب تیمم کرتے، اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، تو ان کے ساتھ اپنے چہرہ کا مسح کرتے، پھر دوسری بار دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور ان کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرتے، اور اپنے ہاتھوں کو مٹی کی وجہ سے جھاڑتے نہ تھے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

۱۹۲۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ اَتَاهُ سَآئِلٌ يَّسْئَلُهٗ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَآئِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ

کتاب الصلوٰۃ

باب۔ اوقات میں

۱۹۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مسئلہ پوچھنے والا آیا، اوقات نماز کے بارہ میں مسئلہ پوچھنے لگا آپ نے اُسے کچھ جواب نہ دیا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو فجر کی جماعت کھڑی کی گئی، جبکہ صبح ہوئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے، پھر ان (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے کہا، تو ظہر کھڑی کی گئی جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا یوں کہتا کہ نصف النہار ہے، حالانکہ آپ ان سے زیادہ جاننے والے تھے، پھر ان سے کہا، تو عصر کھڑی کی گئی جب کہ

مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْكَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۹۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ

۱۹۲ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۲۲۳ ج۱ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس۔

سورج بلند تھا، پھر اُن سے کہا تو مغرب کھڑی کی گئی جب کہ سورج غروب ہوگیا، پھر ان سے کہا تو عشاء کھڑی کی گئی، جب کہ شفق غروب ہوگیا، پھر دوسرے دن فجر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ جب نماز سے فارغ ہوئے اور کہنے والا کہتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے یا طلوع کے بالکل قریب ہے، پھر ظہر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ پہلے دن جو عصر پڑھی تھی، اس سے بالکل قریب تھا، پھر عصر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج سرخ ہوگیا، پھر مغرب کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ وقت غروب شفق کے بالکل قریب تھا، پھر عشاء کو لیٹ کیا یہاں تک رات کا ایک تہائی حصہ ہوگیا، پھر آپ نے صبح کی تو مسئلہ پوچھنے والے کو بلا کر فرمایا "وقت ان دونوں کے درمیان ہے۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ظہر کا وقت جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوجائے، جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے، اور عصر کا

— الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِّثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى

۱۹۳ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۲۲۳ ج۱ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس۔

وقت جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو جائے اور نمازِ عشاء کا وقت آدھی رات (درمیانی حصہ کے نصف) تک اور نماز صبح کا وقت طلوع فجر سے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو، پس جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز سے رُک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو بار امامت کرائی، ان میں سے پہلی بار ظہر پڑھی، جب کہ سایہ تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر پڑھی، جب کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل تھا، پھر مغرب پڑھی، جب کہ سورج چھپ گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا، پھر عشاء پڑھی، جب کہ شفق غائب ہو گئی، پھر فجر پڑھی، جب کہ صبح روشن ہو گئی اور روزہ دار پر کھانا حرام

الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَلْمُرَادُ بِالْوَقْتِ وَقْتُ الْفَضْلِ جَمْعًا بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ۔

۱۹۵ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

۱۹۴ ترمذی ابواب الصلوۃ ص۳۹ ج۱ باب ماجاء فی مواقیت الصلوۃ ... الخ ۔ ابوداؤد کتاب الصلوۃ ص۵۶ ج۱ باب المواقیت ۔ مسند احمد ص۳۳۳ ج۱ ۔ صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوۃ ص۱۶۸ ج۱ باب ذکر الدلیل علی ان فرض الصلوۃ ... الخ ۔ دارقطنی کتاب الصلوۃ ص۲۵۸ ج۱ باب امامۃ جبرئیل ، مستدرک حاکم کتاب الصلوۃ ص۱۹۳ ج۱ اوقات الصلوات الخمس ۔

ہوگیا اور دوسری بار ظہر پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا، جس وقت کہ پہلے دن عصر پڑھی تھی، پھر عصر کی نماز پڑھی، جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہوگیا، پھر مغرب کی نماز اس کے پہلے وقت ہی میں پڑھی، پھر عشاء آخرہ کی نماز جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا، پھر صبح کی نماز پڑھی، جب کہ زمین روشن ہوگئی، پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا "اے محمد! آپ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کا یہ وقت ہے اور وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے"۔

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن خزیمہ، دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

نیموی نے احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے کہا، وقت سے مراد "افضل وقت" ہے۔

۱۹۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے کہا، ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارہ

ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ لِلظُّهْرِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ حِيْنَ ظَنَنَّا اَنَّ ظِلَّ الرَّجُلِ اَطْوَلُ مِنْهُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَآءِ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ الْغَدَ لِلظُّهْرِ حِيْنَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَقَامَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعَصْرِ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَيْهِ فَاَمَرَهٗ

میں پوچھا، پس جب سورج ڈھلا تو بلالؓ نے ظہر کی اذان دی، پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر عصر کی اذان دی، جب کہ ہمارے خیال میں آدمی کا سایہ اس سے لمبا تھا، پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو انہوں نے اقامت کہی، اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر مغرب کی اذان کہی، جب کہ سورج غروب ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر عشاء کی اذان دی، جب کہ دن کی سفیدی چلی گئی اور وہ شفق ہے، پھر ان سے کہا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر فجر کی اذان کہی جب کہ فجر طلوع ہوئی تو آپ نے ان سے کہا انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر بلالؓ نے دوسرے دن ظہر کی اذان کہی جبکہ سورج ڈھل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مؤخر کی، یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا، تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھی، پھر عصر کی اذان کہی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اُسے مؤخر فرمایا، یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَقَامَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی کَادَ یَغِیْبُ بَیَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ فِیْمَا یُرٰی ثُمَّ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا مِرَارًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلٰوۃَ غَیْرُکُمْ فَاِنَّکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُ بِتَاْخِیْرِ هٰذِهِ الصَّلٰوۃِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ اَوْ اَقْرَبَ مِنْ نِّصْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَذَّنَ لِلْفَجْرِ فَاَخَّرَهَا حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ فَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ هٰذَیْنِ۔

ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا تو انھوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر مغرب کی اذان کہی، جب کہ سورج غروب ہوگیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مؤخر کی، یہاں تک کہ بادی النظر میں دن کی سفیدی جو کہ شفق ہے غائب ہونے والی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، تو انھوں نے اقامت کہی اور نماز پڑھی، پھر نماز عشاء کے لیے اذان کہی، جب کہ شفق غائب ہو گیا، تو ہم سو گئے، پھر ہم کئی بار اُٹھے، پھر ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا۔ **"لوگوں میں تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے، اور تم اسوقت سے نماز ہی میں ہو جب سے اسکے انتظار میں ہو اور اگر میں اپنی اُمّت پر مشقت نہ سمجھتا تو یہ نماز آدھی رات یا اس کے قریب تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔"**

پھر فجر کے لیے اذان کہی تو آپ نے اُسے مؤخر کیا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے والا تھا، آپ نے ان (بلالؓ) سے کہا، تو انھوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپنے نماز پڑھائی، پھر آپ نے فرمایا "وقت ان دونوں کے درمیان ہے"۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔
قَالَ النِّیْمَوِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْبَیَاضُ کَمَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْحَنِیْفَةَ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الظُّهْرِ

۱۹۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

---

۱۹۵ مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۳۰۴ ج۱ باب بیان الوقت نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط۔

۱۹۶ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص۷۶ ج۱ باب الابراد بالظهر۔۔۔ الخ۔ مسلم کتاب المساجد ص۲۲۴ ج۱ باب استحباب الابراد بالظهر۔۔ الخ۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۵۸ ج۱ باب وقت صلوٰۃ الظهر۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۴۲ ج۱ باب ماجاء فی تاخیر الظهر۔۔۔ الخ۔ نسائی کتاب المواقیت ص۵۸ ج۱ باب الابراد بالظهر۔۔۔ الخ۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۴۹ ج۱ باب الابراد بالظهر۔۔۔۔ الخ۔ مسند احمد ص۲۵۶ ج۲۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔
نیموی نے کہا، یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شفق وہ سفیدی ہے، جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ نے اختیار کیا ہے۔

باب۔ جو روایات (وقت) ظہر کے بارہ میں آئی ہیں

۱۹۶۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو، بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔"
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۹۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰی رَأَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

۱۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ

۱۹۷ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص ۷۷ ج ۱ باب الابراد بالظهر فی السفر۔ مسلم کتاب المساجد ص ۲۲۴ ج ۱ باب استحباب الابراد بالظهر... الخ۔

۱۹۷۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر پر تھے مؤذن نے ظہر کے لیے اذان کہنی چاہی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ٹھنڈا کرو" اس نے پھر اذان پکارنی چاہی تو آپ نے اُس سے فرمایا" ٹھنڈا کرو" یہاں تک کہ جب ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے، جب گرمی سخت ہو جائے، تو نماز کو ٹھنڈا کرو" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ تمہارا وقت (زندگی) گذشتہ امتوں کے وقت کی نسبت اتنا ہے جتنا نماز عصر سے سورج کے غروب ہونے تک ہے۔ تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مزدور کو اجرت پر لیا اور طے یہ کیا کہ جو میرا کام نصف النہار (دوپہر) تک ایک قیراط[1] پر کرے گا اسے ایک قیراط ملے گا، تو یہود نے دوپہر تک ایک قیراط پر کام کیا (ان کے

[1] قیراط ایک سکہ کا نام ہے، جو نصف دانق، بقول بعض دینار کا ۱/۲۴ اور بقول بعض دینار کا بیسواں حصہ ہے۔

الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ

۱۹۸ بخاری کتاب الانبیاء ص۴۹۱ج۱ باب ماذکر عن بنی اسرائیل۔

لیے، ایک قیراط ہے، پھر اس نے کہا، جو شخص میرا کام دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر کرے گا، اسے ایک قیراط ملے گا، تو نصاریٰ نے دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر کام کیا (ان کے لیے، ایک قیراط ہے، پھر اس نے کہا جو شخص میرے لیے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے گا تو اسے دو قیراط ملیں گے خبردار! تم ہی وہ لوگ ہو، جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کام کر رہے ہو، خبردار! تمہارے لیے دوگنا اجر ہے، پس یہود و نصاریٰ نے غضب ناک ہو کر کہا، ہم کام کرنے کے اعتبار سے زیادہ ہیں اور اجرت کے اعتبار سے کم ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"کیا میں نے تمہارے لیے تمہارے (طے شدہ) حق سے کم کیا ہے؟" انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلاشبہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۱۹۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرۃ امّ سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع سے روایت ہے

ﷺ اَنَّهٗ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَمَا بَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِيْ بِغَلَسٍ ـ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ـ

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِسْتَدَلَّ الْحَنَفِيَّةُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَلٰى اَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ لَا يَنْقَضِيْ بَعْدَ الْمِثْلِ بَلْ يَبْقٰى بَعْدَهٗ وَوَقْتُهٗ اَزْيَدُ مِنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ وَفِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهَا اَبْحَاثٌ وَّاِنِّيْ لَمْ اَجِدْ حَدِيْثًا صَرِيْحًا صَحِيْحًا اَوْضَعِيْفًا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ اِلٰى اَنْ يَّصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ وَعَنِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ اللہ تعالیٰ فِيْهِ قَوْلَانِ ـ

۱۹۹ مؤطا امام مالکؒ کتاب وقوت الصلوٰۃ ص۵ ـ

کہ میں نے حضرت ابوہریرۃؓ سے نماز کے وقت کے بارہ میں پوچھا تو حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا "میں تمہیں بتاتا ہوں، ظہر اس وقت پڑھو، جب تمہارا سایہ تمہارے برابر (ایک مثل) ہو جائے اور عصر جب کہ تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہو جائے اور مغرب جب سورج غروب ہو جائے۔ اور عشاء اپنے اس وقت سے ایک تہائی رات کے درمیان اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھو"

یہ روایت مالکؒ نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، احناف (کرام) نے ان احادیث سے استدلال کیا کہ نماز ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کے بعد بھی باقی رہتا ہے، نیز ظہر کا وقت عصر کے وقت سے زیادہ ہے" اور ان احادیث کے ساتھ استدلال کرنے میں کئی بحثیں ہیں اور مجھے کوئی حدیث صریح صحیح یا ضعیف نہیں ملی جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے[1] اور امام ابوحنیفہؒ سے اس سلسلہ میں دو قول ہیں"۔

[1] علماء احناف کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے نزدیک احتیاط اس میں ہے کہ نماز عصر دو مثل کے بعد اور نماز ظہر ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔ دیکھو فتاویٰ شامی ج۱ ص۲۶۴ جیسا کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ تم سے پہلے لوگ (صحابہؓ) تمہاری نسبت

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَصْرِ

۲۰۰۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا کَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ رِوَایَۃٍ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ۔

۲۰۱۔ وَعَنْ شَقِیْقِ بْنِ عُقْبَۃَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ (حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ) فَقَرَأْنَاھَا مَا

۲۰۰ بخاری کتاب المغازی ص۵۹ج۲ باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب، مسلم کتاب المساجد ص۲۲۶ج۱ باب الدلیل لمن قال الصلوۃ الوسطیٰ ... الخ۔

جو روایات (وقتِ) عصر (کے بارہ میں) آئی ہیں

۲۰۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، جب کہ احزاب کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اللہ تعالیٰ ان کی قبریں اور ان کے گھر آگ سے بھر دے، جیسا کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے سورج کے غروب ہونے تک روکے رکھا اور مشغول رکھا"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں" انہوں نے ہمیں مشغول رکھا صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر سے"

۲۰۱۔ شقیق بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت نازل ہوئی۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ — حفاظت (پابندی) کرو تمام نمازوں کی بالخصوص نمازِ عصر کی۔

ظہر جلدی اور عصر مؤخر کرتے تھے، عبدالرزاق ص۵۴۰ج۱ لیکن ایک مثل کے بعد پڑھی جانے والی نماز عصر ادا ہی سمجھی جائے گی اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ ص۳۲

شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ (حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ هِيَ إِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۰۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۲۰۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ

۲۰۱ مسلم کتاب المساجد ص۲۲۷ ج۱ باب الدلیل لمن قال الصلوٰۃ الوسطیٰ ... الخ۔

۲۰۲ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۴۵ ج۱ باب ماجاء فی الصلوٰۃ الوسطی انہا العصر۔

تو ہم نے یہ آیت تلاوت کی جتنی دیر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ فرما دیا، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ (تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص نماز وسطی کی)

تو ایک شخص نے جو کہ شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے کہا یہ تو پھر نماز عصر ہی ہوئی تو براءؓ نے کہا "میں نے تمہیں بتلا دیا ہے کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے کیسے منسوخ کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۰۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صَلٰوةُ الْوُسْطٰى نماز عصر ہے"۔
یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۰۳۔ حضرت انسؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے اور سورج کا انتظار کرتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا

قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَّا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيلًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۲۰۴۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

۲۰۵۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔

۲۰۳ مسلم کتاب المساجد ص۲۲۵ ج۱ باب استحباب التکبیر بالعصر ۔

۲۰۴ مسند احمد ص۲۸۹ ج۶ ۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۴۲ ج۱ باب ما جاء فی تاخیر صلوٰۃ العصر ۔

ہے، کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں لگا دیتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ہی تھوڑا کرتا ہے۔"
یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے ۔

۲۰۴ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر تمہاری نسبت زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم نماز عصر آپ کی نسبت زیادہ جلدی پڑھتے ہو۔"
یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

جو روایات نماز مغرب کے بارہ میں آئی ہیں

۲۰۵۔ حضرت سلمہ بن الاکوعؓ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا ۔

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ۔

۲۰۶۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاتَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْعَلَی الْفِطْرَةِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰی تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

۲۰۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ۔ رَوَاهُ

---

۲۰۵ بخاری باب مواقیت الصلوٰۃ ص۷۹ ج۱ باب وقت المغرب۔ مسلم کتاب المساجد ص۲۲۸ ج۱ باب بیان ان اول وقت المغرب... الخ۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۶۱ ج۱ باب وقت المغرب۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵۰ باب وقت صلوٰۃ المغرب۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۲۲ ج۱ باب ماجاء فی وقت المغرب۔ مسند احمد ص۱۵ ج۴۔

۲۰۶ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۶۱ ج۱ باب وقت المغرب۔ مسند احمد ص۱۴۷ ج۴۔

یہ حدیث نسائی کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۲۰۶۔ عقبہ بن عامرؓ نے کہا، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی، جب تک کہ وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جھمگٹے تک مؤخر نہ کریں۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

جو روایات نماز عشاء کے بارہ میں آئی ہیں

۲۰۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر میں اپنی امت پر مشقت خیال نہ کرتا تو انہیں ایک تہائی رات یا (فرمایا) نصف رات تک نماز عشاء کے مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ۔

۲۰۸۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً لِّصَلٰوةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۲۰۷ مسند احمد ص۲۵ ج۳ ۔ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۲۲ ج۱ باب ماجاء فی تاخیر العشاء الاٰخرۃ۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵ ج۱ باب وقت العشاء ۔

۲۰۸ نسائی کتاب المواقیت ص۹۳ ج۱ باب مایستحب من تاخیر العشاء ۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵ ج۱ باب وقت صلوٰۃ العشاء ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۶۱ ج۱ باب وقت صلوٰۃ العشاء الاٰخرۃ ۔ مسند احمد ص۵ ج۳ ۔ ابن خزیمہ کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۷ ج۱ باب استحباب تاخیر صلوٰۃ العشاء رقم الحدیث ۳۴۵ ۔

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور (ترمذی نے) اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۰۸۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا، ہم نے ایک رات نمازِ عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا یہاں تک کہ ایک تہائی رات کے قریب وقت گزر گیا (حضرت ابوسعیدؓ نے) کہا، پھر آپ تشریف لائے تو ہمیں نماز پڑھائی، پھر فرمایا" اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، بلاشبہ لوگ اپنے بستروں پر لیٹ چکے ہیں اور تم نماز ہی میں ہو جب سے تم اس کے انتظار میں ہو، اگر کمزور کی کمزوری، بیمار کی بیماری اور ضرورت مند کی ضرورت نہ ہوتی تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرتا"۔

یہ روایت ترمذی اور ابن خزیمہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۰۹۔ وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِلَى أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

۲۱۰۔ وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَا إِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوعُ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ دَلَّ الْحَدِيْثَانِ عَلَى أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ يَبْقَى بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلَا يَخْرُجُ بِخُرُوجِهِ فَبِالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيْثِ كُلِّهَا يَثْبُتُ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ مِنْ حِيْنِ دُخُوْلِهِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ وَبَعْضُهُ أَوْلَى مِنْ بَعْضٍ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا يَخْلُوْ مِنَ الْكَرَاهَةِ۔

۲۰۹ طحاوی کتاب الصلوٰة ص ج ۱ باب مواقیت الصلوٰة۔

۲۱۰ طحاوی کتاب الصلوٰة ص ج ۱ باب مواقیت الصّلوٰة۔

۲۰۹۔ نافع بن جبیر نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا "اور عشاء کی نماز، رات کے جس حصہ میں چاہو پڑھو اور اس سے غفلت نہ کرو۔"

یہ روایت طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۱۰۔ عبیدہ بن جریج نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا، عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے؟ (حضرت ابوہریرۃ نے) کہا "طلوع فجر"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، دونوں حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ عشاء کا وقت آدھی رات گزر جانے کے بعد بھی طلوع فجر تک باقی رہتا ہے، اور آدھی رات گزرنے پر اس کا وقت نہیں نکلتا، تمام احادیث میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد آدھی رات تک افضل ہے (اور اس میں بھی) بعض حصّہ (تہائی رات تک) بعض (تہائی سے نصف رات تک) سے اولیٰ ہے، مگر آدھی رات کے بعد کراہت سے خالی نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّغْلِیْسِ

۲۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۲۱۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّی الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۲۱۱ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص ۸۲ ج ۱ باب وقت الفجر۔ مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۰ ج ۱ باب استحباب التبکیر بالصبح ... الخ۔

۲۱۲ بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص ۸ ج ۱ باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس ... الخ
مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۰ ج ۱ باب استحباب التبکیر بالصبح۔

جو روایات منہ اندھیرے (نماز پڑھنے) کے بارہ میں ہیں

۲۱۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "ایمان والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھنے کے لیے حاضر ہوتیں، اپنی چادروں سے لپٹی ہوتیں، پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں، جب کہ نماز پوری کر لیتیں، اندھیرا ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی بھی نہ پہچان سکتا۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۱۲۔ حضرت جابرؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو، عصر کی نماز جب کہ سورج روشن ہوتا، مغرب جب کہ سورج غروب ہوتا اور عشاء کی نماز اگر لوگ زیادہ ہو جاتے تو جلدی ادا فرماتے اور اگر لوگ کم ہوتے، تو مؤخر فرماتے اور صبح کی نماز منہ اندھیرے ادا فرماتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۱۳ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰى مَرَّةً أُخْرٰى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيسَ حَتّٰى

۲۱۳- حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "جبرئیل نازل ہوئے اور مجھے نماز کے وقت بتائے تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی" آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں گنتے رہے۔

تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی، جب کہ سورج ڈھل گیا اور کبھی جب کہ گرمی شدید ہوتی تو اُسے مؤخر فرماتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے، جب کہ سورج بلند روشن ہوتا، پہلے اس کے کہ سورج زردی میں داخل ہو، تو آدمی نماز سے فارغ ہو کر، سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے ذوالحلیفہ آجاتا، اور مغرب اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج چھپ جاتا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا فرماتے، جب کہ افق سیاہ ہو جاتا اور لبا اوقات اسے مؤخر فرماتے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور صبح کی نماز کبھی منہ اندھیرے پڑھتے، پھر کبھی دوسری مرتبہ اس کو روشن کر کے پڑھتے تھے، پھر اس کے بعد آپ کی نماز منہ اندھیرے ہوتی یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے، آپ نے اسے روشنی

مَاتَ لَمْ يَعُدْ اِلَى يُسْفِرَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔ وَابْنُ حِبَّانَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّالزِّيَادَةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِسْفَارِ

۲۱۴۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلٰوةً لِّغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ

۲۱۳ ابوداؤد کتاب الصلوۃ ص ۵۷ ج ۱ باب المواقیت، صحیح ابن حبان کتاب الصلوۃ ص ۲۵ ج ۴ رقم الحدیث ۱۴۹۲۔

کی طرف نہیں لوٹایا۔

یہ حدیث ابوداؤد، ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اور زیادتی غیر محفوظ ہے۔

جو روایات روشنی میں (نماز پڑھنے کے بارہ میں) آئی ہیں

۲۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نمازوں کے علاوہ بغیر وقت کے کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی۔"

۲۱۳۔ اس حدیث میں اسامہ بن زید مختلف فیہ راوی ہے (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۷۴ نمبر ۷۰۶) ثُمَّ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ الخ کے الفاظ نقل کرنے میں اسامہ بن زید متفرد ہے۔ یہ حدیث زہری سے معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابی حمزہ، لیث بن سعد وغیرہ نے نقل کی ہے، لیکن وہ یہ الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ ج ۱ ص ۵۷ باب المواقیت)

مِيْقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَلِمُسْلِمٍ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ۔

۲۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِأَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

---

۲۱۴ بخاری کتاب الحج ص۲۲۸ باب متی یصلی الفجر بجمع مسلم کتاب الحج ص۴۱۷ ج۱ باب استحباب زیادۃ التغلیس ... الخ۔

۲۱۵ بخاری کتاب الحج ص۲۲۸ ج۱ باب متی یصلی الفجر بجمع وروایۃ اخری بخاری کتاب الحج ص۲۲۷ ج۱ باب من اذن واقام لکل واحد منہما۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ (فجر کی نماز) وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

۲۱۵۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں، میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا، پھر ہم مزدلفہ آئے، تو انہوں نے دو نمازیں پڑھیں، ہر نماز علیحدہ، اذان اور اقامت کے ساتھ، اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا، پھر فجر کی نماز جب فجر طلوع ہوگئی، کہنے والا کہتا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے اور کوئی کہتا کہ فجر طلوع نہیں ہوئی پھر (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک یہ دو نمازیں اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئیں ہیں، مغرب اور عشاء، پس لوگ مزدلفہ میں نہ آئیں، جب تک اندھیرا نہ کرلیں اور فجر کی نماز اس وقت پڑھیں۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے۔

۲۱۴۔ وقت سے مراد وقت معتاد ہے یعنی جس وقت آپ کی عادت شریفہ نماز پڑھنے کی تھی۔ اس وقت سے

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِيْنَ يَنْزَغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔

۲۱۶۔ وَعَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْفِرُوْا لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْ قَالَ لِاُجُوْرِكُمْ رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَاَصْحَابُ السُّنَنِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۱۷۔ وَعَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِّجَالٍ مِّنْ قَوْمِهِ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ

---

۲۱۶ مسند حمیدی ص۱۹۹ ج۱ برقم ۴۰۹۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۶۱ ج۱ باب وقت الصبح ترمذی ابواب الصلوٰة ص۲۰ ج۱ باب ماجاء فی الاسفار بالفجر۔ دارمی کتاب الصلوٰة ص۱۲۳ باب الاسفار بالفجر۔ ابن ماجہ ابواب مواقیت الصلوٰة ص۴۹ باب وقت صلوٰة الفجر۔ نسائی کتاب المواقیت ص۹۴ ج۱ باب الاسفار۔ نصب الرایة ص۲۳۸ ج۱۔

جب فجر طلوع ہوئی تو (ابن عمرؓ) نے کہا، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، مگر یہ نماز اس جگہ، اسی دن" عبداللہؓ نے کہا، وہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھر گئی ہیں، مغرب کی نماز اس کے بعد کہ لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور فجر یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جائے (حضرت عبداللہؓ نے) کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۱۶۔ رافع بن خدیجؓ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو، بے شک یہ ثواب کے لیے زیادہ بہتر ہے، یا آپ نے یوں فرمایا" تمہارے ثواب کے لیے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت حمیدی اور اصحاب سنن نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۷۔ محمود بن لبید اپنی قوم انصار کے مختلف آدمیوں سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پہلے نماز پڑھی، یہ مطلب نہیں کہ نماز کا وقت شروع ہونے سے بھی پہلے ہی پڑھ لی۔

اللهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ الزَّیْلَعِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

۲۱۸- وَعَنْ هُرَیْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّیْ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ نَوِّرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُبْصِرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِّنَ الْاِسْفَارِ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّابْنُ عَدِیٍّ وَّالطَّیَالِسِیُّ وَاِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۲۱۹- وَعَنْ بَیَانٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنِیْ بِوَقْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ عِنْدَ دُلُوْكِ الشَّمْسِ وَیُصَلِّی

---

۲۱۷ نسائی کتاب المواقیت ص ۱۹۶ ج ۱ باب الاسفار۔

۲۱۸ مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۲۹ رقم الحدیث ۹۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۷۸ رقم الحدیث ۴۴۱۴ کتاب العلل، احادیث فی الصلوٰۃ ص ۱۴۳ ج ۱ برقم ۲۰۰۔

"تم فجر کو جو روشن کر کے پڑھتے ہو، یہ ثواب کے لیے (غلس کی نسبت) زیادہ ہے۔"

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے، حافظ زیلعیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ ہے۔

۲۱۸- ہریر بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیجؓ نے کہا، میں نے اپنے دادا رافع بن خدیجؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا "اے بلالؓ! صبح کی نماز یہاں تک روشن کرو کہ قوم روشنی کی وجہ سے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ سکے۔"

یہ حدیث ابن ابی حاتم، ابن ابی عدی، طیالسی، اسحٰق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۹- بیان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے کہا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت بتا دیجیے، انہوں نے کہا "آپ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز تمہاری پہلی نماز اور عصر

الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتِكُمُ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرِ وَكَانَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ وَيُصَلِّى الْغَدَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَفْتَحُ الْبَصَرُ كُلُّ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقْتٌ اَوْ قَالَ صَلٰوةٌ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۲۲۰۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ اَفْقَهُ لَكُمْ إِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۲۲۱۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهِ

۲۱۹ مسند ابی یعلی ص ج ۲ رقم الحدیث ۱۳۴۹ (۲۰۲) مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۳۰۴ ج ۱ باب بیان الوقت۔

۲۲۰ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۲۶ ج ۱ باب وقت الفجر۔

کے درمیانی وقت میں پڑھتے اور سورج کے غروب کے وقت مغرب ادا فرماتے اور عشاء غروب شفق کے وقت ادا فرماتے، اور فجر کی نماز طلوع فجر کے وقت جب کہ آنکھ کھل جاتی (یعنی چیزیں صاف نظر آنے لگ جاتیں) ان تمام اوقات کے درمیان (نماز کا) وقت ہے یا فرمایا نماز ہے۔"

یہ حدیث ابو یعلی نے نقل کی ہے ہیثمیؒ نے کہا اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۰۔ جبیر بن نفیر نے کہا، حضرت امیر معاویہؓ نے ہمیں صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھائی تو حضرت ابو الدرداءؓ نے کہا "اس نماز کو روشن کرو، بلاشبہ یہ تمہارے لیے زیادہ سمجھ کی بات ہے، تم یہ چاہتے ہو کہ اپنی ضروریات کے لیے (جلدی) فارغ ہو جاؤ۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۱۔ علی بن ربیعہ نے کہا، میں نے حضرت علیؓ کو مؤذن سے یہ کہتے ہوئے سنا (نماز فجر کو) "روشن کر، روشن کر

أَسْفِرْ أَسْفِرْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۲۲۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

---

۲۲۱ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص۵۶۹ ج۱ باب وقت الصبح ۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۳۲۱ ج۱ باب من کان ینوبھا ... الخ ۔ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۲۳ ج۱ باب وقت الفجر۔

۲۲۲ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۲۵ ج۱ باب وقت الفجر، مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص۵۶۸ ج۱ باب وقت الصبح۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۳۲۱ ج۱ باب من کان ینور بھا ویسفر .... الخ ۔

یہ حدیث عبدالرزاق، ابوبکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۲۲۔ عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا "ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے، تو وہ فجر کی نماز روشن کرتے"۔

یہ حدیث طحاوی، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْاَذَانِ

بَابٌ فِیْ بَدْءِ الْاَذَانِ

۲۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَیْسَ یُنَادِیْ لَهَا فَتَكَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِّثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِّثْلَ قَرْنِ الْیَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

۲۲۳ بخاری کتاب الاذان ص۸۵ ج۱ باب بدء الاذان۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ باب بدء الاذان۔

اذان کے ابواب

باب۔ اذان کی ابتداء میں

۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وہ جمع ہو کر نماز کا وقت مقرر کر لیتے نماز کے لیے کوئی پکارتا نہ تھا، انہوں نے ایک دن اس سلسلہ میں مشورہ کیا، کچھ لوگوں نے کہا، عیسائیوں جیسا ناقوس بنالو، اور بعض نے کہا، یہود کے سینگ کی طرح بگل بنالو، حضرت عمرؓ نے کہا، تم کیوں کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے پکارے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بلال! اٹھو اور نماز کے لیے پکارو"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۲۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۲۲۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَّجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ

---

۲۲۴ بخاری کتاب الاذان ص۸۵ ج۱ باب بدء الاذان، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ باب بدء الاذان۔

۲۲۴۔ حضرت انسؓ نے کہا، (صحابہؓ نے مشورہ میں) آگ اور ناقوس کا ذکر کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کا تذکرہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا کہ اذان کو دوہرا اور اقامت کو اکہرا کہو،
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۲۵۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہؓ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دے دیا، تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی خاطر بجایا جائے۔ تو میں سو رہا تھا، میرے پاس ایک آدمی آیا جو کہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا، میں نے اسے کہا، اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بیچتے ہو؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے، میں نے کہا، ہم اس کے ساتھ لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے، اس نے کہا۔ لیکن میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ میں نے اسے کہا، ہاں (بتایئے) اس نے کہا یوں کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔) تو اس نے پوری اذان اور اقامت

قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآئَهٗ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا اَرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ -

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ

۲۲۶ - عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَذَانَ

۲۲۵ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۱ ج۱ باب کیف الاذان - مسند احمد ص۴۳ ج۴ -

کا ذکر کیا (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر جو میں نے دیکھا تھا آپ کو اس کی اطلاع دی، اس پر آپ نے فرمایا" بلاشبہ یہ سچا خواب ہے انشاء اللہ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، تو میں وہ کلمات (بلالؓ کو) بتاتا اور وہ اذان پکارتے (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، یہ اذان حضرت عمر بن الخطابؓ نے سنی، جب کہ وہ اپنے گھر میں تھے، وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (یعنی جلدی سے) یہ کہتے ہوئے نکلے، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ بلاشبہ میں نے (رات) بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے، جیسا اب دیکھ رہا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"

یہ حدیث ابوداؤد اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ جو روایات ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں

۲۲۶۔ حضرت ابو محذورہؓ نے کہا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھائی، آپ نے فرمایا۔

فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں

وہ (مؤذن) لوٹے اور کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ

۲۲۶۔ حضرت ابو محذورہؓ دوسرے صحابہؓ کے برعکس اذان میں ترجیع (شہادتین کو دوبار دہرانا) نقل فرماتے ہیں، وجہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان کہی تو شہادتین کے الفاظ آہستہ آواز میں کہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ الفاظ بلند آواز سے کہلوانا چاہتے تھے، کیونکہ ان الفاظ سے ہی ان کے پہلے عقیدہ کی نفی ہوتی تھی، اس لیے آپ نے اُن سے دوبارہ یہ الفاظ کہلوائے۔ اگر اذان ترجیع سے ہی ہوتی تو آپ کے تمام مؤذن ترجیع نقل فرماتے، حالانکہ ایسا نہیں۔ البتہ ابو داؤد کی روایت جس میں صراحتاً ثُمَّ تَقُوْلُ (تم

اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَّاَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ بِتَثْنِيَةِ التَّكْبِيْرِ۔

۲۲۷۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۲۲۶ نسائی کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱ باب کیف الاذان۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۷۳ ج۱ باب کیف الاذان۔ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰة ص۵۲ باب الترجیع الاذان۔ مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۶۴ ج۱ باب الامر بشفع الاذان۔

۲۲۷ ترمذی ابواب الصلوٰة ص۴۸ ج۱ باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۷۳ ج۱ باب کیف الاذان۔

عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(آؤ نماز کے لیے، آؤ نماز کے لیے آؤ کامیابی کے لیے آؤ کامیابی کے لیے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں۔

یہ حدیث نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اور یہ حدیث مسلم نے بھی تکبیر کے دوبار ذکر کے ساتھ نقل کی ہے۔

۲۲۷۔ حضرت ابومحذورہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے انیس کلمات اذان اور سترہ کلمات اقامت سکھائی۔

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

پھر کہو اَشْهَدُ الخ) کے الفاظ میں قابل غور ہے، لیکن ابوداؤد کی اس روایت میں حارث بن عبید پر جرح ہے (میزان الاعتدال ص۴۳۸ ج۱ ۱۶۳۲) علاوہ ازیں محمد بن عبدالملک مجہول الحال ہے اور عبدالملک بن ابی محذورہ بھی قابل توجہ ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَدَمِ التَّرجِیْعِ

۲۲۸۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

باب۔ جو روایات عدم ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں

۲۲۸۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مؤذن نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تم میں سے بھی جس کسی نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، پھر مؤذن نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، اس نے بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، پھر مؤذن نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا، اس نے بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا، پھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہا، اس نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے۔)

پھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر مؤذن نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، اس نے بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، پھر مؤذن نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، اس نے بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، (یہ کلمات اس نے) دل سے (کہے)، تو جنت میں داخل ہو گیا۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ هَمَّ بِالْبُوْقِ وَاَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ فَاُرِیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ فِی الْمَنَامِ قَالَ رَأَیْتُ رَجُلًا عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ یَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقُلْتُ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ تَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ اُنَادِیْ بِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ

۲۲۸ مسلم، کتاب الصّلوۃ ص۱/۱۶۶ باب استحباب القول مثل قول المؤذن ... الخ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۲۲۹۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بگل کا ارادہ فرمایا تھا اور ناقوس بنانے کے لیے حکم دے دیا تھا، تو وہ چھیل (بنا) لیا گیا تو عبداللہ بن زیدؓ کو خواب میں دکھایا گیا (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، میں نے ایک آدمی کو جس پر دو سبز چادریں تھیں۔ ناقوس اٹھاتے ہوئے دیکھا، تو میں نے اسے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرتے ہو، اس نے کہا، تم اس کے ساتھ کیا کرو گے۔ میں نے کہا میں اس کے ساتھ نماز کے لیے پکاروں گا، اس نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتاؤں؟ میں نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم یوں کہو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰى رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلْيُنَادِ بِلَالٌ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ

۲۲۹ ابنِ ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۵۱ ج۱ باب بدء الاذان، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۷۱ ج۱ باب کیف الاذان، مسند احمد ص۴۳ ج۴، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۴۸ ج۱ باب ماجاء فی بدء الاذان، صحیح ابن خزیمۃ، جماع ابواب الاذان ص۱۹۱ ج۱ باب ذکر الخبر المفسر... الخ -

(راوی نے) کہا، حضرت عبداللہ بن زیدؓ (گھر سے) نکلے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خواب دیکھا تھا بتا دیا، انہوں نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے ایک آدمی کو جس پہ دو سبز کپڑے تھے۔ ناقوس اٹھائے ہوئے دیکھا، پھر تمام واقعہ آپ کو بتا دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ تمہارے ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے، تم بلالؓ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ، تم بلالؓ کو یہ کلمات بتاؤ اور بلالؓ پکاریں بلاشبہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، میں بلالؓ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا، پس وہ کلمات ان کو بتاتا جاتا اور وہ پکارتے جاتے، (عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، حضرت عمر بن الخطابؓ نے آواز سنی تو (گھر سے) نکل کر کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! خدا کی قسم میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے، جیسا اُس نے دیکھا ہے۔

یہ حدیث ابن ماجہ، ابوداؤد اور احمد نے نقل کی ہے، ترمذی، ابن خزیمہ اور بخاری نے" جیسا کہ ترمذی

فِيمَا حَكَاهُ عَنْهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْعِلَلِ۔

بَابُ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

۲۳۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ بَعْضُهُمْ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

۲۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَّرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ

---

۲۳۰ بخاری کتاب الاذان ص۸۵ ج۱ باب الاذان مثنیٰ مثنیٰ، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ باب الامر ان یشفع الاذان، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۴۸ ج۱ باب ماجاء فی افراد الاقامۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۵ ج۱ باب فی الاقامۃ، نسائی کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱ باب تثنیۃ الاذان، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵۳ ج۱ باب افراد الاقامۃ، مسند احمد ص۱۰۳ ج۳۔

نے کتاب العلل میں بخاری سے نقل کیا ہے"۔ اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ اقامت کو اکہرا کہنے کے بارہ میں

۲۳۰۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کو دوہرا اور اقامت کو اکہرا کہے۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور بعض نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے سوا (یعنی انہیں دوہرا کہے)۔

۲۳۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دو، دو بار تھی اور اقامت ایک ایک بار مگر وہ (اقامت کہنے والا) کہتا، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (یعنی یہ جملہ دو

۲۳۱۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت بلالؓ کا اپنا عمل دو دو بار اقامۃ کہنے پر تھا، جیسا کہ آئندہ باب کی احادیث سے ظاہر ہے۔ تاہم بعض علماء نے ان احادیث کے پیش نظر اقامت ایک ایک بار کہنے کو مباح قرار دیا ہے اور بعض نے دونوں میں اختیار دیا ہے۔

الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ بِتَرْبِيْعِ التَّكْبِيْرِ بِغَيْرِ تَرْجِيْعٍ وَّالْاِقَامَةَ فُرَادٰى اِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابٌ فِيْ تَثْنِيَةِ الْاِقَامَةِ

۲۳۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ

۲۳۱ مسند احمد ص۸۵ ج۲، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۶ ج۱ باب فی الاقامۃ۔ نسائی کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱ باب تثنیۃ الاذان۔

۲۳۲ مسند احمد ص۴۳ ج۴، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۱ ج۱ باب کیف الاذان۔

بار کہتا)

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۲۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا، جب کہ میں سویا ہوا تھا ایک شخص نے میرے پاس چکر لگایا، تو اس نے کہا تم یوں کہو، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو اس نے اذان چار بار تکبیر کے ساتھ بغیر ترجیع (یعنی شہادتین کو دوہرا کہنا) کے اور اقامت ایک ایک بار مگر "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ"۔

یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ دو۔ دو بار اقامت کہنے کے بارہ میں

۲۳۳۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا، ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید

ﷺ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَجُلاً قَامَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی حَائِطٍ فَاَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَاَقَامَ مَثْنٰی مَثْنٰی رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۲۳۴۔ وَعَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ رَاٰی فِی الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ عَلِّمْہُ بِلَالاً فَاَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَاَقَامَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَقَعَدَ قَعْدَۃً رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۲۳۳ مصنف ابن شیبۃ کتاب الاذان والاقامۃ ص۲۰۳ باب ماجاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو۔

۲۳۴ طحاوی کتاب الصلوۃ ص۹۳ ج۱ باب الاقامۃ۔

انصاری رض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور اس پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں، پھر وہ دیوار پر کھڑا ہوا تو اس نے اذان دو دو بار کہی اور اقامت بھی دو دو بار کہی۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۴ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا، مجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رض نے خواب میں اذان (کا واقعہ) دیکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا "یہ بلال رض کو بتاؤ" تو انہوں نے اذان کہی، دو دو بار اور اقامت بھی دو دو بار کہی اور (درمیان میں) تھوڑی دیر بیٹھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۵- وَعَنْ اَبِی الْعُمَیْسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ اُرِیَ الْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ عَلِّمْھُنَّ بِلَالًا قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُقِیْمَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الْخِلَافِیَاتِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی الدِّرَایَۃِ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۲۳۶- وَعَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ اَذَانَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَانَ اَذَانُہٗ وَاِقَامَتُہٗ مَثْنٰی مَثْنٰی - رَوَاہُ اَبُوْعَوَانَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَھُوَ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ۔

۲۳۷- وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَہُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً

---

۲۳۵ الدرایۃ باب الاذان ص۱۱۵ ج۱ نقلاً عن البیھقی فی الخلافیات۔

۲۳۶ المسند الصحیح لابی عوانۃ کتاب الصلوٰۃ ص۳۳۱ ج۱ باب تاذین النبی علیہ السلام۔

۲۳۵۔ ابوالعمیس نے کہا، میں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید انصاری کو بواسطہ اپنے والد، دادا سے بیان کرتے ہوئے سنا، کہ مجھے خواب میں اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار دکھائی گئی (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا "یہ کلمات بلالؓ کو سکھاؤ، انہوں نے کہا تو میں آگے بڑھا، پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ میں اقامت کہوں۔

یہ حدیث بیہقیؒ نے "خلافیات" میں نقل کی ہے اور حافظؒ نے "درایہ" میں بیان کیا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۶۔ شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زید انصاریؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان سنی، آپ کی اذان اور اقامت دو دو بار تھی۔

یہ حدیث ابوعوانہ نے نقل کی ہے اور یہ مرسل قوی ہے۔

۲۳۷۔ حضرت ابومحذورہؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات

وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۲۳۸۔ وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً الْاَذَانُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَهُ بِالتَّرْجِيْعِ مُفَسَّرًا قَالَ وَالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

---

۲۳۷ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۴۸ ج۱ باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان، نسائی کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱، دارمی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۱ ج۱ باب الترجیع فی الاذان۔

اور اقامت سترہ کلمات سکھائے۔

یہ حدیث ترمذی، نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حضرت ابومحذورہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے، اذان اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر ترجیع کے ساتھ تفصیل سے بیان کی اور اقامت سترہ کلمات۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۲۳۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ رضی اللہ عنہ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی مَثْنٰی۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۲۴۰۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ بِلَالًا رضی اللہ عنہ کَانَ یُثَنِّی الْاَذَانَ وَیُثَنِّی الْاِقَامَۃَ وَکَانَ یَبْدَأُ بِالتَّکْبِیْرِ وَیَخْتِمُ بِالتَّکْبِیْرِ۔ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۲۴۱۔ وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا رضی اللہ عنہ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی

---

۲۳۸ ابن ماجۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۵۲ باب الترجیع فی الاذان ، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۷۳ ج۱ باب کیف الاذان ۔

۲۳۹ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۹۵ ج۱ باب الاقامۃ کیف ھی ۔

۲۴۰ مصنف عبدالرزاق کتاب الصّلٰوۃ ص۴۶۲ ج۱ باب بدء الاذان ، طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۹۴ ج۱ باب الاقامۃ ، دارقطنی کتاب الصّلٰوۃ ص۲۴۲ ج۱ باب ذکر الاقامۃ واختلاف الروایات فیھا ۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۲۳۹۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا، میں نے حضرت ابومحذورۃ رضی اللہ عنہ کو اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار کہتے ہوئے سُنا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اسناد حسن ہے ۔

۲۴۰۔ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دو، دو بار اور اقامت دو، دو بار کہتے تھے اور وہ تکبیر سے شروع کرتے اور تکبیر پر ختم کرتے ۔

یہ حدیث عبدالرزاق، طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۲۴۱۔ سوید بن غفلہ نے کہا، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دو دو بار اقامت دو دو بار کہتے ہوئے سُنا۔

وَيُقِيمُ مَثْنَىٰ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۲۴۲ ۔ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالًا رضی اللہ عنہ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَثْنَىٰ مَثْنَىٰ وَيُقِيمُ مَثْنَىٰ مَثْنَىٰ ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لِينٌ ۔

۲۴۳ ۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

۲۴۴ ۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُ مَثْنَىٰ وَيُقِيمُ

---

۲۴۱ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۹۴ ج۱ باب الاقامۃ ۔

۲۴۲ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۴۲ ج۱ باب ذکر الاقامۃ ... الخ معجم الکبیر للطبرانی ص۱۰۱ ج۲۲ برقم ۲۳۶ ، مجمع الزوائد ص۳۳۰ ج۱ باب کیف الاذان وقال رجالہ ثقات ۔

۲۴۳ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۴۱ ج۱ باب ذکر الاقامۃ ... الخ ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۲۴۲ ۔ عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار کہتے ۔

یہ حدیث دارقطنی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے ۔

۲۴۳ ۔ یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ جب باجماعت نماز نہ پاتے تو اذان اور اقامت کہتے اور اقامت دو دو بار کہتے ۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۲۴۴ ۔ ابراہیم (نخعی) نے کہا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت دو ، دو بار کہتے تھے ۔

مَثْنٰی ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَھُوَ مُرْسَلٌ ۔

۲۴۵ - وَعَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِیْفَۃَ عَنْ مُّجَاھِدٍ ذُکِرَ لَہُ الْاِقَامَۃُ مَرَّۃً مَّرَّۃً فَقَالَ ھٰذَا شَیْءٌ اِسْتَخَفَّہُ الْاُمَرَآءُ اَلْاِقَامَۃُ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"

۲۴۶ - عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۲۴۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۹۵ ج۱ باب الاقامۃ ۔

۲۴۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلوٰۃ ص۴۶۳ ج۱ باب بدء الاذان، طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۹۵ ج۱ باب بدء الاذان۔

۲۴۶ صحیح ابن خزیمۃ ص۲۰۲ ج۱ رقم الحدیث ۳۸۶، دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۴۳ ج۱ باب ذکر الاقامۃ... الخ، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصّلوٰۃ ص۴۲۳ ج۱ باب التثویب فی اذان الصبح ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور یہ مرسل ہے ۔

۲۴۵۔ فطر بن خلیفہ نے مجاہد سے بیان کیا کہ ان کے لیے اقامت ایک بار کہی گئی، تو انہوں نے کہا یہ ایک ایسی چیز ہے کہ امراء نے اسے ہلکا کر دیا ہے، اقامت دو دو بار ہے ۔

یہ حدیث عبد الرزاق، ابوبکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

باب ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے بارہ میں

۲۴۶۔ حضرت انسؓ نے کہا، یہ بات سنت ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہے ۔

یہ حدیث ابن خزیمہ، دارقطنی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۲۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ الْأَوَّلُ بَعْدَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ ۔ أَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيصِ وَسَنَدُهٗ حَسَنٌ ۔

۲۴۸۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حُنَيْنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

---

۲۴۷ سنن الکبریٰ للبیہقی ص۴۲۳ ج۱ باب التثویب فی اذان الصبح ، تلخیص الحبیر ص۲۰۱ ج۱ نقلاً عن الطبرانی والسراج والبیہقی ۔

۲۴۸ نسائی کتاب الصلوٰۃ ص۱۰۴ ج۱ باب الاذان فی السفر، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۲ ج۱ باب کیف الاذان، صحیح ابن خزیمۃ ص۲۰۱ ج۱ باب التثویب فی اذان الصبح ۔

---

۲۴۷ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، پہلی (فجر کی) اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الفَلَاح کے بعد دوبار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم تھی ۔

یہ حدیث سراج، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے ۔ حافظ نے تلخیص میں بیان کیا ہے کہ اس کی سند حسن ہے

۲۴۸ عثمان بن السائب نے کہا، مجھ سے میرے والد اور عبدالملک بن ابی محذورۃ کی والدہ نے بیان کیا کہ حضرت ابی محذورۃؓ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے اور آگے حدیث بیان کی اور اس میں ہے، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم ۔

یہ حدیث نسائی اور ابو داؤد نے مختصر بیان کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے ۔

بَابُ فِيْ تَحْوِيْلِ الْوَجْهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا

٢٤٩۔ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى بِلَالًا رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

٢٥٠۔ وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا رضی اللہ عنہ خَرَجَ اِلَى الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوّٰى عُنُقَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَمْ يَسْتَدِرْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

٢٥١۔ وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا

---

٢٤٩ بخاری کتاب الاذان ص۸۸ ج۱ باب هل يتبع المؤذّن فاه... الخ ، مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۹۶ ج۱ باب سترة المصلی... الخ

٢٥٠ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۷۷ ج۱ باب المؤذّن يستدير فی اذانه۔

باب۔ چہرے کو دائیں بائیں پھیرنے کے بیان میں

۲۴۹۔ ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، تو میں اذان میں ان کے منہ کی طرف نظر پھیرتا اس طرف اور اُس طرف (یعنی دائیں اور بائیں)،

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۰۔ ابوجحیفہؓ نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ ابطح (جگہ کا نام ہے) کی طرف نکلے، تو اذان پکاری جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن، دائیں اور بائیں جانب پھیری اور خود نہیں گھومے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۵۱۔ ابوجحیفہؓ نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے گھومتے اور چہرے کو ادھر اُدھر پھیرتے

وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَيْهِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ سِمَاعِ الْاَذَانِ

۲۵۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۲۵۱ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۴۹ ج۱ باب ماجاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان ، مسند احمد ص۳۰۸ ج۴ ، ابوعوانہ کتاب الصّلوٰۃ ص۳۲۹ ج۱ باب بیان اذان بلال واقامتہ۔

۲۵۲ بخاری کتاب الاذان ص۸۶ ج۱ باب مایقول اذا سمع المنادی، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۶ ج۱ باب استحباب القول مثل قول المؤذن .... الخ ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۵۱ ج۱ باب مایقول اذا سمع اذا اذّن المؤذّن، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۷۷ ج۱ باب مایقول اذا اذّن المؤذّن، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۵۳ باب مایقال اذا اذّن المؤذّن، نسائی کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب القول مثل مایقول المؤذن، مسند احمد ص۹ ج۳،

دیکھا اور ان کی دو انگلیاں اُن کے دونوں کانوں میں تھیں۔

یہ حدیث ترمذی، احمد اور ابوعوانہ نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا، اس کی سند حسن صحیح ہے۔

باب۔ اذان سنتے وقت کیا کہے

۲۵۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہے۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۲۵۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ۔

۲۵۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ

۲۵۳ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۶/۱ باب استحباب القول مثل قول المؤذّن .... الخ
ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۸۶/۱ باب مایقول اذا اذّن المؤذّن۔

۲۵۳۔ حضرت عمر الخطابؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مؤذن نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، تم میں سے جس کسی نے (جواباً) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، پھر مؤذن نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، اس نے بھی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، پھر مؤذن نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا، اس نے بھی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا، پھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہا، اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا، اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر مؤذن نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، اس نے بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، پھر مؤذن نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، اس نے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، دل (کی تصدیق) سے، تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔"

یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ الْأَذَانِ

۲۵۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ

۲۵۴ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۶۶/۱ باب استحباب القول مثل قول المؤذّن۔

ہوئے سُنا "جب تم مؤذن (کی اذان) سنو تو تم بھی اسی طرح کہو، جس طرح وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، بلاشبہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے (دعائے) وسیلہ مانگو، بیشک وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہی کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی، اس کے بارہ میں (میری) سفارش منظور ہوگئی"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھے

۲۵۵۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اذان سُن کر یہ دعا پڑھی۔

الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ

۲۵۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ بِلَالًا يُّنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَّوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۲۵۵ بخاری کتاب الاذان ص۸۶ ج۱ باب الدعاء عند النداء ۔

۲۵۶ بخاری کتاب الاذان ص۸۷ ج۱ باب الاذان بعد الفجر، مسلم کتاب الصیام ص۳۴۹ ج۱ باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر... الخ ۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ	(اے اللہ! اس کامل دعوت (اذان) اور
وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ	قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد (صلی اللہ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ	علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں
مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ	مقام محمود پر فائز فرما، جس کا آپ نے اُن سے
	وعدہ فرمایا ہے)

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت جائز ہوگئی"۔

باب ۔ جو روایات طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارہ میں ہیں

۲۵۶۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ بلالؓ رات کو اذان پکارتا ہے پس تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک ابن ام مکتومؓ اذان پکارے"۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۶۔ اس باب کی روایات سے ظاہر ہے کہ طلوع فجر سے پہلے اذان تہجد وسحری کے لیے تھی یا پھر کبھی غلطی سے، نماز فجر کے لیے اذان طلوع فجر کے بعد ہی درست ہے، اس سے پہلے نہیں۔

۲۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِّيَرْجِعَ قَآئِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

۲۵۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا يَغُرَّنَّ اَحَدَكُمْ نِدَآءُ بِلَالٍ مِّنَ السُّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۵۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ فَاِنَّ فِيْ بَصَرِهٖ شَيْئًا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۵۷ بخاری کتاب الاذان ص۸۷ ج۱ باب الاذان قبل الفجر، مسلم کتاب الصیام ص۳۵۰ ج۱ باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔

۲۵۸ مسلم کتاب الصیام ص۳۵۰ ج۱ باب بیان ان الدخول فی الصوم... الخ۔

۲۵۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۹۶ ج۱ باب التاذین للفجر ای وقت... الخ۔

۲۵۷۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے، بلاشبہ وہ رات کے وقت اذانؑ پکارتا ہے، تاکہ تم میں تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی کھانا کھالے) اور سونے والا بیدار ہو جائے"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۸۔ حضرت سمرۃ بن جندبؓ نے کہا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "تم میں سے کسی کو سحری (کھانے) سے بلالؓ کی اذان دھوکہ میں نہ ڈالے، اور نہ یہ سفیدی (یعنی صبح کاذب) یہاں تک کہ یہ سفیدی پھیل جائے"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۵۹۔ حضرت انسؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں بلالؓ کی اذان دھوکہ میں نہ ڈالے بلاشبہ اس کی نگاہ میں کچھ کمزوری ہے"۔ یہ روایت طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ؑ راوی کو شک ہے کہ آپ نے یُؤَذِّنُ کا لفظ فرمایا، یا یُنَادِیْ کا معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

۲۶۰- وَعَنْ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَنَدْتُّ اِلٰى حُجْرَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَيْتُهٗ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ اَبُوْ يَحْيٰى؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَآءِ قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ وَلٰكِنْ مُّؤَذِّنُنَا هٰذَا فِيْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ اَوْ قَالَ شَيْءٌ وَّاِنَّهٗ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۶۱- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا وَسْنَانُ فَظَنَنْتُ اَنَّ الْفَجْرَ طَلَعَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ

---

۲۶۰ المعجم الكبير للطبرانی ص۳۱۲ ج۷ رقم الحديث ۷۲۲۸ ومجمع الزوائد ص۱۵۳ ج۳ نقلاً عن الطبرانی فی الكبير والاوسط۔ دراية ص۱۲۰ ج۱۔

۲۶۰- حضرت شیبان رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے سحری کھائی، پھر مسجد میں آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک سے ٹیک لگادی، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سحری کھا رہے ہیں، آپ نے فرمایا" ابو یحییٰ! میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا" آؤ صبح کا کھانا کھالو" میں نے عرض کیا، میں نے تو روزے کا ارادہ کیا ہے، آپ نے فرمایا" اور میں نے بھی روزے کا ارادہ کیا ہے، اور لیکن ہمارے اس مؤذن کی نظر میں کچھ خرابی ہے[۱] اور اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان دے دی ہے" پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور کھانا بند کر دیا اور آپ اذان کہنے نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور حافظؒ نے درایہ میں کہا ہے کہ اسکی اسناد صحیح ہے۔

۲۶۱- عبدالعزیز بن ابی رواد نے بواسطہ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا، تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا، میں بیدار ہوا اور لیکن میں اونگھ رہا تھا، میں نے سمجھا کہ طلوع فجر ہو چکی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا مدینہ منورہ

---

[۱] راوی کو شک ہے کہ آپ نے "سوء" کا لفظ فرمایا یا "شیئ" کا

ﷺ اَنْ يُّنَادِيَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۲۶۲۔ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَقَامِهٖ فَيُنَادِيَ اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ فِي الْاِمَامِ هُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ لَّيْسَ فِيْ رِجَالِهٖ مَطْعُوْنٌ فِيْهِ۔

۲۶۳۔ وَعَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يَّاْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ اَذَّنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۲۶۱ سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ ص۳۸۳ ج۱ باب روایۃ من روی النہی عن الاذان قبل الوقت۔

۲۶۲ دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ ص۲۴۴ ج۱ باب ذکر الاقامۃ .... الخ۔

۲۶۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۷۷ ج۱ باب الاذان فوق المنارۃ، الدرایۃ ص۱۲۰ ج۱۔

میں تین دفعہ اعلان کرو کہ اذان دینے والا بندہ نیند میں تھا، پھر انہیں اپنے پہلو میں بٹھالیا، یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۶۲۔ حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ایک رات اندھیرے میں اذان کہہ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اذان کی جگہ جاکر اعلان کرو کہ بندہ نیند میں تھا" تو وہ لوٹ گئے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور "امام" میں کہا ہے کہ مرسل جید ہے اس حدیث کے رجال میں کسی پر طعن نہیں کیا گیا۔

۲۶۳۔ (قبیلہ) بنی نجار کی ایک عورت نے کہا، میرا گھر مسجد کے اردگرد کے گھروں میں سب سے اونچا تھا، حضرت بلالؓ سحری کو آتے تو اس پر بیٹھ جاتے، فجر کی طرف دیکھتے رہتے، پھر جب اسے دیکھ لیتے تو اذان کہہ دیتے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور حافظ نے درایہ میں بیان کیا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۶۴۔ وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

۲۶۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ مُصَنَّفِهٖ وَاَبُو الشَّيْخِ فِىْ كِتَابِ الْاَذَانِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۶۶۔ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنْ مُّؤَذِّنٍ لِّعُمَرَ رضی اللہ عنہ يُقَالُ لَهٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ

---

۲۶۴ طحاوی کتاب الصلوۃ ص۹۷ ج۱ باب التاذین للفجر ای وقت...... الخ ، الجوهر النقی مع السنن الكبرىٰ كتاب الصلوۃ ص۳۸۴ ج۱ باب رواية من روى النهى عن الاذان قبل الوقت نقلاً عن البيهقیؒ۔

۲۶۵ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الاذان ص۲۱۴ ج۱ باب من کرہ ان یؤذن المؤذن قبل الفجر الدرایۃ کتاب الصلوۃ ص۱۲۰ ج۱ باب الاذان نقلاعن ابی الشیخ ۔

۲۶۴۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھتے، پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا بند کر دیتے، اور آپ صبح ہی کو اذان کہتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۲۶۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا صحابہؓ اذان نہیں دیتے تھے یہاں تک فجر طلوع ہو جاتی۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل اور ابوالشیخ نے "کتاب الاذان" میں نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۶۶۔ نافع نے حضرت عمرؓ کے مؤذن جنہیں "مسروح" کہا جاتا تھا، سے بیان کیا کہ میں نے صبح (صادق) سے

قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ صَلٰوةَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاَمَّا اَذَانُ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ قَبْلَ طُلُوْعِهٖ فَاِنَّمَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْقَائِمُ لَا لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَكَانَ ذٰلِكَ خَطَأً مِّنْهُ لِظَنِّهٖ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَذَانِ الْمُسَافِرِ

۲۶۷۔ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۷۹ ج۱ باب فی الاذان قبل دخول الوقت ، دارقطنی کتاب الصلوٰة ص۲۴۴ ج۱ باب ذکر الاقامة۔

پہلے اذان کہہ دی، تو حضرت عمرؓ نے مجھے حکم دیا کہ لوٹ کر دوبارہ اذان کہو۔
یہ حدیث ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

نیموی نے کہا، ان احادیث سے ثابت ہوا کہ فجر کی اذان، فجر کا وقت داخل ہونے پر ہی کہی جائے، مگر بلالؓ کی اذان طلوع فجر سے پہلے، تو وہ صرف، رمضان میں ہوتی تھی، تاکہ سونے والا بیدار ہو جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے (وہ اذان) نماز کے لیے نہیں ہوتی تھی، مگر رمضان المبارک کے علاوہ تو یہ ان سے غلطی سے ہوا کیونکہ انہوں نے سمجھا فجر طلوع ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

باب۔ جو روایات مسافروں کی اذان کے بارہ میں ہیں

۲۶۷۔ مالک بن الحویرثؓ نے کہا، دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کا ارادہ

يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جَوَازِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِمَنْ صَلَّى فِيْ بَيْتِهِ

۲۶۸۔ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ دَارِهِ فَقَالَ أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ رَّوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُسْلِمٌ وَّآخَرُوْنَ.

---

۲۶۷ بخاری کتاب الاذان ص۸۷ ج۱ باب الاذان للمسافر... الخ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۶ ج۱ باب من احق بالامامۃ۔

۲۶۸ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الاذان ص۲۲۰ ج۱ باب من کان یقول یجزیہ ان یصلی... الخ۔

---

۲۷۷ رکھتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جاؤ تو اذان کہو، پھر اقامت کہو، پھر تم میں سے بڑا تمہیں امامت کرائے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ گھر میں نماز پڑھنے والے کے لیے اذان چھوڑ دینے کے جواز میں

۲۶۸۔ اسود اور علقمہ نے کہا، "ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) کے گھر گئے، تو انہوں نے کہا، کیا انہوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھی ہے"، ہم نے کہا، نہیں! عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "اٹھو! اور نماز پڑھو، ہمیں اذان اور اقامت کے لیے نہیں کہا"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

۲۶۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ وَهُوَ بِمَكَّةَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالْكَعْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۲۶۹ مسند احمد ص۳۲۵ ج۱، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ۔

۲۷۰ بخاری کتاب الصلوٰۃ ص۵۵ ج۱ باب ماجاء فی القبلۃ... الخ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۰ ج۱ باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ۔

باب۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا

۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے، بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے، اور کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ یہ حدیث احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، جب کہ ایک آنے والے نے آکر کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن پاک نازل ہوا، اور انہیں حکم دیا گیا کہ کعبہ کی طرف منہ کریں تو تم کعبہ کی طرف منہ کرو، اور ان کا چہرہ شام کی طرف تھا، وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۷۱۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اَوَّلُ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَزَلَ عَلٰی اَجْدَادِہٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِہٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّہٗ صَلّٰی قِبَلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۲۷۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَقَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

---

۲۷۱ بخاری کتاب الایمان ص۱ ج۱ باب الصّلوٰۃ من الایمان ۔

۲۷۲ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۴۷ ج۱ باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلۃ ۔

۲۷۱۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع میں مدینہ منورہ تشریف لائے ، تو انصار میں اپنے ننھیال یا اپنے ماموؤں کے پاس اترے اور آپ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینہ تک نماز پڑھی ، اور آپ کو یہ بات بہت پسندیدہ تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو اور آپ نے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف منہ کرکے پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی ایک شخص جس نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی تھی ، نکلا اور ایک مسجد والوں کے پاس سے گزرا ، جب کہ وہ رکوع میں تھے ، اس شخص نے کہا ، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے ، تو وہ (مسجد والے) جس حالت میں تھے اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے ۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے ۔

۲۷۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے"۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور بخاری نے قوی قرار دیا ہے ۔

۲۷۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۲۷۴۔ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ وَصَفَہَا ثُمَّ قَالَ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلُّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِھِمْ وَرُکْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْغَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْھَا قَالَ نَافِعٌ وَّلَا اَرَی ابْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۲۷۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسَبِّحُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّہَ وَیُوْتِرُ عَلَیْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ

---

۲۷۳ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۷۰ ج ۱ باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ، بخاری کتاب الاستیذان ص ۹۲۴ ج ۲ باب من رد فقال علیک السّلام۔

۲۷۴ بخاری کتاب التفسیر ص ۶۵۱ ج ۲ باب قولہ عز وجل وَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا... الخ۔

۲۷۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پس تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو (یعنی نماز کا ارادہ کرو) تو اچھی طرح وضوء کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو اور تکبیر کہو۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۷۴۔ نافعؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے بیان کیا کہ جب ان سے صلوٰۃ خوف کے بارہ میں پوچھا جاتا، اسے بیان کر دیتے، پھر کہتے اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو پیادہ پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور سوار ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا بغیر قبلہ کے، نافعؒ نے کہا، میرے خیال میں حضرت ابن عمرؓ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۲۷۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز (نفل) پڑھتے، جس طرف بھی متوجہ ہوتے اور وتر بھی اس پر ہی پڑھتے، مگر فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے،

عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۲۷۶۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

۲۷۷۔ عَنْ أَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ

---

۲۷۵ بخاری ابواب تقصیر الصّلوۃ ص۱۴۸ ج۱ باب ینزل للمکتوبۃ ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۴۴ ج۱ باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ ... الخ ۔

۲۷۶ بخاری ابواب تقصیر الصّلوۃ ص۱۴۸ ج۱ باب ینزل للمکتوبۃ ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۴۴ ج۱ باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ ... الخ ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۲۷۶۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ اپنے سر کے ساتھ اشارہ فرماتے جس طرف بھی آپ متوجہ ہوتے اور آپ فرض نماز میں ایسا نہیں فرماتے تھے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

باب۔ نمازی کا سترہ

۲۷۷۔ حضرت ابوجہیم بن الحارثؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس (سال) کھڑا رہنا اس کے لیے بہتر ہے اس کے آگے گزرنے سے"۔

لَكَانَ أَنْ يَّقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۲۷۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۷۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَإِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا سَأَلْتَنِيْ فَقَالَ

بخاری کتاب الصّلوٰۃ ص۷۳ ج۱ باب اسم المار بین یدی المصلی، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۷ ج۱ باب سترۃ المصلّی.... الخ۔

۲۷۸ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۵ ج۱ باب سترۃ المصلی... الخ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل ہے۔

۲۷۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے بارہ میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا "کجاوہ کے پچھلے حصّہ جتنا (یعنی تقریباً ایک ہاتھ)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۷۹۔ عبداللہ بن الصامت سے روایت ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سترہ بن جاتا ہے، جب اس کے سامنے کجاوہ کے پچھلے حصّہ کے برابر (کوئی چیز) ہو، اور جب اس کے سامنے کجاوہ کے پچھلے حصّہ کے برابر نہ ہو تو اس کی نماز، گدھا، عورت اور سیاہ کتّا (جب کہ سامنے سے گزرے) توڑ دیتا ہے"۔ میں نے کہا، اے ابوذر! کیا حال (فرق) ہے کالے کتے کا سرخ اور زرد کتے سے، انہوں نے کہا، اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطٰنٌ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ۔

۲۸۰ ۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۲۸۱ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ ۔ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۲۷۹ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۷ ج۱ باب سترۃ المصلی ... الخ ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۷۸ ج۱ باب ماجاء انه لایقطع الصّلوٰۃ الا الکلب .... الخ ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۰۲ ج۱ باب ما یقطع الصّلوٰۃ ، نسائی کتاب القبلۃ ص۱۲۲ ج۱ باب ذکر ما یقطع الصّلوٰۃ وما لا یقطع ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۶۸ باب مایقطع الصّلوٰۃ ، مسند احمد ص۱۵۱ ج۵ ۔

۲۸۰ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۵ ج۱ باب سترۃ المصلی .... الخ ۔

۲۸۱ کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الصّلوٰۃ ص۲۸۱ ج۱ برقم ۵۸۳ باب مایقطع الصّلوٰۃ ۔

ہی سوال کیا جیسے تو نے کیا، تو آپ نے فرمایا" سیاہ کتا شیطان ہے"۔

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۲۸۰ طلحہ بن عبیداللہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ کے پچھلے حصہ کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھے، اور کوئی پرواہ نہ کرے جو اس کے آگے سے گزرے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۸۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ ڈالتے ہیں"۔

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۲۔ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَآءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۲۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَزَلْنَا عَنْهُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ يَاْكُلُ مِنْ بَقْلِ الْاَرْضِ اَوْ قَالَ نَبَاتِ الْاَرْضِ فَدَخَلْنَا مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى۔ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

---

۲۸۲ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۰۲ ج۱ باب من قال الکلب لا یقطع الصّلٰوۃ، نسائی کتاب القبلۃ ص۱۲۳ ج۱ باب ذکر ما یقطع الصّلٰوۃ وما لا یقطع .... الخ۔

۲۸۳ مسند ابو یعلی ص۳۱۱ ج۴ برقم ۹۶-(۲۴۲۳)

۲۸۲۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم اپنے دیہات میں تھے، آپ کے ساتھ عباس رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے صحرا میں نماز پڑھی، آپ کے سامنے سترہ نہیں تھا، ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیلتے تھے، آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی۔ نسائی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اور بنی ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے اس سے اتر کر گدھا چھوڑ دیا کہ وہ زمین سے سبزہ[1] چر لے، ہم آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، ایک شخص نے کہا، کیا آپ کے سامنے نیزہ (سترہ) تھا؟ انہوں نے کہا "نہیں"۔ یہ حدیث ابویعلی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

---

[1] راوی کو شک ہے کہ انہوں نے بقل کا لفظ فرمایا یا نبات کا۔ معنی دونوں کا ایک ہے۔

۲۸۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عَیَّاشُ بْنُ رَبِیْعَۃَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُسَبِّحُ اٰنِفًا سُبْحَانَ اللّٰہِ قَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَنَّ الْحِمَارَ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۲۸۵۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ مِّمَّا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۲۸۴ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۳۶۷ ج۱ باب صفۃ السھو فی الصّلوٰۃ واحکامہ ... الخ۔

۲۸۵ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۴۲ باب الرخصۃ فی المرور بین یدی المصلی۔

---

۲۸۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے سے گدھا گزرا تو عیاش بن ربیعہ نے سُبْحَانَ اللّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد پوچھا، ابھی کون سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ رہا تھا، عیاش نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں کہہ رہا تھا، کیونکہ میں نے سُنا تھا کہ گدھا نماز کو توڑ دیتا ہے، آپ نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑ سکتی۔

اس حدیث کو دارقطنی نے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۸۵۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہا کرتے تھے "نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۶۔ وَعَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ یَقُوْلُ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَایَقْطَعُ صَلٰوۃَ الْمُسْلِمِ شَیْءٌ ''رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۲۸۷۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَا لَا یَقْطَعُ صَلٰوۃَ الْمُسْلِمِ شَیْءٌ وَّادْرَءُوْا عَنْھَا مَا اسْتَطَعْتُمْ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۲۸۸۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَآءَ وَجْھِہٖ شَیْئًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ عَصًا فَلْیَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّہٗ مَا مَرَّ اَمَامَہٗ رَوَاہُ

---

۲۸۶ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۳۱۲ ج۱ باب المرور بین یدی المصلی ... الخ۔
۲۸۷ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۳۱۲ ج۱ باب المرور بین یدی المصلی ... الخ۔

۲۸۶۔ سالم بن عبداللہ نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عیاش بن ربیعہؓ کہتے ہیں" نماز کو کتا اور گدھا توڑ دیتے ہیں" تو ابن عمرؓ نے کہا "مسلمان کی نماز (سامنے سے گزرنے والی) کوئی چیز نہیں توڑتی"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۷۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے کہا "مسلمان کی نماز کوئی چیز نہیں توڑتی اور اسے نماز سے ہٹاؤ جتنا تم ہٹا سکو۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۸۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لے، پس اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو لاٹھی کھڑی کرے، اگر اس کے پاس لاٹھی نہ ہو، تو وہ لکیر کھینچ دے، پھر اسے اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے

اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ، وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

۲۸۹۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۲۹۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ

---

۲۸۸ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۰۱ ج۱ باب الخط اذا لم یجد عصا، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۶۸ باب ما یستر المصلی، مسند احمد ص۲۴۹ ج۲۔

۲۸۹ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۱ ج۱ باب فضل بناء المساجد .... الخ، بخاری کتاب الصّلوٰۃ ص۶۴ ج۱ باب من بنی مسجداً۔

گی۔" یہ حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ اور احمد نے نقل کی ہے اس کی اسناد ضعیف ہے۔

باب۔ مسجدوں کے بارہ میں

۲۸۹۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جس نے اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کی نماز جماعت سے پچیس گنا زیادہ (ثواب والی) ہے اس کے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے اور یہ اس وقت ہے، جب کہ وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف نکلے، نماز کے علاوہ اسے کوئی اور چیز نکالنے والی نہ ہو، وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے

إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۹۱- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ أَسْوَاقُهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۲۹۲- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

---

۲۹۰ بخاری کتاب الاذان ص۸۹ ج۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۲ ج۱ باب فضل الصّلوٰۃ المکتوبۃ جماعۃ -

۲۹۱ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۶ ج۱ باب فضل الجلوس فی مصلاہ .... الخ -

۲۹۲ مسلم کتاب الحج ص۴۴۷ ج۱ باب فضل الصّلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، بخاری کتاب التہجّد والتطوع ص۱۵۹ ج۱ باب فضل الصّلوٰۃ فی مسجد مکۃ ... الخ -

گا، مگر اس کے لیے ایک درجہ بلند ہو گا اور اس کا ایک گناہ معاف ہو گا، پھر جب وہ نماز پڑھے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہے (فرشتے کہتے ہیں) اے اللہ! اس پر رحمت بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور تم میں سے کوئی مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۱- حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مقامات اس کی مسجدیں ہیں اور سب سے بُرے مقامات اس کے بازار ہیں" یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۹۲- حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں نماز ایک ہزار گنا زیادہ بہتر ہے اس کے علاوہ دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے، سوائے مسجد حرام کے" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ۔

۲۹۴۔ وَعَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۲۹۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۲۹۳ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۶۶ ج۱ باب کنس المسجد۔

۲۹۴ بخاری کتاب الصّلوٰۃ ص۵۹ ج۱ باب کفارۃ البزاق فی المسجد، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۷ ج۱ باب النھی عن البصاق فی المسجد... الخ۔

۲۹۵ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۹ ج۱ باب نھی من اکل ثوما و بصلاً... الخ، بخاری کتاب المساجد ص۱۱۸ ج۱ باب ماجاء فی الثوم النیّٔ... الخ۔

۲۹۳۔ حضرت انسؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے سامنے میری اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جسے آدمی مسجد سے نکال دے۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، ابن خزیمہ نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۹۴۔ حضرت انسؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اُسے دفن کرنا ہے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۵۔ حضرت جابرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے یہ بدبودار پودا (لہسن، پیاز، گندنا وغیرہ) کھایا، وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، بلاشبہ فرشتے تکلیف اٹھاتے ہیں اس سے جس سے انسان تکلیف اٹھاتے ہیں۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ۔

۲۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ اَصْحَابِهٖ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَآءَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا لِجُنُبٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۲۹۶ ترمذی کتاب البیوع ص۱/۲۴۷ باب النهی عن البیع فی المسجد، دارمی کتاب الصلوٰة ص۱/۲۰۱ باب النهی عن استنشاد الضالة فی المسجد ... الخ۔ عمل الیوم واللیلة للنسائیؒ مع ترجمه نبوی لیل ونهار ص۱۲۸ برقم ۱۷۶۔

۲۹۷ ابوداؤد کتاب الطهارة ص۱/۳۲ باب فی الجنب یدخل المسجد۔

۲۹۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت ہو رہی ہے، تو تم کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے۔"

یہ حدیث نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۲۹۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ کے صحابہؓ کے مکانوں کے دروازے مسجد میں کھلے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا "ان گھروں کو مسجد سے پھیر دو، آپ پھر تشریف لائے، تو لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی نہ کیا تھا، اس امید پر کہ ان کے معاملہ میں کچھ رخصت نازل ہو جائے، آپ ان کی طرف نکلے اور فرمایا" ان گھروں کو مسجد سے پھیر ڈالو، میں حیض والی عورت اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔" یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۹۸۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رضی اللہ عنہ اَوْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۹۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۳۰۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ بَعْدَ مَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

---

۲۹۸ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ... الخ ص۲۴۸ ج۱ باب ما یقول اذا دخل المسجد۔

۲۹۹ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۴۸ ج۱ باب استحباب تحیۃ المسجد ... الخ
بخاری کتاب الصلوٰۃ ص۶۳ ج۱ باب اذا دخل احدکم المسجد ... الخ۔

۲۹۸۔ ابو حمیدؓ یا ابو اُسیدؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں)

اور جب نکلے تو یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۹۹۔ حضرت ابو قتادۃ سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، تو دو رکعت نماز پڑھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرۃؓ نے کہا، ایک شخص (مسجد سے) مؤذن کے اذان کہنے کے بعد نکلا تو انہوں (ابو ہریرۃؓ)

فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

۳۰۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَآءُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ۔

---

۳۰۰ مسند احمد ص۵۳۷ ج۲، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۵ ج۲ باب فیمن خرج من المسجد بعد الاذان۔

۳۰۱ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۹ ج۱ باب خروج النسآء الی المساجد... الخ، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۸۳ ج۱ باب خروج النسآء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنۃ... الخ نسائی کتاب المساجد ص۱۱۵ ج۱ باب النہی عن منع النساء... الخ۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۸۴ ج۱ باب ماجاء فی خروج النسآء الی المسجد، ترمذی ابواب السفر ص۱۲۷ ج۱ باب فی خروج النسآء الی المساجد، مسند احمد ص۱۴۳ ج۲۔

نے کہا" مگر یہ شخص تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے، پھر کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ "جب تم مسجد میں ہو اور اذان کہہ دی جائے، تو تم میں سے کوئی نماز پڑھے بغیر باہر نہ جائے"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

باب۔ عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۳۰۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سے تمہاری عورتیں رات کو (نماز کے لیے) مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دے دو"۔

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۳۰۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۳۰۳۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۳۰۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

---

۳۰۲ مسند احمد ص ۴۳۸ ج ۲، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۸۴ ج ۱ باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، ابن خزیمۃ جماع ابواب صلوٰۃ النساء فی الجماعۃ ص ۹۰ ج ۳ رقم الحدیث ۱۶۷۹۔

۳۰۳ مسند احمد ص ۱۹۲ ج ۵، کشف الاستار کتاب الصلوٰۃ ص ۲۲۲ ج ۱، رقم ۴۴۵، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۴۸ ج ۵ رقم ۵۲۳۹، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۳۳ ج ۲ باب خروج النساء الی المساجد ... الخ۔

۳۰۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے نہ روکو، اور انہیں بغیر زینت کے نکلنا چاہیئے۔"

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۳ حضرت زید بن خالد الجہنیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو، انہیں چاہیے کہ وہ بغیر زیب و زینت کے نکلیں۔"

یہ حدیث احمد، بزار اور طبرانی نے نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ لیتے جو عورتوں نے اب زیب و زینت کے ساتھ مسجد میں جانا، شروع کیا تو انہیں مسجدوں سے اسی طرح روک دیتے، جیسے بنی

اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ۔

۳۰۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدُ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ۔

۳۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہما اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِیْ وَصَلٰوتُكِ فِیْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِیْ حُجْرَتِكِ

۳۰۴ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۹ ج۱ باب خروج النسآء الی المساجد ... الخ ، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۸۳ ج۱ باب خروج النسآء الی المساجد ... الخ ۔

۳۰۵ مسلم کتاب الصّلوٰة ص۱۸۳ ج۱ باب خروج النسآء الی المساجد .... الخ ، ابوداؤد کتاب الترجل ص۲۱۹ ج۲ باب فی طیب المرأة للخروج ، نسائی کتاب الزینة ص۲۸۲ ج۲ باب النھی للمرأة ان تشھد الصّلوٰة ... الخ ۔

اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۳۰۵۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت خوشبو لگائے، تو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو"۔

یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے ۔

۳۰۶۔ عبداللہ بن سوید انصاری نے اپنی پھوپھی، حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی بیوی "ام حمید" سے بیان کیا کہ "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا! اے اللہ کے پیغمبر! میں آپ کے ہمراہ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں"۔ آپ نے فرمایا "مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز کو پسند کرتی ہو اور تیری نماز تیرے لیے تیرے رہائشی کمرہ میں بہتر ہے بہ نسبت بیٹھک کے اور تیری نماز بیٹھک میں تیرے لیے بہتر ہے

وَصَلٰوتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۳۰۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ قَعْرِ بَيْتِهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ اَوْ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا امْرَأَةٌ تَخْرُجُ فِيْ مَنْقَلَيْهَا يَعْنِيْ خُفَّيْهَا۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

۳۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ يُصَلُّوْنَ

---

۳۰۶ مسند احمد ص۳۷۱ ج۶ ۔

۳۰۷ المعجم الکبیر للطبرانی ص۳۳۹ ج۹ رقم ۹۴۷۲، مجمع الزوائد ص۳۴ ج۲ باب خروج النساء الی المساجد ... الخ ۔

برنسبت حویلی کے اور تیری نماز حویلی میں تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اپنے قبیلہ کی مسجد سے اور اپنے قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لیے زیادہ بہتر ہے، میری مسجد میں نماز پڑھنے سے" (عبداللہ بن سوید انصاری نے کہا، تو انہوں نے حکم دیا، ان کے لیے ان کے رہائشی کمرہ کے آخری کونے کے تاریک حصہ میں مسجد بنادی گئی (یعنی نماز کے لیے جگہ مخصوص کردی گئی) تو وہ اسی میں نماز ادا کرتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۷۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا "کسی عورت نے نماز نہیں پڑھی جو اس کے لیے اپنے گھر کے پوشیدہ حصہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہو، مگر یہ کہ مسجد حرام ہو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد، مگر وہ عورت جو اپنے چرمی موزے پہن کر نکلے۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

جَمِيعًا فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَ لَهَا خَلِيلٌ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطُولُ بِهَا لِخَلِيلِهَا فَأَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ أَخْرِجُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجَهُنَّ اللّٰهُ قُلْنَا مَا الْقَالِبَيْنِ قَالَ رَفِيضَتَيْنِ مِنْ خُشُبٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ۔

۳۰۹۔ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُخْرِجُ النِّسَاءَ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُولُ اُخْرُجْنَ إِلَى بُيُوتِكُنَّ خَيْرٌ لَكُنَّ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ۔

---

۳۰۸ المعجم الكبير للطبراني ص۳۴۲ ج۹ رقم ۹۴۸۴، مجمع الزوائد ص۳۵ ج۲ باب خروج النساء الى المساجد ... الخ۔

۳۰۹ المعجم الكبير للطبراني ص۳۴۰ ج۹ رقم ۹۴۷۵، مجمع الزوائد كتاب الصلوٰة ص۳۵ ج۲ باب خروج النساء الى المساجد۔

---

۳۰۸ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا، بنی اسرائیل کے مرد، عورتیں اکٹھے نماز پڑھتے تھے، جب کسی عورت کا کوئی دوست ہوتا، تو وہ قالبین پہن کر اپنے دوست کے لیے اونچی ہو جاتی (اور دور سے پہچانی جاتی) تو اللہ تعالیٰ نے ان پر حیض مسلط کر دیا، ابن مسعودؓ کہا کرتے تھے، انہیں نکالو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نکالا ہے، ہم نے کہا قالبین کیا چیز ہے، انہوں نے کہا "لکڑی کے بنے ہوئے جوتے"۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۳۰۹۔ ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ (ابن مسعود) کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے ہوئے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے "اپنے گھروں میں جاؤ، وہ تمہارے لیے بہتر ہیں"۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ

۳۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ ۔

۳۱۱۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّكْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِیْنٌ ۔

۳۱۰ بخاری کتاب الاستیذان ص۹۲۴ ج۲ باب من رد فقال علیك السلام، مسلم کتاب الصلٰوة ص۱۷۰ ج۱، باب وجوب القراءة الفاتحة فی کل رکعة ... الخ ۔

۳۱۱ ترمذی ابواب الصلٰوة ص۵۵ ج۱ باب ماجاء فی تحریم الصلٰوة وتحلیلها، ابوداؤد کتاب الطهارة ص۹ ج۱ باب فرض الوضوء، ابن ماجة کتاب الطهارة ص۲۴ باب مفتاح الصلٰوة الطهور، مسند احمد ص۱۲۳ ج۱ ۔

ابواب۔ نماز کا طریقہ

باب۔ تکبیر سے نماز شروع کرنا

۳۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہو۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کی چابی طہارت ہے اور اس کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس سے حلال کرنے والا اسلام ہے۔"

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۳۱۲۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۱۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيرُ وَانْقِضَاؤُهَا التَّسْلِيمُ۔ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيصِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَبَيَانُ مَوَاضِعِهِ

۳۱۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ

---

۳۱۲ ابنِ ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۵۸ ج۱ باب افتتاح الصّلوٰۃ۔
۳۱۳ تلخیص الحبیر ص۲۱۶ ج۱ باب صفۃ الصلوٰۃ نقلاً عن ابی نعیم فی کتاب الصّلوٰۃ۔

۳۱۲۔ حضرت ابوحمید الساعدیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے، ہاتھوں کو اٹھاتے اور فرماتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔
یہ حدیث ابنِ ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۱۳۔ حضرت عبداللہؓ (ابن مسعودؓ) نے کہا، "نماز کی چابی تکبیر ہے اور اس کا پورا ہونا سلام پھیرنے سے ہے"۔
یہ حدیث ابونعیم نے "کتاب الصلوٰۃ" میں نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص (الحبیر) میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ اٹھانے کے مقام

۳۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں

حَذْوَمَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۳۱۵۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۳۱۶۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ

---

۳۱۴ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۲ ج۱ باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الافتتاح، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۸ ج۱ باب استحباب رفع الیدین... الخ۔

۳۱۵ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۱۰ ج۱ باب ما یستفتح بہ الصّلوٰۃ، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۶۲ باب رفع الیدین اذا رفع رأسہ من الرکوع، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۰ ج۱ باب رفع الیدین حذو المنکبین، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۵۹ ج۱ باب رفع الیدین عند الرکوع، مسند احمد ص۹۳ ج۱۔

ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۱۵ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے" حدیث آخر تک بیان کی۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، احمد اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۱۶۔ ابوحمید الساعدیؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ اپنے دونوں کندھوں کے برابر کرتے۔" حدیث آخر تک بیان کی۔

اَلْحَدِيْثَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۱۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۳۱۸۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۳۱۶ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۰۶ ج۱ باب افتتاح الصّلوٰة، ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۵۹ ج۱ باب رفع الیدین عند الرکوع، ابن ماجة کتاب الصّلوٰة ص۶۲ ج۱ باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع، مسند احمد ص۲۲۴ ج۵۔

۳۱۷ ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۵۶ ج۱ باب فی نشر الاصابع، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۱۱ ج۱ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۱ ج۱ باب رفع الیدین مدًّا، مسند احمد ص۳۷۵ ج۲۔

۳۱۸ مسلم کتاب الصّلوٰة ص۱۶۸ ج۱ باب استحباب الرفع الیدین حذو المنکبین... الخ

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۱۷۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے اٹھاتے۔"

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۱۸ حضرت مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے" اور ایک روایت میں ہے۔ "یہاں تک کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے اوپر کے حصّہ کے برابر کرتے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۱۹۔ وَعَنْ وَّآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ رَأَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَصَفَ ھَمَّامٌ حِیَالَ اُذُنَیْہِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۰۔ وَعَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیَالَ اُذُنَیْہِ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُھُمْ فَرَأَیْتُھُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلٰی صُدُوْرِھِمْ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْھِمْ بَرَانِسُ وَّاَکْسِیَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

بَابُ وَضْعِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی

۳۲۱۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ

۳۱۹ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۷۳ ج۱۔

۳۲۰ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۰۵ ج۱ باب رفع الیدین باب وضع یدہ الیمنٰی علی الیسرٰی۔

۳۱۹۔ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز میں داخل ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، تکبیر کہی، ہمام نے بیان کیا، اپنے دونوں کانوں کے برابر"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت وائل بن حجرؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا (حضرت وائل بن حجرؓ نے) کہا، میں پھر آیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھوں کو سینوں تک اٹھاتے تھے اور ان پر لمبی ٹوپیاں اور چادریں تھیں"
یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

۳۲۱۔ حضرت سہل بن سعدؓ نے کہا، لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں کی کلائی پر رکھیں

الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ لَآ اَعْلَمُهُ اِلَّا يَنْمِى ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۲۲۔ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ وَكَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ۔

۳۲۳۔ وَعَنْهُ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۳۲۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّى فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى

---

۳۲۱ بخاری کتاب الاذان ص ۱۰۲ ج ۱ باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوٰۃ۔

۳۲۲ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص ۱۷۳ ج ۱ باب وضع یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ ...الخ، مسند احمد ص ۳۱۷ ج ۴

۳۲۳ مسند احمد ص ۳۱۸ ج ۴، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۴۱ ج ۱ باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۵ ج ۱ باب رفع الیدین۔

ابوحازمؒ نے کہا، میں تو یہی جانتا ہوں کہ (حضرت سہلؓ نے) یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کی۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۳۲۲۔ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی، پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا، پھر دایاں ہاتھ بائیں پہ رکھا۔"

یہ حدیث احمد اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۲۳۔ حضرت وائل بن حجرؓ نے کہا، "پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی گٹ اور کلائی کی پشت پر رکھا۔

یہ حدیث احمد، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۲۴۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا۔ پھر ان کو

الْيُمْنٰى فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

بَابُ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ

۳۲۵ ۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۲٤ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۲ ج۱ باب فی الامام اذا رای الرجل ... الخ ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۱۱ ج۱ باب وضع الیمنیٰ علی الیسرٰی ، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵۹ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال فی الصّلوٰۃ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان کا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ ہاتھوں کو سینے پر رکھنا

۳۲۵ ۔ حضرت وائل بن حجرؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی، تو آپ نے اپنا

۳۲۵ ۔ یہ روایت اعلام الموقعین ص۴۰ ج۲ المثال الثانی والستّون میں علامہ ابن قیمؒ نے بحوالہ ابن خزیمہ نقل کی ہے اور ساتھ یہ صراحت بھی کی ہے کہ یہ روایت محدثین کی ایک جماعت نقل کرتی ہے، لیکن علی صدرہ کے الفاظ صرف مؤمل بن اسمٰعیل ہی نقل کرتا ہے۔ علامہ ابن قیمؒ نے مذکورہ حدیث سے ہاتھ کھلے چھوڑنے کو سنّتِ صحیحہ صریحہ کی مخالفت قرار دیا ہے کیونکہ ہاتھ باندھنا سنّت ہے، ساتھ ہی علامہ موصوف نے علی صدرہ کے الفاظ غیر محفوظ ہونے کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ یہ الفاظ صرف مؤمل بن اسمٰعیل نے نقل کیے ہیں، سفیان ثوریؒ کے دیگر شاگرد یہ روایت تو نقل کرتے ہیں، لیکن یہ الفاظ نقل نہیں کرتے۔

مصنّفؒ نے التعلیق الحسن میں کہا ہے کہ مجھے صحیح ابن خزیمہ کا نسخہ نہیں ملا، صحیح ابن خزیمہ کی سند اس طرح ہے۔

اخبرنا ابوطاهر نا ابوبكر نا ابوموسیٰ نا مؤمل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال صلّيتُ الخ۔

اور یہ روایت السنن الکبرٰی للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۳۰ ج۲ باب وضع الیدین علی صدرہ میں موجود ہے التعلیق الحسن

ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَّزِيَادَةُ عَلٰى صَدْرِهٖ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ.

۳۲۵ صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ص۲۴۳ ج۱ رقم الحدیث ۴۷۹۔

(دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھا۔

یہ حدیث ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔ سینے پر ہاتھ رکھنے (کے الفاظ) کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

میں اس کی پوری سند بعینہٖ موجود ہے، اس میں بھی مؤمل بن اسمٰعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب ہے۔

مؤمل بن اسمٰعیل کی وجہ سے ہی مصنفؒ نے کہا ہے "وَفِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ" کیونکہ مؤمل پر شدید جرح ہے۔ ابو حاتم اسے کثیر الخطاء اور امام بخاری اسے منکر الحدیث کہتے ہیں، امام ابو زرعہ کہتے ہیں "فِيْ حَدِيْثِهٖ خَطَأٌ كَثِيْرٌ" (میزان الاعتدال ص۲۲۸ ج۴ نمبر ۸۹۴۹)

یہ روایت ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ ص۱۰۵ باب رفع الیدین، ابن ماجہ، ابواب الصلوٰۃ ص۵۹ باب وضع الیمین علی شمال میں دو سندوں سے نسائی کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۱ ج۱ باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ اور مسند احمد ص۳۱۶ ج۴ میں ایک سند و ص۳۱۸ ج۴ میں دو سندوں سے ص۳۱۹ ج۴ میں ایک سند سے یعنی صرف مسند احمد میں چار سندوں سے موجود ہے، کہیں بھی علی صدرہ کے الفاظ نہیں ہیں، یہ الفاظ صرف مؤمل بن اسمٰعیل نے نقل کیے ہیں اور یہ راوی اتنی زیادہ جرح ہوتے ہوئے کسی طرح بھی یہ الفاظ ثابت نہیں کر سکتا۔

علاوہ ازیں امام سفیان ثوریؒ کا اپنا عمل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر ہے' اور پھر ان الفاظ میں اضطراب بھی ہے، ابن خزیمہ میں علی صدرہ ہے، مسند بزار میں عند صدرہ اور ابن ابی شیبہ میں تحت السرۃ ہے۔

تنبیہ مصنفؒ نے التعلیق الحسن میں علامہ ابن قیمؒ پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن قیمؒ نے کیسے سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت صحیحہ صریحہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ علی صدرہ کے الفاظ شاذ غیر محفوظ ہیں، علاوہ ازیں اس میں اضطراب بھی ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنفؒ سے اس مقام پر علامہ ابن قیمؒ کی عبارت سمجھنے میں سہو ہوا ہے۔ علامہ ابن قیمؒ ہاتھ باندھنے کو سنت صحیحہ صریحہ اور کھلے چھوڑنے کو اس کی خلاف ورزی کہتے ہیں، سینے پر ہاتھ باندھنے کو علامہؒ نے سنت صحیحہ صریحہ نہیں کہا، کیونکہ علامہ موصوف خود البدائع الفوائد میں لکھتے ہیں۔

وَيُكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَهُمَا عَلَى الصَّدْرِ	اور مکروہ ہے کہ ہاتھ سینے پر باندھے جائیں اور
وَذٰلِكَ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ	یہ اس وجہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۲۶۔ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْصَرِفُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ وَرَأَیْتُهٗ یَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰی صَدْرِهٖ وَوَصَفَ یَحْیَی الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَوْقَ الْمَفْصِلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ لٰکِنْ قَوْلُهٗ عَلٰی صَدْرِهٖ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ۔

۳۲۷۔ وَعَنْ طَاؤُوْسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَضَعُ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یَشُدُّ بِهِمَا عَلٰی صَدْرِهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ۔

---

۳۲۶ مسند احمد ص۲۲۶ ج۵۔

۳۲۶۔ قبیصہ بن ھلب سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی دائیں جانب سے پھرتے اور بائیں جانب سے بھی، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے یہ اپنے سینے پر رکھا "یحییٰ نے طریقہ بیان کیا کہ دایاں ہاتھ بائیں پر جوڑ کے اوپر"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے، لیکن ان کی بات "سینے" پر غیر محفوظ ہے۔

۳۲۷۔ طاؤس نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے، پھر دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے اور آپ نماز میں ہوتے"۔

صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ التَّکْفِیْرِ وَهُوَ وَضْعُ الْیَدِ عَلَی الصَّدْرِ۔

روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے تکفیر سے منع فرمایا ہے اور وہ ہاتھ سینے پر رکھنا ہے۔

(بدائع الفوائد ص۹۱ ج۳)

اسی طرح رواها الجماعة پر تنقید بھی صحیح معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ یہ حدیث جماعت محدثین نے ہی نقل کی ہے اور ابن قیمؒ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ حدیث تو جماعت نے نقل کی ہے لیکن علی صدرہ صرف ابن خزیمہ میں ہے اس میں بھی مؤمل بن اسمٰعیل ہے۔ فافهم

۳۲۶۔ یہ حدیث ترمذی، ابواب الصلوٰۃ ص۵۹ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال الخ، ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص۵۹ باب وضع الیمین علی الشمال الخ دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ ص۲۸۵ ج۱ باب فی اخذ الشمال بالیمین الخ مسند احمد ص۲۲۶ ج۵ میں موجود ہے لیکن

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ اُخَرُ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ[1]۔

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فَوْقَ السُّرَّةِ

۳۲۸۔ عَنْ جَرِيْرِ الضَّبِّيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمْسِكُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى

۳۲۷ مراسیل ملحقة سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰة ص۵ باب ما جاء فی الاستفتاح۔

یہ حدیث ابو داؤد نے مراسیل میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

نیموی نے کہا اور اس باب میں اور بھی احادیث ہیں جو سب کی سب[1] ضعیف ہیں۔

باب۔ ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کے بارہ میں

۳۲۸۔ جریر الضبی نے کہا "میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ناف کے اوپر رکھے ہوئے بائیں ہاتھ کو

ان میں علی صدرہ کے الفاظ نہیں ہیں، نیز اس کی سند میں سماک بن حرب مختلف فیہ راوی ہے (میزان الاعتدال ص۲۳۲ ج۲ ۳۵۴۸)

۳۲۷۔ یہ روایت ایک تو مرسل ہے، دوسرا اس کی سند میں سلمان بن موسیٰ ہے، امام نسائیؒ کہتے ہیں، قوی راوی نہیں، امام بخاریؒ کہتے ہیں عندہ مناکیر (تہذیب التہذیب ص۲۲۶ ج۴ وفی حدیثہ بعض لین (تقریب ص۱۳۶)

[1] قولہ کلہا ضعیفۃ۔ [1] امام بیہقیؒ نے سنن الکبرٰی، کتاب الصلوٰۃ ص۳۰ ج۲ باب وضع الیدین علی الصدر میں حضرت وائل بن حجرؓ سے مرفوع روایت نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک تو محمد بن حجر الحضرمی پر جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص۵۱۱ ج۳ م۷۳۶۱)

دوسرا سعید بن عبد الجبار پر بھی جرح ہے (میزان الاعتدال ص۱۴۷ ج۲ م۳۲۲۵) تیسرا سعید بن عبد الجبار عن ابیہ عن امہ میں امہ بھی مجہول ہے۔

[2] امام بیہقیؒ نے سنن الکبرٰی، کتاب الصلوٰۃ ص۳۱ ج۲ باب وضع الیدین علی الصدر الخ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک تو اس کی سند میں روح بن المسیب پر شدید جرح ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں، یہ شخص ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، اس کی روایت بیان کرنا حلال نہیں (میزان الاعتدال ص۶۰ ج۲ م۲۸۱۲) دوسرا اس میں عند النحر کے الفاظ ہیں۔

الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَزِيَادَةُ فَوْقَ السُّرَّةِ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ۔

۳۲۹۔ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَنِي عَطَاءٌ أَنْ أَسْأَلَ سَعِيْدًا أَيْنَ تَكُوْنُ الْيَدَانِ فِي الصَّلٰوةِ فَوْقَ السُّرَّةِ أَوْ أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَوْقَ السُّرَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

---

۳۲۸ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۱۰ ج۱ برقم ۷۵۶، باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوٰة هٰذا الحدیث موجود فی بعض نسخ ابی داؤد دون بعض نقلناه من مطبوعة المصر وایضًا موجود فی حواشی طبع مکتبه امدادیه ملتان - (پاکستان)

۳۲۹ سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الصّلوٰة ص۳۱ ج۲ باب وضع الیدین علی الصدر..الخ

دائیں ہاتھ کے ساتھ گٹ کے اوپر سے پکڑا ہوا تھا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور "ناف کے اوپر" (کے الفاظ) کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

۳۲۹ ابوالزبیر نے کہا، مجھے عطاءؒ نے کہا کہ میں سعید (ابن جبیرؒ) سے پوچھوں کہ نماز میں ہاتھ کہاں ہوں، ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے، میں نے ان سے پوچھا تو سعید نے کہا "ناف کے اوپر"۔

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۳۲۸۔ یہ روایت بخاری کتاب التہجد ص۱۵۹ ج۱ باب استعانۃ الید فی الصلوٰۃ میں تعلیقاً اور مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰت ص۳۹۰ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال میں موجود ہے۔ ان میں فوق السرۃ کے الفاظ نہیں ہیں، فوق السرۃ کے الفاظ نقل کرنے میں شجاع بن الولید عن ابی طالوت عبدالسلام بن حازم متفرد ہے۔ جوکہ مختلف فیہ ہے (میزان الاعتدال ص۲۶۴ ج۲ نمبر ۳۶۶۸)

۳۲۹۔ اس حدیث کی سند میں زید بن الحباب ہے، امام احمد کہتے ہیں سچا ہے، لیکن کثیر الخطا ہے، ابن معین کہتے ہیں۔ احادیثه عن الثوری مقلوبة (میزان الاعتدال ص۱۰۰ ج۲ نمبر ۲۹۹۷)

نیز اس کی سند میں یحییٰ بن ابی طالب پر بھی کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص۳۸۶ ج۴ نمبر ۹۵۴۷)

بَابٌ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ

۳۳۰۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۳۳۱۔ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ أَوْ سَأَلْتُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَضَعُ قَالَ يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِيْنِهِ عَلٰى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ وَيَجْعَلُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۳۳۲۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

---

۳۳۰ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۰ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال۔

۳۳۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۱ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال۔

باب۔ ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا

۳۳۰۔ علقمہ بن وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۱۔ حجاج بن حسان نے کہا، میں نے ابو مجلز سے سنا یا کہا میں نے اُن سے پوچھا (راوی کو شک ہے) میں نے کہا میں (ہاتھ) کیسے رکھوں، انہوں نے کہا کہ وہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے، اور انہیں ناف سے نیچے رکھے"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۲۔ ابراہیم (نخعیؒ) نے کہا" نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھے"۔

رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ - وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ مَا یُقْرَأُ بَعْدَ تَکْبِیْرَۃِ الْاِحْرَامِ

۳۳۲. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَۃِ اِسْکَاتَۃً قَالَ اَحْسِبُہٗ قَالَ ھُنَیَّۃً فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَآءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ۔

۳۳۲ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹ ج۱ باب وضع الیمین علی الشمال۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۳۳۲۔ حضرت ابی ہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ اور تکبیر کے درمیان خاموشی اختیار فرماتے (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا تھوڑی دیر" (خاموشی فرماتے) (ابوہریرۃؓ نے کہا) میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءۃ کے درمیان خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں، آپ نے فرمایا" میں کہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ	(اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان
کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ	اس طرح دوری فرما دیں جس طرح آپ نے مشرق
وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ	و مغرب کے درمیان دوری فرمائی ہے، اے
الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ	اللہ! مجھے خطاؤں سے ایسے صاف ستھرا فرما دیں
الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ	جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ستھرا کیا جاتا ہے

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمَذِيَّ ۔

۲۳۴۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۲۳۳ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱ باب مایقول بعد التکبیر، مسلم کتاب المساجد ص۲۱۹ ج۱ باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۲ ج۱ باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۳ ج۱ باب السکتۃ عند الافتتاح، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵۹ باب افتتاح الصلوٰۃ، مسند احمد ص۲۳۱ ج۲ ۔

خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ	اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈالیں)

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۲۳۴۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پڑھتے۔

"وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ	میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف یکسو ہو کر پھیر
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ	شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ	میری نماز قربانی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ	لیے ہے جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔ ان کا
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ	کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَآ اِلَّآ اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! آپ بادشاہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ میرے پروردگار ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس آپ مجھے میرے تمام گناہ معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا اور عمدہ اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرمائیں، اچھے اخلاق کی طرف آپ کے سوا کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا، اور آپ کے سوا مجھ سے برے اخلاق کو کوئی ہٹا نہیں سکتا میں آپ کی خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور تمام بھلائی آپ کے قبضہ میں ہے اور برائی آپ کی طرف نہیں آسکتی میں آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف پناہ پکڑتا ہوں آپ بابرکت اور بلند ہیں میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ -

۳۳۵- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

---

۳۳۴ مسلم کتاب صلٰوۃ المسافرین وقصرها ص۲۶۳ ج۱ باب صلٰوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائہ باللیل۔

۳۳۵ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۳ باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ۔

اور جب رکوع فرماتے تو آخر تک حدیث بیان کی۔

یہ حدیث مسلم نے (باب) صلاۃ اللیل میں نقل کی ہے۔

۳۳۵۔ محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے۔

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔"

پھر قراءۃ فرماتے

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۶۔ وَعَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِىْ كِتَابِهِ الْمُفْرَدِ فِى الدُّعَآءِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

۳۳۷۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىُّ وَالطَّحَاوِىُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۳۳۶ الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة، کتاب الصلوة ص۱۲۹ ج۱ باب صفة الصّلوٰة نقلًا عن الطبرانی فی الدعآء۔

۳۳۷ دارقطنی کتاب الصّلوٰة ص۳۰۰ ج۱ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر، طحاوی کتاب الصلوٰة ص۱۳۶ ج۱ باب مایقال بعد تکبیرة الافتتاح۔

۳۳۶۔ حمید الطویلؒ سے روایت ہے حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو پڑھتے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! آپ پاک ہیں ہم آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں، آپ کا نام بابرکت ہے آپ کی بزرگی بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)

یہ حدیث طبرانی نے اپنی کتاب "المفرد" (باب) دعا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جیّد ہے۔

۳۳۷۔ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

" سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ "

یہ حدیث دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۸۔ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ یُسْمِعُنَا ذٰلِکَ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

بَابُ التَّعَوُّذِ وَقِرَاءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَرْکِ الْجَھْرِ بِھِمَا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

۳۳۹۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ

---

۳۳۸ دارقطنی کتاب الصّلٰوۃ ص۳۰۲ ج۱ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر۔

۳۳۸۔ ابووائل نے کہا، حضرت عثمانؓ جب نماز شروع کرتے تو کہتے

"سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔"

ہمیں یہ سناتے

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ تعوّذ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور انہیں بلند آواز سے نہ پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تم قرآن پاک پڑھو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو۔

۳۳۹۔ اسود بن یزید نے کہا، میں نے عمر بن الخطابؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے "سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔"

اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۴۰۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانُوا يُسِرُّونَ التَّعَوُّذَ وَالْبَسْمَلَةَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ سَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۴۱۔ وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ

---

۳۳۹ دارقطنی کتاب الصّلٰوۃ ص ۳۰۱ ج ۱ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر۔
۳۴۰ الدرایۃ کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۳۵ ج ۱ باب صفۃ الصّلٰوۃ نقلاً عن سعید بن منصور۔

اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھتے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۰۔ ابو وائل نے کہا "وہ (صحابہ کرامؓ) نماز میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ آہستہ پڑھتے تھے۔"

یہ حدیث سعید بن منصور نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۱۔ نعیم المجمر نے کہا، میں نے حضرت ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والے ہیں۔)

پھر انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی، یہاں تک کہ جب "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" پر پہنچے تو آمین کہی، لوگوں نے بھی آمین کہی، جب بھی سجدہ کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر کھڑے ہوتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور جب سلام پھیرا تو کہا "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

اَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

۳۴۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ لَا یَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ اَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَّلَا فِیْ اٰخِرِهَا ۔

---

۳۴۱ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۳ ج۱ باب قراءة بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، طحاوی کتاب الصلوٰة ص۱۳۷ ج۱ باب قراءة بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صحیح ابن خزیمة کتاب الصلوٰة ص۲۵۱ ج۱ رقم الحدیث ۴۹۹، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰة ص۱۴۵ ج۳ رقم الحدیث ۱۷۹۸، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰة ص۲۳۲ ج۱ باب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی الصلوٰة بسم اللہ الرحمٰن الرحیم... الخ، منتقی ابن جارود ص۷۲ برقم ۱۸۴ باب صفة الصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ص۴۶ ج۲ کتاب الصلوٰة باب افتتاح القراءة۔

۳۴۲ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۳ ج۱ باب مایقرأ بعد التکبیر، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۲ باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة۔

ہے، میں تم سب سے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔

یہ حدیث نسائی، طحاوی، ابن خزیمہ، ابن الجارود، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں اور یہ حضرات قراءۃ کے شروع اور آخر میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذکر نہیں فرماتے تھے۔

۳۴۳۔ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۳۴۴۔ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۳۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثَ

---

۳۴۳ مسلم کتاب الصلوٰة ص ۱۷۲ ج ۱ باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة ۔

۳۴۴ نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۴۴ ج ۱ باب ترك الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحیم ۔

۳۴۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی ایک سے بھی نہیں سُنا جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوں"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۳۴۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اونچی آواز سے پڑھتے ہوں ۔

یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۳۴۵۔ ابن عبداللہ بن المغفل نے کہا، مجھے میرے والد نے سُنا میں نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ رہا تھا، تو انہوں نے مجھے کہا" اے میرے بیٹے! یہ (دین میں) نئی بات ہے اور تم نئی بات سے بچو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں کسی کو نہیں دیکھا کہ جس کے نزدیک اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے زیادہ

فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ قَدْ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَمَعَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ۔

۳۴۶۔ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِی الْجَھْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ ذٰلِکَ فِعْلُ الْاَعْرَابِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

بَابٌ فِیْ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ

۳۴۷۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاصَلٰوۃَ

۳۴۵ ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۵۷ ج۱ باب ماجاء فی ترک الجہر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرّحیم۔

۳۴۶ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۱۲۰ ج۱ باب قراءۃ بسم اللّٰہ فی الصّلٰوۃ۔

کوئی چیز بُری ہو" اور میرے والد نے کہا تحقیق میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ہمراہ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں سُنا جو یہ (اونچی آواز سے) پڑھتا ہو، تو تم بھی یہ (اونچی آواز سے) نہ پڑھو جب تم نماز پڑھو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہو۔"

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

۳۴۶۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اونچی پڑھنے کے بارہ میں بیان کیا کہ انہوں نے کہا "یہ دیہاتیوں نے (شروع) کیا ہے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں

۳۴۷۔ حضرت عبادۃ بن الصامتؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص کی نماز نہیں جس نے

لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۳۴۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَّقُولُهَا ثَلَاثًا رَّوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

---

۳۴۷ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۴ ج۱ باب وجوب القراءة للامام والمأموم... الخ، مسلم کتاب الصّلوٰة ص۱۶۹ ج۱ باب وجوب القراءة الفاتحة فی کل رکعة... الخ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۱۹ ج۱ باب من ترك القرأة فی صلوته، ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۵۷ ج۱ باب ماجاء انه لا صلوٰة الا بفاتحة الکتاب، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۵ ج۱ باب ایجاب القرأة فاتحة الکتاب... الخ، ابن ماجة ابواب الصّلوٰة ص۶۱ باب القراءة خلف الامام، مسند احمد ص۳۱۴ ج۵۔

۳۴۸ مسلم کتاب الصّلوٰة ص۱۶۹ ج۱ باب وجوب القراءة الفاتحة فی کل رکعة۔

۳۴۹ مسند احمد ص۱۴۲ ج۶، ابن ماجة کتاب الصّلوٰة ص۶۱ باب القرأة خلف الامام۔ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۱۲۸ ج۱ باب القراءة خلف الامام۔

سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۴۸ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے نماز پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، تو یہ نماز ناقص ہے" یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۴۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ کو یہ فرماتے ہوتے سنا "جس نے نماز پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو یہ نماز ناقص ہے"۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِیُّ وَإِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

۳۵۰۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَاتَیَسَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۳۵۱۔ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی قَرِیْبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهٗ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ كَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُكْبَتَیْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ

۳۵۰ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۸ ج۱ باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ، مسند احمد ص۳ ج۳، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۲ ج۴ رقم ۱۷۸۷، مسند ابی یعلی ص۲۱۷ ج۲ رقم الحدیث ۲۳۶ (۱۲۱۰) ۔

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۵۰۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور جو (قرآن میں سے) آسان ہو پڑھیں۔"

یہ حدیث ابوداؤد، احمد، ابویعلی اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۵۱۔ حضرت رفاعہ بن رافع الزرقیؓ اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ہیں نے کہا، ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کے قریب ہی نماز پڑھی، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا، تو آپ نے اس سے فرمایا "نماز دوبارہ پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی" اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! مجھے بتائیے کہ میں کیسے کروں، آپ نے فرمایا "جب تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو تکبیر کہو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو، پھر (قرآن میں سے) جو چاہو پڑھو، جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ دو اور اپنی پشت پھیلا دو، اپنا رکوع اطمینان سے کرو، پس جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی کمر سیدھی

وَمَكِّنْ لِّرُكُوعِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنْ لِّسُجُوْدِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رَّوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابٌ فِي الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

۳۵۲۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَعَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا

۳۵۱ مسند احمد ص۳۴۰ ج۴ ۔

۳۵۲ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۴ ج۱ باب وجوب القراءۃ الامام والمأموم ، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۹ ج۱ باب وجوب القراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ... الخ ۔

کر دو، یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں تک لوٹ جائیں، جب سجدہ کرو تو اپنا سجدہ اطمینان سے کرو، پھر جب (سجدہ سے) سر اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح ہر رکعت میں کرو"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

باب۔ امام کے پیچھے پڑھنے کے بارہ میں

۳۵۲۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے، حضرت ابوہریرۃ رضی اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی حدیث پہلے گزر چکی ہے ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَظَرٌ ۔

نیموی نے کہا، ان احادیث سے (امام کے پیچھے پڑھنے پر) استدلال کرنے میں اعتراض ہے۔

۲۵۲ ۔ قولہ وفی الاستدلال الخ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ حدیث منفرد اور امام کے متعلق ہے، مقتدی کے بارے میں نہیں، حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مقتدی کے لیے نہیں (موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ ص۶۶ باب ماجاء فی ام القرآن وترمذی ابواب الصلوٰۃ ج۱ ص۷۱ باب ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذاجھر بالقراءۃ) امام احمد کہتے ہیں "یہ حدیث منفرد کے لیے ہے" (ترمذی ابواب الصلوٰۃ ج۱ ص۷۱ باب ایضاً) امام سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں "یہ حدیث منفرد کے لیے ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۱۱۹ باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتہ) لہٰذا اس حدیث سے امام کے پیچھے قراءۃ پر استدلال نہیں ہوسکتا۔

درحقیقت یہ حدیث اس شخص کے لیے ہے جو نماز کا ضامن ہو، خواہ امام ہو یا منفرد، کیونکہ اس حدیث میں لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے آگے فصاعدًا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ بھی ہیں، صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ (ج۱ ص۱۶۹ باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ الخ) نسائی، کتاب الصلوٰۃ الافتتاح ج۱ ص۱۴۵) باب ایجاب قراءۃ فاتحۃ الکتاب میں فصاعدًا کے الفاظ زیادہ ہیں۔ مسند احمد ج۵ ص۳۲۲ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۱۱۸ باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتہ منتقی ابن جارود ص۷۲ رقم ۱۸۶ صحیح ابن حبان ج۴ ص۱۴۱ م۱۷۸۸) میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں نکل کر اعلان کردوں" فاتحہ اور اس سے زیادہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس میں وما زاد کے الفاظ ہیں۔

ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۱۱۸ باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتہ مسند احمد ج۳ ص۳ وص۹۷ ج۳ صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ ج۴ ص۱۴۰ م۱۷۸۷، مسند ابی یعلی الموصلی ج۲ ص۴۱۷ م۱۲۳۶ (۱۲۱۰) پر حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم فاتحہ کے ساتھ جو آسان ہو پڑھیں، اس میں وما تیسر کے الفاظ ہیں۔

مسند ابی یعلی ج۲ ص۲۳۶ م۱۰۳ (۱۰۷۷) پر حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے لا تجوز صلوٰۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب وشیٔ معھا اس میں وشیٔ معھا کے الفاظ ہیں۔ مسند ابی یعلی کی اس روایت کی سند میں ابوسفیان طریف السعدی پر اگرچہ کچھ جرح موجود ہے، لیکن مستدرک حاکم میں سعید بن مسروق الثوری اس کا تابع موجود ہے۔

فصاعدًا، وما زاد، وما تیسر اور شیٔ معھا کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یہ حکم مقتدی کے لیے نہیں، امام یا منفرد کے لیے ہے، امام ومنفرد ہی فاتحہ اور اس سے زیادہ کی قراءۃ کرتے ہیں جو زیادہ کی قراءۃ کرے فاتحہ کی قراءۃ کا حکم بھی اسی کو ہے، امام اپنی اور تمام مقتدیوں کی جبکہ منفرد اپنی نماز کا ضامن ہوتا ہے اور مقتدی کسی کی بھی نماز کا ضامن نہیں ہوتا۔

۳۵۳ ۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَآءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذًّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَآءَةِ وَاٰخَرُوْنَ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ فِيْهِ مَكْحُوْلٌ وَّهُوَ يُدَلِّسُ ۔ رَوَاهُ مُعَنْعَنًا وَّقَدِ اضْطَرَبَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَعَ ذٰلِكَ قَدْ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ فِيْ طَرِيْقِ مَكْحُوْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ وَهُوَ

---

۳۵۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۹ ج۱ باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتہ ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۵۷ ج۱ باب ماجاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ، جزء القراءۃ للبخاری ص۸ ۔

۳۵۳۔ حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے کہا، نماز فجر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ فرمائی، تو آپ پر قراءۃ ثقیل (بھاری) ہوگئی، جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا "شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟" ہم نے عرض کیا، جی ہاں پڑھتے ہیں، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ نے فرمایا "ایسا نہ کرو، مگر سورۃ فاتحہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں جس نے یہ نہیں پڑھی"۔

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، بخاری نے جزء القراءۃ میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس حدیث (کی سند) میں مکحول ہے اور وہ مدلس[1] ہے، اس نے یہ روایت معنعن[2] نقل کی ہے اور وہ اس کی اسناد میں مضطرب[3] بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مکحول کی سند میں یہ حدیث حضرت عبادہؓ سے نقل کرنے میں محمود بن ربیع کا ذکر صرف اکیلے محمد بن اسحاق نے کیا ہے اور جس سند میں محمد بن اسحٰق اکیلا ہو اس

لَا يُحْتَجُّ بِمَا انْفَرَدَ بِهٖ فَالْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ بِثَلَاثَةِ وُجُوْهٍ۔

۳۵۴۔ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَبْطَأَ عُبَادَةُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْنُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَيُصَلِّيْ اَبُوْنُعَيْمٍ

حدیث سے دلیل نہیں پکڑی جاسکتی، تو یہ حدیث تین طریقہ سے معلول ہے۔

۳۵۴۔ نافع بن محمود بن ربیع الانصاریؓ نے کہا، صبح کی نماز سے حضرت عبادہؓ لیٹ ہوگئے، تو ابونعیم مؤذن نے نماز کھڑی کی۔ ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حضرت عبادہؓ آتے ہیں ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم ابونعیم

۳۵۴۔ یہ حدیث تین اعتبار سے معلول ہے۔

۱؎ اس کی سند میں مکحول دمشقی ہے جو کہ ضعیف ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہے صحابہؓ سے مرسلاً روایت کرتا ہے۔ (میزان الاعتدال ص۱۷۷ ج۴ م۸۷۴۹ و تہذیب التہذیب ص۲۹۲ ج۱۰ وغیرہ)

پھر یہ مدلس اور ضعیف راوی یہ حدیث عَنْ عَنْ کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی عَنْ مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت یا عن مکحول عن نافع بن محمود الخ

جس راوی پر تدلیس ثابت ہو جائے، اگر وہ عادل بھی ہو تب بھی اس کی عَنْ عَنْ کے ساتھ کی ہوئی روایت قبول نہیں ہوتی، چہ جائیکہ مکحول جیسا مدلس راوی جسے ایک جماعت نے ضعیف بھی کہا ہو۔

۲؎ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے، مکحول اس حدیث کی سند میں سخت تذبذب کا شکار ہے، کبھی نافع بن محمود بن ربیع کے واسطہ سے، کبھی محمود بن ربیعؓ کے واسطہ سے اور کبھی محمود عن ابی نعیم کے واسطہ سے روایت نقل کرتا ہے اور بھی کئی طرح کا تذبذب ہے (مزید تفصیل استاذی المحترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کی فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر جامع ومفصل کتاب احسن الکلام ص۹ ج۲ طبع دوم ملاحظہ کریں) اضطراب حدیث میں کمزوری پیدا کرتا ہے۔

۳؎ اس حدیث کی جس سند میں حضرت محمود بن ربیعؓ کا ذکر ہے، وہ اس طرح ہے، عن محمد بن اسحٰق عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت یعنی اس حدیث کی سند میں محمود بن ربیعؓ کا ذکر صرف محمد ابن اسحٰق ہی کرتا ہے، مکحول کا دوسرا شاگرد زید بن واقد جو کہ محمد ابن اسحٰق کی نسبت زیادہ ثقہ ہے ان کا ذکر نہیں کرتا محمد ابن اسحٰق پر کتب اسماء الرجال میں کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص۴۶۸ ج۳ تا ص۴۷۵ م۷۱۹۷) اور جس بات میں محمد بن اسحٰق اکیلا رہ جائے وہ قابل استدلال نہیں رہتی۔

اس طرح یہ حدیث تین اعتبار سے معلول ہے۔

بِالنَّاسِ وَاَقْبَلَ عُبَادَةُ وَاَنَا مَعَهٗ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ اَبِىْ نُعَيْمٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ يَّجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَّجْهَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِىْ يُجْهَرُ فِيْهَا الْقِرَاءَةُ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا لَنَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِىْ يُنَازِعُنِى الْقُرْاٰنَ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَىْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَالْبُخَارِىُّ فِىْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَ

---

۳۵۴ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۱۹ ج۱ باب من ترک القراءۃ فی صلوتہ، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۶ ج۱ باب قراءۃ ام القرآن خلف الامام فیما جہر بہ الامام، جزء القراءۃ للبخاری ص۲۲ برقم ۳۳۔

کے پیچھے صف میں کھڑے ہوگئے، ابونعیم اونچی آواز میں قراءۃ کر رہے تھے، حضرت عبادہؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کردی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا، میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سُنا، جب کہ ابونعیم اونچی آواز سے پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا ہاں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی، جس میں اونچی آواز سے قراءۃ کی جاتی ہے، تو آپ پر قراءۃ غلط ملط ہوگئی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا "کیا تم پڑھتے ہو، جب میں اونچی آواز سے قراءۃ کرتا ہوں؟" ہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا، ہم تو ایسا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "ایسا نہ کرو، میں نے کہا مجھے کیا ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جاتا ہے، جب میں اونچی آواز سے پڑھوں تو سوائے سورۃ فاتحہ کے قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو۔"

یہ حدیث ابو داؤد، نسائی، بخاری نے جزء القراءۃ وخلق افعال العباد میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے

خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَآخَرُوْنَ وَفِيْهِ مَسْتُوْرٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ إِنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فِي الْتِبَاسِ الْقِرَاءَةِ قَدْ رُوِيَ بِوُجُوْهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ۔

۳۵۵۔ وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُوْنَ إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ

اور اس میں ایک راوی مستور الحال ہے۔

نیموی نے کہا، قراءۃ کے خلط ملط ہونے کے بارہ میں حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی حدیث متعدد طریقوں سے روایت کی گئی ہے، سب کے سب ضعیف ہیں۔

۳۵۵۔ ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی، جب آپ نے اپنی نماز پوری فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو، جب کہ امام پڑھ رہا ہوتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے، یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی، ایک صحابی نے یا متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (راوی کو شک ہے) ہم ایسا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "تم ایسا نہ کرو تم

۳۵۴۔ اس حدیث کی سند میں نافع بن محمود بن الربیع الانصاری مجہول الحال ہے۔ (تقریب ص۳۵۵ میزان الاعتدال ص۲۴۲ ج۴ نمبر ۸۹۹۵) امام دارقطنی کا اس حدیث کو حسن کہنا، رفع جہالت کے لیے کافی نہیں، کیونکہ امام دارقطنی کا مذہب راوی کے حال سے جہالت اٹھانے کے لیے جمہور علماء کے خلاف ہے اور ابن حبان کا نافع کو کتاب الثقات میں لکھ دینا بھی رفع جہالت کے لیے کافی نہیں کیونکہ وہ بھی اس معاملہ میں متساہل مشہور ہیں۔ واضح رہے کہ نافع مجہول العین نہیں بلکہ مجہول الحال ہے، یعنی اس کی شخصیت تو معلوم ہے ثقہ غیر ثقہ ہونے میں اس کی حالت معلوم نہیں۔

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَاٰخَرُوْنَ وَاَعَلَّهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاَنَّ هٰذِهِ الطَّرِيْقَ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ ۔

۳۵۶۔ وَعَنْهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَأُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ يَّقْرَأَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

---

۳۵۵ جزء القراءة للبخاریؒ ص۲۳ برقم ۳۵ ، سنن الکبریٰ للبیھقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۶/ج۲ باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق ۔

میں سے کوئی ایک اپنے دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے"۔

یہ حدیث بخاری نے جزء القراءۃ میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، امام بیہقیؒ نے اسے معلول قرار دیا ہے کہ یہ سند غیر محفوظ ہے۔

۳۵۶۔ ابو قلابہ نے بواسطہ محمد بن ابی عائشہ بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" شاید کہ تم پڑھتے ہو، جب کہ امام پڑھ رہا ہوتا ہے، آپ نے یہ بات دو یا تین بار فرمائی (راوی کو شک ہے) صحابہؓ نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم تو ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا" ایسا مت کرو، مگر یہ کہ تم میں سے کوئی سورۃ فاتحہ پڑھ لے"۔

۳۵۵۔ امام بیہقیؒ کی جرح کے علاوہ ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے قراءۃ خلف الامام کے بارہ میں بار بار پوچھ رہے ہیں اور تمام صحابہؓ خاموش ہیں۔ اگر یہ فرض ہوتی، اس کے بغیر نماز ہی نہ ہوتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان بھی کرا دیا ہوتا تو صحابہؓ اسے ضرور پڑھتے اور بیک زبان کہہ دیتے، گھبرانے کی کوئی بات نہ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار پوچھنا اور مزاج شناسانِ نبوت کا لہجہ سمجھ کر گھبرا جانا اور خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہؓ امام کے پیچھے پڑھنے کو نہ تو فرض سمجھتے تھے نہ خود پڑھتے تھے۔

رَوَاهُ اَحمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۳۵۷. وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِاَبِی هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِی نَفْسِكَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِی وَبَيْنَ عَبْدِی نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

۳۵۶ مسند احمد ص۵۷ ج۶

یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے نماز پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، تو وہ نماز ناقص ہے، تین بار فرمایا کہ ناقص ہے، حضرت ابوہریرۃؓ سے کہا گیا، ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (حضرت ابوہریرۃؓ نے) کہا، تم اسے اپنے جی میں پڑھ لو، بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا" اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے صلوٰۃ (فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا، جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۵۶۔ اس حدیث کی سند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ایک شخص کا ذکر ہے اور معلوم نہیں وہ کون ہیں، یہ بات درست ہے کہ تمام صحابہؓ عادل ہیں اور صحابی کا نام معلوم نہ ہونا مضر نہیں، لیکن یہ قانون اس وقت ہے جب ثقہ تابعی صراحت سے یہ کہے کہ میں نے صحابی سے سنا یا صحابی نے بتایا، یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے، یہ روایت عنْ عنْ کے ساتھ ہے۔ اخبرنا حدثنا کی کوئی صراحت نہیں اور نہ ہی صحابی کا نام معلوم ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ صحابی اور تابعی کا زمانہ ایک ہے کیونکہ امام بخاریؒ کے نزدیک عنْ عنْ کے ساتھ روایت اس وقت قابل قبول ہوتی ہے جب ملاقات ثابت ہو اور امام مسلمؒ کے نزدیک زمانہ ایک ہونا شرط ہے، یہاں ایک تو روایت عنْ عنْ کے ساتھ ہے۔ دوسرا زمانہ ایک ہونا ثابت نہیں۔

نیز ابن ابی عائشہ کی روایات زیادہ تر تابعین سے ہیں صحابہؓ سے بہت کم ہیں لہذا اس کی سند میں انقطاع کا احتمال بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت کا مرفوع کے بجائے مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے۔ جیسا کہ مصنفؒ نے التعلیق الحسن میں واضح کیا ہے۔

گویا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو فرض کہنے والوں کے پاس کوئی بھی صریح، صحیح اور مرفوع روایت نہیں، اس میں کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے۔

الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ وَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۷ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۶۹ ج ۱ باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری حمد بیان کی، اور جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب بندہ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، اور جب بندہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ آیت، میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا، اور جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۵۷۔ اپنے جی میں پڑھو، حضرت ابوہریرۃؓ کا قول ہے، مرفوع روایت نہیں، یہاں نفسك کا لفظ بھی غور طلب ہے، دل میں پڑھنے کو قراءۃ نہیں کہا جاتا، قراءۃ کا کم از کم درجہ زبان سے پڑھنا ہے۔ دل کے خیالات قراءۃ نہیں کہلاتے، شریعت میں دل کی غلط باتوں پر گناہ بھی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْهَا اَنْفُسُهَا مَا لَمْ	بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے اس کے دل کی باتوں کو معاف کر دیا ہے

۳۵۸۔ وَعَنْهُ قَالَ اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأُبِهَا وَاسْبِقُهُ فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ اٰمِيْنَ مَنْ وَّافَقَ ذٰلِكَ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ بِهِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَآءَةِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ اُخَرُ عَنِ الصَّحَابَةِ

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الْجَهْرِيَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

۳۵۸ جزء القراءة للبخاریؒ ص۲۳ برقم ۱۵۳۔

۳۵۸۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی وہ پڑھو، اور اس سے آگے نکل جاؤ بلاشبہ وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہے، تو فرشتے آمِيْنَ کہتے ہیں جو اس کے موافق ہوگیا تو یہ اس لائق ہے کہ ان کی دعا قبول ہوجائے"۔

یہ حدیث بخاری نے جزء القراءۃ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

نیموی نے کہا اور اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر آثار بھی موجود ہیں۔

باب۔ امام کے پیچھے جہری[1] نمازوں میں قراءۃ نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اُسے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ (بخاری ج۲ ص۷۹۴) — جب تک کہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں۔

اذا طَلَّقَ فِیْ نَفْسِهٖ فَلَيْسَ بِشَیْءٍ (بخاری ج۲ ص۷۹۴) — جب اپنے جی میں طلاق دی تو وہ کوئی چیز نہیں۔

[1] جہری نمازیں وہ ہیں جن میں امام اونچی آواز سے قراءۃ کرتا ہے۔

۳۵۹۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۳۶۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۳۶۱۔ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ صَلّٰی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً

---

۳۵۹ مسند احمد ص۴۱۵ ج۴، مسلم کتاب الصلٰوۃ ص۱۷۴ ج۱ باب التشہد فی الصلٰوۃ۔

۳۶۰ ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ ص۸۹ ج۱ باب الامام لیصلی من تعود، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۶ ج۱ باب تاویل قولہ اذا قرئ القران، ابن ماجۃ ابواب الصلٰوۃ ص۶۱ باب اذا قرأ الامام فانصتوا، مسند احمد ص۳۷۶ ج۲۔

۳۵۹۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی، آپ نے فرمایا "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہیں امامت کرائے اور جب امام قراءۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ"

یہ حدیث احمد اور مسلم نے نقل کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قراءۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۱۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے بیان کیا کہ ابن اکیمہ نے کہا، میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی، تو آپ نے

نَظُنُّ اَنَّهَا الصُّبحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ ۔

بَابٌ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا

۳۶۲۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَّقْرَأُ خَلْفَهٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّكُمْ قَرَأَ اَوْ اَیُّكُمُ الْقَارِیُٔ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِیْهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۳۶۱ ابن ماجہ کتاب الصلوٰة ص۶۱ باب اذا قرأ الامام فانصتوا ۔

۳۶۲ مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۲ ج۱ باب نہی الماموم عن جهره بالقرأة خلف امامه ۔

فرمایا "کیا تم میں سے کسی نے پڑھا ہے، ایک شخص نے کہا، میں نے، آپ نے فرمایا "میں کہتا ہوں، مجھے کیا ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنا

۳۶۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی، تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے (سورۃ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھنی شروع کر دی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا "تم میں سے کس نے پڑھا" یا فرمایا "تم میں سے کون پڑھنے والا ہے"۔ (راوی کو شک ہے) ایک شخص نے عرض کیا، میں، تو آپ نے فرمایا "میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٣٦٣- وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَةَ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

٣٦٤- وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ - رَوَاهُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِيْ مُسْنَدِهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوَطَّا وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ -

---

٣٦٣ طحاوی کتاب الصلٰوۃ ص۱۴۹ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام، مسند احمد ص۴۵۱ ج۱، کشف الاستار عن زوائد البزار ص۲۳۹ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام برقم ۴۸۸، مسند ابی یعلی ص۴۲۳ ج۸ رقم ۵۰۰۶، مجمع الزوائد ص۱۱۰ ج۲ وقال الهیثمی ورجال احمد رجال الصحیح، مجمع الزوائد ص۱۱۰ ج۲ فتشت ولم أجد فی المعجم الکبیر -

٣٦٤ مؤطا امام محمد ص۹۶ باب القراءۃ فی الصلٰوۃ خلف الامام، طحاوی کتاب الطهارۃ ص۱۴۹ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام، دارقطنی کتاب الصلٰوۃ ص۳۲۳ ج۱ باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام... الخ - بغیة الالمعی فی تخریج الزیلعیؒ حاشیة نصب الرایة ص۷ ج۲

"نقلاً عن مسند احمد بن منیع"

۳۶۳- ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءۃ کرتے تھے، تو آپ نے فرمایا "تم نے مجھ پر قراءۃ خلط کر دی ہے۔"

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۶۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءۃ اس کے لیے قراءۃ ہے۔"

یہ حدیث حافظ احمد بن منیع نے اپنی مسند میں، محمد بن الحسن نے مؤطا میں نیز طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۵۔ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَآءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۳۶۶۔ وَعَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۳۶۷۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقِرَآءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَآءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ۔

---

۳۶۵ مؤطا امام مالک، کتاب الصلوۃ ص۶۸ باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر بہ۔

۳۶۶ مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ ص۶۶ باب ماجاء فی ام القرآن، ترمذی ابواب الصلوۃ ص۱/۴۲ باب ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جہر بالقراءۃ، طحاوی کتاب الصلوۃ ص۱/۱۲۹ باب القراءۃ خلف الامام۔

۳۶۵۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا "تم میں سے کوئی جب امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو اسے امام کی قراءۃ کافی ہے اور جب وہ اکیلا پڑھے تو قراءۃ کرے اور حضرت عبداللہ (ابن عمرؓ) امام کے پیچھے قراءۃ نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث مالکؒ نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۶۔ وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، "جس شخص نے ایک رکعت پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی، تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو"

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۷۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءۃ کے بارہ میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا "کسی چیز میں بھی امام کے ساتھ قراءۃ نہیں"۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ ـ

۳۶۸ـ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَقَالُوْا لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ ـ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ـ

۳۶۹ـ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَّسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ ـ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ـ

۳۷۰ـ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ

---

۳۶۷ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۵ ج۱ باب سجود التلاوۃ ـ

۳۶۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۱ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام ـ

۳۶۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۱ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام، المعجم الکبیر للطبرانی ص۳۰۳ ج۹ رقم ۹۳۱۱ ـ

یہ حدیث مسلم نے باب سجود التلاوۃ میں نقل کی ہے ـ

۳۶۸ـ عبید اللہ بن مقسم نے کہا ہے میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو ان سب نے کہا "کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے قراءۃ نہ کی جائے"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ـ

۳۶۹ـ ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا، قراءۃ کے وقت خاموش رہو، بلاشبہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے اور تمہیں اس میں امام کفایت کرے گا"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ـ

۳۷۰ـ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا "کاش وہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا منہ

۳۶۹ـ یہ روایت اسی طرح المعجم الکبیر للطبرانی ص۳۰۳ ج۹ رقم ۹۳۱۱ میں بھی ہے۔ علامہ ہیثمی کہتے ہیں رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہ موثقون (مجمع الزوائد ص۱۱۱ ج۲)

خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِىءَ فُوهُ تُرَابًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۷۱۔ وَعَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۷۲۔ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ صَلٰوةٍ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هٰذَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَّفِي الْبَابِ آثَارُ التَّابِعِينَ رحمہم اللہ۔

۳۷۰ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۰ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام۔

۳۷۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۱ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام۔

۳۷۲ دارقطنی کتاب الصلوٰۃ ص۳۳۲ ج۱ باب ذکر قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام... الخ، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۸ ج۱ باب القراءۃ خلف الامام، مسند احمد ص۴۴۸ ج۶۔

مٹی سے بھر دیا جائے"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۷۱۔ ابوجمرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا "کیا میں قراءۃ کروں جب کہ امام میرے آگے ہو؟ تو انہوں نے کہا، نہیں"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۷۲۔ کثیر بن مرۃ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! کیا ہر نماز میں قراءۃ ہے، آپ نے فرمایا، ہاں، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ تو ضروری ہو گئی، تو ابوالدرداء نے کہا، اے کثیر! میں اُن کے پہلو میں تھا "میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کو جماعت کرائے تو وہ ان کی طرف سے کافی ہے"۔

یہ حدیث دارقطنی، طحاوی، احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے اور اس سلسلہ میں تابعین رضوان اللہ علیہم کے آثار موجود ہیں۔

بَابُ تَأْمِيْنِ الْإِمَامِ

۳۷۳۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۳۷۴۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ

---

۳۷۳ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۸ ج۱ باب جهر الامام بالتامين، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۶ باب التسبيح والتحميد والتامين، ترمذی ابواب الصلوٰة ص۵۸ ج۱ باب ماجاء فی فضل التامين، ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۱۳۵ ج۱ باب التامين وراء الامام، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۷ ج۱ باب جهر الامام بآمين، ابن ماجة کتاب الصلوٰة ص۶۱ باب الجهر بآمين، مسند احمد ص۴۵۹ ج۲۔

باب۔ امام کا آمین کہنا

۳۷۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بلاشبہ جس کی آمین امام کی آمین کے موافق ہوگئی، تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۷۴۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے، تو تم آمین کہو، بلاشبہ جس کا قول (آمین کہنا)، ملائکہ کے قول کے مشابہ ہوگیا، اس

وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ ۔

۳۷۵۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۳۷۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ

۳۷۴ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۸ ج۱ باب جهر الامام بالتامین، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۶ ج۱ باب التسمیع والتحمید والتامین۔

۳۷۵ مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۴ ج۱ باب التشهد فی الصلوٰة۔

کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم میں بھی اس جیسی روایت ہے۔

۳۷۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک لمبی حدیث میں کہا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، ہم سے ہماری سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی اور فرمایا "جب تم نماز پڑھنے لگو، تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک تمہیں امامت کرائے، جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۷۶۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو، بلاشبہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، پس جس کا آمین کہنا،

وَاَنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَقُوْلُ اٰمِیْنَ وَاَنَّ الْاِمَامَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَأْمِیْنُہٗ تَأْمِیْنَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

بَابُ الْجَھْرِ بِالتَّامِیْنِ

۳۷۷۔ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ رَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَھُوَ حَدِیْثٌ مُّضْطَرِبٌ۔

۳۷۶ مسند احمد ص۲۳۳ ج۲، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۷ ج۱ باب جہر الامام بآمین۔، سنن دارمی کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۷ ج۱ باب فی فضل التامین۔

۳۷۷ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۳۵ ج۱ باب التامین وراء الامام، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۵۷ ج۱ باب ماجاء فی التامین۔

فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگیا، اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔"

یہ حدیث احمد، نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ اُونچی آواز سے آمین کہنا

۳۷۷۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھتے تو آمین کہتے، اس کے ساتھ آواز بلند فرماتے۔"

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ حدیث مضطرب ہے۔

۳۷۷۔ ممکن ہے کہ اس قدر بلند آواز نہ ہو جس قدر تکبیر، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے میں ہوتی ہے، بلکہ معمولی بلند ہو کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں نے سن لیا ہو، جیسا کہ علقمہ کہتے ہیں "میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے انہیں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پڑھتے ہوئے سُنا

۳۷۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ اٰمِيْنَ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

۳۷۹۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

۳۷۸ مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰۃ ص۲۲۳ ج۱ باب کان اذا فرغ من ام القرآن... الخ، دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۳۳۵ ج۱ باب التامین فی الصّلوٰۃ... الخ۔

۳۷۸۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی قراءۃ سے فارغ ہوتے آواز بلند فرماتے اور آمین کہتے۔"

یہ حدیث دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۳۷۹۔ ابوعبداللہ بن عم ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃؓ نے کہا، لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا

اس سے میں نے سمجھ لیا کہ وہ سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے ہیں۔"

عبداللہ بن زیاد کہتے ہیں "میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دن کی ایک نماز میں قراءۃ سنی اور عبداللہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر میں حضرت عبداللہؓ کے پہلو میں کھڑا تو انہیں پڑھتے ہوئے سنا" حمید اور عثمان البتی کہتے ہیں "ہم نے حضرت انسؓ کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی انہیں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھتے ہوئے سنا۔

علامہ ہیثمیؒ نے یہ تمام روایات طبرانی کبیر کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد ان تمام کے بارہ میں کہا ہے ان کے راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۶ ج۲) باب القراءۃ فی الظہر والعصر۔

حضرت وائل بن حجرؓ کی یہ روایت جو سفیان کے طریق سے ہے اس میں رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ (آواز بلند کی) یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں، یہی روایت شعبہ کے طریق سے ہے اس میں اَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ (آواز آہستہ کی) کے الفاظ ہیں اور یہ دونوں راوی ثقہ ہونے میں ہم پلہ ہیں۔ یہی روایت طبرانی کبیر میں ہے اس میں تین بار کا ذکر ہے، علامہ ہیثمیؒ کہتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد ص۱۱۳ ج۲) حضرت وائل بن حجرؓ کی ایک روایت میں رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اٰمِيْن کا ذکر ہے (مجمع الزوائد ص۱۱۳ ج۲) یعنی کسی میں رَفَعَ کسی میں اَخْفٰی کسی میں تین بار کسی میں رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ہے انہی مختلف الفاظ کی وجہ سے مصنف نے اسے مضطرب کہا ہے۔

۳۷۸۔ دارقطنی اور مستدرک دونوں کی سند میں اسحٰق بن ابراہیم بن العلاء الزبیدی الحمصی بن زبریق ہے جو جھوٹا اور بہت زیادہ وہمی ہے (میزان الاعتدال ص۱۸۱ ج۱ نمبر۳۰۷، تقریب التہذیب ص۲۷)

قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِينَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَ اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ -

۳۸۰ ـ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعَتْهُ وَهِيَ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ رَوَاهُ ابْنُ رَاهْوَيْهِ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْهِ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ -

۳۷۹ ابن ماجه کتاب الصّلوٰة ص۶۲ باب الجهر بآمين۔

۳۸۰ المعجم الكبير للطبرانی ص۱۵۸ ج۲۵ رقم ۳۸۳ ، الدراية كتاب الصلوٰة ص۱۳۹ ج۱ باب صفة الصّلوٰة نقلاً ابن راهويه۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے تو آمین کہتے، یہاں تک کہ پہلی صف والے سن لیتے، یہاں تک کہ اس کے ساتھ مسجد گونج اٹھتی"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۳۸۰۔ ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہا، تو آپ نے آمین کہی، جسے میں نے سنا، حالانکہ میں عورتوں کی صف میں تھی۔

یہ حدیث ابن راہویہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس (کی سند) میں اسمٰعیل بن مسلم المکی ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔

۳۷۹۔ اس حدیث کی سند میں بشر بن رافع ابوالاسباط النجرانی ہے جو جھوٹا اور من گھڑت حدیثیں بیان کرنے والا ہے (میزان الاعتدال ص۳۱۷ ج۱ م۱۱۹۴)

۳۸۰۔ اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم المکی ہے۔ جو کہ ضعیف راوی ہے۔ (میزان الاعتدال ص۲۴۹ ج۱ ۹۴۵)

قَالَ النِّيْمَوِيُّ لَمْ يَثْبُتِ الْجَهْرُ بِالتَّامِيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ رضی اللہ عنہم وَمَا جَاءَ فِي الْبَابِ فَهُوَ لَا يَخْلُوْ مِنْ شَيْءٍ ۔

بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِالتَّامِيْنِ قَالَ عَطَاءٌ آمِيْنَ دُعَاءٌ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۔

۳۸۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

نیموی نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم سے اونچی آواز سے آمین کہنا ثابت نہیں، اور جو روایات اس سلسلہ میں آئی ہیں۔ وہ کسی نہ کسی چیز (ضعف) سے خالی نہیں ہیں۔

باب۔ آمین اونچی نہ کہنا

عطاء نے کہا، آمین دعا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اپنے پروردگار کو عاجزی اور آہستگی سے پکارو"۔

۳۸۱۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے، امام سے جلدی نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے، تو تم رکوع کرو اور جب وہ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی جس نے اس کی تعریف کی)

کہے تو تم کہو

حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ يُسْتَفَادُ مِنْهُ اَنَّ الْاِمَامَ لَا يَجْهَرُ بِاٰمِيْنَ ۔

۳۸۲۔ وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَاَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَيْهِمَا اَوْ فِيْ رَدِّهٖ عَلَيْهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ

---

۳۸۱ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۴ ج۱ باب ائتمام المأموم بالامام ۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا اس حدیث سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ امام آمین اونچی آواز سے نہ کہے۔

۳۸۲۔ حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے آپس میں مباحثہ کیا، حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے (یعنی قراءۃ کے درمیان خاموش ہونا) یاد کیے ہیں، ایک سکتہ جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے، اور ایک سکتہ جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی قراءۃ سے فارغ ہوتے، یہ بات حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے یاد کی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، دونوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لکھا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جو خط ان کی طرف لکھا یا جو جواب انہیں بھیجا اس میں یہ تھا کہ سمرۃ رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔

رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَالِحٌ ۔

۳۸۳۔ وَعَنْہُ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا صَلّٰی بِھِمْ سَکَتَ سَکْتَتَیْنِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سَکَتَ اَیْضًا ھُنَیَّۃً فَاَنْکَرُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَکَتَبَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَکَتَبَ اِلَیْھِمْ اُبَیٌّ اَنَّ الْاَمْرَ کَمَا صَنَعَ سَمُرَۃُ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۳۸۴۔ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِھَا صَوْتَہٗ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی

۳۸۲ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۱۳ ج ۱ باب السکتۃ عند الافتتاح ۔
۳۸۳ مسند احمد ص ۲۳ ج ۵ ، سنن دار قطنی کتاب الصّلوٰۃ ص ۳۳۶ ج ۱ باب موضع سکتات ... الخ ۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صالح ہے ۔

۳۸۳۔ حسن سے روایت کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دو دفعہ خاموش ہوتے ، جب نماز شروع کرتے اور جب وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے تو بھی تھوڑی دیر خاموش ہو جاتے ، لوگوں نے اس بات کا ان پر انکار کیا ، انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ معاملہ ایسے ہی ہے جیسا سمرۃ نے کیا ہے ۔

یہ حدیث احمد اور دار قطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۳۸۴ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ، جب آپ نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھا تو آمین کہی ، اس کے ساتھ اپنی آواز کو آہستہ کیا ، اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا ، اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا ۔

وَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ـ وَفِيْ مَتْنِهٖ اِضْطِرَابٌ ـ

۳۸۵ـ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِاٰمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ـ

۳۸۶ـ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ خَمْسٌ يُّخْفِيْهِنَّ الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰمِيْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ـ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ـ

۳۸٤ مسند احمد ص۳۱٦ ج۴، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۵۸ ج۱ باب ماجاء فی التامین، ابوداؤد الطیالسی ص۱۳۸ برقم ۱۰۲۴، دارقطنی کتاب الصلوٰۃ ص۳۳۴ ج۱ باب التامین فی الصلوٰۃ، مستدرک حاکم کتاب التفسیر ص۲۳۲ ج۲ باب آمین یخفض الصوت۔

۳۸۵ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۰ ج۱ باب قراءۃ بسم اللہ فی الصلوٰۃ۔

۳۸٦ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص۸۷ ج۲ باب ما یخفی الامام۔

یہ حدیث احمد، ترمذی، ابوداؤد الطیالسی، دارقطنی، حاکم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، اس کی اسناد صحیح اور متن میں اضطراب ہے۔

۳۸۵۔ ابووائل نے کہا، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، تعوذ (اعوذ باللہ) اور آمین اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی اور ابن جریر نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۳۸٦۔ ابراہیم نے کہا "پانچ چیزوں کو امام آہستہ کہے، سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَعَوُّذ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آمین اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْأَوَّلَيْنِ

۳۸۷۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَالَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۳۸۸۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ۔

---

۳۸۷ بخاری کتاب الاذان صہ ۱/۱ باب یقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب، مسلم کتاب الصلوٰۃ صہ ۱/۱۸۵ باب القراءۃ فی الظھر والعصر۔

۳۸۸ بخاری کتاب الاذان صہ ۱/۱۰۵ باب الجھر فی المغرب، مسلم کتاب الصلوٰۃ صہ ۱/۱۸۷ باب القرأۃ فی الصبح، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ صہ ۱/۱۱ باب قدر القراءۃ فی المغرب نسائی کتاب الافتتاح صہ ۱/۱۵۴ باب القراءۃ فی المغرب بالطور، ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ صہ ۶۰ باب القراءۃ فی صلوٰۃ المغرب، مسند احمد صہ ۴/۸۴ ۔

باب۔ پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا

۳۸۷۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں اور آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ تلاوت فرماتے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے، پہلی رکعت میں قراءۃ لمبی فرماتے، جتنی کہ دوسری رکعت میں لمبی نہ فرماتے، اسی طرح عصر اور صبح میں فرماتے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۸۸۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔" یہ حدیث ترمذی کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ۔ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۳۹۰۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِی الْعِشَآءِ فِیْ اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۳۹۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَکَوْكَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتَّی الصَّلٰوۃَ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ

---

۳۸۹ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۵۴ ج۱ باب القراءۃ فی المغرب بالمص ۳

۳۹۰ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۵ ج۱ باب الجھر فی العشآء، مسلم کتاب الصلوۃ ص۱۸۶ ج۱ باب القراءۃ فی العشآء۔

۳۸۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ اعراف تلاوت فرمائی اور اسے دو رکعتوں میں تقسیم کیا۔"

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، تو عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک میں (سورۃ) وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ تلاوت فرمائی۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۹۱۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا "لوگوں نے ہر چیز یہاں تک کہ نماز میں بھی تمہاری شکایت کی ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا "مگر میں تو پہلی دو رکعتوں میں (قراءۃ) لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر اور میں اس میں کوتاہی نہیں کرتا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اقتداء

اللّٰہِ ﷺ قَالَ صَدَقْتَ ذَالِکَ الظَّنُّ بِکَ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

۳۹۲ ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَمَا تَیَسَّرَ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْیَعْلٰی وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّکُوْعِ

۳۹۳ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ

۳۹۱ بخاری کتاب الاذان ص ۱۰۶ ج ۱ باب یطوّل فی الاولیین ... الخ ، مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۸۶ ج ۱ باب القراءۃ فی الظھر والعصر ۔

۳۹۲ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۱۸ ج ۱ باب من ترک القراءۃ فی صلوتہ ، مسند احمد ص ۳ ج ۳ ، مسند ابی یعلی ص ۴۱۷ ج ۲ رقم الحدیث ۱۲۳۶ ، صحیح ابن حبان ص ۱۴۷ ج ۴ رقم ۱۷۸۷ ۔

کی ہے، حضرت عمرؓ نے کہا "تم نے سچ کہا، میرا تمہارے بارہ میں یہی خیال تھا"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۳۹۲ ۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا "ہم سے کہا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور جو (قرآن پاک میں سے) آسان ہو پڑھیں"
یہ حدیث ابوداؤد، احمد، ابویعلی اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

باب ۔ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے

۳۹۳ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے، اپنے دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے، جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَّقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ وَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى أَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ وَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَادَامَ حَيًّا

۳۹۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ

---

۳۹۳ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۲ ج۱ باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی ... الخ، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۹ ج۱ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ... الخ ۔

دونوں ہاتھ بھی اسی طرح اٹھاتے، اور فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور آپ سجدہ میں ایسا نہیں فرماتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس سلسلہ میں ابوحمید الساعدیؓ، مالک بن الحویرثؓ، وائل بن حجرؓ، علیؓ اور ان کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہؓ سے روایات موجود ہیں۔

باب۔ جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ہاتھ اٹھانے پر ہمیشگی کی ہے جب تک آپ زندہ رہے

۳۹۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں

رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ بَلْ مَوْضُوْعٌ۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۳۹۵۔ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ

۳۹۴۔ نصب الرأية كتاب الصلوٰة ص۴۰۹ ج۱ ، والدراية ص۱۵۳ ج۱، وتلخيص الحبير ص۲۱۸ ج۱ ، نقلاً عن البيهقيؒ۔

ہاتھ اٹھاتے اور جب آپ رکوع فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے، اور آپ سجدہ میں ایسا نہیں فرماتے تھے، آپ کی نماز اسی طرح رہی، یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔"
یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے، اور یہ حدیث ضعیف بلکہ من گھڑت ہے۔

باب۔ دو رکعتوں سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا

۳۹۵۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، جب

۳۹۴۔ اس حدیث کی سند میں دو راوی من گھڑت حدیثیں بیان کرنے والے ہیں۔
۱۔ عبدالرحمٰن بن قریش بن خزیمہ ہروی (میزان الاعتدال ص۵۸۲ ج۲ م۴۹۴۱) ۲۔ عصمۃ بن محمد الانصاری (میزان الاعتدال ص۶۸ ج۳ م۵۶۳۱)

اس مسئلہ پر مزید معلومات کے لیے علامہ ہاشم سندھیؒ کا رسالہ کشف الرین جسے استاذی المحترم حضرت مولانا حافظ عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ ایم اے نے نہایت شاندار عام فہم اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے اور محترم ساتھی حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی مدظلہ کی کتاب نور الصباح کا مطالعہ کافی مفید ہوگا۔

وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

۳۹۶۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلٰوتِهٖ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۳۹۵ بخاری کتاب الاذان ص ۱۰۲/۱۶ باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین ۔
۳۹۶ نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۶۵/۱۶۰ باب رفع الیدین للسجود ۔

رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابن عمرؓ یہ عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی عمل فرماتے تھے۔)

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ سجدہ کے وقت ہاتھ اٹھانا

۳۹۶۔ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نے اپنی نماز میں رکوع فرمایا اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھایا، جب سجدہ فرمایا اور جب سجدہ سے سر مبارک اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر فرمایا۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے، اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَعِنْدَ التَّكْبِيرِ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۹۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ

---

۳۹۷ مسند ابی یعلی ص ۳۹۹/۶ برقم ۹۹۷ (۳۷۵۲)، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۲۳۵/۱ باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۱/۲ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔

۳۹۸ المعجم الاوسط ص ۳۹/۱ برقم ۱۶، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۲/۲ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔

۳۹۹ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۲ باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع۔

۳۹۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

یہ حدیث ابویعلی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی تکبیر اور اس تکبیر کے وقت جب کہ سجدہ کرنے کے لیے جھکتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، جب کہ آپ نماز شروع فرماتے اور جب آپ رکوع فرماتے اور جب آپ سجدہ فرماتے

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، مگر اسمٰعیل بن عیاش اور وہ صدوق ہے

ثِقَاتٌ اِلَّا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَهُوَ صَدُوْقٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ كَلَامٌ۔

۴۰۰۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَهٗ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّيْنَ فَحَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَرٰى اَبَاكَ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ وَعَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّمَا رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۰۱۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

---

۴۰۰ سننِ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۹۱ ج۱ باب ذکر التکبیر و رفع الیدین عند الافتتاح۔

۴۰۱ جزء رفع الیدین للبخاری مترجم ص۶۸۔

البتہ شامیوں کے علاوہ دوسرے محدثین سے اس کی روایت میں کلام ہے۔

۴۰۰۔ حصین بن عبدالرحمٰن نے کہا، ہم ابراہیم (نخعیؒ) کے پاس گئے، تو عمرو بن مرہ نے کہا، ہم نے حضرمیین کی مسجد میں نماز پڑھی، تو علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع فرماتے، رکوع اور سجدہ فرماتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، ابراہیمؒ نے کہا "میرے خیال میں تو تمہارے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ایک دن دیکھا، تو ان سے یہ بات یاد کر لی، عبداللہؓ نے یاد نہیں کی، پھر ابراہیمؒ نے کہا" رفع یدین صرف نماز کے شروع میں ہی ہے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۰۱۔ یحییٰ بن ابی اسحٰق نے کہا "میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ النِّيمَوِيُّ لَمْ يُصِبْ مَنْ جَزَمَ بِأَنَّهُ لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى نَسْخِهِ فَلَيْسَ لَهُ دَلِيلٌ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِثْلَ دَلِيلِ مَنْ قَالَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ۔

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي غَيْرِ الْإِفْتِتَاحِ

۴۰۲۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ

یہ حدیث بخاری نے جزء رفع یدین میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا "یقیناً یہ بات صحیح نہیں ہے کہ سجدہ کے وقت رفع یدین میں کوئی چیز ثابت نہیں، اور جس نے اسے منسوخ قرار دیا ہے، تو اس کے لیے اس کے اس دعویٰ پر اور کوئی دلیل نہیں، مگر جیسی دلیل اس شخص کی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرو۔

باب۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا

۴۰۲۔ علقمہ نے کہا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز نہ پڑھاؤں، انہوں نے نماز پڑھی تو پہلی بار کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔"

۴۰۱۔ قولہ لَا يَثْبُتُ الخ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ فرماتے ہیں۔" رفع یدین بہت سی روایات سے ثابت ہے اور خفض (جھکنے) و رفع (اٹھنے) میں ثابت ہے، اس کے بعد اس میں بالاتفاق بین الائمۃ الاربعۃ نسخ ہوا ہے۔ اب جھگڑا اس میں صرف یہ ہے کہ کتنا منسوخ ہے اور کتنا باقی ہے (تقریر بخاری ص ۱۰۲ ج ۳)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی تقریر بخاری جسے مکتبۃ الشیخ کراچی نے شائع کیا ہے میں ص ۹۸ ج ۳ سے ص ۱۰۶ تک مسئلہ رفع یدین پر انتہائی مفید بحث ہے، مسئلہ سمجھنے کے لیے اس کا مطالعہ کافی اہم ہے۔

اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

۴۰۳۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ ۔

۴۰۴۔ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

---

۴۰۲ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۰۹ ج۱ باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۵۹ ج۱ باب رفع اليدين عند الركوع، نسائی کتاب الصّلوٰة ص۱۶۱ ج۱ باب رفع اليدين والرخصة فی ترك ذلك ۔

۴۰۳ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۱۵۶ ج۱ باب التكبيرات، مصنف ابن ابی شيبة، کتاب الصّلوٰة ص۲۳۷ ج۱ باب من كان يرفع يديه فی اوّل تكبيرة ثم لا يعود ۔

۴۰۴ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۱۵۴ ج۱ باب التكبيرات، مصنف ابن ابی شيبة، کتاب الصّلوٰة ص۲۳۶ ج۱ باب من كان يرفع يديه ... الخ، سنن الكبرٰی للبيهقی کتاب الصّلوٰة ص۸۰ ج۲ من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح ۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۳۔ اسود نے کہا "میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور یہ اثر صحیح ہے۔

۴۰۴۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے بیان کیا کہ "بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں اپنے ہاتھ اٹھاتے، پھر اس کے بعد نہ اٹھاتے"

یہ حدیث طحاوی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

٤٠٥- وَعَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمْ يَكُنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَسَنَدُهٗ صَحِيْحٌ.

٤٠٦- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

٤٠٧- وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَاَصْحَابُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ

---

٤٠٥ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۱۵۵ ج۱ باب التکبیرات، مصنّف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۲۳۷ ج۱ باب من کان یرفع یدیہ ....الخ - معرفۃ السنن والآثار کتاب الصّلٰوۃ ص۴۲۹ ج۲ رقم الحدیث ۳۳۰۸ -

٤٠٦ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۱۵۶ ج۱ باب التکبیرات، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۲۳۶ ج۱ باب من کان یرفع یدیہ ... الخ -

---

۴۰۵- مجاہد نے کہا، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ صرف نماز کی پہلی تکبیر میں ہی ہاتھ اٹھاتے تھے۔"

یہ حدیث طحاوی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے معرفت (کتاب کا نام ہے) میں نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۴۰۶- ابراہیم نے کہا "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نماز کی کسی چیز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے شروع کے"
یہ حدیث طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

۴۰۷- ابو اسحٰق نے کہا، حضرت عبداللہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھی اپنے ہاتھ صرف نماز کے شروع میں ہی اٹھاتے تھے" وکیع (راوی) نے کہا، پھر نہیں اٹھاتے تھے۔

وَكِيعٌ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ - رَوَاهُ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ. وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

قَالَ النِّيمَوِيُّ الصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم وَمَنْ بَعْدَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ رضی اللہ عنہم فَلَمْ يَثْبُتْ عَنْهُمْ رَفْعُ الْاَيْدِيْ فِيْ غَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ

۴۰۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ

۴۰۷ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۲۳۶ ج۱ باب من کان یرفع یدیہ ...الخ.

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے اس مسئلہ میں اختلاف کرتے رہے ہیں۔ بہرحال چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم (حضرت صدیق اکبرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ) سے یہ ثابت نہیں کہ وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے ہوں۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

باب۔ رکوع، سجدہ اور اٹھتے وقت تکبیر (کہنا)

۴۰۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے، جب کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے پشت اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر آپ کھڑے ہوتے (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے، پھر جب سجدہ کے لیے) جھکتے تو تکبیر کہتے پھر

يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۴۰۹- وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّيْ لَأُشْبِهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۰- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ

---

۴۰۸ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب التکبیر اذا قام من السجود، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۹ ج۱ باب اثبات التکبیر فی کل خفض... الخ۔

۴۰۹ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب اتمام التکبیر فی الرکوع۔

جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر تکبیر کہتے، جب سجدہ فرماتے، پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر آپ اسی طرح اپنی پوری نماز میں کرتے، یہاں تک کہ آپ اپنی نماز پوری فرما لیتے اور جب دو رکعتوں پر بیٹھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۰۹۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے تھے، تو وہ جب بھی (نماز میں) جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے اور جب سلام پھیرتے تو کہتے "میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھاتا ہوں۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۱۰۔ ابوسعید بن الحارث نے کہا، ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، تو بلند آواز سے تکبیر

فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَّخَفْضٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۴۱۲۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثٌ كَانَ يَفْعَلُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً وَّكَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ

۴۱۰ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۴ ج۱ باب یکبر وھو ینھض من السجدتین۔

۴۱۱ مسند احمد ص۳۸۶ ج۱، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۶۲ ج۱ باب التکبیر للسجود، ترمذی ابواب الصلوٰة ص۵۹ ج۱ باب ماجاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود۔

کہی، جب کہ اپنا سر سجدہ سے اٹھایا اور جب سجدہ فرمایا، جب سجدہ سے سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے۔" اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۱۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اٹھتے، جھکتے، کھڑے ہوتے، اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔"

یہ حدیث احمد، نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۱۲۔ حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ نے کہا "تین چیزیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، لوگوں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے، آپ قراءة سے پہلے تھوڑی دیر چپ رہتے اور آپ ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے۔"

رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ هَيْئَاتِ الرُّكُوْعِ

۴۱۳۔ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّىَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَىَّ فَنَهَانِىْ اَبِىْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ اُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۴۱۴۔ وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَكَعَ فَجَافٰى

---

۴۱۲ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۴۱ ج۱ باب رفع الیدین مدًّا ۔

۴۱۳ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب وضع الاکف علی الرکب فی الرّکوع ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۲ ج۱ باب الندب الی وضع الایدی ... الخ ، ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۵۹ ج۱ باب ماجاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرّکوع ، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۵۹ ج۱ باب التطبیق ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۲۶ ج۱ باب تفریع ابواب الرکوع والسجود.. الخ ابنِ ماجۃ کتاب الصّلوٰة ص۶۳ باب وضع الیدین علی الرکبتین ، مسند احمد ص ۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ رکوع کی حالتیں

۴۱۳۔ مصعب بن سعد نے کہا ، میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی ، تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ بند کرکے اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیے ، مجھے میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے منع کیا اور کہا ہم ایسا کرتے تھے ، تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور ہمیں کہا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھیں ۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے ۔

۴۱۴۔ ابو مسعود عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ (بغل سے) دور رکھے اور اپنے

يَدَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِنْ وَّرَآءِ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۴۱۵۔ وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَوْصُبَّ عَلٰى ظَهْرِهٖ مَاءٌ لَّاسْتَقَرَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

---

۴۱۴ مسند احمد ص۱۲۰ ج۴، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۲۶ ج۱ باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۵۹ ج۱ باب مواضع اصابع الیدین فی الرکوع۔

۴۱۵ المعجم الاوسط ص۳۱۶ ج۱ برقم ۵۶۷۲ مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۲۳ ج۲ باب صفۃ الرکوع نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر وابی یعلیٰ۔

ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو اپنے گھٹنوں کے سامنے حصہ پر کھول کر رکھا اور فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ کو اسی طرح نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے"۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۱۵۔ حضرت ابوبرزہ الاسلمیؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو اگر ان کی پشت مبارک پر پانی بہادیا جاتا، وہ ٹھہر جاتا (یعنی پشت مبارک ہموار رکھتے)۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ الْاِعْتِدَالِ وَالطَّمَانِيْنَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۴۱۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَحْسَنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

باب۔ رکوع اور سجدہ میں اعتدال

۴۱۶۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص نے آکر نماز پڑھی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔" وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا، آپ نے فرمایا "لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی" آپ نے تین بار ایسے ہی فرمایا، اس نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر طریقہ پر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے سکھا دیں تو آپ نے فرمایا "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر تمہیں قرآن پاک میں سے جو آسان ہو، پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک جب تمہیں رکوع کی حالت میں اطمینان ہو جائے، تو اٹھو یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ تمہیں سجدہ کی حالت میں اطمینان ہو جائے، پھر (سجدہ سے) اٹھو، یہاں تک کہ تمہیں بیٹھے ہوئے اطمینان ہو جائے، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ تمہیں سجدہ کی حالت میں اطمینان ہو جائے، پھر تمام نمازیں اسی طرح کرو۔"

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۱۷۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۱۸۔ وَعَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى قَرِيبًا مِّنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَنَحْوِ مَا صَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى

---

۴۱۶ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ، مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۷۰ ج۱ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ... الخ۔

۴۱۷ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب حد اتمام الرکوع... الخ، مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۸۹ ج۱ باب اعتدال ارکان الصّلٰوۃ وتخفیفہا فی تمام۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۱۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ اور دو سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب آپ اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے سوائے قیام اور قعود (یعنی تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھنا) کے تقریباً برابر ہوتا تھا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۱۸ حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کے قریب نماز پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا کر آپ کو سلام کہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنی نماز لوٹاؤ بلا شبہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ اس نے لوٹ کر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ کر آپ کو سلام کہا، آپ نے فرمایا اپنی نماز لوٹاؤ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْكَ عَلٰی رُکْبَتَیْكَ وَامْدُدْ ظَھْرَكَ وَمَکِّنْ رُکُوْعَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِھَا فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَکِّنْ لِّسُجُوْدِكَ فَاِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِكَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَّسَجْدَۃٍ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

۴۱۹۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَسْوَأُ النَّاسِ سَرَقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ

---

۴۱۸ مسند احمد ص ۳۴۰ ج ۴ ۔

بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی" اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ مجھے سکھلائیں، تو آپ نے فرمایا "جب تم قبلہ کی طرف منہ کرلو تو تکبیر کہو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو، پھر (قرآن پاک میں سے) جو چاہو پڑھو، جب تم رکوع کرو، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھو، اپنی پشت پھیلا دو، اور اپنا رکوع اطمینان سے کرو، جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت سیدھی کردو، یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں پر آجائیں اور جب تم سجدہ کرو، اپنا سجدہ اطمینان سے کرو (اور جب سجدہ سے) اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح ہر رکوع اور سجدہ میں کرو"

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۱۹۔ حضرت ابوقتادہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوری کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ اپنی نماز میں چوری

يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا وَلَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَلَا فِي السُّجُوْدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

۴۲۰۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهٖ رَجُلًا لَا يُقِيْمُ صَلٰوتَهٗ يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلٰوةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۴۱۹ مسند احمد ص ۳۱۰ ج ۵، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۴۲ ج ۳ رقم ۳۲۸۳، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ ص ۲۲۹ ج ۱ باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب، مجمع الزوائد ص ۱۲۰ ج ۲ باب ماجاء فی الرکوع والسجود۔

۴۲۰ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۳ باب الرکوع فی الصلوٰۃ۔

کیسے کرتا ہے، آپ نے فرمایا "نماز میں رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا، رکوع اور سجدہ میں اپنی پُشت سیدھی نہیں رکھتا۔"

یہ حدیث احمد، طبرانی نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے۔ اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

۴۲۰۔ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ اور یہ وفد میں سے تھے، نے کہا "ہم نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی، آپ نے گوشۂ چشم سے خفیف نظر سے ایک شخص کو دیکھا، جو اپنی نماز کو سیدھا نہیں کر رہا تھا یعنی رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کی، تو فرمایا، "اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔"

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَجْدَةٌ مِّنْ سُجُوْدِ هٰؤُلَاءِ اَطْوَلُ مِنْ ثَلَاثِ سَجَدَاتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۴۲۲۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ اَمَّنَا فَلْيُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنَّ فِيْنَا الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَعَابِرَ سَبِيْلٍ وَذَا الْحَاجَةِ هٰكَذَا كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۴۲۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَكَعَ

۴۲۱ مسند احمد ص ۱۰۶ ج ۲۔

۴۲۲ مسند احمد ص ۲۵۷ ج ۴۔

۴۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے سجدوں میں سے ایک سجدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سجدوں سے زیادہ لمبا ہے۔

یہ حدیث احمد، طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۲۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا "جو ہمیں امامت کرائے تو وہ رکوع وسجود پورا کرے، بلاشبہ ہم میں کمزور، بوڑھے، مسافر اور ضرورت مند لوگ موجود ہوتے ہیں، ہم اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ رکوع اور سجدہ میں کیا کہا جائے

۴۲۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی، آپ نے رکوع

فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۴۲۴۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْهَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْهَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۴۲۳ نسائی کتاب الافتتاح ص۱۶۱ ج۱ باب الذکر فی الرکوع۔

۴۲۴ مسند احمد ص۱۵۵ ج۴، ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۱۲۶ ج۱ باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، ابن ماجة کتاب الصلوٰة ص۶۴ باب التسبیح فی الرکوع والسجود، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰة ص۲۲۵ ج۱ باب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع فرج بین اصابعه، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰة ص۱۸۵ ج۴ رقم الحدیث ۱۸۹۵۔

کیا، تو آپ نے رکوع میں فرمایا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا رب عظمت والا)

اور آپ نے اپنے سجود میں فرمایا۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے)

یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۴۔ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رض نے کہا، جب (آیت) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اسے اپنے رکوع میں رکھ دو" اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی، تو آپ نے فرمایا" اسے اپنے سجدہ میں رکھ دو"۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٤٢٥ - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُسَبِّحُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

٤٢٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

---

٤٢٥ كشف الاستار عن زوائد البزار ص ٢٦٢/١ رقم ٥٣٨، مجمع الزوائد ص ١٢٨/٢

٤٢٦ بخاری کتاب الاذان ص ١٠٩/١ باب التکبیر اذا قام من السجود، مسلم کتاب الصلوٰة ص ١٦٩/١ باب اثبات التکبیر فی کل خفض و رفع۔

۴۲۵۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع کی تسبیح تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور اپنے سجدہ میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فرماتے"۔

یہ حدیث بزار اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۴۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب رکوع فرماتے تو تکبیر کہتے، پھر جب اپنی پشت مبارک رکوع سے سیدھی فرماتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے، پھر کھڑے کھڑے فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

٤٢٧۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

٤٢٨۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

٤٢٧ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۹ ج۱ باب فضل اللھم ربنا ولك الحمد ، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۶ ج۱ باب التسمیع والتحمید والتامین ۔

٤٢٨ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۱ ج۱ باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلوٰة ، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۶ ج۱ باب ایتمام الماموم بالامام ۔

۴۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، بلاشبہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے مشابہ ہوگیا۔ اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۲۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے تو آپ کی دائیں طرف خراش آگئی، ہم آپ کے پاس آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے، نماز کا وقت ہوا تو آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پوری کی تو فرمایا "بلاشبہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ اٹھے، تو تم بھی اٹھو، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

۴۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ۔

۴۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

۴۲۹ مسند احمد ص۳۸۱ ج۲ ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۶۱ ج۱ باب ماجاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین فی السجود باب اٰخر منہ ، سنن نسائی کتاب الافتتاح ص۱۶۵ ج۱ باب اول مایصل الی الارض من الانسان فی سجودہٖ ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۲۲ ج۱ باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ۔

۴۳۰ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۳۴۴ ج۱ باب ذکر الرکوع والسجود... الخ ، طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۷۴ ج۱ باب مایبدأ بوضعہ فی السجود... الخ صحیح ابنِ خزیمۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۳۱۹ ج۱ رقم ۶۲۷ ، مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰۃ ص۲۲۶ ج۱ باب القنوت فی الصّلوات الخمس۔

باب۔ سجدہ کے لیے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا

۴۲۹۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے (یعنی اونٹ پہلے گھٹنے رکھتا ہے) اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ رکھے، پھر اپنے گھٹنے رکھے"

یہ حدیث احمد اور اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور یہ حدیث معلول ہے۔

۴۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ مبارک رکھتے۔"

یہ حدیث دارقطنی، طحاوی، حاکم اور ابن خزیمہ نے نقل کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور یہ حدیث معلول ہے۔

بَابُ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ لِلسُّجُوْدِ

۴۳۱ ـ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ السَّكَنِ وَحَسَّنَهُ التِّرْمَذِيُّ۔

۴۳۲ ـ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِيْ صَلٰوتِهٖ أَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ـ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۴۳۱ ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۶۱ ج۱ باب ماجاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۲۲ ج۱ باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۶۵ ج۱ باب اوّل مایصل الی الارض من الانسان فی سجودہ ... الخ، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰة ص۶۳ باب السجود، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصّلوٰة ص۳۱۹ ج۱ رقم الحدیث ۶۲۹، صحیح ابن حبان کتاب الصّلوٰة ص۱۹۱ ج۴ رقم الحدیث ۱۹۰۹ ۔

۴۳۲ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۱۷۶ ج۱ باب مایبدأ بوضعہ فی السجود ... الخ ۔

باب۔ سجدہ کے لیے جھکتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا

۴۳۱۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے اور جب آپ اُٹھے تو گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ اُٹھاتے۔
یہ حدیث اصحاب اربعہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن السکن نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۴۳۲۔ علقمہ اور اسود نے کہا، ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی نماز میں یہ بات یاد رکھی ہے کہ وہ رکوع کے بعد اپنے دونوں گھٹنوں پر بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ هَيْئَاتِ السُّجُوْدِ

۴۳۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۴۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفُتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ

---

۴۳۳ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۳ ج۱ باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود، مسلم کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۳ ج۱ باب الاعتدال فی السجود... الخ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۶۳ ج۱ باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود، ابوداؤد ص۱۳۰ ج۱ باب صفۃ السجود، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۶۷ ج۱ باب الاعتدال فی السجود، ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص۶۴ باب الاعتدال فی السجود، مسند احمد ص۱۱۵ ج۳۔

باب۔ سجود کی کیفیات

۴۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے سجدہ میں اعتدال پیدا کرو، اور تم میں سے کوئی کتے کی طرح اپنے بازو نہ پھیلائے۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۴۳۴۔ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنی ناک مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے (اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں) ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔"

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۴۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۴۳۶۔ وَعَنْ اَبِي حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

---

۴۳۴ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۲ ج۱ باب السجود علی الانف، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۳ ج۱ باب اعضاء السجود... الخ ۔

۴۳۵ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۲ ج۱ باب یبدیٔ ضبعیہ ویجافی فی السجود، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۴ ج۱ باب الاعتدال فی السجود... الخ ۔

۴۳۶ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۶۲ ج۱ باب ماجاء فی السجود علی الجبھۃ والانف، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۰۶ ج۱ باب افتتاح الصّلوٰۃ، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۳۲۳ ج۱ رقم الحدیث ۶۴۰ ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۴۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے، بازوؤں کو کھولتے، یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۴۳۶۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو اپنی ناک اور پیشانی مبارک زمین پر جما دیتے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں سے دُور رکھتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھتے"۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، نیز ابن خزیمہ نے اپنی

فِيْ صَحِيْحِهٖ -

٤٣٧- وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

٤٣٨- وَعَنْهُ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ - رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ . وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ -

---

٤٣٧ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۷۳ ج ۱ باب وضع یدہ الیمنی علی الیسرٰی ... الخ -

٤٣٨ مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۷۵ ج ۲ باب موضع الیدین رقم الحدیث ۲۹۴۸، طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۲۶ ج ۱ باب وضع الیدین للسجود ... الخ، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۶۶ ج ۱ باب مکان الیدین من السجود، الدرایۃ کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۴۴ ج ۱ باب صفۃ الصّلٰوۃ نقلاً عن اسحٰق بن راھویہ -

---

صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷- وائل بن حُجُر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سجدہ فرمایا تو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ فرمایا۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۳۸- وائل بن حُجُر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغور دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک اپنے کانوں کے برابر رکھے۔"

یہ حدیث اسحٰق بن راھویہ، عبدالرزاق، نسائی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِقْعَاءِ كَاِقْعَاءِ الْكَلْبِ

٤٣٩۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ وَاِقْعَاءٍ كَاِقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

٤٤٠۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔

---

٤٣٩ مسند احمد ص۳۱۱ ج۲۔

٤٤٠ مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰة ص۲۷۲ ج۱ باب النھی عن الاقعاء فی الصّلوٰة۔

باب۔ کتے کی طرح بیٹھنے کی ممانعت

۴۳۹۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں سے منع فرمایا (نماز میں) مرغ کی طرح ٹھونگا لگانے، کتے کی طرح[1] بیٹھنے اور لومڑی کی طرح اِدھر اُدھر دیکھنے سے"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔

۴۴۰۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حاکم نے نقل کی ہے اور امام حاکمؒ نے کہا، یہ حدیث بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے، لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

---

[1] چوتڑ زمین پر ٹیک کر گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٤٤١- عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرِّجْلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

٤٤٢- وَعَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ وَابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يُقْعُوْنَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ -

---

٤٤١ مسلم کتاب المساجد ص ۲۰۲ ج ۱ باب جواز الاقعاء علی العقبین۔

٤٤٢ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص ۱۹۱ ج ۲ باب الاقعاء فی الصلوٰۃ رقم ۳۰۲۹۔

باب۔ دو سجدوں کے درمیان ایڑھیوں پر بیٹھنا

۴۴۱۔ طاؤس نے کہا، ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قدموں پر بیٹھنے کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا " یہ سنت ہے"۔ ہم نے کہا ہم اسے پاؤں کے ساتھ ظلم سمجھتے ہیں، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۴۲۔ ابن طاؤس نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو (نماز میں) ایڑھیوں پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے"۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ افْتِرَاشِ الرِّجلِ الْيُسْرٰى وَالْقُعُوْدِ عَلَيْهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَتَرْكِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ

۴۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّهُوَ مُخْتَصَرٌ۔

۴۴۴۔ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا ثُمَّ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

---

۴۴۳ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۵ ج۱ باب ما یجمع صفۃ الصّلوٰۃ۔

۴۴۴ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۰۶ ج۱ باب افتتاح الصّلوٰۃ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۶۷ ج۱ باب ماجاء فی وصف الصّلوٰۃ، صحیح ابن حبان کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۳ ج۴ رقم الحدیث ۱۸۶۷۔

باب۔ دو سجدوں کے درمیان بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑھیوں پر نہ بیٹھنا

۴۴۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بایاں پاؤں پھیلا دیتے اور اپنا دایاں پاؤں مبارک کھڑا رکھتے، اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور یہ حدیث مختصر ہے۔

۴۴۴۔ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لیے، زمین کی طرف جھکے، اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، بایاں پاؤں دوہرا کیا اور اس پر بیٹھ گئے اور جب سجدہ فرمایا اپنے پاؤں مبارک کی انگلیاں کھولیں، پھر سجدہ فرمایا پھر اللہ اکبر کہا، آگے پوری روایت بیان کی۔

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

۴۴۵۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَرْجِعُ فِي سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَإِنَّمَا أَفْعَلُ هٰذَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اشْتَكَى ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۴۴۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ بَيْنَ

۴۴۵ مؤطا امام مالکؒ کتاب الصّلوٰۃ ص۱/۷۶ باب العمل فی الجلوس فی الصّلوٰۃ ۔

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبّان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۴۴۵۔ مغیرہ بن حکیم نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، نماز میں دو سجدوں کے درمیان اپنے قدموں کے سینے پر لوٹے (کھڑے ہوئے) جب انہوں نے نماز پوری کی' یہ بات ان سے ذکر کی گئی، تو انہوں نے کہا یہ نماز کی سنت نہیں ہے، میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ میں بیمار ہوں ۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

باب۔ دو سجدوں کے درمیان جو دعا پڑھی جائے

۴۴۶۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ۔

السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ۔

بَابٌ فِيْ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ

۴۴۷۔ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۴۶ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص ۶۳ ج ۱ باب ما یقول بین السجدتین۔

۴۴۷ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۳ ج ۱ باب من استوٰی قاعدًا فی وتر من صلاتہ ثم نھض۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ (اے اللہ! مجھے معاف فرما دیں مجھ پر رحم فرما دیں وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ میرا نقصان پورا فرما دیں، میری رہنمائی فرما دیں۔ اور مجھے رزق عطا فرما دیں۔)

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

باب۔ پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد جلسہ استراحت[1]

۴۴۷۔ مالک بن الحویرث اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو اٹھتے نہیں تھے، یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

[1] آرام اور سکون کے لیے بیٹھنا۔

بَابُ فِیْ تَرْکِ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ

۴۴۸- عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّةَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ یُسْتَفَادُ مِنْهُ تَرْکُ جَلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ وَاِلَّا لَکَانَتِ التَّکْبِیْرَاتُ اَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً لِاَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِیَامٍ وَّقُعُوْدٍ۔

۴۴۹- وَعَنْ عَبَّاسٍ اَوْعَیَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ اَبُوْهُ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِی الْمَجْلِسِ

---

۴۴۸ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۸ ج۱ باب التکبیر اذا قام من السجود۔

باب۔ جلسہ استراحت نہ کرنا

۴۴۸- عکرمہ نے کہا، میں نے مکہ کے شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا، بلا شبہ یہ بیوقوف شخص ہے، تو حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا "تجھے تیری ماں گم پائے۔ ابوالقاسم[1] صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس سے جلسہ استراحت نہ کرنا سمجھا جاتا ہے، وگرنہ تکبیریں چوبیس مرتبہ ہوتیں، اس لیے کہ تحقیق سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتے، اٹھتے، قیام اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے۔

۴۴۹- عباس یا عیاش بن سہل الساعدی سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں میرے والد جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے تھے، بھی موجود تھے اور اسی مجلس حضرت ابوہریرۃؓ ابوحمید الساعدی

---

[1] ابوالقاسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے۔

اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۵۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ رضی اللہ عنہ جَمَعَ قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اجْتَمِعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَآءَكُمْ وَاَبْنَآءَكُمْ اُعَلِّمُكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَاجْتَمَعُوْا وَاَجْمَعُوْا نِسَآءَهُمْ وَاَبْنَآءَهُمْ فَتَوَضَّأَ وَاَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَاَحْصَى الْوُضُوْءَ اِلٰى اَمَاكِنِهٖ حَتّٰى لَمَّا اَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَاَذَّنَ فَصَفَّ

---

۴۴۹ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۰۷ ج۱ باب افتتاح الصّلوٰۃ۔

رضی اللہ عنہ اور ابو السید رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی بیان کیا کہ "پھر آپ نے تکبیر کہی پھر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی تو کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں"۔

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۵۰۔ عبد الرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے کہا: "اے اشعریین کی جماعت! خود بھی جمع ہو جاؤ، اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی جمع کر لو، میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتا ہوں جو آپ نے ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھائی، چنانچہ قبیلہ کے لوگ خود بھی جمع ہو گئے، اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی جمع کر لیا، انہوں نے وضوء کیا اور انہیں دکھایا کہ آپ کیسے وضوء فرماتے تھے، تو پھر اعضاء وضوء کو مکمل طور گھیرا (اچھی طرح دھویا) اور جب سایہ بڑھنے لگا اور سایۂ اصلی لوٹا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان کہی، پھر پہلی صف میں مردوں نے صف بنائی، ان کے پیچھے بچوں نے اور عورتوں نے بچوں کے

الرِّجَالُ فِي اَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانُ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ يُّسِرُّهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاسْتَوٰى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيْرُهٗ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيْرَاتٍ وَّكَبَّرَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ احْفَظُوْا تَكْبِيْرِيْ وَتَعَلَّمُوْا رُكُوْعِيْ وَسُجُوْدِيْ فَاِنَّهَا صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْ لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

---

۴۵۰ مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۵ ۔

پیچھے صف بنائی، پھر نماز کی اقامت کہی، تو وہ آگے بڑھ گئے، پھر ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہی، پھر سورۃ فاتحہ اور ایک اور سورۃ پڑھی، دونوں کو آہستہ پڑھا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (اللہ تعالیٰ جملہ عیوب سے منزہ ہے اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں) تین بار کہا، پھر کہا، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، پھر تکبیر کہی، تو اپنا سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی تو سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی تو سیدھے اُٹھ کھڑے ہوتے، تو ان کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ تکبیریں تھیں اور جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہی، جب انہوں نے اپنی نماز پوری کی تو قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا، میری تکبیر یاد کر لو، میرا رکوع اور سجود سیکھ لو، بلاشبہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اسی وقت پڑھاتے تھے۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۵۱۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ اَدْرَکْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ وَّالثَّالِثَةِ قَامَ کَمَا هُوَ وَلَمْ یَجْلِسْ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۴۵۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِی الصَّلٰوةِ فَرَأَیْتُهٗ یَنْهَضُ وَلَا یَجْلِسُ قَالَ یَنْهَضُ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَالثَّالِثَةِ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ الْکُبْرٰی وَصَحَّحَهٗ۔

۴۵۳۔ وَعَنْ وَّهْبِ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ رَأَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ اِذَا سَجَدَ

---

۴۵۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۳۹۵ ج۱ باب من کان یقول اذا رفعت رأسک من السجدۃ الثانیۃ... الخ۔

۴۵۲ المعجم الکبیر للطبرانی ص۳۰۶ ج۹ رقم الحدیث ۹۳۲۷، السنن الکبرٰی کتاب الصّلٰوۃ ص۱۲۵ ج۲ باب من قال یرجع علی صدور قدمیہ، مجمع الزوائد ص۱۳۶ ج۲ وقال رجالہ رجال الصحیح۔

۴۵۱۔ نعمان بن ابی عیاش نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ کو دیکھا، جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو وہیں سے سیدھے کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں تھے
یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۵۲۔ عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا، میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو نماز میں بغور دیکھا، میں نے انھیں دیکھا وہ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں، راوی نے کہا، وہ پہلی اور تیسری رکعت میں اپنے قدموں کے بل اُٹھ کھڑے ہوتے۔
یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور بیہقی نے سنن الکبرٰی میں نقل کی ہے اور بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۵۳۔ وہب بن کیسان نے کہا، میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب انہوں نے دوسرا سجدہ

السَّجدَةَ الثَّانِيَةَ قَامَ كَمَا هُوَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

بَابُ افْتِتَاحِ الثَّانِيَةِ بِالْقِرَاءَةِ

٤٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

٤٥٣ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۹۴ ج۱ باب من کان ینهض علی صدور قدمیه۔
٤٥٤ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۹ ج۱ باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ۔

کیا، تو اپنے پاؤں کے بل جیسے تھے کھڑے ہو گئے۔
یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ دوسری رکعت کو قراءۃ سے شروع کرنا

۴۵۴۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں اٹھتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سے قراءۃ شروع فرماتے اور سکوت نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی کھڑے ہوتے ہی قراءۃ شروع فرما دیتے)۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَرُّكِ

۴۵۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ ثُمَّ عَصَرَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فِقَارٍ مَّكَانَهُ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ

باب - جو روایات تورک[1] کے بارہ میں آئی ہیں

۴۵۵- محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کرام کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا، تو حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر لگا دیتے، پھر آپ اپنی پشت مبارک کو ہموار کر دیتے۔ پھر جب آپ اپنا سر مبارک اٹھاتے، تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ کمر کی ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر جب آپ سجدہ فرماتے تو ہاتھ اس طرح رکھتے کہ نہ بچھے ہوتے نہ سمٹے ہوتے اور اپنے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ رُخ کرتے اور جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور

---

[1] تورک چوتڑوں پر سہارا لے کر بیٹھنے کو کہتے ہیں، یعنی پاؤں ایک طرف نکال کر چوتڑوں پر بیٹھنا۔

الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَدَمِ التَّوَرُّكِ

۴۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِمًا وَّكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا وَّكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ

۴۵۵ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۴ ج۱ باب سنۃ الجلوس فی التشہد۔

دایاں پاؤں کھڑا کر دیتے، اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے، تو بایاں پاؤں آگے کر دیتے اور دوسرا پاؤں کھڑا کر دیتے اور اپنا جسم اطہر زمین پر ٹکا دیتے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ تورک نہ کرنے کے بارہ میں جو روایات آئی ہیں

۴۵۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے اور قراءۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے شروع فرماتے اور آپ جب رکوع فرماتے، تو اپنا سر مبارک نہ اوپر اٹھاتے اور نہ جھکاتے اور لیکن اس کے درمیان رکھتے اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو سجدہ نہ فرماتے، جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے، اور جب آپ سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ فرماتے، جب تک کہ سیدھے بیٹھ نہ جاتے، اور آپ ہر دو رکعتوں میں اَلتَّحِيَّاتُ پڑھتے تھے اور آپ بایاں

يُفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۴۵۷۔ وَعَنْ وَّآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَعَدَ وَتَشَهَّدَ فَرَّشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ وَجَلَسَ عَلَيْهَا رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۴۵۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُنْصَبَ الْقَدَمُ الْيُمْنٰى وَاِسْتِقْبَالُهٗ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْيُسْرٰى ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۴۵۶ مسلم كتاب الصّلوٰة ص۱۹۴ ج۱ باب ما يجمع صفة الصّلوٰة ... الخ ۔

۴۵۷ طحاوى كتاب الصّلوٰة ص۱۷۸ ج۱ باب صفة الجلوس ۔

۴۵۸ نسائى كتاب الافتتاح ص۱۷۳ ج۱ باب الاستقبال باطراف اصابع القدم ... الخ ۔

پاؤں مبارک بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے، اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے، اور آپ اس سے بھی منع فرماتے کہ آدمی درندے کی طرح اپنے بازو بچھا دے، اور آپ اپنی نماز سلام کے ساتھ ختم فرماتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۵۷۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی، جب آپ بیٹھے اور تشہد پڑھا تو اپنا بایاں پاؤں مبارک زمین پر بچھا دیا اور اس پر بیٹھ گئے۔"

یہ حدیث سعید بن منصور اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا" نماز کی سنت میں سے یہ بھی ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا، اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا۔"

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ

۴۵۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدِ اللّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ

باب۔ جو روایات تشہد کے بارہ میں آئی ہیں

۴۵۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو ہم کہتے اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ عَلٰی فُلَانٍ عَلٰی فُلَانٍ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرمایا" بلاشبہ اللہ تعالیٰ سلام ہی ہے، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ	تمام بدنی، قولی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ	لیے ہیں، سلامتی ہو آپ پر اے اللہ تعالیٰ کے نبی
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ	اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلامتی ہو ہم پر
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ	اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر)

بلاشبہ جب تم نے یہ کہہ لیا، تو تمہارا سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندہ کو پہنچے گا، جو آسمان پر ہو یا زمین پر۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ	(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

٤٦٠۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ وَاِذَا قَعَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهٖ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

٤٥٩ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۵ ج۱ باب التشهد فی الآخرة ، مسلم کتاب الصلوٰة ص۱۷۳ ج۱ باب التشهد فی الصلوٰة ۔

٤٦٠ مسند احمد ص۴۱۳ ج۱ ، نسائی کتاب الافتتاح ص۱۷۴ ج۱ کیف التشہد۔

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ — معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں)

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۶۰۔ حضرت عبد اللہؓ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم ہر دو رکعتوں میں بیٹھو تو کہو اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ "

پھر تم میں سے کوئی ایک دعا منتخب کرے جو اسے پسند ہو تو وہ اپنے پروردگار عزّوجل سے دعا کرے۔
یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

۴۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ۔

بَابُ الْاِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ

۴۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۶۵ ج۱ باب ماجاء فی التشہد۔

۴۶۱ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۲ ج۱ باب اخفاء التشہد، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۶۵ ج۱ باب ماجاء انہ یخفی التشہد، مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰۃ ص۲۶۷ ج۱ باب التشہد فی الصّلوٰۃ۔

امام ترمذی نے کہا، ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے متعدد سندوں سے روایت کی گئی ہے اور وہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارہ منقول احادیث میں سب سے زیادہ صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد تابعین میں سے اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔

۴۶۱۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا "یہ بات سنت میں ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے"۔

یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اُسے حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

۴۶۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر دعا فرماتے، تو

إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٤٦٣۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٤٦٤۔ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ حَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَرَفَعَ الَّتِيْ تَلِيْهِمَا يَدْعُوْ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ۔ رَوَاهُ

---

٤٦٢ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۶ ج۱ باب صفة الجلوس فی الصّلوٰة ... الخ۔

٤٦٣ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۶ ج۱ باب صفة الجلوس فی الصّلوٰة ... الخ۔

دایاں ہاتھ دائیں ران مبارک پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران مبارک پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنا انگوٹھا مبارک انگلی پر رکھتے اور آپ کی بائیں ہتھیلی آپ کے گھٹنے کو لقمہ (کی مانند) بنائے ہوتی۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۶۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے، تو اپنا بایاں ہاتھ مبارک بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ مبارک دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلیوں سے ترپن کے عدد کی طرح گرہ بناتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۶۴۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا اور ان کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کو بلند کیا اور اس کے ساتھ تشہد میں اشارہ فرمایا۔"

الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

٤٦٥۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ النِّيمَوِيُّ إِنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّبَابَةِ فِي التَّشَهُّدِ ذَهَبَ إِلَيْهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله تعالى عَلَى مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مُوَطَّاهُ۔

---

٤٦٤ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۳۸ ج۱ باب کیف الجلوس فی التشهد ، نسائی کتاب السهو ص۱۸۶ ج۱ باب موضع الذراعین ، ابنِ ماجة کتاب الصّلوٰة ص۶۶ باب الاشارة فی التشهد ، مسند احمد ص۳۱۸ ج۴ ۔

٤٦٥ ابن ماجة کتاب الصّلوٰة ص۶۶ باب الاشارة فی التشهد ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۴۲ ج۱ باب الاشارة فی التشهد ، نسائی کتاب السهو ص۱۸۷ ج۱ باب الاشارة بالاصبع فی التشهد ۔

مؤطا امام محمد ص۱۰۶ ج۱ باب العبث بالحصی فی الصّلوٰة ۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۶۵۔ مالک بن نمیر الخزاعی نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے ہوئے اپنی انگلی مبارک کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے دیکھا۔"

یہ حدیث ابن ماجہ، ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں اشارہ کرنا، اہل علم کی ایک جماعت نے اسے اختیار کیا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کا قول ہے جیسا کہ محمد بن الحسنؒ نے اپنے مؤطا میں نقل کیا ہے۔

بَابُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ

٤٦٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۴۶۶۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا، حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ مجھے ملے، تو انہوں نے کہا، کیا میں تمہیں ایک خاص قسم کا ہدیہ نہ دوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ ہم معلوم کر چکے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں (تشہد میں)، لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، آپ نے فرمایا یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ آپ نے ابراھیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے گئے بزرگی والے ہیں، اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد کو برکت عطا فرما، جیسا کہ آپ نے آل ابراہیم کو برکت عطا فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے گئے بزرگی والے ہیں)۔

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ـ

٤٦٧ـ وَعَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

---

٤٦٦ بخاری کتاب الدعوات ص ۹۴۰ ج ۲ باب الصّلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۷۵ ج ۱ باب الصّلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۶۷۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا، مجھے حضرت کعب بن عجرہؓ ملے تو فرمایا "کیا میں تمہیں ہدیہ نہ دوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، تو میں نے کہا، ہاں آپ مجھے وہ ہدیہ عطا فرمائیں تو انہوں نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اے اہلِ بیت آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلا دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، تو آپ نے فرمایا "یوں کہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ	(اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى	اور آلِ محمد پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ	ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر، بلاشبہ آپ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ	بہت تعریف کیے گئے بزرگی والے ہیں، اے اللہ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد کو برکت عطا فرما

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴٦٨۔ وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ رَوَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

---

۴٦۷ بخاری کتاب الانبیاء ص ۴۷۷ ج ۱ باب یزفون النسلان فی المشی۔

۴٦٨ عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائیؒ مع ترجمہ نبوی لیل ونہار ص ۵۲ ج ۱ برقم ۴۷۔

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی، ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم کو بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے گئے بزرگی والے ہیں)۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴٦٨۔ ابو نعیم المجمر نے حضرت ابوہریرۃؓ سے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا، کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یہ حدیث ابو العباس السراج نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ

۴۶۹۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

---

۴۶۹ مسلم کتاب المساجد ص ۲۱۶ ج ۱ باب السلام للتحلیل من الصلوٰۃ ... الخ۔

۴۷۰ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص ۶۵ ج ۱ باب ماجاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۴۳ ج ۱ باب فی السلام، نسائی کتاب السہو ص ۱۹۴ ج ۱ باب کیف السلام علی الیمین، ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۶ باب التسلیم، مسند احمد ص ۳۹۰ ج ۱۔

باب۔ جو روایات سلام پھیرنے کے بارہ میں ہیں

۴۶۹۔ عامر بن سعید سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا، یہاں تک کہ میں آپ کے رخسارِ انور کی سفیدی دیکھ لیتا"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۰۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، تم پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔)

یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار انور کی سفیدی دیکھ لیتا"۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ السَّلَامِ

۴۷۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۷۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۷۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَكْثَرَ مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۴۷۱ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۷ ج۱ باب یستقبل الامام الناس اذا سلم۔

۴۷۲ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۴۷ ج۱ باب استحباب الیمین، ابوداؤد کتاب الصّلوۃ ص۹۰ ج۱ باب الامام ینحرف بعد التسلیم۔

باب۔ سلام کے بعد (مقتدیوں کی طرف) پھرنا

۴۷۱۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے، تو رُخِ انور کے ساتھ ہماری طرف توجہ فرماتے"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۷۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے، تو ہم چاہتے کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں، تو (نماز کے بعد) آپ ہماری طرف رُخِ انور کے ساتھ توجہ فرماتے"

یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۴۷۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر اپنے دائیں طرف سے

يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

بَابُ فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

٤٧٤ ۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ صَلٰوتِهٖ اِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

٤٧٣ مسلم كتاب صلوة المسافرين صـ ۲٤٧ ج ۱ باب جواز الانصراف من الصّلوة عن اليمين والشمال ۔

پھرتے دیکھا۔"

باب ۔ نماز کے بعد ذکر

۴۷۴ ۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو اپنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔"

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں، انہیں کے لیے بادشاہی ہے اور انہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں، اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو آپ عطا فرما دیں، اور کوئی دینے والا نہیں جو آپ روک دیں، اور کسی بخت والے کو اس کا بخت آپ کے سوا نفع نہیں دیتا۔")

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۷۵۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ۔

۴۷۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ

---

۴۷۴ بخاری کتاب الاذان ص۱۱۷ ج۱ باب الذکر بعد الصّلوٰة، مسلم کتاب المساجد ص۲۱۸ ج۱ باب الذکر بعد الصّلوٰة وبیان صفته۔

۴۷۵ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۸ ج۱ باب استحباب الذکر بعد الصّلوٰة وبیان صفته ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۶۶ ج۱ باب ما یقول اذا سلم، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۲۱۲ ج۱ باب مایقول الرجل اذا سلم، نسائی کتاب السهو ص۱۹۶ ج۱ باب الاستغفار بعد التسلیم، ابنِ ماجة کتاب الصّلوٰة ص۶۷ باب ما یقال بعد التسلیم، مسند احمد ص۲۷۵ ج۵۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۷۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین بار استغفار کرتے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے) اور فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" (اے اللہ! سلامتی والے آپ ہی ہیں اور سلامتی آپ ہی سے ہے، بڑے بابرکت ہیں آپ اے بزرگی اور عزت والے رب)

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۴۷۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سلام کے بعد) صرف اتنی مقدار بیٹھتے جس میں یہ دعا پڑھ لیتے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

وَالْاِكْرَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۷۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً رَّوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

۴۷۶ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۸ ج۱ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰة وبیان صفته۔

۴۷۷ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۹ ج۱ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰة وبیان صفته۔

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۷۔ حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نماز کے بعد چند کلمات کہے جاتے ہیں، جن کا ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا یا فرمایا کرنے والا (راوی کو شک ہے) ناکام نہیں ہوتا، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو یہ ننانوے بار ہوا اور اس نے سَو پورا کرتے ہوئے کہا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کے تمام گناہ بخش دے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۹۔ وَعَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ ھَلْ حَفِظْتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ شَیْئًا یَّقُوْلُہٗ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَانَ یَقُوْلُ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ رَوَاہُ اَبُوْیَعْلٰی وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ۔

۴۸۰۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ فِیْ

---

۴۷۸ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۸ ج۱ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ۔

۴۷۹ مجمع الزوائد ص۱۰۳ ج۱۰ نقلاً عن ابی یعلیٰ۔

کے برابر ہوں۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۴۷۹۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، میں نے حضرت ابوسعیدؓ سے پوچھا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز یاد کی ہے جو آپ نماز کے بعد فرماتے، انہوں نے کہا، ہاں، آپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

"سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ	(آپ کا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے، ان باتوں سے
عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ	پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ	پر اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، جو تمام
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"	جہانوں کا پروردگار ہے۔)

یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۸۰۔ حضرت حسن بن علیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوگا۔"

ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۴۸۱۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

۴۸۲۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

---

۴۸۰ المعجم الکبیر للطبرانی ص۸۴ ج۳ رقم ۲۷۳۳، مجمع الزوائد ص۱۴۸ ج۲ ۔

۴۸۱ عمل الیوم واللیلة للنسائی مع ترجمہ نبوی لیل ونہار ص۴۷ برقم ۱۰۰ ۔

۴۸۲ ترمذی ابواب الدعوات ص۱۸۷ ج۲ باب

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۸۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روک سکے گی"۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ جو روایات فرض نماز کے بعد دعا کے بارہ میں ہیں

۴۸۲۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا "رات کے آخری نصف میں اور فرض نمازوں کے بعد"۔

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَآءِ

۴۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ اِنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُوْ رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ۔

۴۸۴۔ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَافِعًا يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَا

---

۴۸۳ ادب المفرد للبخاریؒ ص۸۹ باب رفع الایدی فی الدعاء ، فتح الباری کتاب الدعوات ص۱۴۲/۱۱ باب رفع الایدی فی الدعاء

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب۔ دعا میں ہاتھ اٹھانا

۴۸۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا فرماتے ہوئے دیکھا، آپ فرما رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ فَلَا تُعَاقِبْنِيْ فِيْهِ ۔

(اے اللہ! بلاشبہ میں انسان ہوں مجھ سے مواخذہ نہ فرمائیں۔ جس مومن کو میں نے تکلیف دی ہو یا برا بھلا کہا تو مجھ سے اس میں مواخذہ نہ فرمائیں۔

یہ حدیث بخاری نے ادب المفرد میں نقل کی ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴۸۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے

ضَبْعَهُ يَدْعُوْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ.

۴۸۵ وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَّسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ سَنَدُهُ جَيِّدٌ.

بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

۴۸۶۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ هَمَمْتُ

۴۸۴ جز رفع یدین للبخاریؒ مترجوم ص۱۲، فتح الباری کتاب الدعوات ص۱۲۲ ج۱۱ باب رفع الایدی

۴۸۵ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۹ ج۱ باب الدعاء، ابن ماجۃ ابواب الدعاء ص۲۸۷ باب رفع الیدین فی الدعاء، ترمذی ابواب الدعوات ص۱۹۶ ج۲ باب فتح الباری ص۱۲۱ ج۱۱ فی الدعاء

ہوئے دعا کرتے دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی بغل مبارک ظاہر ہو گئی"۔

یہ حدیث بخاری نے جزء رفع یدین میں نقل کی ہے اور ابن حجرؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۵۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ تمہارے پروردگار، حیا کرنے والے، درگزر کرنے والے ہیں، بندہ جب اپنے ہاتھ اٹھائے، تو اسے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتے ہیں"

یہ حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، حافظ نے فتح (الباری) میں کہا ہے کہ اس کی سند جیّد ہے۔

باب۔ باجماعت نماز کے بارہ میں

۴۸۶۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ میں نے ارادہ کیا کہ میں مؤذن سے

اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَذِّنُ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقُ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ اِلٰى قَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۴۸۷۔ وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَّقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

---

۴۸۶ بخاری کتاب الاذان ص۸۹ ج۱ باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۲ ج۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ... الخ ۔

۴۸۷ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۲ ج۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ ۔

کہوں کہ وہ اذان کہے، پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں کچھ لوگوں کے ساتھ جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو باجماعت نماز سے پیچھے رہتے ہیں، تو ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا ڈالوں"۔

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے ۔

۴۸۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک نابینا شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میرے پاس ساتھ چلنے والا کوئی شخص نہیں جو مجھے مسجد تک ساتھ لے چلے، تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے آپ نے اُسے اجازت عطا فرمادی، جب وہ مڑا تو آپ نے اُسے بُلا کر فرمایا "کیا تم اذان سُنتے ہو، اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو اُسے قبول کرو (یعنی مسجد میں حاضر ہوجاؤ)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۴۸۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ یَّتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَّیَرْفَعُہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَّیَحُطُّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَّلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۸ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۲ ج۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ۔

۴۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص اس پر خوش ہوتا ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہوتے ہوئے ملاقات کرے، تو وہ ان نمازوں پر پابندی کرے، جہاں ان کے لیے پکارا جاتے، پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے راستے ظاہر فرماتے ہیں اور بلاشبہ یہ نمازیں ہدایت کے راستوں میں سے ہیں، اور اگر تم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھی، جیسا کہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا، تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، کوئی ایسا شخص نہیں جو اچھے طریقہ سے طہارت حاصل کرے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر جو وہ چلے ایک نیکی لکھ دیں گے، ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک گناہ معاف فرمائیں گے اور تحقیق میں اپنی جماعت (صحابہ کرامؓ) کو دیکھتا ہوں اور اس سے ایسا منافق ہی پیچھے رہتا ہے جس کا نفاق معلوم ہو اور ایک شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا ہو جاتا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۸۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۹۰۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۹۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَضْلُ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً۔

---

۴۸۹ بخاری کتاب الاذان ص ۸۹ ج ۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ، مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۱ ج ۱ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ۔

۴۹۰ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۸۲ ج ۱ باب فی فضل صلوٰۃ الجماعۃ۔

۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے (ثواب میں) ستائیس درجہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کی نماز ایک شخص کے ساتھ (یعنی دو شخصوں کا باجماعت نماز پڑھنا) زیادہ بہتر ہے، اکیلے نماز پڑھنے سے اور اس کا دو آدمیوں کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے۔ ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے اور جس قدر اس سے بڑھ جائے، تو اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مرد کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے پر بیس سے کچھ اوپر[1] درجہ فضیلت رکھتا ہے۔"

---

[1] بضع تین سے لے کر نو تک کی تعداد کے لیے ہے۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۹۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَصَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً رَّوَاهُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۹۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِى الْجَمِيْعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۴۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِى الْجَمِيْعِ

---

۴۹۱ مسند احمد ص ۳۷۶ ج ۱۔

۴۹۲ کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الصلوٰۃ ص ۲۲۷ ج ۱ رقم ۴۵۹

۴۹۳ مسند احمد ص ۵۰ ج ۲۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے اور مرد کے اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجات بڑھ جاتی ہے۔"

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۳۔ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا " بلا شبہ اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کے ساتھ نماز پسند فرماتے ہیں۔"

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۹۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ بلا شبہ اللہ عزّ وجل جماعت کے ساتھ نماز پسند فرماتے ہیں۔"

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

۴۹۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَّقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۴۹۶۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ

---

۴۹۴ مجمع الزوائد کتاب الصّلوٰۃ ص۳۹ ج۲ باب الصّلوٰۃ الجماعۃ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر

۴۹۵ بخاری کتاب الاذان ص۹۲ ج۱ باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ... الخ ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۴۳ ج۱ باب الصّلوٰۃ فی الرحال فی المطر ۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

۴۹۵۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا والی رات نماز کے لیے اذان کہی، پھر کہا خبردار! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو، پھر کہا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ٹھنڈی اور بارش والی رات ہوتی تو مؤذن سے فرماتے کہ یہ کہو، خبردار! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۶۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کے لیے رات

وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يُعَجِّلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَأْ

---

۴۹۶ بخاری کتاب الاذان ص۹۲ج۱ باب اذا حضر الصّلٰوة واقیمت الصّلٰوة، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۸ج۱ باب کراھۃ الصّلٰوۃ بحضرۃ الطعام... الخ۔

۴۹۷ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۸ج۱ باب کراھۃ الصّلٰوۃ بحضرۃ الطعام... الخ۔

کا کھانا چن دیا جائے، اور نماز کھڑی کردی جائے تو پہلے کھانا شروع کرو، جلدی مت کرو، جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔[1] حضرت ابن عمرؓ کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی، تو وہ نماز کے لیے نہ آتے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتے، اور وہ امام کی قراءۃ سنتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "کھانے کی موجودگی میں (جب کہ بھوک شدید ہو) نماز نہیں ہوتی اور نہ جب کہ بول و براز اُسے پریشان کر رہے ہوں۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۹۸۔ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے اور نماز کھڑی ہو جائے، تو پہلے بیت الخلاء سے

---

[1] یہ اس وقت ہے کہ جب کہ بھوک کی شدت ہو، اور توجہ کھانے کی طرف ہو، ورنہ معمولی بھوک میں جب توجہ میں فرق نہ آئے، تو پہلے جماعت سے نماز پڑھنی چاہیے۔

بِالْخَلَاءِ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۹۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

۵۰۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا

---

۴۹۸. ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۱۲ج۱ باب ایصلی الرجل وھو حاقن، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۷ج۱ باب العذر فی ترک الجماعۃ، ترمذی ابواب الطہارۃ ص۳۶ج۱ باب ماجآء اذا اقیمت الصلوٰۃ ووجد احدکم الخلاء... الخ، ابن ماجۃ کتاب الطہارۃ ص۴۸ باب ما جاء فی النہی للحاقن ان یصلی۔

۴۹۹ ابن ماجۃ کتاب الصلوٰۃ ص۵۸ باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۳ج۴ رقم ۲۰۶۱، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ ص۲۴۵ج۱ باب من سمع النداء فلم یجب... الخ، دارقطنی کتاب الصلوٰۃ ص۴۲۰ج۱ باب الحث للجار المسجد علی الصلوٰۃ فیہ... الخ۔

فارغ ہو جائے"۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۹۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اذان سنی اور جماعت کے لیے حاضر نہیں ہوا، تو اس کی نماز قبول نہیں، مگر عذر کی وجہ سے۔

یہ حدیث ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ صفوں کو سیدھا کرنا

۵۰۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاۗءِ ظَهْرِیْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ۔

۵۰۱۔ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِیْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اِخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۵۰۰ بخاری کتاب الاذان ج۱ص۱۰۰ باب اقبال الامام علی الناس عند تسویۃ الصفوف۔
۵۰۱ مسلم کتاب الصلوٰۃ ج۱ص۱۸۱ باب تسویۃ الصفوف و اقامتہا ... الخ۔

وسلم نے رُخِ انور ہماری طرف پھیر کر فرمایا "صفیں سیدھی کرو اور مل جُل کر کھڑے ہو، بلاشبہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے۔

"اور ہم میں سے (ہر) ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتا تھا"۔

۵۰۱۔ حضرت ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو چھوتے، فرماتے، سیدھے رہو اور اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہوجائیں گے اور چاہیے کہ تم میں سے عقل اور سمجھ والے میرے ساتھ کھڑے ہوں اور پھر جو ان سے ملتے ہیں اور پھر جو ان سے ملتے ہیں (یعنی چھوٹے ہیں) پھر جو ان سے ملتے ہیں" ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، پس تم آج اختلاف میں زیادہ سخت ہو"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۰۲۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

۵۰۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ لِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ ۔

---

۵۰۲ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۹۷ ج۱ باب تسویۃ الصفوف، صحیح ابن حبان ص۲۹۹ ج۱ برقم ۲۱۶۳ ۔

۵۰۳ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۹۷ ج۱ باب تسویۃ الصفوف، صحیح ابن خزیمۃ ص۲۳ ج۳ رقم ۱۵۴۹، مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰۃ ص۲۱۲ ج۱ من وصل صفاً... الخ ۔

۵۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی صفوں کو ملاؤ اور انہیں قریب کرو اور (صفوں کو) گردنوں کے ساتھ برابر کرو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بلا شبہ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کے درمیان سے داخل ہوتا ہے گویا کہ وہ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ ہے۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صفوں کو سیدھا کرو، اور کندھوں کو برابر کرو، دراڑیں بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہ مت چھوڑو، جو شخص صف سے ملا اللہ تعالیٰ اسے ملائیں گے اور جس نے صف کو کاٹا، اللہ تعالیٰ اُسے کاٹیں گے۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے، ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

بَابُ اِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۵۰۴۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلْیَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ مَوْقَفِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

۵۰۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَیْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّیَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لَبِسَ

۵۰۴ | ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۹۸ ج۱ باب تسویۃ الصفوف۔

باب۔ پہلی صف کو پورا کرنا

۵۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگلی صف کو پورا کرو، پھر جو اس سے ملتی ہے اور جو کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ

۵۰۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری نانی یا دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو کہ انہوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر فرمایا "اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اپنی ایک چٹائی لانے کے لیے اٹھا۔

فَنَضَحْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ ۔

۵۰۶ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۰۵ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۹ ج ۱ باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیہم الغسل ... الخ ، مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۴ ج ۱ باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ ، نسائی کتاب المساجد ص ۱۲۹ ج ۱ باب اذا کانوا ثلاثۃ وامرأۃ ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص ۵۵ ج ۱ باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجال ونساء ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۹ ج ۱ باب اذا کانوا ثلاثۃ کیف یقومون ، مسند احمد ص ۱۶۴ ج ۳ ۔

۵۰۶ مسلم فی احادیث المتفرقۃ ص ۴۱۷ ج ۲ باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسیر ۔

جو کہ کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی ، تو میں نے اُسے پانی سے دھویا ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے میں اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی ، بوڑھی عورتوں نے ہمارے پیچھے آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائی ، پھر آپ تشریف لے گئے ۔

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے ۔

۵۰۶ ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا ، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا ، یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا ، پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے ، آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں پیچھے کیا ، یہاں تک کہ ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا ۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۵۰۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَأَخَذَنِيْ بِيَمِيْنِهٖ فَأَدَارَنِيْ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

۵۰۷ مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۱ ج۱ باب تسویۃ الصفوف واقامتها... الخ۔

۵۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے سمجھ اور عقل والوں کو میرے ساتھ (قریب) کھڑے ہونا چاہیے، پھر جو ان سے ملتے ہیں (یعنی چھوٹے) پھر جو ان سے ملتے ہیں اور اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور بازاری آوازوں (شور و شغب) سے بچو۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے، پانی کی مشک کھول کر وضو فرمایا، پھر مشک کو بندھن (تسمہ) سے باندھ دیا، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، میں اٹھا اور وضو کیا جیسا کہ آپ نے وضوء فرمایا تھا، پھر میں آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، تو آپ نے مجھے اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے پکڑ کر اپنے پیچھے سے گھمایا اور اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا، میں نے آپ کے ہمراہ نماز ادا کی۔"

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

بَابُ قِيَامِ الْإِمَامِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

۵۰۹۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۵۰۸ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۹۰ ج۱ باب الرجلین یؤم احدھما صاحبہ ... الخ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۶۱ ج۱ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائہ باللیل، بخاری کتاب الاذان ص۹۷ ج۱ باب اذا لم ینوِ الامام ان یؤم ... الخ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۵۵ ج۱ باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجل، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۵ ج۱ باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات والسنۃ فیھا ص۹۸ باب ماجاء فی کم یصلی باللیل، مسند احمد ص۲۱۵ ج۱۔

۵۰۹ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۲ ج۱ باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع ... الخ۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

باب۔ امام کا دو آدمیوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۵۰۹۔ علقمہؒ اور اسودؒ سے روایت ہے کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، تو انہوں نے کہا، کیا نماز پڑھ چکے ہیں جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں۔ ہم نے کہا، جی ہاں وہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے ایک کو انہوں نے اپنے دائیں طرف اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیا، پھر ہم نے رکوع کیا، تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیے، انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ دیا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۵۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَقَدْ كُنَّا اَطَلْنَا الْقُعُوْدَ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَاْذَنَتْ لَهُمَا فَاَذِنَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۵۱۱۔ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِيْ

۵۱۰ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۹۰ باب اذا کانوا ثلاثۃ کیف یقومون۔

۵۱۰۔ عبدالرحمٰن بن الاسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، علقمہؒ اور اسودؒ (راوی حدیث عبدالرحمٰن کے والد) نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگی اور ہم کافی دیر سے ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک باندی نکلی، اس نے دونوں کے لیے اجازت مانگی، تو انھوں نے اجازت دے دی، پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے میرے اور اس کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، پھر کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

۵۱۱۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں کو نماز پڑھائے جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا ہو، اگر وہ پڑھنے میں برابر ہوں، تو جو ان میں سے سنت کو زیادہ جاننے والا ہو اور اگر وہ سنت (کے علم) میں برابر ہوں، تو جو ہجرت میں پہلا ہو اور اگر ہجرت

الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۲۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ۔

بَابُ اِمَامَةِ النِّسَآءِ

۵۱۳۔ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ

۵۱۱ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۶ ج۱ باب من احق بالامامة۔

۵۱۲ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۶ ج۱ باب من احق بالامامة، نسائی کتاب الامامة والجماعة ص۱۲۶ ج۱ باب اجتماع القوم فی موضع هم فيه، مسند احمد ص۲۴ ج۳۔

میں بھی برابر ہوں، تو جو عمر میں بڑا ہو، اور کسی شخص کی سلطنت (مقام و محل) میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ بیٹھے اس کے گھر میں اس کے تکیے (مسند یا گدی وغیرہ) پر اس کی اجازت کے بغیر" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب وہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک انہیں امامت کرائے اور ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو ان میں قرآن کا زیادہ پڑھنے والا ہو" یہ حدیث احمد، مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب۔ عورتوں کی امامت[1]

۵۱۳۔ حضرت ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] عورتوں کی علیحدہ جماعت کو فقہائے نے مکروہ لکھا ہے، بعض نے تنزیہی اور بعض نے تحریمی اور اگر عورتیں علیحدہ جماعت کرائیں، تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہو۔

يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى الشَّهِيْدَةِ فَنَزُوْرُهَا وَأَمَرَ أَنْ يُّؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَّأَخْرَجَهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْفَرَائِضِ۔

۵۱٤۔ وَعَنْ رَّيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۵۱۳ مستدرک حاکم کتاب الصّلٰوۃ ص ۲۰۳/۱ باب امامۃ المرأۃ النسآء فی الفرائض، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص ۸۶/۱ باب امامۃ النسآء۔

۵۱٤ مصنف عبدالرزاق کتاب الصّلٰوۃ ص ۱۴۱/۳ باب المرأۃ تؤم النسآء برقم ۵۰۸۶۔

فرمایا کرتے تھے "ہمارے ساتھ شہیدہ[1] کے پاس چلو تاکہ ہم اس کی ملاقات کریں، اور آپ نے ان کے لیے اذان اور اقامت کی اجازت عطا فرمائی تھی اور یہ اپنے اہل خانہ کو فرائض میں امامت کراتی تھیں"۔

یہ حدیث حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے اور اسے ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے لیکن فرائض کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۵۱۴۔ ربطہ حنفیہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں نماز پڑھائی اور فرض نماز میں ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

[1] شہیدہ سے مراد ام ورقہ انصاریہ بنت نوفل ہیں، یہ کہتی ہیں کہ جب آپ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے جانے لگے۔ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ مجھے بھی غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمائیں، میں زخمیوں کی خدمت کروں گی، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے، آپ نے فرمایا "اپنے گھر میں رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب فرمائیں گے، اس وجہ سے ان کا نام شہیدہ پڑ گیا، انہوں نے قرآن پاک پڑھا ہوا تھا، آپ سے اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی، تو آپ نے اجازت فرمادی، انہوں نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو مدبر بنا رکھا تھا، یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو، تو وہ غلام اور لونڈی نے ایک رات اٹھ کر ان کا انہی کی چادر کے ساتھ گلا گھونٹا، یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئیں اور وہ دونوں بھاگ گئے، حضرت عمرؓ کا عہد تھا، انہوں نے لوگوں سے کہا جسے ان کا پتہ ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو انہیں لے کر آئے، وہ حاضر ہوئے، تو حضرت عمرؓ کے کہنے پر

۵۱۵۔ وَعَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى

۵۱۶۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ

۵۱۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلوٰة ص۱۴۰ ج۳ باب المرأة تؤم النسآء رقم ۵۰۸۲۔

۵۱۵۔ حجیرہ بنت حصین نے کہا، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہمیں امامت کرائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں"۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ اندھے کی امامت

۵۱۶۔ محمود بن الربیع سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ لوگوں کو امامت کراتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے اور انہوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اندھیرا اور پانی (راستہ میں) ہوتا ہے اور میں نابینا شخص ہوں، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ میرے گھر میں ایسی جگہ نماز ادا فرمائیں، جہاں میں نماز کی جگہ بنا لوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا "تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں" اس

اسی طرح ان کا گلا گھونٹ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہیں مدینہ منورہ میں یہ سزا دی گئی، کیونکہ انہوں نے مذکورہ صحابیہ کو اسی طرح شہید کیا تھا (مختصراً ابوداؤد ص۸۷ ج۱ باب امامة النساء)

إِلَىٰ مَكَانٍ فِي الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۵۱۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ

۵۱۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ

۵۱۶ بخاری کتاب الاذان ص۹۲ ج۱ باب الرخصة فی المطر والعلة ان یصلی فی رحلہ۔

۵۱۷ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۸۸ ج۱ باب امامة الاعمٰی۔

۵۱۸ معرفة السنن والآثار کتاب الصلوٰة ص۱۶۲ ج۴ رقم الحدیث ۵۸۶۸، صحیح ابن حبان ص۲۸۶ ج۴ رقم ۲۱۳۱ وایضاً سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الصلوٰة ص۸۸ ج۳ باب امامة الاعمٰی عن انسؓ۔

نے گھر میں ایک جگہ اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی" یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتومؓ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے قائم مقام بنایا، حالانکہ وہ نابینا تھے"۔

یہ حدیث ابوداؤدؒ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۱۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتومؓ کو مدینہ منورہ میں (اپنی عدم موجودگی کے دوران) لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے نائب بنایا"۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ غلام کی امامت

۵۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے جب

مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۲۰۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْتُوْنَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَعْلَى الْوَادِيْ هُوَ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَنَاسٌ كَثِيْرٌ فَيَؤُمُّهُمْ أَبُوْ عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ وَأَبُوْ عَمْرٍو غُلَامُهَا حِيْنَئِذٍ لَّمْ يُعْتَقْ قَالَ وَكَانَ إِمَامَ بَنِيْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُرْوَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ مَعْرِفَةِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۵۱۹ بخاری کتاب الاذان ص ۹۶ ج ۱ باب امامۃ العبد والمولی۔

۵۲۰ مسند شافعی باب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ ص ۱۶۱ ج ۱ رقم ۳۱۴، معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ص ۱۶۳ ج ۴ رقم الحدیث ۵۴۶۹-۵۴۶۷، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص ۸۸ ج ۳ باب امامۃ العبد۔

مہاجرین اولین عصبۃ "جو کہ قباء میں ایک جگہ ہے" میں آئے تو انہیں سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ امامت کراتے تھے، اور وہ ان میں قرآن زیادہ پڑھے ہوئے تھے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۲۰۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گاؤں کے بالائی حصہ میں حاضر ہوتے، میں عبید بن عمیرؒ مسور بن مخرمہ اور بہت سے دوسرے لوگ تو لوگوں کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کے آزاد کردہ غلام ابو عمرو نماز پڑھاتے تھے اور ابو عمرو اس وقت ام المؤمنینؓ کے غلام تھے، ابھی آزاد نہیں کیے گئے تھے (ابن ابی ملیکہ نے) کہا، وہ بنی محمد بن ابی بکر اور عروہؒ کے امام تھے۔

یہ حدیث شافعیؒ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِمَامَةِ الْجَالِسِ

۵۲۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۵۲۱ بخاری کتاب الاذان ص۹۶ ج۱ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۷۶ ج۱ باب ائتمام الماموم بالامام۔

باب۔ جو روایات بیٹھنے والے کی امامت کے بارہ میں ہیں

۵۲۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے، تو اس سے گر گئے، آپ کی دائیں طرف زخمی ہوگئی، آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی، تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "بلاشبہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے، تو تم کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا رَّوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۲۳۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَهُمْ

---

۵۲۲ بخاری کتاب الاذان ص۹۵ ج۱ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، مسلم کتاب الصلوۃ ص۱۷۷ ج۱ باب ائتمام الماموم بالامام۔

۵۲۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھی، لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، تو آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب آپ نے سلام پھیرا، تو فرمایا بلاشبہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو"۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۲۳۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات کے بارہ میں بتائیں گی، انہوں نے کہا، ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، تو آپ نے فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم نے

يَنْتَظِرُوْنَكَ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ ﷺ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

عرض کیا نہیں، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا، میرے لیے ٹب میں پانی رکھو" ام المؤمنین رضؓ نے کہا، ہم نے پانی رکھ دیا تو آپ نے غسل فرمایا، آپ نے بمشکل اٹھنا چاہا کہ آپ کو غشی آگئی، پھر آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے" ہم نے عرض کیا، نہیں اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا، "میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، ام المؤمنینؓ نے کہا آپ بیٹھے آپ نے غسل فرمایا، آپ نے بمشکل اٹھنا چاہا، تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم عرض پرداز ہوتے" نہیں اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ آپ کے منتظر ہیں، تو آپ نے فرمایا "میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، آپ بیٹھے اور غسل فرمایا، پھر آپ بمشکل اٹھنا چاہتے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر آفاقہ ہوا تو فرمایا" کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے" ہم نے عرض کیا نہیں، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ آپ کے منتظر ہیں، لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے، پھر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ، تو قاصد نے آکر کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، ابوبکرؓ نے کہا" اور وہ نرم دل والے

وَكَانَ رَجُلًا رَّقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ قَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ

تھے" اے عمر! لوگوں کو نماز پڑھاؤ، تو حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کے زیادہ حقدار ہو، تو ان دنوں ابوبکرؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو کچھ تندرست محسوس کیا تو دو شخصوں کے درمیان (سہارا لگا کر) تشریف لائے، ایک ان میں سے عباسؓ تھے۔ ظہر کی نماز ادا فرمانے کے لیے اور ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو، "مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو"، تو انہوں نے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا (راوی نے) کہا، تو ابوبکرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھانے لگے۔ حالانکہ حضرت ابوبکرؓ کھڑے تھے لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبیداللہ نے کہا، میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا، تو میں نے ان سے کہا، کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کروں جو مجھے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی بیماری کے بارہ میں بیان کی، انہوں نے کہا، لاؤ، میں نے انہیں ام المؤمنین کی (بیان کردہ) حدیث سنا دی، انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا، سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کیا ام المؤمنینؓ نے تمہیں اس شخص کا نام بتایا جو عباسؓ کے ہمراہ تھا، میں نے

الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِیٌّ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

۵۲۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔ وَزَادَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۵۲۳ بخاری کتاب الاذان ص۹۵ ج۱ باب انما جعل الامام لیؤتم به، مسلم کتاب الصّلٰوة ص۱۷۷ ج۱ باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر ... الخ۔

۵۲۴ مسلم کتاب الصّلٰوة ص۱۸۷ ج۱ باب القراءة فی العشاء، بخاری کتاب الاذان ص۹۷ ج۱ باب اذا طوّل الامام ... الخ، مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلٰوة ص۸ ج۲ باب لا تکون صلٰوة واحدة لشتّی رقم ص۲۲۶۵، مسند شافعی کتاب الصّلٰوة ص۱۰۳ ج۱ باب السابع فی الجماعة واحکام الامامة رقم ۳۰۳، طحاوی کتاب الصّلٰوة ص۲۷۹ ج۱ باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعا، دارقطنی کتاب الصّلٰوة ص۲۷۴ ج۱ باب ذکر صلٰوة المفترض خلف المتنفل، سنن الکبرٰی للبیهقیؒ کتاب الصّلٰوة ص۸۵ ج۳ باب الفریضة خلف من یصلی النافلة۔

کہا، نہیں، انہوں نے کہا، وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے

۵۲۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے، پھر اپنی قوم کی طرف آ کر یہی نماز انہیں بھی پڑھاتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور عبدالرزاق، شافعی، طحاوی، دارقطنی اور بیہقی نے ایک روایت

وَالشَّافِعِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي رِوَايَةٍ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَّلَهُمْ فَرِيضَةٌ۔ وَفِي هٰذِهِ الزِّيَادَةِ كَلَامٌ۔

ہیں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے، "یہ نماز ان (حضرت معاذ رضؓ) کے لیے نفل ہوتی اور قوم کے لیے فرض" اور اس زیادت میں کلام ہے۔

۵۲۴۔ قولہ وفی ھٰذہ الزیادۃ الخ فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں، جائز کہنے والوں کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں، کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں اور فرض اپنی قوم کے ساتھ پڑھتے ہوں، پھر یہ کام حضرت معاذ رضؓ کا اپنا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے نہیں تھا، یہ احتمال بھی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب شروع اسلام میں فرض دو بار بھی پڑھے جا سکتے تھے، یہ احتمال بھی ہے کہ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے، جیسا کہ ترمذی، ابواب ما یتعلق بالصلوٰۃ ص ۱۲۹/ج ۱ باب ماجاء فی الذی یصلی الفریضۃ الخ میں صراحت ہے اور اپنی قوم کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے اور یہ احتمال بھی ہے کہ اپنی قوم کو دوسرے دن عشاء کی نماز پڑھاتے ہوں۔

اتنے احتمالات کے ہوتے ہوئے اس حدیث سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ حدیث عمرو بن دینار سے ان کے بہت سے شاگرد نقل کرتے ہیں۔

۱۔ شعبہ جیسا کہ بخاری، کتاب الاذان ص ۹۷/ج ۱ باب اذا طول الامام الخ میں ہے۔

۲۔ سفیان بن عیینہ ۳۔ منصور ۴۔ ایوب جیسا کہ مسلم، کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۶/ج ۱ و ص ۱۸۷/ج ۱ باب القراءۃ فی العشاء اور مسند شافعی، مصنف عبد الرزاق، طحاوی، دارقطنی اور بیہقی میں ہے، حدیث کے آخری الفاظ هي له تطوع الخ عمرو بن دینار سے صرف ان کا شاگرد ابن جریج ہی نقل کرتا ہے، نہ تو منصور، نہ ایوب، نہ شعبہ اور نہ ہی سفیان بن عیینہ جیسے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کی حدیث بیان کرنے میں ان کے شاگردوں میں سفیان سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱۷۱/ج ۲ ص ۳۳۲)

پھر حدیث میں کوئی صراحت نہیں کہ یہ حضرت معاذ رضؓ کے الفاظ ہیں، ممکن ہے کہ ابن جریج کے ہوں یا عمرو بن دینار یا حضرت جابرؓ، ان تینوں احتمالات کے باوجود اگر حضرت معاذ رضؓ کے الفاظ ثابت ہو بھی جائیں تو بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ ایسا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی سے کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُتَوَضِّیْ خَلْفَ الْمُتَیَمِّمِ

۵۲۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ احْتَلَمْتُ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فِیْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ فَاَهْلِكَ فَتَیَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ بِاَصْحَابِیَ الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَا عَمْرُو صَلَّیْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ مَنَعَنِیْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰهَ یَقُوْلُ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا رَّوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَّاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

۵۲۵ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۴۸ ج۱ باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم، بخاری کتاب التیمم ص۴۹ ج۱ اذا خاف الجنب علی نفسہ المرض ... الخ، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص۱۷۷ ج۱ باب عدم الغسل للجنابۃ فی شدۃ البرد۔

باب۔ وضوء کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے

۵۲۵۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات مجھے احتلام ہوگیا، میں ڈرا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاک ہوجاؤں گا، پھر میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی، لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے فرمایا "اے عمرو! تم نے جنبی ہوتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟" تو میں نے آپ کو وہ بات بتلادی جس نے مجھے غسل سے روکا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اپنے آپ کو مت قتل کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمانے والے ہیں"۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور کچھ نہ فرمایا۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے اور بخاری نے تعلیقاً نیز دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی کَرَاهَةِ تَکْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

۵۲۶۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْبَلَ مِنْ نَّوَاحِی الْمَدِیْنَةِ یُرِیْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا فَمَالَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰی بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَوَازِ تَکْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ

۵۲۷۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَصْحَابِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ یَّتَصَدَّقُ

---

۵۲۶ مجمع الزوائد کتاب الصّلوٰۃ ص۴۵ ج۲ باب فیمن جاء الی المسجد فوجد الناس قد صلّوا نقلا عن الطبرانی۔

باب۔ مسجد میں دوبارہ جماعت کے مکروہ ہونے پر جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے

۵۲۶۔ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اطراف سے تشریف لائے، آپ نماز ادا فرمانا چاہتے تھے کہ لوگوں کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھ لی تھی، آپ اپنے گھر تشریف لے گئے، اپنے گھر والوں کو جمع فرماکر ان کو نماز پڑھائی"۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے، ہیثمیؒ نے کہا اس کے رجال ثقہ ہیں۔

باب۔ مسجد میں دوبارہ جماعت کے جواز میں جو روایات ہیں

۵۲۷۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو نماز پڑھا چکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کون اس پر صدقہ

عَلٰى ذَا فَيُصَلِّىْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِىُّ وَحَسَّنَهٗ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ ۔

۵۲۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ وَصَلَّى النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ يُصَلِّىْ وَحْدَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ يَّتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّىْ مَعَهٗ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِىُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۵۲۷ مسند احمد ص۴۵ ج۳، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۸۵ ج۱ باب فی الجمع فی المسجد مرتین، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۵۳ ج۱ باب ماجآء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلّی فیہ مرّۃ، مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰۃ ص۲۰۹ ج۱ باب اقامۃ الجماعۃ فی المساجد مرتین۔

۵۲۸ دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۷۶ ج۱ باب اعادۃ الصّلاۃ فی جماعۃ۔

کرے گا تاکہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے" لوگوں میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر اس کے ساتھ نماز ادا کی۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور کہا ہے، یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۵۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تھے، وہ کھڑا ہو کر اکیلا نماز پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کون اس کے ساتھ (نفع کی) تجارت کرتا ہے کہ اس کے ہمراہ نماز ادا کرے۔"

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

۵۲۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۳۰۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۱۔ وَعَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ

۵۲۹ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۱ ج۱ باب المرأة وحدها تکون صفاً، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۴ ج۱ باب جواز الجماعة النافلة ... الخ۔

۵۳۰ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۸ باب اذا رکع دون الصف۔

باب۔ صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز

۵۲۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اور یتیم نے ہمارے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی، میری والدہ ام سلیمؓ ہمارے پیچھے (تنہا) تھیں۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچا جب کہ آپ رکوع فرما رہے تھے۔ میں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کیا تو اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ (نماز کے بارہ میں) تمہاری حرص زیادہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرو"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۳۱۔ وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ نے اُسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا۔"

الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَحَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

۵۳۲۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی رَجُلًا یُّصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتّٰی انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَہٗ اسْتَقْبِلْ صَلٰوتَکَ فَلَا صَلٰوۃَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

---

۵۳۱ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۹۹ ج۱ باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصّف، ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۵۲ باب ماجاء فی الصّلٰوۃ خلف الصّف وحدہ، ابن ماجۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۷۲ باب صلٰوۃ الرّجل خلف الصف وحدہٗ، صحیح ابن حبان کتاب الصّلٰوۃ ص۳۱۱ ج۴ رقم الحدیث ۲۱۹۷، مسند احمد ص۲۲۸ ج۴ ۔

۵۳۲ مسند احمد ص۲۳ ج۴، ابن ماجۃ کتاب الصّلٰوۃ ص۷۲ باب صلٰوۃ الرجل خلف الصف وحدہ ۔

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی نے اُسے حسن قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، آپ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا، تو آپ نے اسے فرمایا "اپنی نماز دوبارہ پڑھو، صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں [1]"

یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

---

[1] صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ واللہ اعلم

اَبْوَابُ مَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ فِيْهَا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْوِيَةِ التُّرَابِ وَمَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

۵۳۳۔ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ

۵۳۴۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ

---

۵۳۳ بخاری کتاب التہجد ص۱۶۱/۱ باب مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۶/۱ باب کراھۃ مسح الحصی... الخ ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۸۷/۱ باب ماجآء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، نسائی کتاب السہو ص۱۷۷/۱ باب النہی عن مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۳۶/۱ باب مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۷۳/۱ باب المسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، مسند احمد ص۴۲۶/۳ ۔

ابواب۔ جو چیزیں نماز میں ناجائز ہیں اور جو جائز ہیں

باب۔ نماز میں مٹی برابر کرنے اور کنکریاں چھونے کی ممانعت

۵۳۳۔ معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جو سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کر رہا تھا، اگر تجھے ایسا کرنا ہی ہے تو ایک ہی دفعہ۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۳۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ چھوئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہے۔"

رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۵۳۵ ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ مَسْحِ الْحِصَا فَقَالَ وَاحِدَةً وَّلَاَنْ تُمْسِكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ مِّائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدَقِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

بَابٌ فِى النَّهْىِ عَنِ التَّخَصُّرِ

۵۳۶ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّصَلِّیَ

---

۵۳۴ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۸۶ ج۱ باب ماجاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، نسائی کتاب السھو ص۱۷۶ ج۱ باب النھی عن مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۳۶ ج۱ باب مسح الحصی فی الصّلوٰۃ ، ابن ماجۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۷۳ ج۱ باب المسح الحصی فی الصّلوٰۃ ۔

۵۳۵ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۴۱۲ ج۲ باب مسح الحصی وتسویتہ فی الصّلوٰۃ من رخص فی ذٰلک ۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۵۳۵ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکر چھونے کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا " ایک بار ، اور اگر اس سے بھی رک جاؤ تو تمہارے لیے ایسے سو اونٹوں سے بہتر ہے جو سارے کے سارے کالی آنکھوں والے ہوں " ۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

باب ۔ پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۵۳۶ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی نماز پڑھے اور

الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اِخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۵۳۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي

---

۵۳۶ بخاری کتاب التهجد ص۱۶۳ ج۱ باب الحضر فی الصّلٰوۃ ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۶ ج۱ باب کراهة الاختصار فی الصّلٰوۃ ۔

۵۳۷ بخاری کتاب الاذان ص۱۰۴ ج۱ باب الالتفات فی الصّلٰوۃ ۔

وہ پہلو پر ہاتھ رکھے ہوئے ہو۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

باب۔ نماز میں دائیں بائیں گردن موڑنے کی ممانعت

۵۳۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "وہ جھپٹ مارنا ہے، شیطان بندہ کی نماز سے جھپٹ مار لیتا ہے۔"
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے ۔

۵۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر کرنے سے بچو، بلاشبہ نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر کرنا موت ہے پس اگر ضروری ہو تو نفل میں نہ کہ فرض میں نہیں ر با وجود مکروہ ہونے

التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ۔

۵۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوةِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا یَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

بَابٌ فِیْ قَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ

۵۴۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ الْحَیَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ

۵۳۸ ترمذی ابواب مایتعلق بالصّلوٰة ص۱۳۰ ج۱ باب ما ذکر فی الالتفات فی الصّلوٰة۔

۵۳۹ ترمذی ابواب مایتعلق بالصّلوٰة ص۱۳۰ ج۱ باب ما ذکر فی الالتفات فی الصّلوٰة۔

۵۴۰ ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۸۹ ج۱ باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصّلوٰة، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۳۳ ج۱ باب العمل فی الصّلوٰة، نسائی کتاب السّھو ص۱۷۸ ج۱ باب قتل الحیة والعقرب فی الصّلوٰة، ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوٰات ص۸۹ باب ماجاء فی قتل الحیة والعقرب فی الصّلوٰة، مسند احمد ص۲۳۳ ج۲۔

کے نفل میں کسی حد تک قابل برداشت ہے)

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۳۹ حضرت ابن عباسؓ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم (آنکھ کے کنارہ) سے نماز میں دائیں اور بائیں دیکھتے اور اپنی گردن مبارک اپنی پشت کے پیچھے نہیں گھماتے تھے"۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ نماز میں سانپ اور بچھو مارنا

۵۴۰۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسودین کو نماز میں (بھی) مارو، سانپ اور بچھو"۔

التِّرمذيُّ ۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ

۵۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ مَنْ يُّصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ

۵۴۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ

---

۵۴۱ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص ۹۴ ج ۱ باب السدل فی الصّلوٰۃ، صحیح ابن حبان ص ۲۵ ج ۵ رقم ۲۲۸۶ ۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ (نماز میں) سدل کی ممانعت

۵۴۱۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[1] سے اور آدمی کو نماز میں اپنا منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے"۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ جو شخص نماز پڑھے اور اس کا سر گوندھا ہوا ہو

۵۴۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے

---

[1] سر یا کندھوں پر کپڑا ڈال کر بغیر لپیٹنے کے کھلا چھوڑ دینے کو سدل کہتے ہیں، منہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا یا نماز میں سدل کرنا دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَآ اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۵۴۳- وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّىْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَلِرَاْسِىْ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِىْ يُصَلِّىْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ. رَّوَاهُ مُسْلِمٌ.

---

۵۴۲ بخاری کتاب الاذان ج۱ ص۱۱۳ باب لا یکف شعرًا ، مسلم کتاب الصّلوٰة ج۱ ص۱۹۴ باب اعضاء السجود والنھی عن کف الشعر ... الخ۔

۵۴۳ مسلم کتاب الصّلوٰة ج۱ ص۱۹۴ باب اعضاء السجود والنھی عن کف الشعر... الخ۔

کہ میں سات[1] ہڈیوں پر سجدہ کروں، بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۴۳۔ کریب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انھوں (ابن عباسؓ) نے عبداللہ بن الحارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب کہ ان کے سر کے بال پیچھے کی طرف گوندھے ہوئے تھے (یعنی سر کے بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا)، تو ابن عباسؓ اُٹھے اور بالوں کو کھولنا شروع کر دیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ آپ میرے بالوں کے ساتھ کیا کر رہے تھے، تو ابن عباسؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے" اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو نماز پڑھتا ہے اور اس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

[1] ناک اور پیشانی کی ایک ہی ہڈی ہے، دو ہڈیاں ہاتھوں کی دو دونوں گھٹنوں کی اور دو دونوں پاؤں کی، یہ سات ہڈیاں ہیں۔

بَابُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّصْفِيْقِ

۵۴۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ فِی الصَّلٰوةِ۔

۵۴۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَهَبَ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِّیُصْلِحَ بَیْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاُقِیْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ

۵۴۴ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۸۰ ج۱ باب تسبیح الرجل وتصفیق المرأۃ ... الخ، بخاری کتاب التہجد ص۱۶۰ ج۱ باب التصفیق للنسآء، ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۸۵ ج۱ باب ماجآء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنسآء، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۳۵ ج۱ باب التصفیق فی الصّلٰوۃ، نسائی کتاب السّہو ص۱۸۸ ج۱ باب التسبیح فی الصّلٰوۃ، ابنِ ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۷۳ ج۱ باب التسبیح للرجال فی الصّلٰوۃ ... الخ، مسند احمد ص۲۶۱ ج۲۔

باب۔ تسبیح کہنا اور تالی بجانا (ہاتھ کی پُشت پر دوسرا ہاتھ مارنا)

۵۴۴۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (ایک ہاتھ کی پشت پہ دوسرا ہاتھ مارنا) عورتوں کے لیے ہے۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے، مسلم اور دیگر محدثین نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں "نماز کے اندر"

۵۴۵۔ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، نماز کا وقت قریب ہوگیا تو مؤذن نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا، کیا تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ گے کہ میں اقامت کہوں، انہوں نے کہا، ہاں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، لوگ ابھی نماز میں ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ راستہ بناتے ہوئے پہلی صف میں جاکر کھڑے

لے نماز میں امام بھول جائے تو مردوں کو سُبحٰن اللّٰہ کہنا چاہیے اور عورتیں کو اگر امام کو مطلع کرنا ہو تو ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پہ ماریں۔

فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّآ اَکْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ اِلْتَفَتَ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنِ امْکُثْ مَکَانَکَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی مَآ اَمَرَہٗ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ ذٰلِکَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی اسْتَوٰی فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَثْبُتَ اِذَا اَمَرْتُکَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَّا کَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَالِیْ رَأَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ نَّابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّہٗٓ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْحُ لِلنِّسَآءِ۔

ہو گئے، لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دی اور حضرت ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے (خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے تھے) جب لوگ زیادہ تالیاں بجانے لگے، وہ متوجہ ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو، ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، پھر ابوبکرؓ پیچھے ہٹے، یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے تشریف فرما ہو کر نماز پڑھائی پھر آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا" اے ابوبکر! آپ کو کس چیز نے (وہاں) ٹھہرے رہنے سے روکا، جب کہ میں آپ سے کہہ چکا تھا؟ ابوبکرؓ نے کہا، ابن ابی قحافہ کی مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے صحابہ سے) فرمایا" کیا بات ہے کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا، جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہے، بے شک جب وہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہے گا، تو اس کی طرف توجہ ہو جائے گی، اور بلاشبہ تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے"۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۴۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

۵۴۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

---

۵۴۵ بخاری کتاب الاذان ص۹۴ ج۱ باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۷۹ ج۱ باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تاخر الامام... الخ۔

۵۴۶ بخاری کتاب التھجد ص۱۶۰ ج۱ باب ما یُنھٰی من الکلام فی الصّلوٰۃ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۴ ج۱ باب تحریم الکلام فی الصّلوٰۃ... الخ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۹۲ ج۱ باب فی نسخ الکلام فی الصّلوٰۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۳۶ ج۱ باب النھی عن الکلام فی الصّلوٰۃ، نسائی کتاب السّھو ص۱۸۱ ج۱ باب الکلام فی الصّلوٰۃ، مسند احمد ص۳۶۸ ج۴۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ نماز میں باتیں کرنے کی ممانعت

۵۴۶۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نماز میں باتیں کرتے تھے، آدمی اپنے ساتھی سے جو اس کے پہلو میں کھڑا ہوتا باتیں کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "اور کھڑے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا۔"

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔ مسلم اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں" اور ہمیں کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔"

۵۴۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے

ﷺ وهو فِي الصَّلوٰةِ فيردُّ علينا فلمّا رجعنا مِنْ عِندِ النجاشي سلّمنا عليه فلم يردّ علينا فقلنا يا رسول اللهِ كنّا نسلّم عليك في الصلوٰة فتردّ علينا فقال إنّ في الصلوٰة شغلًا ۔ رواه الشيخان ۔

۵۴۸۔ وعنه قال كنّا نسلّم على رسول الله ﷺ في الصلوٰة قبل أن نأتي أرض حبشة فيردّ علينا فلمّا رجعنا سلّمت عليه وهو يصلّي فلم يردّ عليّ فأخذني ما قرب وما بعد فجلست حتّى قضى رسول الله ﷺ الصلوٰة فقلت له يا رسول الله قد سلّمت عليك وأنت تصلّي فلم تردّ عليّ السلام فقال إنّ الله قد يحدث

۵۴۷ بخاری کتاب التہجد ص ۱۶۲ ج ۱ باب ما ینھی من الکلام فی الصلوٰۃ ، مسلم کتاب المساجد ص ۲۰۴ ج ۱ باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ ... الخ ۔

آپ ہمیں جواب دیتے، جب ہم نجاشی کی طرف ہو کر واپس لوٹے، تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمیں جواب نہیں دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم نماز میں آپ کو سلام کہتے تھے، تو آپ ہمیں جواب دیتے تھے، آپ نے فرمایا "بلا شبہ نماز میں مصروفیت ہے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۴۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حبشہ سے آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کہتے، آپ ہمیں جواب دیتے، ہم واپس لوٹے، تو میں نے آپ کو سلام کہا، جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا تو مجھے قریب اور دور کی فکروں نے آگھیرا (یعنی خدا جانے آپ میری کس بات سے ناراض ہو گئے ہیں کہ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا) میں بیٹھا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرمائی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے آپ کو سلام کہا، جب کہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا "بلا شبہ اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں جو چاہتے ہیں

مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ لَا تُكَلِّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۵۴۹۔ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَآ اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَانُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا

---

۵۴۸ مسند حمیدی ص ۵۲ ج ۲ رقم الحدیث ۹۴، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۳۳ ج ۱ باب ردّ السلام فی الصلوٰۃ، نسائی کتاب السہو ص ۱۸۱ ج ۱ باب الکلام فی الصلوٰۃ۔

نئے احکام (نازل) فرماتے ہیں، اور ان احکام میں سے جو اللہ تعالیٰ نے نئے (نازل) فرماتے ہیں، یہ ہے کہ تم نماز میں باتیں نہ کرو"۔

یہ حدیث حمیدی نے اپنی مسند میں ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۴۹۔ معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے کہا، اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہا تھا، لوگوں میں سے ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری، میں نے کہا، یَرْحَمُکَ اللّٰہُ تو لوگوں نے مجھے اپنی نظروں سے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا "تمہیں تمہاری مائیں گم پائیں، تمہیں کیا ہے کہ تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو، پس وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کر رہے ہیں لیکن (باوجود نہ چاہنے کے) میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں بھی کوئی استاد ایسا نہیں دیکھا جو (تربیت و) تعلیم دینے میں آپ سے اچھا ہو، خدا کی قسم آپ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا "بلاشبہ یہ نماز

شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَّقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا یَّاْتُوْنَ الْکُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ یَّتَطَیَّرُوْنَ قَالَ ذَالِكَ شَیْءٌ یَّجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا یَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ یَّخُطُّوْنَ قَالَ کَانَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ یَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَالِكَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

---

۵۴۹ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۳ ج۱ باب تحریم الکلام فی الصّلوٰة ۔

لوگوں کی گفتگو کی گنجائش نہیں رکھتی، یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرآن پاک کی قراءۃ ہے" یا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میرا ابھی جاہلیت کے ساتھ نیا زمانہ ہے (یعنی میں ابھی تھوڑی دیر ہوئی مسلمان ہوا ہوں)، ہم میں کچھ لوگ غیب کی خبریں بتانے والوں کے پاس جاتے ہیں، آپ نے فرمایا "تم ان کے پاس مت جاؤ (حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ نے) کہا ہم میں کچھ لوگ شگون لیتے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ ایک وسوسہ ہے جسے لوگ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں، پس یہ وسوسہ ان کے لیے ہرگز رکاوٹ نہ بنے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے) کہا، میں نے عرض کیا، ہم میں کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا" انبیاء کرام (علیہم السلام) میں ایک نبی بھی لکیر کھینچتے تھے، جس کی لکیر ان کے موافق ہوگئی، تو وہ درست ہے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰٓى اَنَّ كَلَامَ السَّاهِىْ وَ كَلَامَ مَنْ ظَنَّ التَّمَامَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ

۵۵۰۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْدٰى صَلٰوتَىِ الْعَشِىِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا صَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا

باب۔ ان احادیث میں جن سے استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا اور ایسے شخص کا کلام کرنا جو یہ خیال کرے کہ نماز پوری ہو چکی ہے نماز کو باطل نہیں کرتا

۵۵۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھلے پہر دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، ابن سیرین نے کہا حضرت ابوہریرۃؓ نے اس نماز کا نام لیا تھا، لیکن مجھے بھول گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا، پھر آپ نے مسجد میں پڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس پر ٹیک لگادی، گویا آپ ناراض تھے، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں اور اپنے دائیں رخسار مبارک کو اپنے بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکلے تو کچھ لوگوں نے کہا، نماز کم کر دی گئی ہے اور لوگوں میں حضرت

قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہما فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ

ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے، اور یہ دونوں آپ سے بات کرنے سے گھبرائے اور انہیں

۵۵۰۔ قوله وفي القوم ابو بكر و عمر الخ یہ واقعہ شروع اسلام میں اس وقت کا ہے جب نماز میں کلام مباح تھا۔ حضرت عمرؓ جو کہ اس واقعہ میں موجود تھے، لیکن حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں حضرت عمرؓ نے بھی چار کے بجائے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، جب حضرت عمرؓ سے کہا گیا تو انہوں نے اس کی وجہ بیان کی، پھر حضرت عمرؓ نے مزید دو رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرنے کے بجائے دوبارہ چار رکعات پڑھیں (طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۳۰۳ ج۱ باب الکلام فی الصلوٰۃ) اگر یہ حدیث منسوخ نہ ہوتی تو حضرت عمرؓ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ادا شدہ نماز کو باطل ہونے سے بچاتے۔

نیز اس حدیث میں جس صحابی ذوالیدین کا ذکر ہے وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے جو ہجرت کے شروع میں پیش آیا اور بعد میں قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ آیت نازل ہوئی جس میں نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں ذوالشمالین بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ (تجرید اسماء الصحابہ ص۱۶۹ ج۱ ۱۷۵۱)

یہ حدیث مختلف کتب حدیث میں موجود ہے، کسی میں ہے، ذوالشمالین نے کہا، کسی میں ہے ذوالیدین نے کہا، کسی میں ہے خرباق نے کہا، اس کے علاوہ اور الفاظ بھی آتے ہیں۔ اس سے بعض محدثین نے ذوالشمالین اور ذوالیدین کو دو الگ الگ آدمی سمجھ کر اس حدیث کو مختلف واقعات پر محمول کر لیا کہ ذوالشمالینؓ تو بدر میں شہید ہو گئے تھے لیکن یہ واقعہ ذوالیدینؓ کا ہے، جو بعد میں فوت ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک صحابی تھے جن کے ہاتھ قدرے طویل تھے یا وہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اس لیے انہیں ذوالیدین بھی کہا جاتا تھا اور ذوالشمالین بھی۔ ایک ہی آدمی کے مختلف نام تھے، متعدد آدمی نہ تھے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں۔

ذو اليدين السلمي اسمه الخرباق	ذوالیدین السلمی کا نام خرباق تھا۔ یہ وہی ہیں جنہوں
وهو الذي نبه النبي صلى الله	نے سہو پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تھا۔
عليه وسلم على السهو في الصلوٰة	
(تجريد اسماء الصحابة ص۱۷۰ ج۱)	

سنن دارمی ص۱۸۵ باب سجدة السهو من الزيادة میں حضرت ابوہریرہؓ سے کشف الاستار عن زوائد البزار ص۲۷۹ ج۱ ۵۷۸ و ۵۷۹ پہ حضرت ابن عباسؓ سے اور طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۳۱ ج۱ باب الکلام فی الصلوٰۃ، نسائی کتاب السہو ص۱۸۲ ج۱ و ص۱۸۳ میں موجود ہے کہ ذوالشمالین نے عرض کیا حضرت نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے دیگر صحابہ کرامؓ سے ان کی تصدیق چاہتے ہوئے فرمایا۔

وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ

لوگوں میں ایک شخص جس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے اور اُسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کردی گئی ہے، آپ نے فرمایا "میں بھولا نہیں اور نہ ہی نماز کم کی گئی ہے"۔ پھر آپ نے دوسرے لوگوں سے فرمایا، کیا بات ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے

لوگوں نے عرض کیا، جی ہاں، اس پر آپ آگے بڑھے اور جس قدر نماز چھوٹ گئی تھی، وہ پڑھائی، سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر اپنے سجدوں کی مانند یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر آپ نے تکبیر کہہ کر اپنے سجدوں کی مانند یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، لبسا اوقات لوگ ابن سیرینؒ سے پوچھتے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو ابن سیرینؒ کہتے، مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے ؟

امام نسائیؒ نے تو دو سندوں سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں، یہاں پر صحابی کا کہنا ذوالشمالین نے عرض کیا جواباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی صحابی کے تھے مصنفؒ نے التعلیق الحسن میں اور بھی کئی دلائل دیئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی صحابی کے مختلف نام ہیں اور تمام حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ ذوالشمالین بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ یہ واقعہ شروع اسلام کا ہے۔

سَلَّمَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ إِنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ وَإِنْ كَانَتْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ لٰكِنَّهَا مُضْطَرِبَةٌ بِوُجُوْهٍ وَّفِي الْبَابِ أَحَادِيْثُ أُخْرٰى كُلُّهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ نَظَرٍ۔

---

۵۵۰ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۳ ج۱ فصل من صلّی خمسا او نحوه فلیسجد سجدتین ... الخ، بخاری کتاب الصّلوٰة ص۶۹ ج۱ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، یہ روایت اگرچہ صحیحین میں ہے، لیکن کئی اعتبار سے مضطرب ہے اور اس باب میں اور بھی احادیث ہیں۔ تمام کی تمام کلام سے خالی نہیں (یعنی ہر ایک پر جرح موجود ہے ۔)

قولہ مضطربۃ بوجوہ الخ اضطراب کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلم ص۲۱۴ ج۱ نسائی ص۱۸۲ ج۱ میں ہے۔ "یہ ظہر کی نماز تھی"۔ مسلم ص۲۱۴ ج۱، نسائی ص۱۸۲ ج۱ و ص۱۸۳ ج۱ میں ہے " عصر کی نماز تھی"۔ بخاری ص۱۶۴ ج۱ مسلم ص۲۱۳ ج۱ نسائی ص۱۸۱ ج۱ میں ہے۔ زوال سے غروب تک کی ایک نماز تھی۔ ظہر یا عصر، بخاری ص۱۶۴ ج۱ میں ہے، امام محمد بن سیرین کہتے ہیں "میرا غالب گمان ہے کہ نماز عصر تھی"۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ محمد بن سیرین بھول گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بتادیا تھا، لیکن نسائی ص۱۸۱ ج۱ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں بھول گیا ہوں۔

اضطراب کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بخاری ص۱۶۴ ج۱ مسلم ص۲۱۳ و ص۲۱۴ ج۱ اور نسائی ص۱۸۱ ج۱ و ص۱۸۳ ج۱ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو ذوالیدین نے عرض کیا، جب کہ مسلم ص۲۱۴ ج۱ نسائی ص۱۸۳ ج۱ میں حضرت عمران بن حصینؓ سے اور کشف الاستار ص۲۷۸ ج۱ و ص۲۷۹ ج۱ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے تین رکعات پر سلام پھیرا تو ذوالیدین نے عرض کیا، الغرض کسی میں دو رکعات کا ذکر ہے تو کسی میں تین رکعات کا۔

اضطراب کی تیسری وجہ یہ ہے کہ بخاری ص۱۶۴ ج۱ مسلم ص۲۱۳ ج۱ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد مسجد نبوی کے قبلہ کی طرف لکڑی کے ایک تنے سے ٹیک لگاکر کھڑے ہوگئے، وہاں ذوالیدین نے عرض کیا جب کہ مسلم ص۲۱۴ ج۱ نسائی ص۱۸۳ ج۱ میں حضرت عمران بن حصینؓ سے اور کشف الاستار ص۲۷۸ ج۱ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد گھر تشریف لے گئے وہاں جاکر ذوالیدین نے عرض کیا۔

بقیہ حاشیہ ص۳۴۴ پر

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ

۵۵۱۔ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی بَعِیْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ بِیَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَیْرٌ بِیَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَیْرٌ اَیْضًا بِیَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ یَقْرَاُ یُوْمِیْ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۴ ج۱ باب تحریم الکلام فی الصّلوٰۃ ... الخ۔

باب۔ جن روایات سے نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۵۱۔ ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا، جب کہ آپ بنو المصطلق کی طرف جانے والے تھے، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز ادا فرما رہے تھے، میں نے آپ سے گفتگو کی، آپ نے مجھے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا، زہیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، پھر میں نے آپ سے گفتگو کی، تو آپ نے مجھے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، اور زہیر نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا، اور میں آپ کو قراءۃ کرتے ہوتے سن رہا تھا، آپ اپنے سر سے اشارہ فرما رہے تھے، جب آپ فارغ ہوئے، آپ نے فرمایا، تم نے اس کام کے بارہ میں کیا کیا جس کے بارہ میں میں نے تمہیں بھیجا تھا، بلاشبہ مجھے تمہارے ساتھ گفتگو کرنے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا، مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

اضطراب کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بخاری، مسلم و دیگر کتب حدیث میں حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ نے سہو کے دو سجدے کیے، جبکہ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۵ ج۱ باب سجدۃ السہو میں بسند صحیح عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃؓ اور نسائی ص۱۸۳ ج۱ ابن سعید، ابوسلمۃ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابن ابی حثمۃ عن ابی ہریرۃؓ موجود ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو آپ نے

۵۵۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۵۵۳۔ وَعَنْهُ عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهٖ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمَذِيُّ۔

۵۵۴۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ

---

۵۵۲ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۸۵ج۱ باب ماجآء فی الاشارۃ فی الصّلوٰۃ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۳۳ج۱ باب رد السّلام فی الصّلوٰۃ۔

۵۵۳ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۳۳ج۱ باب رد السّلام فی الصّلوٰۃ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۸۵ج۱ باب ماجآء فی الاشارۃ فی الصّلوٰۃ، نسائی کتاب السّھو ص۱۷۱ج۱ باب رد السّلام بالاشارۃ فی الصّلوٰۃ۔

۵۵۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضرت بلال رضؓ سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے، جب کہ لوگ آپ کو سلام کرتے اور آپ نماز ادا فرما رہے ہوتے تھے، انہوں نے کہا، آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے۔"

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۵۳۔ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جب کہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے اشارہ سے جواب دیا۔ (حضرت ابن عمر رضؓ نے) کہا، میرے علم میں یہی ہے کہ آپ نے اپنی انگلی مبارک سے اشارہ فرمایا۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۵۵۴۔ حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی مسجد جو کہ مسجد قبا ہے میں داخل

سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔

اضطراب ضعف کا سبب ہے اس لیے اس حدیث سے باتیں کرنے کے باوجود نماز نہ ٹوٹنے پر استدلال درست نہیں

عَوْفٍ وَّهُوَ مَسْجِدُ قَبَا لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ مَعَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ فَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

۵۵۵۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى نَسْخِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ

۵۵۴ مستدرک حاکم کتاب الهجرة ج۳ ص۱۲ باب استقبال الانصار لرسول الله صلی الله علیہ وسلم واصحابہ ... الخ۔

۵۵۵ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۱۳۶ باب الاشارة فی الصلوٰۃ۔

ہوتے، تاکہ اس میں نماز ادا فرمائیں، آپ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ بھی داخل ہوئے جو کہ آپ کو سلام کرتے تھے، ان کے ساتھ صہیبؓ بھی داخل ہوئے، تو میں نے ان سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب کہ لوگ آپ کو سلام کہتے اور آپ نماز میں ہوتے، صہیبؓ نے کہا، آپ اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرماتے۔ یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

۵۵۵۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔
یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب جن روایات سے نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۵۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتا، جب کہ آپ نماز میں ہوتے

فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

۵۵۷ ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

بَابُ الْفَتْحِ عَلَی الْاِمَامِ

۵۵۸ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی صَلٰوۃً فَقَرَأَ فِیْھَا فَلُبِسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاُبَیٍّ اَصَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ

---

۵۵۶ بخاری کتاب التہجد والنوافل ص۱۶۲ ج۱ باب لا یرد السلام فی الصلوۃ ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۴ ج۱ باب تحریم الکلام فی الصلوۃ ۔

۵۵۷ مسلم کتاب الصلوۃ ص۱۸۱ ج۱ باب الامر بالسکون فی الصلوۃ ۔

آپ مجھے جواب دیتے ، جب ہم (حبشہ سے) لوٹے ، میں نے آپ کو سلام کیا ، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا ، اور آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا "بلاشبہ نماز میں مصروفیت ہے"۔

۵۵۷۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ، تو فرمایا "کیا ہے کہ میں تمہیں نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں ، گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں ، نماز میں سکون پکڑو"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

باب ۔ امام کو لقمہ دینا

۵۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ، اس میں قراءۃ کی تو آپ کو تشابہ لگ گیا ، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابیؓ سے کہا ، کیا تم نے ہمارے ساتھ

قَالَ فَمَا مَنعَكَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ اَنْ تَفْتَحَ عَلَيَّ. وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ فِي الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۵۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلٰوتَهُ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ.

۵۶۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ

---

۵۵۸ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۳۱ ج۱ باب الفتح علی الامام، مجمع الزوائد کتاب الصّلوٰۃ ص۶۹ ج۲ باب تلقین الامام نقلا عن الطبرانی فی الکبیر،

۵۵۹ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۴ ج۱ باب اذا احدث فی صلوتہ، ترمذی ابواب الرضاع ص۲۲۰ ج۱ باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن، دارقطنی، کتاب الصّلوٰۃ ص۱۵۳ ج۱ باب الوضوء من الخارج من البدن ... الخ۔

نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا "تمہیں کس نے روکا؟"

یہ حدیث ابوداؤد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور طبرانی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں (تمہیں کس نے روکا کہ) تم مجھے لقمہ دیتے"۔ اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ نماز میں بے وضوء ہونا

۵۵۹۔ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جب نماز میں پھسکی لگائے تو وہ لوٹ کر وضو کرے اور اپنی نماز لوٹائے۔"

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن اور ابن قطان نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص

اَصَابَهٗ قَیْءٌ اَوْرُعَافٌ اَوْقَلَسٌ اَوْمَذْیٌ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِیَبْنِ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَهُوَفِیْ ذٰلِکَ لَا یَتَکَلَّمُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الزَّیْلَعِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ۔

۵۶۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا رَعُفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰی وَلَمْ یَتَکَلَّمْ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۵۶۲۔ وَعَنْهُ قَالَ اِذَا رَعُفَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ اَوْ وَجَدَ مَذْیًا فَاِنَّهٗ یَنْصَرِفُ فَلْیَتَوَضَّأْ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیُتِمُّ مَا بَقِیَ عَلٰی مَا مَضٰی مَالَمْ یَتَکَلَّمْ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۵۶۰ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلٰوۃ والسنۃ فیہا ص۸۷ باب ماجاء فی البناء علی الصّلٰوۃ، نصب الرایۃ ص۳۸ ج۱۔

۵۶۱ مؤطا امام مالکؒ کتاب الطہارۃ ص۲۷ باب ماجاء فی الرعاف والقیء

۵۶۲ مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلٰوۃ ص۳۳۹ ج۲ باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم۔

کو قے، نکسیر، الٹی یا مذی لاحق ہو جائے، تو وہ لوٹ کر وضو کرے، پھر اپنی پہلی نماز پر بنا کرے، جب کہ وہ اس دوران کلام نہ کرے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے، زیلعی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

۵۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہیں نکسیر پھوٹتی، تو وہ جا کر وضو کرتے پھر لوٹ کر (اسی نماز پر) بنا کرتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث مالکؒ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب آدمی کو نماز میں نکسیر پھوٹ پڑے یا قے غالب آجائے یا وہ مذی پائے تو وہ جا کر وضو کرے۔ پھر لوٹ کر بقایا نماز اسی پر بنا کر کے، پوری کرے، جب اس نے کلام نہ کیا ہو۔ یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

٥٦٣- وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فِي بَطْنِهٖ ذَرًّا أَوْ قَيْئًا أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

٥٦٤- وَعَنْهُ قَالَ إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

بَابٌ فِي الْحَقْنِ

٥٦٥- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا

---

٥٦٣ دارقطنی کتاب الطهارة ص۱/۱۵۶ باب الوضوء من الخارج من البدن ... الخ۔
٥٦٤ السنن الکبرٰی للبیهقی کتاب الصّلٰوة ص۲/۱۷۳ باب تحلیل الصّلاة بالتسلیم۔

۵۶۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں سے جب کوئی اپنی نماز کے دوران اپنے پیٹ میں ہوا محسوس کرے، قے یا نکسیر پائے تو لوٹ کر وضو کرے، پھر اپنی نماز پر بنا کرے، جب تک اس نے کلام نہیں کیا۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۶۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "جب کوئی شخص تشہد کی مقدار بیٹھ گیا، پھر وہ بے وضوء ہو گیا تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔"

یہ حدیث بیہقی نے سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ نماز میں پیشاب، پاخانہ روکنے کے بارہ میں

۵۶۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۶ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ . رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۷ ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ لَّا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ

---

۵۶۵ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۸ ج۱ باب کراھۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام... الخ۔

۵۶۶ ترمذی ابواب الطھارۃ ص۳۶ ج۱ باب ماجاء اذا اقیمت الصلوٰۃ ووجد احدکم الخلاء... الخ، ابوداؤد کتاب الطھارۃ ص۱۲ ج۱ باب ایصلی الرجل وھو حاقن، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۲ ج۱ باب العذر فی ترک الجماعۃ، ابن ماجۃ ابواب الطھارۃ وسننھا ص۴۸ باب النھی للحاقن ان یصلی۔

ہوئے سُنا، کھانے کی موجودگی میں (جب کہ بھوک خوب ہو) نماز نہیں اور نہ جب کہ دو خبیث چیزیں (بول و براز) اُسے پریشان کر رہی ہوں"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۶۶۔ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے اور جماعت کھڑی ہو جائے، تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے"۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۶۷۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تین چیزیں کسی کے لیے بھی کرنی روا نہیں، ایسا شخص لوگوں کو امامت نہ کرائے، جو انہیں چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا مانگے، اگر اس نے

فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤْد وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ فِي الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

۵۶۸۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يُعَجِّلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۶۷ ابوداؤد کتاب الطھارۃ ص۱۲ ج۱ باب ایصلی الرجل وھوحاقن، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۸۲ ج۱ باب ماجاء فی کراھیۃ ان یخص الامام نفسہ... الخ۔

۵۶۸ بخاری کتاب الاذان ص۹۲ ج۱ باب اذا حضر الطعام واقیمت الصّلوٰۃ... الخ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۸ ج۱ باب کراھۃ الصّلوٰۃ بحضرۃ الطعام... الخ۔

ایسا کیا تو اس نے اُن سے خیانت کی ہے۔ اجازت لینے سے پہلے کسی گھر کے صحن میں نہ دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ (گویا کہ) گھر داخل ہوگیا، اور نہ نماز پڑھے، جب کہ وہ بول و براز روکے ہوتے ہو، یہاں تک کہ وہ ہلکا ہو جائے۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب۔ کھانے کی موجودگی میں نماز

۵۶۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کا رات کا کھانا لگا دیا گیا ہو، اور نماز کھڑی ہو جائے، تو تم پہلے کھانا کھالو، جلدی مت کرو، یہاں تک کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۶۹۔ وَعَنْ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ۔

---

۵۶۹ بخاری کتاب الاذان ص۹۲ ج۱ باب اذا حضر الطعام واقیمت الصّلٰوۃ، مسلم کتاب المساجد ص۲۰۸ ج۱ باب کراھۃ الصّلٰوۃ بحضرۃ الطعام... الخ۔

۵۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب کھانا لگا دیا گیا ہو اور نماز کھڑی کر دی جائے، تو پہلے کھانا کھا لو۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

❖ ❖ ❖

فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

۵۷۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۵۷۸ مسلم کتاب الصّلٰوۃ ص۱۸۰ ج۱ باب تحریم سبق الامام برکوع ... الخ۔

۵۷۹ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۶ ج۱ باب لیجعل اخر صلٰوتہ وترًا، مسلم کتاب صلٰوۃ المسافرین ص۲۵۷ ج۱ باب صلٰوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ نے پوری نماز فرمائی تو اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے، آپ نے فرمایا" اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا امام ہوں، پس تم رکوع وسجود، قیام اور سلام میں مجھ سے سبقت نہ کرو، بلاشبہ میں تمہیں اپنے سامنے اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

ابواب۔ نمازِ وتر

باب۔ جن روایات سے نماز وتر کے واجب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۷۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۸۰۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ۔

۵۸۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ

---

۵۸۰ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۵۷ ج۱ باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۱ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۵۷ ج۱ باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی ابواب الصلوۃ الوتر ص۶۲ ج۱ باب ماجاء فی مبادرۃ الصبح بالوتر، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار ص۲۴۷ ج۱ باب الامر بالوتر قبل الصبح، ابن ماجۃ ابواب الوتر ص۸۴ باب من نام عن وتر او نسیہا، مسند احمد ص۳ ج۳، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۱ ج۱۔

۵۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح آنے سے پہلے جلدی وتر کی نماز پڑھ لیا کرو۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۸۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح کرنے سے پہلے تم وتر پڑھ لو۔"

یہ حدیث بخاری کے سوا محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۸۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص خوف کھاتا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے گا، تو اسے شروع رات میں ہی وتر پڑھ لینا چاہیے اور جو شخص رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کی امید رکھتا ہے، تو اُسے رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا چاہیے، بلاشبہ

۵۷۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصّٰٓفّٰتِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ

۵۷۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَمَا يَخْشٰی اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ

۵۷۴ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۸ ج ۱ باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام۔

۵۷۵ نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص ۱۳۲ ج ۱ باب الرخصۃ للامام فی التطویل۔

۵۷۴۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، آخری عہد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیا، وہ یہ تھا کہ جب میں کسی قوم کو امامت کراؤں، تو ان کو ہلکی نماز پڑھاؤں"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز کو ہلکا کرنے کا حکم فرماتے، اور آپ ہمیں سورۃ والصّٰٓفّٰت کے ساتھ امامت کراتے"۔
یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ مقتدی پر (نماز میں امام کی) کتنی پیروی ضروری ہے

۵۷۶۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی کیوں نہیں ڈرتا، اس بات سے کہ جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا

اللّٰہُ صُوْرَتَہٗ صُوْرَۃَ حِمَارٍ ۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ ۔

۵۷۷ ۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَآءُ رضی اللہ عنہ وَھُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ حَتّٰی یَقَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَہٗ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

۵۷۸ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ

---

۵۷۶ بخاری کتاب الاذان ص۹۶ ج۱ باب اثم من رفع رأسہ قبل الامام، مسلم کتاب الصلٰوۃ ص۱۸۱ ج۱ باب تحریم سبق الامام برکوع ... الخ ، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۲ ج۱ باب مبادرۃ الامام، ترمذی ابواب ما یتعلق بالصلٰوۃ ص۱۲۹ ج۱ باب ماجآء فی التشدید فی الذی یرفع رأسہ قبل الامام، ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ ص۹۱ ج۱ باب التشدید فی من یرفع قبل الامام... الخ ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا ص۶۹ باب النھی ان یسبق الامام بالرکوع والسجود ، مسند احمد ص۲۶۹ ج۲ ۔

۵۷۷ بخاری کتاب الاذان ص۹۶ ج۱ باب متی یسجد من خلف الامام ، مسلم کتاب الصلٰوۃ ص۱۸۹ ج۱ باب متابعۃ الامام والعمل بعدہ۔

دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے "

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۷۷۔ عبداللہ بن یزید نے کہا ، مجھ سے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ سچے ہیں ، انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ، ہم میں سے کوئی اپنی پشت نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے ، پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں گرتے "

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۵۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ، ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ، جب

الجزء الثانی

بَابُ مَا عَلَی الْاِمَامِ

۵۷۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

۵۷۱۔ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَ تَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ یَوْمَئِذٍ

---

۵۷۰ بخاری کتاب الاذان ص۹۷ج۱ باب تخفیف الامام فی القیام... الخ، مسلم کتاب الصّلٰوة ص۱۸۸ج۱ باب امر الائمة بتخفیف الصّلٰوة فی تمام۔

باب۔ امام پر کیا لازم ہے؟

۵۷۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے، تو ہلکی نماز پڑھائے، بلاشبہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے لوگ شامل ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۱ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا، خدا کی قسم اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہ جاتا ہوں، کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نصیحت میں اس دن سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا، پھر آپ نے

ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۷۲۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۷۳۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنِّي لَأَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ أُرِيْدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيْهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمِّهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

---

۵۷۱ بخاری کتاب الاذان ص۹۷ج۱ باب تخفیف الامام فی القیام... الخ، مسلم کتاب الاذان ص۱۸۸ج۱ باب امر الائمۃ بتخفیف الصّلوٰۃ فی تمام۔

۵۷۲ بخاری کتاب الاذان ص۹۸ج۱ باب من اخف الصّلوٰۃ عند بکاء الصبیّ، مسلم کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۸ج۱ باب امر الائمۃ بتخفیف الصّلوٰۃ فی تمام۔

۵۷۳ بخاری کتاب الاذان ص۹۸ج۱ باب من اخف الصّلوٰۃ عند بکاء الصبیّ۔

فرمایا "تم میں سے بعض لوگوں کو بھگانے والے ہیں، جو بھی تم سے لوگوں کو نماز پڑھائے، تو وہ ہلکی نماز پڑھائے، بلاشبہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند لوگ ہوتے ہیں۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور مکمل نماز کبھی بھی کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی، آپ جب بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا فرما دیتے، اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس کی ماں آزمائش میں پڑے گی (یعنی اس کی توجہ اُدھر مبذول ہوگی)

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں، چاہتا ہوں کہ اس میں قراءۃ لمبی کروں، بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ میں اسکی ماں کو مشقت میں ڈالوں" یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَّذٰلِکَ اَفْضَلُ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۵۸۴۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی زَادَکُمْ صَلٰوۃً وَّھِیَ الْوِتْرُ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الشَّامِیِّیْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی الدِّرَایَۃِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۵۸۲ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۸ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد... الخ۔

۵۸۳ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۲۰۱ ج۱ باب فی من لم یوتر۔

۵۸۴ الدرایۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۹ ج۱ باب صلوٰۃ الوتر نقلا عن المسند الشامیین للطبرانیؒ۔

رات کے آخری حصہ کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے اور یہ بہتر ہے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۸۳۔ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، وتر واجب ہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۸۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے"۔

یہ حدیث طبرانی نے مسند شامیین میں نقل کی ہے۔ حافظ نے درایہ میں کہا ہے، اسناد حسن کے ساتھ (نقل کی ہے)۔

۵۸۵۔ وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً وَّهِیَ الْوِتْرُ فَصَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ تَمِیْمٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَارَ فِی الْمَسْجِدِ اِلٰی اَبِیْ بَصْرَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۵۸۶۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَّامَ عَنْ وِّتْرِهٖ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَهٗ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ

---

۵۸۵ مسند احمد ص۷ ج۶، مستدرک حاکم ص۵۹۳ ج۳، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۲۳۹ ج۲ باب ماجاء فی الوتر نقلا عن الطبرانی فی الکبیر۔

۵۸۶ دارقطنی کتاب الوتر ص۲۲ ج۲ باب من نام عن وتره او نسیه۔

۵۸۵۔ ابوتمیم الجیشانی سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا، ابوبصرہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے، تو اُسے نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان پڑھو" ابوتمیم نے کہا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں ابوبصرہ کی طرف لے گئے اور ان سے کہا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے جو عمرو نے کہا، ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

یہ حدیث احمد، حاکم اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۸۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص اپنے وتر سے سو جائے یا بھول جائے (یعنی ادا نہ کر سکے) تو اسے چاہیے کہ جب صبح کرے یا اسے یاد آئے تو پڑھ لے"۔

اللّٰہِ ﷺ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۵۹۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَّلَا نُحِبُّ ثَلَاثًا بُتْرَاءَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۵۹۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَّإِنِّيْ

۵۹۲ قیام اللیل کتاب الوتر ص۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ والتابعین، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ص۶۸ ج۵ رقم الحدیث ۲۴۲۰، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۴ باب الوتر حق۔

۵۹۳ قیام اللیل کتاب الوتر ص۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۹ ج۱ باب الوتر۔

نے فرمایا " تین رکعت وتر ادا نہ کرو کہ مغرب کی نماز سے مشابہ کر دو، اور لیکن پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس سے زیادہ "۔

یہ حدیث محمد بن نصر المروزی، ابن حبان اور حاکم نے نقل کی ہے، حافظ عراقی نے کہا، اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، " وتر سات یا پانچ رکعت ہیں، اور ہم تین ناقص رکعت کو پسند نہیں کرتے "۔

یہ حدیث محمد بن نصر اور طحاوی نے نقل کی ہے، عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۹۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا " وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور میں ناپسند سمجھتی

لَا كُرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلَاثًا بُتَرَاءَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم فَالنَّهْيُ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنْ يُّصَلِّيَ وِتْرًا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّلَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَكْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

۵۹۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ

---

۵۹۴ قیام اللیل کتاب الوتر ص۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابۃ ، طحاوی کتاب الصلٰوۃ ص۱۹۷ ج۱ باب الوتر ۔

ہوں کہ وہ تین ناقص رکعت ہوں"۔

یہ حدیث محمد بن نصر اور طحاوی نے نقل کی ہے ، حافظ عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے ۔

نیموی نے کہا ، تین رکعت وتر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ثابت ہیں ، ان احادیث میں جو منع کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف تین رکعت وتر پڑھے جائیں اور اس سے پہلے دو ، چار یا اس سے زیادہ نفل نہ پڑھے جائیں ۔

باب ۔ ایک رکعت وتر

۵۹۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "رات کی نماز دو ، دو رکعت ہیں ، جب تم میں سے کوئی صبح طلوع ہونے

لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاءُ وَيُصَلِّیْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّی التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً يَّا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَّا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ

آپ کی مسواک اور وضوء تیار رکھتے، اللہ تعالیٰ رات کو جب آپ کو اٹھانا چاہتے اٹھاتے، آپ مسواک کر کے وضو فرماتے اور نو رکعات نماز پڑھتے، اس میں آپ سوائے آٹھویں رکعت کے نہ بیٹھتے، تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے، پھر آپ اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر آپ کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں بھی سناتے، پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، تو یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمر ہوگئے اور آپ کا جسم بھاری ہوگیا، آپ نے سات رکعت وتر ادا فرمائے اور دو رکعتوں میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا پہلے کرتے تھے تو یہ نو رکعت ہوئیں، اے میرے بیٹے! اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے، یہ پسند فرماتے کہ اس پر ہمیشگی فرمائیں اور جب آپ پر تہجّد سے نیند غالب ہوتی یا کوئی تکلیف ہوتی، تو آپ دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے اور میرے علم میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

فِی لَیْلَۃٍ وَلَا صَلّٰی لَیْلَۃً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَہْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

۵۹۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَّلَا تُشَبِّھُوْا بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُہٗ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔

۵۹۲۔ وَعَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ

---

۵۹۰ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۵۶ ج۱ باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مسند احمد ص۵۴ ج۶، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۱ ج۱ باب فی صلوۃ اللیل، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار ص۲۵۱ ج۱ باب کیف الوتر بسبع۔

۵۹۱ دارقطنی کتاب الوتر ص۲۴ ج۲ باب تشبھوا الوتر بصلوۃ المغرب، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۴ ج۱ باب الوتر حق، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ ص۳۱ ج۳ باب من اوتر بثلاث موصولات ... الخ۔ الدرایۃ۔ کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۰ ج۱ باب صلوۃ الوتر۔

نے پورا قرآن پاک ایک رات میں پڑھا اور نہ پوری رات صبح تک نماز پڑھی اور رمضان کے علاوہ پورا مہینہ (مسلسل) روزے رکھے۔"

یہ حدیث مسلم، احمد، ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

۵۹۱۔ ابو سلمہ اور عبدالرحمٰن الاعرج نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ"۔

یہ حدیث دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے، حافظ نے کہا، اس کی اسناد بخاری مسلم کی شرط پر ہے۔

۵۹۲۔ عراک بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

۵۸۷۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۷ بخاری کتاب الاذان ص۹۷ ج۱ باب یقوم عن یمین الامام... الخ۔ ۸۵

یہ حدیث دار قطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ

۵۸۷۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گذاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، آپ تشریف لائے تو چار رکعت ادا فرمائیں، پھر آپ سو گئے، پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، تو میں آیا آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا، آپ نے پانچ رکعت ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سُنے (غطیطہ اور خطیطہ کا ایک ہی معنی ہے، راوی کو شک ہے کہ انہوں نے کون سا لفظ کہا) پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۸۸۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَّلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ لِيْنٌ ۔

۵۸۹۔ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۹۰۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ

---

۵۸۸ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۱۹۲ باب فی صلوٰۃ اللیل ۔

۵۸۹ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ج۱ ص۲۵۴ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۵۸۸۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، تو آپ نے دو دو رکعتیں ادا فرمائیں، یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعت ادا فرمائیں، پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے اور اُن کے درمیان نہیں بیٹھے ۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے ۔

۵۸۹۔ ہشام نے بواسطہ اپنے والد بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، آپ کسی چیز میں نہیں بیٹھتے تھے، مگر آخر میں ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۵۹۰۔ سعد بن ہشام نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر عرض کیا اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارہ میں بتائیں، تو انہوں نے کہا "ہم آپ کے لیے

۵۸۹۔ یہ اور اس جیسی دیگر روایات کا مطلب یہ ہے کہ فراغت اور سلام کے لیے صرف آخر میں بیٹھتے تھے،

اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۵۹۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّىْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۵۹۵ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۵ ج۱ باب ماجاء فی الوتر، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۷ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۹۸ ج۱ باب ماجاء ان صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۸۷ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۴۶ ج۱ باب کیف صلوٰۃ اللیل، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ... الخ ص۹۴ باب ماجاء فی صلوٰۃ اللیل رکعتین... الخ، مسند احمد ص۱۰۲ ج۲۔

۵۹۶ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۳ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرجہ البخاری فی ص۸۷ ج۱، ص۱۳۵ ج۱، ص۱۵۱ ج۱، ص۱۵۵ ج۱، ص۱۵۶ ج۱، ص۹۳۳ ج۲ ولکن لم اجد فیہ "يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ"۔

کا خوف کھائے، ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کے لیے پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دیں گی۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۹۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے" بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت ادا فرماتے ان میں سے کچھ رکعات کو ایک کے ساتھ وتر بنا دیتے۔ پھر جب آپ اس سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں پہلو مبارک پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن آتا تو آپ ہلکی سی دو رکعتیں (سنت فجر) ادا فرماتے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۹۷۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۵۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيمَةٍ وَّيُسْمِعُنَاهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ قَوِيٍّ۔

۵۹۹۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوتِرَ بِوَاحِدَةٍ

---

۵۹۷ دارقطنی کتاب الوتر ص۳۴ ج۲ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت۔

۵۹۸ مسند احمد ص۷۶ ج۲۔

۵۹۷۔ قاسم بن محمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اور دو رکعتوں کے درمیان سلام کا فاصلہ فرماتے اور سلام ہمیں سناتے تھے۔

یہ حدیث احمد نے اسناد قوی کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۹۹۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وتر ہر مسلمان پر ضروری ہیں۔ واجب ہیں جو شخص پسند کرتا ہے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے تو وہ پڑھ لے اور جو شخص تین رکعت پسند کرتا ہے تو وہ ایسا کرے اور جو شخص ایک رکعت پسند کرتا ہے تو وہ اس طرح کر لے"۔

فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَاٰخَرُوْنَ اِلَّا التِّرْمَذِيُّ وَالصَّوَابُ وَقْفُهٗ۔

۶۰۰۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ وَّاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ۔

۶۰۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

---

۵۹۹ ابوداؤد کتاب الصلٰوة ص۲۰۱ ج۱ باب کم الوتر، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۴۹ ج۱ باب کیف الوتر بثلاث، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلٰوۃ ص۸۵ باب ماجآء فی الوتر بثلاث ... الخ، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۳ ج۱ باب الوتر حق۔

۶۰۰ طحاوی کتاب الصلٰوة ص۱۹۲ ج۱ باب الوتر۔

۶۰۱ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۵ ج۱ باب ماجآء فی الوتر۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب اربعہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور درست یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۶۰۰۔ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی دو رکعتوں اور اپنے وتر کے درمیان سلام کا فاصلہ کرتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی فرماتے تھے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

۶۰۱۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے، یہاں تک کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق (کہنا ہوتا تو) کہتے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۱۔ حضرت حسن بصریؒ سے کہا گیا کہ حضرت ابن عمرؓ وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے تو انہوں نے جواباً کہا "حضرت عمرؓ ان سے زیادہ فقیہ تھے۔ وہ دوسری رکعت میں تکبیر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے (سلام نہیں پھیرتے تھے)" مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۴ ج۱۔

٦٠٢ـ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

٦٠٣ـ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٦٠٤ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ فَوَجَدْتُّ حِسَّ رَجُلٍ مِّنْ

---

٦٠٢ فتح الباری ابواب الوتر ص۳۴۱ ج۲ نقلاً عن سعید بن المنصور، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۲ ج۱ باب الوتر۔

٦٠٣ بخاری کتاب المناقب ص۵۳۱ ج۱ باب ذکر معاویہؓ۔

۶۰۲۔ بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا، ابن عمرؓ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر کہا "اے غلام! ہمارے لیے سواری پر کجاوہ ڈال دو" پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر ادا کیا۔

یہ حدیث سعید بن منصور نے نقل کی ہے، حافظ نے فتح میں کہا ہے "صحیح سند کے ساتھ"۔

۶۰۳ ابن ابی ملیکہ نے کہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کیا، ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام بھی تھا، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آکر انہیں یہ بات بتائی تو ابن عباسؓ نے کہا، انہیں چھوڑ دو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۴۔ عبدالرحمن التیمی نے کہا، میں نے (اپنے جی میں) کہا، آج رات تہجد کے لیے کھڑا ہونے میں مجھ سے کوئی نہیں بڑھ سکتا، میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا، میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کے پاؤں کی چاپ سنی، تو وہ حضرت عثمان

خَلْفِ ظَهْرِي فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ أَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ أَجَلْ هِيَ وِتْرِي. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَا أَبَا إِسْحٰقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ يَّعْنِي سَعْدًا۔ رَوَاهُ

۶۰۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۰۲ ج۱ باب الوتر، دار قطنی کتاب الوتر ص۳۴ ج۲ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر... الخ۔

بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان کی خاطر ایک طرف ہوگیا، انہوں نے آگے بڑھ کر قرآن پاک شروع کیا، یہاں تک کہ پورا قرآن پاک ختم کرلیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، میں نے کہا، بوڑھے کو وہم ہوگیا ہے، جب وہ نماز پڑھ چکے، میں نے کہا، اے امیر المومنین، آپ نے تو ایک رکعت پڑھی ہے، انہوں نے کہا، ہاں یہ میرے وتر ہیں۔

یہ حدیث طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۰۵۔ عبداللہ بن سلمہ نے کہا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی امامت کرائی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مسجد کے ایک کونہ میں ہوکر ایک رکعت پڑھی، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر کہا، اے ابو اسحٰق! یہ ایک رکعت کیا ہے، انہوں نے کہا، وتر ہیں، میں پڑھ کر سو جاتا ہوں۔ عمرو بن مرّہ (جو کہ عبداللہ بن سلمہ کے اس حدیث میں شاگرد ہیں) نے کہا، میں نے یہ بات حضرت سعد کے بیٹے مصعب سے بیان کی، تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعدؓ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

الطَّحَاوِیُّ وَإِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۶۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ بْنِ صُعَیْرٍ رضی اللہ عنہ وَکَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ مَسَحَ وَجْہَہٗ زَمَنَ الْفَتْحِ اَنَّہٗ رَاٰی سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَکَانَ سَعْدٌ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ لَا یَزِیْدُ عَلَیْہَا حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَۃِ وَإِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ وَفِی الْبَابِ اٰثَارٌ اُخْرٰی جُلُّہَا لَا تَخْلُوْ عَنْ مَّقَالٍ وَّالْاَمْرُ وَاسِعٌ لٰکِنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ یُّصَلِّیَ تَطَوُّعًا ثُمَّ یُصَلِّی الْوِتْرَ بِثَلَاثِ رَکَعَاتٍ مَّوْصُوْلَۃٍ۔

---

۶۰۵ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۲۰۳ ج۱ باب الوتر۔

۶۰۶ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصّلٰوۃ ص۵۹ ج۴ رقم الحدیث ۵۴۵۹، بخاری کتاب الدعوات ص۹۴۰ ج۲ باب الدعاء للصبیان بالبرکۃ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۰۶۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ہاتھ مبارک پھیرا تھا، سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں حاضر ہوئے تھے، عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا، حضرت سعدؓ رات کے درمیان (تہجد کے لیے) کھڑے ہونے تک اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفۃ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا، اس باب میں دوسرے آثار بھی ہیں، ان میں اکثر تنقید سے خالی نہیں (یعنی اکثر پر کلام ہے) معاملہ میں گنجائش ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں، پھر ایک سلام سے تین رکعت وتر ادا کیے جائیں۔

۶۰۶۔ قولہ وَالْاَمْرُ وَاسِعٌ الخ گنجائش کا یہ مطلب ہے کہ علیحدہ (مفصولاً) یا اکٹھے (موصولاً) پڑھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ نے مسئلہ خوب سمجھایا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی عبارت کا خلاصہ تحریر کرتے ہیں۔

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ

۶۰۷۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُّصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا

باب۔ تین رکعت وتر

۶۰۷۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسے ہوتی تھی، تو انہوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے، آپ چار رکعت نماز ادا فرماتے کہ ان رکعتوں کے حسن اور طوالت کے بارہ میں مت پوچھو، پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے، تم اُن رکعتوں کے حسن اور طوالت کے بارہ میں مت پوچھو، پھر آپ تین رکعت ادا فرماتے، ام المومنین حضرت عائشہ

" احناف کہتے ہیں کہ وتر تین ایک سلام کے ساتھ ہیں، یعنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے بغیر تکبیر کہہ کر اُٹھ کھڑا ہو' مالکیہ کہتے ہیں، صرف ایک رکعت وتر پڑھنا مکروہ ہے، پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے، پھر ایک رکعت وتر پڑھے، گویا پہلے دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں، شوافع اور حنابلہ وتر کے دو قسم کرتے ہیں۔

۱۔ مفصول (علیحدہ) ۲۔ موصول (اکٹھے)

مفصول صرف ایک رکعت وتر پڑھے یا اگر پہلے نفل پڑھ رہا تھا تو آخر میں مستقل طور پر ایک رکعت وتر پڑھے۔

موصول کی تفصیل میں اختلاف ہے، شوافع کہتے ہیں، موصول کم از کم تین رکعت پھر پانچ، سات، نو، گیارہ ہیں، اب ان میں یا تو ہر دو رکعت پر سلام پھیرے یا پڑھتا رہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

حنابلہ کہتے ہیں وتر اگر پانچ ہیں تو صرف آخر میں بیٹھے اور اگر سات یا نو ہیں تو دو بار بیٹھے اور آخر میں سلام پھیرے اور اگر تین اور گیارہ ہیں تو ہر دو رکعت پر سلام پھیرے (تقریر بخاری ص ۱۹۳ ج ۳)

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۰۸۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ فَقَرَأَ هٰؤُلَاۗءِ الْاٰيٰتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ

۶۰۷ بخاری کتاب التهجد ص۱۵۴/۱ باب قیام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ وتر ادا فرمانے سے پہلے سو جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا "اے عائشہ! بلاشبہ میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا"۔

اس حدیث کو بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۸ علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ (ابن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے، آپ بیدار ہوئے، مسواک کی اور یہ آیات تلاوت فرماتے ہوئے وضو فرمایا۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	(بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ	رات اور دن کے بدلنے میں یقیناً سمجھداروں
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (آلِ عمران ع۱۹۰)	کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔)

یہاں تک کہ آپ نے سورۃ مبارکہ ختم فرمائی، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا فرمائیں، دو رکعتوں میں قیام، رکوع اور سجود کو لمبا کیا، پھر آپ سلام پھیر کر سو گئے، یہاں تک کہ آپ نے خراٹے بھرے، پھر آپ نے اس طرح تین بار چھ رکعات ادا فرمائیں، ان میں آپ ہر بار مسواک کرتے، وضوء فرماتے اور یہی آیات مبارکہ

ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۶۰۹۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ۔ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۶۱۰۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ

---

۶۰۸ مسلم كتاب صلوة المسافرين وقصرها ص۲۶۱ ج۱ باب صلوة النبى صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل ۔

۶۰۹ نسائى كتاب قيام الليل ... الخ ص۲۴۹ ج۱ باب كيف الوتر بثلاث ، ترمذى ابواب الوتر ص۱۰۶ ج۱ باب ماجاء مايقرأ فى الوتر ، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوة ص۸۳ باب ماجاء فيما يقرأ فى الوتر ، مسند احمد ص۳۰۵ ج۱ ۔

تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین رکعت وتر ادا فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۰۹۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

یہ حدیث ابو داؤد کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔"

اللّٰہُ اَحَدٌ۔ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۶۱۱۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّلَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ وَیَقُوْلُ یَعْنِیْ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۶۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ

---

۶۱۰ نسائی کتاب قیام اللیل ص۲۴۸/۱ باب کیف الوتر بثلاث، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۲۱۱/۱ باب ما یقرأ فی الوتر، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص۸۳ باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر، مسند احمد ص۱۲۳/۵۔

۶۱۱ نسائی کتاب قیام اللیل ... الخ ص۲۵۱/۱ باب القراءۃ فی الوتر۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۱۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت فرماتے اور سلام صرف آخر ہی میں پھیرتے اور سلام کے بعد تین بار یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ تمام عیوب سے منزہ ہے پاک بادشاہ،

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وتر ادا کیے، آپ نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ

يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَّمُدُّ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۱۳۔ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۱۴؛ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ

---

۶۱۲ نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۵۱ ج۱ باب القراءة فی الوتر، طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۲۰۱ ج۱ باب الوتر واللفظ له، مسند احمد ص۴۰۶ ج۳ وقد ساقه النسائی فی عمل الیوم واللیلة بروایات متعددة فانظر مع ترجمہ نبوی لیل ونهار ص۳۳۳ برقم ۷۲۹ الی ۷۴۴۔

۶۱۳ نسائی کتاب قیام اللیل ص۲۴۸ ج۱ باب کیف الوتر بثلاث۔

اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ نے تین بار یہ کلمات کہے سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تیسری بار اپنی آواز بلند فرمائی۔

یہ حدیث طحاوی، احمد، عبد بن حمید اور نسائی نے نقل کی ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۳۔ زرارہ بن اوفی نے سعد بن ہشام سے روایت کی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۴۔ حسن نے بواسطہ سعد بن ہشام، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے، تو گھر تشریف لاتے، پھر دو رکعت پڑھتے، پھر ان سے لمبی

صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَّا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ يُّعْتَبَرُ بِهٖ۔

۶۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشَرَةٍ وَثَلَاثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۶۱۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ

---

۶۱۴ مسند احمد صـ ۱۵۵ ج ۶۔

۶۱۵ مسند احمد صـ ۱۴۹ ج ۶، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ صـ ۱۹۳ ج ۱ باب فی صلوٰۃ اللیل، طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صـ ۱۹۶ ج ۱ باب الوتر۔

دو رکعت ادا فرماتے، پھر آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے، آپ ان کے درمیان فاصلہ نہیں فرماتے تھے۔

یہ حدیث احمد نے معتبر سند سے نقل کی ہے۔

۶۱۵۔ عبداللہ بن ابی قیس نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، ام المؤمنین رضؓ نے کہا چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین اور آپ تیرہ رکعتوں سے زیادہ اور سات رکعتوں سے کم وتر ادا نہیں فرماتے تھے۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۶۔ عبدالعزیز بن جریج نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (سورۃ) کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا، "آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ

يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۱۷۔ وَعَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

---

۶۱۶ مسند احمد ص $\frac{۲۲۷}{۶}$، ترمذی ابواب صلوٰۃ الوتر ص $\frac{۱۰۶}{۱}$ باب ما جاء ما یقرأ فی الوتر، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص $\frac{۲۰۱}{۱}$ باب ما یقرأ فی الوتر، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۸۳ باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر۔

۶۱۷ دارقطنی کتاب الوتر ص $\frac{۳۵}{۲}$ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص $\frac{۱۹۶}{۱}$ باب الوتر۔

رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْن (سورۃ فلق اور ناس) تلاوت فرماتے تھے۔"

یہ حدیث احمد نے اور نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۷ عمرۃ نے بواسطہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے، پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تلاوت فرماتے۔

یہ حدیث دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے۔ طحاوی نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۱۸۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَّمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ اَخْرَجَهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۲۰۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلّٰی بِیْ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ اَلْوِتْرَ وَاَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَّمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَنِیْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۱۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۲ ج۱ باب الوتر۔

۶۱۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۲ ج۱ باب الوتر۔

۶۲۰ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۲ ج۱ باب الوتر۔

۶۱۸۔ مسور بن مخرمہ نے کہا، ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے وتر نہیں پڑھے، وہ کھڑے ہوئے ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی، انہوں نے ہمیں تین رکعت وتر پڑھائے، سلام صرف آخر میں پھیرا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "وتر تین رکعت ہیں جیسا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۲۰۔ ثابت نے کہا، مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین رکعت وتر پڑھائے، میں ان کے دائیں جانب تھا اور ان کی ام ولد[1] ہمارے پیچھے تھی، سلام صرف ان کے آخر میں پھیرا، میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ مجھے وتر کا طریقہ سکھانا چاہتے تھے۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

[1] ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے اس کے مولیٰ (مالک) کی اولاد ہو۔

۶۲۱۔ وَعَنْ اَبِیْ خَالِدَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِیَۃَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَوْعَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَأُ فِی الثَّالِثَۃِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۶۲۲۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ وَرَأَیْنَا اُنَاسًا مُّنْذُ اَدْرَکْنَا یُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَّاِنَّ کُلًّا لَّوَاسِعٌ وَّاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَکُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْہُ بَأْسٌ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۶۲۳۔ وَعَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَۃِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ وَعُرْوَۃَ

۶۲۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۲ ج۱ باب الوتر۔

۶۲۲ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۵ ج۱ باب ماجاء فی الوتر۔

۶۲۱۔ ابوخالدہ نے کہا، میں نے ابوالعالیہ سے وتر کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا "ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے تعلیم دی [۱] (یا کہا) کہ انہوں نے ہمیں تعلیم دی، وتر مغرب کی نماز کی طرح ہیں، مگر یہ کہ ہم (وتر کی) تیسری رکعت میں قراءۃ کرتے ہیں، تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے وتر ہیں"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۲۲۔ قاسم نے کہا، "ہم نے لوگوں کو دیکھا جب سے ہم نے ہوش سنبھالا کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے ہیں اور بے شک ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کچھ بھی حرج نہیں۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۲۳۔ ابوالزناد نے سات حضرات (تابعین) سعید بن المسیبؒ، عروہ بن زبیرؒ، قاسم بن محمدؒ، ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ

[۱] راوی کو شک ہے کہ استاد حدیث نے عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ کے الفاظ کہے یا عَلَّمُوْنَا کے معنی دونوں کا ایک ہے۔

۶۲۲۔ حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں، مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ وتر تین رکعات ہیں، سلام صرف آخر میں ہی پھیرا جائے (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوٰۃ ص۲۹۴ ج۲ باب من کان یوتر بثلاث الخ)

بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ اَهْلُ فِقْهٍ وَّصَلَاحٍ وَّفَضْلٍ وَّرُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْءِ فَاَخَذَ بِقَوْلِ اَكْثَرِهِمْ وَاَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَّا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۶۲۴۔ وَعَنْهُ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا لَّا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

طحاوی کتاب الصلوٰة ص۲۰۷ ج۱ باب الوتر۔

۶۲۴ طحاوی کتاب الصلوٰة ص۲۰۳ ج۱ باب الوتر۔

خارجہ بن زیدؒ، عبیداللہ بن عبداللہؒ اور سلیمان بن یسارؒ سے ان کے علاوہ دوسرے فقیہ، اہل صلاح اور صاحب فضل بزرگوں کی موجودگی میں روایت کی اور کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے، تو وہ اس شخص کے قول پر عمل کرتے جو زیادہ رائے والا اور افضل ہوتا اور جو بات میں نے اُن سے یاد کی ہے وہ اس طرح ہے کہ وتر تین رکعت ہیں۔ سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۲۴۔ ابوالزناد نے کہا "حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کے مطابق تین رکعت وتر مقرر کیے، سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّىْ بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

۶۲۵۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَّلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِىُّ وَالدَّارَقُطْنِىُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِىُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِىُّ اَلْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيْحٍ۔

۶۲۶۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

۶۲۵ قیام اللیل کتاب الوتر ص۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابة... الخ، دارقطنی کتاب الوتر ص۲۴ ج۲ لاتشبهوا الوتر بصلاة المغرب، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص۳۰۴ ج۱ باب الوتر حق، سنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰة ج۳ ص۳۱ باب من اوتر بثلاث موصولات. الخ.

باب جس نے کہا کہ وتر تین رکعت ہیں لیکن وہ ایک تشہد سے پڑھے جائیں

۶۲۵۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین رکعت وتر ادا نہ کرو، پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرو اور مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو"۔

یہ حدیث محمد بن نصر المروزی، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، نیموی نے کہا، اس حدیث سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں۔

۶۲۶۔ سعید بن ہشام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ

۶۲۵۔ اس سے پہلے باب کی روایات میں صراحت سے گزر چکا ہے کہ وتر تین رکعات ہیں، نماز مغرب کی طرح، اس حدیث کا واضح مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز مغرب سے پہلے نوافل نہیں ہوتے اس طرح وتر نہ پڑھو، بلکہ تین وتروں سے پہلے دو یا چار رکعات نفل پڑھ لو، پھر تین وتر پڑھو، آپ کا ارشاد گرامی پانچ یا سات اسی بات پر دلالت کرتا ہے، اس سے تین وتروں کو ایک ہی تشہد سے پڑھنے پر استدلال کرنا کسی طرح درست نہیں۔

اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَّا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ وَھٰذَا وِتْرُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْہُ اَخَذَہٗ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَھُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ اَوْرَدْنَاھَا فِیْمَا مَضٰی تَدُلُّ بِظَاھِرِھَا عَلٰی تَشَھُّدَیِ الْوِتْرِ۔

---

۶۲۶ مستدرک حاکم، کتاب الوتر ص۳۰۴ ج۱ باب الوتر حق۔

علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے، صرف ان کے آخر میں ہی بیٹھتے، یہی وتر ہیں امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے، اور یہ انہی سے اہلِ مدینہ نے لیا ہے"۔

یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ نیموی نے کہا، بلاشبہ بہت سی احادیث جنہیں ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں۔ ان کا ظاہر وتروں کے دو تشہدوں پر دلالت کرتا ہے۔

۶۲۶۔ یہ روایت شیبان بن فروخ ثنا ابان عن قتادہ عن زرارۃ بن ابی اوفیٰ عن سعد بن ہشام عن عائشہ الخ ہے۔ یعنی حضرت قتادہؒ کے شاگردوں میں صرف ابان لَا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ کے الفاظ نقل کرتے ہیں جبکہ قتادہ کے دوسرے شاگرد سعید بن ابی عروبہ جو قتادہ کی روایات بیان کرنے میں اثبت الناس ہیں اس حدیث میں لا یقعد کے بجائے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

لَا یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْوِتْرِ۔ — وتر کی پہلی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(مستدرک حاکم، کتاب الوتر ص۳۰۴ ج۱ نسائی، کتاب قیام اللیل ص۲۴۸ ج۱ باب کیف الوتر بثلاث، طحاوی، کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۳ ج۱ باب الوتر)

امام بیہقیؒ سنن الکبریٰ، کتاب الصلوٰۃ ص۳۱ ج۳ باب من اوتر بثلاث موصولات الخ میں لکھتے ہیں۔

وروایۃ ابان خطأ — ابان کی روایت خطا ہے۔

نیز امام بیہقیؒ معرفۃ السنن والآثار میں لکھتے ہیں۔

" ورواہ ابان بن یزید عن قتادۃ — اور ابان بن یزید کی قتادہ سے روایت جس

بَابُ الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُنَّۃٌ مَّاضِیَۃٌ اَخْرَجَہُ السَّرَّاجُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ وَّسَیَاْتِیْ رِوَایَاتٌ اُخْرٰی فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۶۲۷

باب۔ وتر میں قنوت

۶۲۷۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ اُن سے قنوت کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، ہم سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے کہا "یہ نافذ شدہ سنّت ہے۔"

یہ حدیث سراج نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔ دیگر روایات عنقریب آئندہ باب میں آئیں گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

وقال فیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لا یقعد الا فی آخرھن وھو بخلاف روایۃ ابن ابی عروبۃ وھشام الدستوائی ومعمر وھمام عن قتادۃ (معرفۃ السنن والآثار ص۱۴۲ رقم ۵۲۹۸)

میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا فرماتے اور صرف آخر میں ہی بیٹھتے، یہ روایت ابن ابی عروبہ ہشام دستوائی، معمر اور ہمام عن قتادہ کی روایت کے خلاف ہے۔

یعنی قتادہ کے دوسرے شاگرد یہ الفاظ نقل نہیں کرتے، دراصل الفاظ یہ تھے کہ دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے، راوی نے اس کے بجائے دو رکعتوں پر بیٹھتے نہیں تھے ذکر کر دیا، ایسا شاید ابان سے ہوا یا ان کے شاگرد شیبان کی طرف سے، کیونکہ شیبان سچے تو تھے، لیکن وہمی تھے (تقریب ص۱۴۸)

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

۶۲۸۔ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مُّشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

---

۶۲۸ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۶ ج۱ باب القنوت قبل الرّکوع وبعدہ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصّلوات۔

باب۔ رکوع سے پہلے وتر کا قنوت

۶۲۸۔ عاصم نے کہا، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے کہا، قنوت تھا، میں نے کہا، رکوع سے پہلے یا بعد انہوں نے کہا، رکوع سے پہلے، عاصم نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے آپ سے بیان کیا کہ آپ نے کہا ہے رکوع کے بعد ہے، تو انہوں نے کہا، اس نے جھوٹ کہا ہے، بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھا، میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے ستر کے قریب اشخاص کی ایک جماعت کو جنہیں قراء کہا جاتا تھا مشرکین کی طرف بھیجا، یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے (جن پر آپ نے بددعا کی تھی) ان مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا، آپ ان کے خلاف بددعا فرماتے تھے۔

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَنَسًا رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْمَغَازِيْ۔

۶۳۰۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۶۲۹ بخاری کتاب المغازی ص۵۸۶ ج۲ باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونۃ۔

۶۳۰ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۸۴ باب ماجاء فی القنوت قبل الرکوع وبعدہ، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۴۸ ج۱ باب کیف الوتر بثلاث۔

۶۳۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۳ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ، المعجم الکبیر ص۳۲۷ ج۹ برقم ۹۴۲۵۔

۶۲۹۔ عبدالعزیز نے کہا، ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا کہ رکوع کے بعد ہے یا قراءۃ سے فارغ ہونے کے وقت؟ انہوں نے کہا "بلکہ قراءۃ سے فارغ ہونے کے وقت"۔

یہ حدیث بخاری نے مغازی میں نقل کی ہے۔

۶۳۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا فرماتے تھے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۱۔ عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کے علاوہ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے، بلاشبہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۲ - وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۶۳۳ - وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

۶۳۴ - وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَاجِبٌ فِي الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَالْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

---

۶۳۲ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۳۰۲ ج۲ باب فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ۔
۶۳۳ کتاب الاثار باب القنوت فی الصلوٰۃ ص۴۳ رقم ۲۱۱۔
۶۳۴ کتاب الحجۃ ص۲ ج۱ باب عدد الوتر، کتاب الاثار باب القنوت فی الصلوٰۃ ص۴۳ برقم ۲۱۲۔

۶۳۲۔ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۳۔ ابراہیم (نخعیؒ) سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

۶۳۴ حماد نے ابراہیم نخعیؒ سے بیان کیا کہ وتر میں قنوت رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے اور جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو تکبیر کہو اور جب تم رکوع کرنا چاہو تو بھی تکبیر کہو۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحج اور آثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

۶۳۵۔ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ اٰخِرِ رَکْعَۃٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۶۳۶۔ وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَفِی التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَبِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ وَّعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۶۳۵ جزء رفع یدین للبخاریؒ مترجم ص۶۴۔

۶۳۶ طحاوی کتاب المناسک الحج ص۴۵۵ ج۱ باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت۔

باب۔ قنوت وتر کے وقت ہاتھ اٹھانا

۶۳۵۔ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت کرتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

یہ حدیث بخاری نے "جز رفع یدین" میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۶۔ ابراہیم نخعیؒ نے کہا، سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، نماز کے شروع میں وتر میں قنوت کی تکبیر کے لیے عیدین میں، حجر اسود کے استلام کے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں[۱] کے پاس رمی کے بعد مقام کے وقت۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

---

[۱] پہلے اور دوسرے جمرے کی رمی کے بعد تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دعا کرنا مسنون ہے۔ آخری یعنی بڑے جمرہ کی رمی کے بعد نہ کھڑا ہو اور نہ دعا کرے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

۶۳۷۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ۔

۶۳۸۔ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۳۷ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۰ ج۳ باب القنوت، مسند احمد ص۱۶۲ ج۳، دارقطنی کتاب الوتر ص۳۹ ج۲ باب صفۃ القنوت... الخ، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۸ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ، معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ص۱۲۱ ج۳ رقم الحدیث ۳۹۵۶، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۲۰۱ ج۲۔

۶۳۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۱ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

باب۔ نماز فجر میں قنوت

۶۳۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے جدا ہو گئے۔"

یہ حدیث عبد الرزاق، احمد، دارقطنی، طحاوی اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

۶۳۸۔ طارق بن شہاب نے کہا "میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، جب وہ دوسری رکعت کی قراءۃ سے فارغ ہوئے، تو تکبیر کہی، پھر قنوت پڑھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۷۔ اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ ماھان۔ ابو جعفر الرازی پر کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص۳۲۰ ج۳ ۶۵۹۵)

۶۳۹۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

۶۴۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ یَقْنُتَانِ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۶۴۱۔ وَعَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

بَابُ تَرْکِ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

۶۴۲۔ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ ھَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۹ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۲ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

۶۴۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۲ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

۶۴۱ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۳ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

۶۳۹۔ ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۴۰۔ عبد اللہ بن معقل نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۴۱ ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان (ابن عباسؓ) کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھنا

۶۴۲۔ محمد نے کہا، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت

فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا. رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۶۴۳۔ وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم شَھْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَیَقُوْلُ عُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ. رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۶۴۴۔ وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَاَلْتُہٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ۔ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ اُنَاسًا یَّزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم شَھْرًا یَّدْعُوْ عَلٰی اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا

---

۶۴۲ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۶ ج۱ باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات... الخ واللفظ لہ۔

۶۴۳ بخاری کتاب المغازی ص۵۸۶ ج۲ باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات۔

پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا" ہاں رکوع کے بعد تھوڑی سی مدت تک۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۴۳۔ ابو مجلز نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی، آپ قبیلہ رعل، ذکوان کے خلاف بددعا کرتے تھے آپ فرماتے (بنی) عُصَیَّہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۴۴۔ عاصم نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد، تو انہوں نے کہا، رکوع سے پہلے عاصم کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی، تو انہوں نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ان کے متعلق بددعا کی، جنہوں نے آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا تھا، جنہیں قراء

مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

٦٤٥۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٦٤٦۔ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلٰى (اَحْيَاءٍ مِّنْ) اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٦٤٧۔ وَعَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا اِذَا

---

٦٤٤ بخاری ابواب الوتر ص۱۳۶ ج۱ باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات . . . الخ واللفظ لہ۔

٦٤٥ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات . . . الخ۔

٦٤٦ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۷ ج۱ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات . . . الخ۔

کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۴۵۔ انس بن سیرین نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد نماز فجر میں قنوت پڑھی، آپ بنی عُصَیّہ کے خلاف بد دعا کرتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۴۶۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی، آپ عرب کے قبیلہ کے خلاف بد دعا کرتے تھے، پھر آپ نے چھوڑ دیا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۶۴۷۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت اسی وقت پڑھتے

دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰی قَوْمٍ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۶۴۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ

---

۶۴۷ وقال فی تلخیص الحبیر کتاب الصّلٰوة ص ۱/۲۴۵ باب صفة الصّلٰوة وروی ابن خزیمة فی صحیحه من طریق سعید، عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یکن یقنت... الخ، وفی صحیح ابن خزیمة جماع ابواب ذکر الوتر ص ۱/۳۱۲ رقم ۱۰۹۷ عن ابی هریرة رض مثله۔

جب کسی قوم کے لیے دُعا یا کسی قوم کے خلاف بد دعا فرماتے۔

یہ حدیث ابن خزیمہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۴۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے خلاف بد دعا یا کسی کے حق میں دعا کا ارادہ فرماتے۔ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے۔ بعض اوقات آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ۔

(اے اللہ! ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو نجات عطا فرمائیں، اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی روند ڈالنے والی سزا سخت فرما دیں اور ان پر قحط نازل فرمائیں، جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔)

بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ فِي الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا فُلَانًا لِاَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۴۹۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِلَّا اَنْ يَّدْعُوَ لِقَوْمٍ اَوْ عَلٰى قَوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۵۰۔ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَآ اَبَتِ اَنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ

---

۶۴۸ بخاری کتاب التفسیر ص۶۵۵ ج۲ باب قوله لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

۶۴۹ تلخیص الحبیر کتاب الصلوۃ ص۲۴۶ ج۱ باب صفة الصلوة نقلاً عن ابن حبان۔

یہ دعا آپ بلند آواز سے فرماتے اور بعض اوقات آپ اپنی فجر کی نماز میں فرماتے "اے اللہ! عرب کے قبیلوں میں سے فلاں فلاں قبیلہ پر لعنت فرمائیں"۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

"لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ"

یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۴۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، مگر یہ کہ آپ کسی قوم کے لیے دعا فرماتے یا کسی قوم کے لیے بددعا فرماتے"۔

یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۰۔ ابو مالک نے کہا، میں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ اے ابّا جان! بلاشبہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور کوفہ میں پانچ سال کے قریب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، کیا یہ حضرات نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے، انہوں

فِي الْفَجْرِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۶۵۱۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

۶۵۲۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سِنِيْنَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهٗ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَهٗ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۶۵۰ ترمذی ابواب الصّلٰوة ص ۱/۹۱ باب فی ترک القنوت، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱/۱۶۴ باب ترک القنوت، ابن ماجۃ، ابواب اقامۃ الصّلوات... الخ ص ۸۹ باب ماجآء فی القنوت فی صلٰوۃ الفجر، مسند احمد ص ۳/۴۷۲ ۔

۶۵۱ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص ۱/۱۴۳ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

۶۵۲ کتاب الاثار ص ۴۳ باب القنوت فی الصّلٰوۃ رقم ۲۱۶ وفی نسخۃ عندی من کتاب الاثار سنتین مکان سنین ۔

نے کہا "اے بیٹے! یہ بدعت ہے"۔

یہ حدیث ابو داؤد کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، حافظ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے ۔

۶۵۱۔ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۵۲۔ اسود سے روایت ہے کہ میں سالہا سال حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سفر اور حضر میں ساتھ رہا، مفارقت تک کبھی بھی اُن کو نمازِ فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الاثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۶۵۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۵۴۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمْ قَالُوا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۵۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۶۔ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ - رَوَاهُ

---

۶۵۳ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۲ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۲ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۵ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۱۴۳ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

---

۶۵۳ اسود نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب (دشمنوں سے) جنگ کرتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ کرتے قنوت نہ پڑھتے (یعنی صرف ہنگامی حالت میں قنوت پڑھتے تھے)۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۵۴۔ علقمہ، اسود اور مسروق نے کہا "ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھتے تھے، وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۵۔ علقمہ نے کہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۶۔ اسود نے کہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۶۵۷۔ وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۶۵۸۔ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَىٰ قَامَ يَدْعُوْ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهٗ وَإِنِّي لَأَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهٗ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۶۵۹۔ وَعَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ

---

۶۵۶ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۴۳ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۳۲۸ ج ۹ برقم ۹۴۳۰ بتغییر یسیر و مجمع الزوائد ص ۱۳۷ ج ۲ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ۔

۶۵۷ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۴۶ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

۶۵۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۴۶ ج ۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۵۷۔ ابوالشعثاء نے کہا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے کہا، نہ تو میں (ایسے موقع پر) حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا ۔“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۵۸۔ ابوالشعثاء نے کہا ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، قنوت کیا ہے ؟ (سائل نے) کہا امام جب آخری رکعت میں قراءۃ سے فارغ ہو تو کھڑا ہو کر دعا کرے، انہوں نے کہا، میں نے کسی کو ایسے کرتے نہیں دیکھا، میرا خیال ہے کہ عراق والوں کا گروہ ایسا کرتا ہے ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۵۹۔ ابومجلز نے کہا، میں نے نماز فجر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تو انہوں نے قنوت نہ پڑھی

فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهٗ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۶۰۔ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۶۱۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۶۲۔ وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدِ الطَّحَّانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

---

۶۵۹ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۹ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ، مجمع الزوائد ص۱۳۷ ج۲ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

۶۶۰ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۴۳ باب القنوت فی الصبح۔

۶۶۱ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۳ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

میں نے کہا، آپ کو بڑھاپے نے (قنوت پڑھنے سے) روکا ہے؟ انہوں نے کہا، میں اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے بھی اسے یاد نہیں رکھتا (کہ انہوں نے قنوت پڑھی ہو)۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۰۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۱ عمران بن الحارث السلمی نے کہا "میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۲۔ غالب بن فرقد الطحان نے کہا "میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دو مہینہ رہا، انہوں نے

شَهْرَيْنِ رضي الله عنه فَلَمْ يَقْنُتْ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

٦٦٣۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ تَدُلُّ الْاَخْبَارُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابَهٗ لَمْ يَقْنُتُوْا فِي الْفَجْرِ اِلَّا فِي النَّوَازِلِ۔

بَابُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

٦٦٤۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

٦٦٢ المعجم الكبير للطبراني ص۲۴۵ ج۱ رقم الحديث ۶۹۳۔

٦٦٣ طحاوی كتاب الصّلوٰة ص۱۲۳ ج۱ باب القنوت فی الفجر وغيره۔

نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔"

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۳۔ عمرو بن دینار نے کہا "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے تھے تو وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ فجر کی نماز میں سوائے ہنگامی حالات کے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

باب۔ ایک رات میں وتر دوبار نہیں

۶۶۴ قیس بن طلق سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.
٦٦٥- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه وَعُمَرَ رضي الله عنه تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رضي الله عنه قَوِيَ هٰذَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مُخَلَّدٍ وَّاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

---

٦٦٤ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ الوتر ص۱۰۸ ج۱ باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۲۰۳ ج۱ باب فی نقض الوتر، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۴۷ ج۱ باب نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوترین فی لیلۃ، مسند احمد ص۲۳ ج۴۔
٦٦٥ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۳۳ ج۱ باب التطوع بعد الوتر، تلخیص الحبیر ص۱۷ ج۲ باب صلوٰۃ التطوع نقلاً عن بقی ابن مخلد۔

ہوئے سنا "ایک رات میں دوبارہ وتر نہیں"۔
یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
٦٦٥۔ ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپس میں وتر کا ذکر کیا، ابوبکرؓ نے کہا، میں تو نماز پڑھتا ہوں، پھر وتر پڑھ کر سوتا ہوں، پھر جب بیدار ہوتا ہوں، صبح تک دو دو رکعت پڑھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لیکن میں دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر سحری کے آخر وقت میں وتر پڑھتا ہوں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اس نے احتیاط سے کام لیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس نے مضبوط کام کیا۔
یہ حدیث طحاوی، خطابی اور بقی بن مخلد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۶۶۶۔ وَعَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَهٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَهٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهٗ قَالَ وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهٗ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۶۶۷۔ وَعَنْ خِلَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ وَسَأَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۶۶۶ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۲۳۷ ج ۱ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۷ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۲۳۷ ج ۱ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۶۔ ابو جمرۃ نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارہ میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، جب تم شروع رات میں وتر ادا کر لو تو رات کے آخری حصہ میں وتر مت پڑھو اور جب تم رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کر لو، تو رات کے اول حصہ میں وتر ادا نہ کرو، ابو جمرہ نے کہا اور میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا تو انہوں نے بھی انہیں جیسا جواب دیا۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۷۔ خلاس نے کہا، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا، جب آپ سے ایک شخص نے وتر کے بارہ میں دریافت کیا انہوں نے کہا،" لیکن میں تو وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر اگر بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں ادا کر لیتا ہوں۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۸۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

۶۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ

---

۶۶۸ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۲۳۲ ج۱ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۸۔ سعید بن جبیر نے کہا، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس وتر توڑنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا "ایک رات میں دو بار وتر نہیں ہیں۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل وقوی ہے۔

باب۔ وتر کے بعد دو رکعت

۶۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلی پڑھی ہوئی نماز کو)

۶۶۸۔ وتر توڑنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے نماز عشاء کے ساتھ وتر ادا کر لیے، پھر وہ تہجد کے وقت بیدار ہو گیا۔ اگر وہ تہجد پڑھتا ہے تو اس حدیث کی مخالفت لازم آتی ہے جو کتاب ہٰذا میں ۵۷۹ پر گزر چکی ہے جس میں آپ نے فرمایا رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔ اگر تہجد نہیں پڑھتا تو تہجد کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ اگر تہجد پڑھ کر وتر دوبارہ پڑھتا ہے تو اس حدیث کی مخالفت لازم آتی ہے جو کتاب ہٰذا میں ۶۶۴ پر گزر چکی ہے جس میں آپ نے ایک رات میں دو بار وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس لیے کچھ صحابہ کرامؓ اور علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ تہجد کے وقت اُٹھ کر ایک رکعت اور پڑھ لے جس سے شروع رات کے وقت پڑھے ہوئے وتر ٹوٹ جائیں گے پھر تہجد پڑھ کر دوبارہ وتر پڑھ لے، لیکن حضرت ابوبکر، عمار بن یاسر، رافع بن خدیج، عائذ بن عمرو، طلق بن علی، ابوہریرۃ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں کہ رات کو اگر اُٹھ پڑے تو صبح تک دو دو رکعت کر کے تہجد پڑھتا رہے وتر دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے ـــ بذل المجہود تفریع ابواب الوتر ص۳۳۲ ج۲ باب فی نقض الوتر۔

ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۶۷۰۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۶۷۱۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

---

۶۶۹ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۸۵ باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً۔

۶۷۰ سنن دارمی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۸ باب فی الرکعتین بعد الوتر، طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۳۶/۱ باب التطوع بعد الوتر، دارقطنی کتاب الوتر ص۳۹/۲ باب فی الرکعتین بعد الوتر و فی الطحاوی والدارقطنی انّ ھٰذا السفر مکان۔ ان ھٰذا السّھر۔

ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے تھے۔ دو رکعت پڑھتے۔ (ان) دو رکعتوں میں بیٹھے ہوئے قراءۃ فرماتے پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے، کھڑے ہوکر رکوع فرماتے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۷۰۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ یہ رات کا جاگنا محنت ومشقت ہے، پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر اگر وہ رات کو اُٹھ بیٹھا (تو تہجّد پڑھ لے؛) ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے (تہجّد) ہو جائیں گی"۔

یہ حدیث دارمی، طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۷۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں وتر کے بعد

احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ وتر نہ توڑے جائیں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جو حضرات وتر توڑنے سے منع کرتے ہیں ان کے نزدیک وتر واجب ہیں کیونکہ واجب صرف ایک ہی دفعہ ادا ہوتا ہے۔

وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ -

بَابُ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۶۷۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

---

۶۷۱ مسند احمد ص ۲۶/۵ ، طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۳۷/۱ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۷۲ بخاری کتاب التہجد ص ۱۵۷/۱ باب الرکعتین قبل الظہر، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۵۲/۱ فضل سنن الراتبۃ ... الخ۔

بیٹھے ہوئے پڑھتے تھے، ان میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تلاوت فرماتے

یہ حدیث احمد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ پانچ نمازوں کے لیے نفل

۶۷۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعات یاد رکھی ہیں، دو رکعتیں ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۷۲۔ فقہاء کرام اور محدثین عظام سنن مؤکدہ، غیر مؤکدہ اور نوافل پر تطوع یا نوافل کا لفظ استعمال کر دیتے ہیں، لیکن عام لوگ چونکہ فرق نہیں سمجھ سکتے تو ان کے لیے رواتب، غیر رواتب یا مؤکدہ، غیر مؤکدہ اور نوافل کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے

۶۷۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۶۷۴۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۷۵۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۶۷۳ بخاری کتاب التہجد ص۱۵۶ ج۱ باب تعاهد رکعتی الفجر... الخ ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۱ ج۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر... الخ۔

۶۷۴ بخاری کتاب التہجد ص۱۵۷ ج۱ باب الرکعتین قبل الظهر۔

۶۷۵ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۱ ج۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر.. الخ۔

۶۷۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جتنا سخت اہتمام فجر کی سنتوں کا فرماتے، نوافل میں سے اور کسی کا اتنا اہتمام نہ فرماتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۷۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ترک نہیں فرماتے تھے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۷۵۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " فجر کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں) دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہیں۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٦٧٦۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٦٧٧۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي

---

٦٧٦ بخاری کتاب العلم ص۲۲ ج۱ باب السمر بالعلم۔

٦٧٦۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں کے ہاں رات گزاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باری میں ان کے پاس تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنے گھر تشریف لاکر چار رکعات ادا فرمائیں"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

٦٧٧۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارہ میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا "آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے، پھر تشریف لے جاتے، لوگوں کو نماز پڑھا کر تشریف لاتے، دو رکعتیں ادا فرماتے، آپ مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا کر تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے، اور آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھانے کے بعد میرے گھر تشریف لاتے، تو دو رکعتیں ادا فرماتے"۔

فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

۶۷۸ ـ وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ ـ

۶۷۹ ـ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

---

۶۷۷ مسلم کتاب صلوة المسافرین ص۲۵۲ ج۱ باب جواز النافلة قائما و قاعدا ... الخ ـ

۶۷۸ مسلم کتاب صلوة المسافرین ص۲۵۱ ج۱ باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض ـ

۶۷۹ ترمذی ابواب الصلوة ص۹۴ ج۱ باب ما جاء فی من صلی فی یوم و لیلة ثنتی عشرة رکعة ... الخ،

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۶۷۸ ـ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں، سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا " جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فرض نماز کے علاوہ ہر دن بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بناتے ہیں "۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ۔

۶۷۹ ـ انہی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جس شخص نے ایک دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے، چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور نماز فجر کی دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے "۔

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۸۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۶۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰخَرُوْنَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ۔

---

۶۸۰ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۹۴ ج۱ باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ ... الخ، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ص۲۵۶ ج۱ باب ثواب من صلّی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ... الخ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوٰت ص۸۱ باب ماجاء فی ثنتی عشرۃ رکعۃ... الخ۔

۶۸۱ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۰ ج۱ باب الصّلوٰۃ قبل العصر، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۹۵ ج۱ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۲۰۶ ج۲ رقم ۱۱۹۳، صحیح ابن حبان کتاب الصّلوٰۃ ص۷۷ ج۵ رقم ۲۴۴۴۔

۶۸۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے بارہ رکعت سنّت پر پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنائیں گے ، چار رکعات ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔"

یہ حدیث ابوداؤد کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں، جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۸۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

۶۸۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ ۔ رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ فِي مُسْنَدِهِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۶۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا

---

۶۸۲ مسند احمد ص ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص ۱۸۵ ج ۱ باب الصّلوٰة بعد العشاء ۔

۶۸۳ نصب الرایۃ کتاب الصّلوٰة ص ۲۵ ج ۱ فصل فی الاوقات المکروھۃ نقلاً عن اسحٰق بن راھویہ فی مسندہ ، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصّلوٰة ص ۲۷۰ ج ۲ رقم ۱۱۹۶ ۔

۶۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو چار یا چھ رکعات ضرور ادا فرمائیں۔

یہ حدیث احمد، اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۸۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے۔"

یہ حدیث اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر

۶۸۲۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۵۸)

سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں، صحابہ کرامؓ عشاء سے پہلے چار رکعات پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

٦٨٥۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

٦٨٦۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانُوا لَا يَفْصِلُونَ بَيْنَ أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ بِتَسْلِيمٍ إِلَّا بِالتَّشَهُّدِ وَلَا أَرْبَعٍ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَرْبَعٍ بَعْدَهَا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

---

٦٨٤ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۹۹ ج۱ باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظهر باب آخر۔

٦٨٥ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۹۸ ج۱ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصلوٰۃ ص۲۱۸ ج۲ تعلیقا تحت باب رقم ۵۲۵۔

٦٨٦ کتاب الحجۃ ص۲۷۲ ج۱ باب صلاۃ النافلۃ۔

سے پہلے چار رکعات ادا نہ فرماتے تو انہیں ظہر کے بعد ادا فرماتے۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے، ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کے ساتھ فاصلہ فرماتے"۔

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۶۔ ابراہیم نخعیؒ نے کہا "(صحابہ کرامؓ) ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے درمیان سلام سے فاصلہ نہ کرتے تھے مگر تشہد کے ساتھ نہ جمعہ سے پہلی چار رکعات میں اور نہ جمعہ کے بعد چار رکعات میں"۔

یہ حدیث امام محمد بن الحسن نے کتاب الحجہ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۶۸۷۔ وَعَنْهُ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ ۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلَى الْفَصْلِ بِتَسْلِيْمَةٍ بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِنْ سُنَنِ النَّهَارِ

۶۸۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ ذِكْرُ النَّهَارِ لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَّيُعَارِضُهٗ بَعْضُ الْأَخْبَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ السَّابِقِ ۔

۶۸۷ طحاوی کتاب الصّلوۃ ص۲۳۲ ج۱ باب التطوع باللیل والنہار کیف ھو ۔

۶۸۸ ابوداؤد کتاب الصّلوۃ ص۱۸۳ ج۱ باب صلوۃ النہار، نسائی کتاب قیام اللیل ... الخ ص۲۴۶ ج۱ باب کیف صلوۃ النہار، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ... الخ ص۹۴ باب ماجآء فی صلوۃ اللیل والنہار مثنٰی مثنٰی، ترمذی ابواب الصّلوۃ ص۹۵ ج۱ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، مسند احمد ص۲۶ ج۲ ۔

۶۸۷۔ ابراہیم نخعیؒ نے کہا" صحابہ کرامؓ ظہر سے پہلے چار رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔"
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

باب۔ وہ روایت جس سے دن کی چار سنتوں کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ پر استدلال کیا گیا ہے

۶۸۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے"
یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے۔
نیموی نے کہا (اس روایت میں) دن کا ذکر غیر محفوظ ہے اور اس کے معارض پہلی بعض احادیث ہیں، جنہیں ہم گذشتہ باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

بَابُ النَّافِلَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۶۸۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا۔

۶۹۰۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ

---

۶۸۹ بخاری کتاب الاذان صـ۸۷ ج۱ باب کم بین الاذان والاقامۃ، مسلم کتاب فضائل القرآن صـ۲۷۸ ج۱ باب استحباب رکعتین قبل صلوۃ المغرب۔

باب۔ مغرب سے پہلے نفل

۶۸۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "جب مؤذن اذان کہتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ دیواروں کی طرف (جانے میں) جلدی کرتے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔

"یہاں تک کہ اگر مسافر آدمی مسجد میں داخل ہوتا تو یہ دو رکعتیں کثرت سے پڑھنے والوں کی وجہ سے یہ سمجھتا کہ نماز (جماعت) ہو چکی ہے"۔

۶۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں غروب آفتاب

۶۸۹۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں "حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور دیگر صحابہؓ امام مالکؒ اور اکثر فقہاء (احناف کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم بھی انہیں میں شامل ہیں) مغرب سے پہلے دو رکعت مستحب نہیں سمجھتے اور امام ابراہیم نخعیؒ تو اسے بدعت کہتے ہیں (نووی مع مسلم صـ۲۷۸ ج۱)

بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۹۱۔ وَعَنْ مَّرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ

---

۶۹۰ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۸ ج۱ باب استحباب رکعتین قبل صلٰوۃ المغرب۔

۶۹۱ بخاری کتاب التہجد ص۱۵۸ ج۱ باب الصّلوٰۃ قبل المغرب۔

کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے (مختار فلفل کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا، کیا رسول اللہ ﷺ بھی ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا "آپ ہمیں دیکھتے تھے، نہ تو ہمیں پڑھنے کا حکم دیتے اور نہ منع فرماتے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۹۱۔ مرثد بن عبداللہ الیزنی نے کہا، میں حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے کہا، ابو تمیم کے بارہ میں آپ کو عجیب بات نہ بتاؤں، وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں، عقبہؓ نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ہم بھی اسی طرح کرتے تھے، میں نے کہا، اب آپ کو کس چیز نے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا "مصروفیت نے"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۹۲۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہر دو اذانوں (اذان

بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۶۹۳۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ۔

۶۹۴۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

---

۶۹۲ بخاری کتاب الاذان ص۸۷ج۱ باب بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شآء ، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۸ج۱ باب استحباب رکعتین قبل صلوۃ المغرب ، ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص۴۵ج۱ باب ماجآء فی الصّلوٰۃ قبل المغرب ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۲ج۱ باب الصّلوٰۃ قبل المغرب، نسائی کتاب الاذان ص۱۱۱ج۱ باب الصّلوٰۃ بین الاذان والاقامۃ ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۸۲ج۱ باب ماجآء فی الرکعتین قبل المغرب ، مسند احمد ص۸۶ج۴ ۔

۶۹۳ بخاری کتاب التہجد ص۱۵۸ج۱ باب الصّلوٰۃ قبل المغرب ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۸۲ج۱ باب الصّلوٰۃ قبل المغرب ۔

اور اقامت) کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، آپ نے پھر تیسری بار فرمایا "اس شخص کے لیے جو چاہے" (یعنی ضروری نہیں)۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۶۹۳۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو، مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو" پھر آپ نے تیسری بار فرمایا جو شخص چاہے"۔ اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ لوگ اسے سنت بنالیں گے"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں "مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو"۔

۶۹۴۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ خَافَ اَنْ يَّحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَنْ اَنْكَرَ التَّنَفُّلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۶۹۵۔ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا يُصَلِّيْهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۶۹۴ مختصر قیام اللیل ص۵ باب الرکعتین قبل المغرب ذکر من لم یرکعهما ، تلخیص الحبیر ص۱۳ ج۱ نقلا عن ابن حبان فی صحیحه۔

پہلے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور محمد بن نصر المروزی نے قیام اللیل میں نقل کی ہے (مروزی نے) یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔

آپ نے پھر فرمایا "مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو" پھر تیسری بار فرمایا "جو شخص چاہتا ہے" اس بات کا خوف کھاتے ہوئے (آپ نے یہ فرمایا) کہ لوگ اسے سنّت شمار کریں گے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جس شخص نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا ہے

۶۹۵۔ طاؤس نے کہا، "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ کے زمانہ میں کسی ایک کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ الْكَشِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۶۹۶۔ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّهُ سَاَلَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيَّ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ وَّرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

بَابُ التَّنَفُّلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۶۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ

---

۶۹۵ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۸۲ ج۱ باب الصّلوٰة قبل المغرب ، سنن الکبریٰ کتاب الصّلوٰة ص۴۷۶ ج۲ باب من جعل قبل صلوٰة المغرب رکعتین ۔

۶۹۶ کتاب الاٰثار ص۲۹ باب مایعاد من الصّلوٰة ومایکره منها رقم الحدیث ۱۲۵ ۔

یہ حدیث عبد بن حمید الکشی نے اپنی مسند میں اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۹۶۔ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارہ میں دریافت کیا، تو انہوں نے اسے ان سے منع کر دیا اور کہا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نہیں پڑھتے تھے۔"

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد منقطع ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں

باب۔ نماز عصر کے بعد نفل

۶۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد

بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۹۸۔ وَعَنْهَا قَالَتَا رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَّكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۹۹۔ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَنَّهٗ شَغَلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۶۹۷ بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ ص۸۳ ج۱ باب مایُصلّٰی بعد العصر من الفوائت، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۷ ج۱ باب الاوقات التی نهی عن الصّلوٰۃ فیھا۔

۶۹۸ بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ ص۸۳ ج۱ باب مایصلّٰی بعد العصر من الفوائت، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۷ ج۱ باب الاوقات الّتی نهی عن الصّلوٰۃ فیھا۔

۶۹۹ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۷ ج۱ باب الاوقات الّتی نهی عن الصّلوٰۃ فیھا۔

دو رکعتیں کبھی بھی نہیں چھوڑیں"۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، دو رکعتیں ایسی ہیں، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ اور نہ ظاہراً چھوڑا، دو رکعتیں صبح سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۹۹۔ ابو سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارہ میں پوچھا جو آپ عصر کے بعد ادا فرماتے تھے، تو ام المؤمنین رض نے کہا "وہ دو رکعتیں آپ عصر سے پہلے ادا فرماتے تھے، پھر آپ اُن سے مصروف ہوگئے یا انہیں بھول گئے (اس وجہ سے ادا نہ کر سکے)، اُن کو عصر کے بعد ادا فرمایا، پھر آپ نے ان پر دوام فرمایا اور آپ جب کوئی نماز ادا فرماتے اس پر دوام فرماتے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ

۷۰۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۱۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۰ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ج۱ باب الاوقات التی نھی عن الصّلوٰۃ فیھا، بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ ص۸۲ج۱ باب الصّلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس۔

۷۰۱ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ج۱ باب الاوقات التی نھی عن الصّلوٰۃ فیھا، بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ ص۸۲ج۱ باب لا تتحرّی الصّلوٰۃ قبل غروب الشمس۔

باب۔ نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد نفل ادا کرنے کی کراہیت

۷۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں، سے یہ حدیث سُنی" بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نمازِ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہیں ہے اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز نہیں"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

۷۰۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَاَجْهَلُهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطٰنٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ

۷۰۲ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ ج۱ باب الاوقات الّتی نهی عن الصّلٰوۃ فیها، بخاری کتاب مواقیت الصّلٰوۃ ص۸۳ ج۱ باب لا تتحرّی الصّلٰوۃ قبل غروب الشمس۔

۷۰۲۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۳۔ حضرت عمرو بن عبسۃ السلمی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے اس چیز کے بارہ میں بتلائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے اور میں اس سے بے خبر ہوں، آپ مجھے نماز کے بارہ میں بتلائیں، آپ نے فرمایا "صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے، یہاں تک کہ بلند ہوجائے، بلاشبہ وہ جب طلوع ہوتا ہے، تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ ایک نیزہ سے کم ہوجائے، پھر نماز سے رک جاؤ، بلاشبہ اس وقت جہنم گرم کی جاتی ہے، جب

جَهَنَّمُ فَاِذَآ اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْھُوْدَۃٌ مَّحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّھَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطٰنٍ وَّحِیْنَئِذٍ یَّسْجُدُ لَھَا الْکُفَّارُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ۔

۷۰۴۔ وَعَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْھَرَ اَرْسَلُوْہُ اِلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَّسَلْھَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَّھَا اَنَّا اُخْبِرْنَا اِنَّکِ تُصَلِّیْنَھُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی عَنْھُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَکُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْھُمَا قَالَ کُرَیْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ

---

۷۰۳ مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۷۶ ج ۱ باب الاوقات الّتی نہی عن الصّلوۃ فیہا، مسند احمد ص ۱۱۱ ج ۴۔

سایہ ڈھل جائے، تو نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ عصر پڑھ لو، پھر غروب آفتاب تک نماز سے رُک جاؤ، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں۔"

یہ حدیث مسلم اور احمد نے نقل کی ہے۔

۷۰۴۔ کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن ازہر نے انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا، ہماری سب کی طرف سے ام المومنین رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا، اور نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارہ میں اُن سے پوچھنا اور اُن سے کہنا، ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور تحقیق ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یہ دو رکعتیں پڑھنے والوں کی پٹائی کرتا تھا، کریب نے کہا، میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت

رضی اللہ عنہا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا

فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا

بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ

دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ

إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ

رضی اللہ عنہا يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا

فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ

بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ

میں حاضر ہو کر آپ کو وہ پیغام پہنچا دیا جو انہوں نے مجھے دے کر بھیجا تھا، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو، میں نے ان کے پاس جا کر انہیں ام المومنین رضی اللہ عنہا ———— کا قول بتا دیا، انہوں نے مجھے واپس ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اسی طرح کا پیغام دے کر بھیجا جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا، تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب عصر پڑھتے تو یہ دو رکعتیں بھی پڑھتے، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار میں سے (قبیلہ بنی حرام کی عورتیں تھیں، میں نے آپ کے پاس ایک بچی بھیجی، میں نے (بچی سے) کہا، آپ کے ایک جانب کھڑی ہو کر آپ سے کہنا، آپ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ خود انہیں پڑھ رہے ہیں، اگر آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمائیں تو آپ سے (تھوڑی دیر) پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) جانا، اس بچی نے ایسا ہی کیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا، وہ آپ سے پیچھے ہٹ گئی، جب آپ نے سلام پھیرا، فرمایا "اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارہ میں دریافت کیا ہے، میرے

عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاَنَّهٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۵۔ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا يَعْنِیْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّلِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ سِوٰى رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

۷۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ

---

۷۰۴ بخاری کتاب التهجد ص۱۶۴ ج۱ باب اذا کلم وهو یصلّی فاشار بیده... الخ، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۸۶ ج۱ باب الاوقات الّتی نهی عن الصّلوٰة فیها۔

۷۰۵ بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰة ص۸۳ ج۱ باب لا تتحری الصّلوٰة قبل غروب الشمس۔

پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ آئے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول رکھا تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم ایک نماز پڑھتے ہو، تحقیق ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے، لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور آپ نے اس نماز یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب طلوعِ فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کی کراہت

۷۰۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس کی سحری سے نہ روکے، بلا شبہ وہ رات کو اذان پکارتے ہیں تاکہ تہجد پڑھنے والا لوٹ

يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِىْ بِلَيْلٍ لِّيَرْجِعَ قَآئِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَآئِمَكُمْ رَوَاهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِىَّ ـ

۷۰۷ـ وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

بَابٌ فِىْ تَاكِيْدِ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ

۷۰۸ـ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدَعُوْا

---

۷۰۶ بخاری کتاب الاذان ص۸۷ ج۱ باب الاذان قبل الفجر، مسلم کتاب الصیام ص۳۵۰ ج۱ باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر... الخ ، ابوداؤد کتاب الصیام ص۳۲۰ ج۱ باب وقت السحور، نسائی کتاب الصیام ص۳۰۵ ج۱ باب کیف الفجر، ابن ماجۃ ابواب ما جآء فی الصیام ص۱۲۳ باب ما جآء فی تاخیر السحور۔

۷۰۷ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۰ ج۱ باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر... الخ ۔

آئے (اور سحری کھالے) اور سونے والا جاگ اُٹھے"۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب ستہ نے نقل کی ہے۔

۷۰۷۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو تو سوائے فجر کی سنتوں کے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ فجر کی سنتوں کی تاکید

۷۰۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" فجر کی دو سنتوں کو نہ

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَّقَدْ تَقَدَّمَ اَحَادِيْثُ الْبَابِ فِيْ بَابِ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ۔

بَابٌ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۷۰۹ ۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتٰبِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۷۱۰ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا فَكَانَ

۷۰۸ مسند احمد ص۴۰۵ ج۲، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۷۹ ج۱ باب فی تخفیفهما و رکعتی الفجر ۔

۷۰۹ بخاری کتاب التهجد ص۱۵۶ ج۱ باب مایقرأ فی رکعتی الفجر، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۱ ج۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر ۔

چھوڑو، اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں"۔

یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اس کی اسناد صحیح ہے اور اس باب کی احادیث "باب پانچ نمازوں کے لیے نفل" میں گزر چکی ہیں۔

باب ۔ فجر کی سنتوں کی تخفیف میں

۷۰۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں ہلکی ادا فرماتے تھے، یہاں تک کہ میں کہتی، کیا آپ نے صرف فاتحہ پڑھی ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے ایک مہینہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بغور مشاہدہ کیا تو

يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بَابُ كَرَاهَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ إِذَا شَرَعَ فِي الْإِقَامَةِ

۷۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ۔

---

۷۱۰ ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۹۵ ج۱ باب ماجآء فی تخفیف رکعتی الفجر.. الخ ، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۷۹ ج۱ باب فی تخفیفھما عن ابی ھریرۃ ، ابنِ ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلٰوات ص۸۱ ج۱ باب ماجآء فی الرکعتین قبل الفجر ، مسند احمد ص۹۴ ج۲ ۔

۷۱۱ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۴۷ ج۱ باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن ...الخ ، ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۹۶ ج۱ باب ماجآء اذا اقیمت الصّلٰوۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۸۱ ج۱ باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر ، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۹ ج۱ باب مایکرہ من الصّلٰوۃ عند الاقامۃ ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلٰوات والسنۃ فیھا ص۸۱ باب ماجآء فی اذا اقیمت الصّلٰوۃ فلاصلوٰۃ الا المکتوبۃ ، مسند احمد ص۴۵۵ ج۲ ۔

آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت فرماتے تھے۔ یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

باب۔ جب (مؤذن) اقامت شروع کر دے تو فجر کی سنّت کا مکروہ ہونا

۷۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جماعت کھڑی کر دی جائے، تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں"۔

یہ حدیث بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۷۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ وَّقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصُّبْحُ أَرْبَعًا الصُّبْحُ أَرْبَعًا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۱۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ بِالْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ بِصَلٰوتِكَ

---

۷۱۲ بخاری کتاب الاذان ج۱ ص۹۱ باب اذا اقیمت الصّلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ج۱ ص۲۴۷ باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد۔۔۔ الخ۔

۷۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، نماز کھڑی کر دی گئی تھی وہ (سنت فجر کی) دو رکعتیں پڑھ رہا تھا، جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں، کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۱۳۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا" ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں ادا کیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا" اے فلاں! اپنی

وَحْدَكَ أَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

٧١٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَجَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَوْبِهٖ وَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا رَّوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ.

٧١٥- وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَجَذَبَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا رَّوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

٧١٣ مسلم کتاب صلوٰة المسافرین ص۲۴۷ج۱ باب کراهة الشروع فی نافلة بعد... الخ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۸۰ج۱ باب اذا ادرك الامام ولم یصل رکعتی الفجر، نسائی کتاب الامامة و الجماعة ص۱۳۹ج۱ فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصّلوٰة، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها ص۸۲ باب ماجاء فی اذا اقیمت الصّلوٰة فلاصلوٰة الا المكتوبة۔

٧١٤ مسند احمد ص۲۳۸ج۱۔

٧١٥ مسند ابی داؤد طیالسی ص۳۵۸ رقم الحدیث ۲۷۳۶ ابن ابی ملیکه عن ابن عباسؓ، صحیح ابن خزیمة، جماع ابواب الرکعتین قبل الفجر ص۱۶۹ج۲ رقم الحدیث ۱۱۲۴ باب النهی عن ان یصلی رکعتی الفجر... الخ، صحیح ابن حبان کتاب الصّلوٰة ص۸۲ج۵ رقم الحدیث ۲۴۶۶ باب النوافل، المستدرك کتاب صلوٰة التطوع ص۳۰۷ج۱ باب فضیلة رکعتی سنة الفجر۔

دو نمازوں میں سے تو نے کسے شمار کیا ہے، اپنی نماز جو اکیلے پڑھی ہے یا اپنی وہ نماز جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے۔"
یہ حدیث مسلم اور ترمذی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے۔

۷۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، صبح کی نماز کھڑی کردی گئی، ایک شخص کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اُسے کپڑے سے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا "کیا تم صبح کی چار رکعتیں ادا کرتے ہو۔"
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۷۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نماز پڑھ رہا تھا اور مؤذن نے اقامت شروع کردی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا "کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔"

الطَّيَالِسِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

۷۱۶۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلاً صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ حِيْنَ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَغَمَزَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ اَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ ذَا۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

۷۱۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا رَكْعَتَيِ

---

۷۱۶ المعجم الصغیر للطبرانی ص۵۵ ج۱ قال حدثنا احمد بن حمدان ... الخ، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۷۵ ج۲ باب اذا اقیمت الصلوٰۃ ھل یصلی غیرھا نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر والاوسط۔

یہ حدیث ابوداؤد طیالسی نے اپنے مسند میں، ابن خزیمہ، ابن حبان اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے حاکم نے مستدرک میں کہا، یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اسے بیان نہیں کیا۔

۷۱۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کندھوں سے (پکڑ کر) دبایا اور فرمایا "یہ اس سے پہلے کیوں نہیں پڑھ لیں"۔

یہ حدیث طبرانی نے صغیر اور کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جیّد ہے۔

۷۱۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جماعت کھڑی کر دی جائے، تو سوائے فرض نمازوں کے کوئی نماز نہیں" عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! فجر کی دو سنتیں

الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَّالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَّفِيمَا قَالَهُ نَظَرٌ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ لَا أَصْلَ لَهَا۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ اِشْتِغَالِ الْإِمَامِ بِالْفَرِيضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي نَاحِيَةٍ أَوْ خَلْفَ أُسْطُوَانَةٍ إِنْ رَّجَا أَنْ يُّدْرِكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَرْضِ

۷۱۸۔ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُولُ أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

---

۷۱۷ کامل ابن عدی ص۲۰۲ ج۷ ترجمة يحيى بن نصر بن حاجب، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصّلٰوۃ ص۴۸۳ ج۲ باب کراهية الاشتغال بهما... الخ، فتح الباری کتاب الاذان ص۲۸۸ ج۲ باب اذا اقیمت الصّلاة... الخ۔

بھی نہیں، آپ نے فرمایا " فجر کی دو سنتیں بھی نہیں"۔

یہ حدیث ابن عدی اور بیہقی نے نقل کی ہے، حافظ نے فتح الباری میں کہا، اس کی اسناد حسن ہے اور جو حافظ نے کہا ہے اس میں اعتراض ہے اور ان زیادہ الفاظ کی کوئی اصل نہیں۔

باب جس نے یہ کہا کہ جب امام فرض پڑھانے میں مشغول ہو تو فجر کی سنتیں مسجد کے باہر یا کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھ لی جائیں جب یہ امید ہو کہ فرض کی ایک رکعت پالے گا

۷۱۸ مالک بن مغول نے کہا میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سُنا " میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز کے لیے جگایا، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی، تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں"۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۱۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

۷۲۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يُدَلِّسُ۔

۷۱۸ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۱۹ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۱۹۔ محمد بن کعب نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی، انہوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں، جب کہ وہ راستہ میں تھے، پھر مسجد میں داخل ہو کر لوگوں کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ لی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے۔

۷۲۰۔ زید بن اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ آئے، جب کہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انہوں نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، تو وہ دو رکعتیں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں پڑھیں، پھر انہوں نے امام کے ہمراہ نماز ادا کی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں، سوائے یحییٰ بن ابی کثیر کے جو تدلیس کرتا ہے۔

۷۔ محدّث کا حدیث بیان کرتے ہوئے اپنے استاد کا نام ذکر نہ کرنا، بلکہ اس کے اُوپر کے راوی کا نام ذکر کر دینا اور لفظ

۷۲۱ - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّی الرَّكْعَتَيْنِ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۷۲۲ - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَمَّا اَبُوْ مُوْسٰی فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۷۲۱ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۵۸ ج ۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۲ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص ۲۵۱ ج ۲ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر۔

---

۷۲۱ - حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے، جب کہ لوگ صفیں باندھے فجر کی نماز میں کھڑے ہوتے، تو وہ دو رکعتیں مسجد کے کونے میں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۲ - حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے، تو نماز کھڑی کر دی گئی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، لیکن حضرت ابوموسیٰؓ وہ صف میں شامل ہو گئے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ایسا استعمال کرنا جس سے سماع کا احتمال ہوتا ہو، تدلیس کہلاتا ہے۔

٧٢٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ حِیْنَ دَعَاهُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ وَحُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰی اُسْطُوَانَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِیْنٌ ـ

٧٢٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ـ

---

٧٢٣ طحاوی کتاب الصّلٰوة ص۲۵۵ ج۱ باب اداء سنة الفجر ـ

٧٢٤ طحاوی کتاب الصّلٰوة ص۲۵۵ ج۱ باب اداء سنة الفجر، مجمع الزوائد کتاب الصّلٰوة ص۷۵ ج۲ باب اذا اقیمت الصّلٰوة هل یصلّی غیرها نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ـ

---

۷۲۳ ـ عبداللہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے بلایا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا، پھر وہ اُن کے پاس سے نکلے، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز میں شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۷۲۴ ـ عبداللہ بن ابی موسیٰ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ مسجد میں اس وقت داخل ہوئے، جب کہ امام نماز میں تھا، تو انہوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۵۔ وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ یُصَلِّیْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَکَانَہٗ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۷۲۶۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الرَّکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۷۲۵ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۲۵۷ ج ۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۶ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صفحہ ۲۵۸ ج ۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۵۔ ابو مجلز نے کہا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صبح کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھ رہا تھا، ابن عمرؓ تو صف میں شامل ہو گئے، مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ، انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ساتھ شریک ہوئے، جب امام نے سلام پھیرا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، تو اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۶۔ ابو عثمان انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے اور امام صبح کی نماز میں تھا، انہوں نے دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۷۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّیَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَنُصَلِّیْ فِیْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ صَلٰوتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۷۲۸۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوْقٌ يَّجِیْءُ اِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ رَّكَعَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّی الرَّكْعَتَيْنِ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ صَلٰوتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۷۲۹۔ وَعَنْهُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ اَنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ نَاحِيَةِ

---

۷۲۷ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۸ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۷۔ ابو عثمان النہدی نے کہا، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس نماز صبح کی دو سنتیں پڑھنے سے پہلے آتے، جب کہ حضرت عمرؓ نماز میں ہوتے، ہم مسجد کے آخری کونے میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۸۔ شعبی نے کہا "مسروق لوگوں کے پاس آتے، جب کہ وہ نماز میں ہوتے اور انہوں نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوتیں، وہ مسجد میں دو سنتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۹۔ شعبی نے مسروق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایسا کیا، البتہ انہوں نے کہا "مسجد کے کونے میں" (دو رکعتیں پڑھیں)۔

۷۲۹۔ دونوں روایتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں صرف مسجد کا ذکر ہے، جب کہ دوسری روایت میں مسجد کے کونے (ناحیۃ المسجد) کا ذکر ہے۔

الْمَسْجِدِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۳۰۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۳۱۔ وَعَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ يُصَلِّيهِمَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۷۳۲۔ عَنْ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

---

۷۲۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔
۷۳۰ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔
۷۳۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۰۔ یزید بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حسنؒ کہا کرتے تھے "جب تم مسجد میں داخل ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، تو انہیں پڑھ لو، اگرچہ امام نماز پڑھ رہا ہو، پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۱۔ یونس نے کہا "حسن کہا کرتے تھے، انہیں (دو سنتوں کو) مسجد کے کونے میں پڑھے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جائے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضاء

۷۳۲۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو نماز کھڑی کر دی گئی میں

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِيْ أُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَوْتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ ـ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ النِّيْمَوِيُّ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ ـ

۷۳۲ ترمذی ابواب الصّلوٰة ص۹۶ ج۱ باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۸۰ ج۱ باب من فاتته متی یقضیها، ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات والسنة فیها ص۸۲ باب ماجاء فیمن فاتته الرّکعتان قبل صلوٰة الفجر ... الخ، مسند احمد ص۴۴۷ ج۵، مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصّلوات ص۲۵۴ ج۲ باب فی رکعتی الفجر اذا فاتته، دارقطنی کتاب مستدرک حاکم کتاب الصّلوٰة ص۲۷۵ ج۱ باب قضاء سنة الفجر بعد الفرض، سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الصّلوٰة ص۴۸۳ ج۲ باب من اجاز قضاء هما بعد الفراغ من الفریضة ـ

نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے، مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا "اے قیس! چھوڑو کیا دو نمازیں اکٹھی" میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، آپ نے فرمایا، اس وقت نہ پڑھو۔

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ، احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے، نیموی نے کہا اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(۷۳۲) قولہ فَلَا إِذَنْ مطلب یہ ہے کہ اس عذر کے باوجود بھی نہ پڑھو، جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت میں ہے، جب ان کے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے گئے تو آپ نے فرمایا۔

" الیسرك ان یکونوا الیك فی السر سواء قال بلٰی قال فلا اذا

(مسلم، کتاب الھبات ص۳۷ ج۲ باب ۶ کراھة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة)

جس طرح آپ نے وہاں فَلَا إِذًا کو انکار کے لیے استعمال فرمایا۔ ایسے ہی یہاں بھی انکار کے لیے ہی ہے۔

قولہ اسنادہ ضعیف امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے (ترمذی ص۹۶ ج۱)

۷۳۳ - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَأَیٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ شَیْئًا۔ اَخْرَجَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِی الْمُحَلّٰی وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ قَالَ النِّیْمَوِیُّ وَفِیْمَا قَالَهٗ نَظَرٌ۔

بَابُ کَرَاهَةِ قَضَاءِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۷۳۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ

۷۳۳ محلّٰی لابن حزمؒ کتاب الصّلوٰة ص۸۲ ج۳ باب من سمع اقامة صلاة الصبح فلا یشتغل لغیرها۔

۷۳۳۔ عطاؒ بن ابی رباحؒ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو اس نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں، میں نے اب وہ پڑھی ہیں، آپ نے اُسے کچھ نہیں کہا۔
یہ حدیث ابن حزمؒ نے محلّٰی میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔ نیموی نے کہا، جو کچھ عراقی نے کہا اس میں اعتراض ہے۔

باب۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضا مکروہ ہونا

۷۳۴۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج

امام نوویؒ کہتے ہیں " علماء حدیث نے صبح کے بعد دو سنتوں کے بارہ میں حضرت قیسؓ کی روایت کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات ص۶۴ ج۲ ترجمہ قیس بن قہد)

۷۳۳۔ یہ حدیث حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے ان کا شاگرد حسن بن ذکوان ابوسلمۃ البصری نقل کرتا ہے۔ حسن بن ذکوان پر کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص۴۸۹ ج۱ ۱۸۴۴) لہٰذا ایسے راوی کی روایت حسن نہیں ہوسکتی۔

بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۷۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَکَانَ اَحَبُّھُمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۷۳۶۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَاصَلٰوۃَ

---

۷۳۴ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ ج۱ باب الاوقات الّتی نھی عن الصّلٰوۃ فیھا، بخاری کتاب مواقیت الصّلٰوۃ ص۸۲ ج۱ باب الصّلٰوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس۔

۷۳۵ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ ج۱ باب الاوقات الّتی نھی عن الصّلٰوۃ فیھا، بخاری کتاب مواقیت الصّلٰوۃ ص۸۲ ج۱ باب الصّلٰوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس۔

غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۳۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ مجھے اُن سب سے زیادہ محبوب ہیں، سے سنا" بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا ہے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۳۶۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج چڑھنے تک نماز نہیں ہے۔"

بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۷۳۷ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطٰنٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطٰنٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ .

---

۷۳۶ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۵ ج۱ باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا، بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص۸۲ ج۱ باب لا تتحری الصلوٰۃ قبل غروب الشمس ۔

۷۳۷ مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۶ ج۱ باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا، مسند احمد ص۱۱۱ ج۴ ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۷۳۷ ۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے نماز کے بارہ میں بتلائیں، آپ نے فرمایا "صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور بلند ہو جائے، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک سایہ ایک نیزہ سے کم ہو جائے پھر نماز سے رک جاؤ، بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھو بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج چھپ جائے، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں۔"

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ۔

۷۳۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۷۳۹۔ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ صَلّٰی رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا اَضْحٰی۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۷۴۰۔ وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ یُصَلِّیْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ

---

۷۳۸ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۹۶ ج۱ باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس۔

۷۳۹ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۲۵۴ ج۲ باب فی رکعتی الفجر اذا فاتته۔

۷۳۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھیں تو اسے چاہیے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے"۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۹۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فجر کی سنتیں (اگر قضا ہو جائیں تو) چاشت (کے نفل پڑھنے) کے بعد پڑھتے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۴۰۔ ابومجلز نے کہا "میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھا رہا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ہمراہ شریک ہو گئے، جب امام نے سلام پھیرا، ابن عمر

عُمَرُ رضی اللہ عنہ مَكَانَهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

۷۴۱۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتّٰى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْفَرِيْضَةِ

۷۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَأْخُذْ كُلُّ

---

۷۴۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۵۵ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر ۔

۷۴۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۲۵۵ ج۲ فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ ۔

رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا، تو کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھ لیں"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۴۱۔ یحییٰ بن سعید نے کہا، میں نے قاسم کو یہ کہتے ہوئے سُنا "جب میں انہیں (فجر کی سنتوں کو) نہ پڑھوں، یہاں تک کہ فجر پڑھ لوں تو انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لیتا ہوں"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ فجر کی دو رکعتوں کی فرض نماز کے ساتھ قضاء

۷۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے آخری حصّہ میں پڑاؤ کیا، تو ہم بیدار نہ ہوئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر شخص

رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۴۳ وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ فِيْهِ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اِحْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالشَّمْسُ فِىْ ظَهْرِهٖ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ اِرْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاَةٍ كَانَتْ مَعِىْ فِيْهَا شَىْءٌ مِّنْ مَّآءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ

---

۷۴۲ مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۸ ج ۱ باب قضاء الصّلوٰۃ الفائتۃ ... الخ

اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ لے، بلاشبہ اس جگہ میں ہمارے پاس شیطان حاضر ہو گیا ہے" (ابو ہریرۃؓ نے) کہا، تو ہم نے ایسا ہی کیا، پھر آپ نے پانی منگا کر وضوء فرمایا، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر جماعت کھڑی تو صبح کی نماز ادا فرمائی۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۴۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں یہ بھی ہے "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ سے ہٹ کر اپنا سر مبارک رکھ دیا پھر فرمایا" ہم پر ہماری نماز کی نگرانی کرو، سب سے پہلے جو شخص بیدار ہوا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سورج آپ کی پشت مبارک کی طرف تھا (یعنی طلوع ہو چکا تھا ابو قتادہ نے) کہا ہم گھبرائے ہوئے اٹھے، پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ، ہم سوار ہو کر چلے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا، آپ اترے، پھر لوٹا منگایا جو کہ میرے پاس تھا اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ ابو قتادہ نے کہا، آپ نے اس میں سے وضوء سے ہلکا وضوء کیا (ابو قتادہ نے) کہا اور اس میں

وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧٤٤- وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي سَفَرٍ لَّهُ مَنْ يَّكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوْا صَلٰوةَ

٧٤٣ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۸ج۱ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ ... الخ۔

تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ نے ابوقتادہ سے فرمایا "ہمارے لیے اپنے اس لوٹے کو محفوظ رکھو، جلد ہی اس لوٹے کے لیے ایک خاص بات ہوگی، پھر حضرت بلالؓ نے نماز کے لیے اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر صبح کی نماز ادا کی، آپ نے ایسا ہی عمل فرمایا جیسا کہ آپ ہر روز عمل فرماتے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۴۴۔ نافع بن جبیر نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک سفر میں فرمایا "آج رات کون ہماری نگہبانی کرے گا جو صبح کی نماز سے نہ سوئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا، میں انہوں نے سورج نکلنے کی جگہ کی طرف منہ کر دیا اور ان پر نیند مسلط کر دی گئی، یہاں تک کہ انہیں سورج کی گرمی نے بیدار کیا، وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا "وضوء کرو، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو آپ نے دو رکعت سنت ادا فرمائیں اور صحابہؓ نے بھی فجر کی سنتیں ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔

الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۷۴۵۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اٰيَةَ

۷۴۴ نسائی کتاب المواقیت ص۱۰۲ ج۱ باب کیف یقضی الفائت من الصلوٰۃ، مسند احمد ص۸۶ ج۴ المعجم الکبیر للطبرانی ص۱۳۴ ج۲ رقم الحدیث ۱۵۶۵۔ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ص۴۲۰ ج۳ رقم الحدیث ۵۱۵۶۔

یہ حدیث نسائی، احمد، طبرانی اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز جائز ہونا

۷۴۵۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنی عبد مناف! کسی ایک کو بھی اس گھر کے طواف سے نہ روکو اور دن یا رات میں جس وقت بھی وہ چاہے نماز پڑھ لے"۔

۷۴۵۔ اس حدیث سے یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ مکہ مکرمہ میں مکروہ اوقات میں یعنی فجر و عصر کے بعد عام نوافل یا طواف کی دو رکعتیں پڑھنا جائز ہیں اسی طرح عین طلوع و عین غروب اور نصف النہار کے وقت بھی مکہ مکرمہ میں طواف کی دو رکعتیں یا کوئی بھی نماز جائز ہے۔ کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے جن احادیث میں منع کیا گیا ہے۔ وہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ وہ ہر جگہ کے لیے عام ہیں۔ اوقاتِ نماز کے باب میں گزر چکی ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اس کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھنا چاہیے۔

بات دراصل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے متولی اپنی مرضی سے جب چاہتے لوگوں کو اجازت دے دیتے اور جب چاہتے روک دیتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان کی اس ہر حرکت سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو مت روکو، جب چاہیں نماز پڑھیں جب چاہیں طواف کریں۔

سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاٰخَرُوْنَ وَ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمَا وَفِي اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ ۔

۷۴۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوْفُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ۔

۷۴۷۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ

۷۴۵ ترمذی ابواب الحج ص ۱۷۵ ج ۱ باب ماجآء فی الصّلوٰة بعد العصر وبعد الصبح ... الخ، ابوداؤد کتاب المناسک ص ۲۶۰ ج ۱ باب الطواف بعد العصر، نسائی کتاب المواقیت ص ۹۸ ج ۱ باب اباحة الصّلوٰة فی السّاعات کلها بمکة، ابن ماجة اقامة الصلوات ص ۹۰ باب ماجآء فی الرخصة فی الصّلوٰة بمکة فی کل وقت، مسند احمد ص ۸۰ ج ۴ مستدرک حاکم کتاب المناسک ص ۴۴۸ ج ۱ باب لایمنع احد عن الطواف بالبیت ... الخ ۔

۷۴۶ دارقطنی کتاب الصّلوٰة ص ۴۲۶ ج ۱ باب جواز النافلة عند البیت فی جمیع الازمان ۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ترمذی، حاکم اور دیگر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے ۔

۷۴۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنی عبد المطلب! یا فرمایا، اے بنی عبد المناف! تم کسی ایک کو بھی بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو، بلا شبہ فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہیں ہے ۔ سوائے مکہ میں اس گھر کے قریب طواف کریں اور نماز پڑھیں"۔

یہ حدیث دار قطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے ۔

۷۴۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ کعبہ کی سیڑھی پر چڑھے ہوئے تھے، جس نے مجھے پہچان لیا اس

۷۴۶۔ اس حدیث کی سند میں رجاء بن الحارث، ابوسعید المکی ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال ص ۴۶ ج ۲ عن ۲۷۶۰)

مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ جِدًّا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ بِمَكَّةَ

۷۴۸۔ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَوْ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَمْ یُصَلِّ فَسُئِلَ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی

۷۴۷ مسند احمد ص۱۶۵ ج۵، دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۴۲۴ ج۱ باب جواز صلوٰۃ النافلۃ عند البیت فی جمیع الازمان۔

نے تو مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں جندب ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "صبح کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور نہ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک سوائے مکہ کے، سوائے مکّہ کے، سوائے مکّہ کے"۔

یہ حدیث احمد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد بہت ضعیف ہے۔

باب۔ مکروہ اوقات میں مکہ مکرمہ میں نماز کی کراہت

۷۴۸۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عصر کے بعد یا صبح کے بعد طواف کیا اور (طواف کے) نفل نہ پڑھے، اس کے بارہ میں اُن سے پوچھا گیا، انہوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے"۔

۷۴۷۔ ایک تو یہ روایت منقطع ہے، کیونکہ مجاہد نے حضرت ابوذرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی اور درمیان کا راوی پتہ نہیں کیسا ہے، دوسرا اس کی سند میں حمید الاعرج ہے، جس پر شدید ترین جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ج۱ ص۶۱۴ نمبر ۲۳۴۰)

تَغْرُبَ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ فِي مُسْنَدِهٖ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔
قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيْثُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْخَمْسَةِ۔

بَابُ إِعَادَةِ الْفَرِيْضَةِ لِأَجْلِ الْجَمَاعَةِ

۷۴۹۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَّقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَّقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ رَوَاهُ

۷۴۸ نصب الرایۃ کتاب الصّلوٰۃ ص۲۵۳ج۱ فصل فی الاوقات المکروھۃ نقلاً عن مسند اسحٰق بن راھویہ، مسند ابی داؤد طیالسی ص۶۱ رقم الحدیث ۴۲۲۶، مسند احمد ص۱۴۹ج۵، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصّلوٰۃ ص۲۹۹ج۲ باب ذکر البیان ان ھذا النھی مخصوص..... الخ۔

یہ حدیث اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے، اور اس کی اسناد حسن ہے۔
نیموی نے کہا، پانچ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کے بارے میں احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

باب۔ جماعت کی وجہ سے فرض نماز لوٹانا

۷۴۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا، جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے لیٹ[1] کریں گے (ابوذرؓ نے) کہا، میں نے عرض کیا، آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا "تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، پھر اگر ان کے ساتھ نماز پالو تو پڑھ لو، وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔"

---

[1] راوی کو شک ہے کہ آپ نے یؤخرون کا لفظ استعمال فرمایا یا یمیتون کا، یہاں دونوں کا معنی تقریباً ایک سا ہے۔

مُسْلِمٌ۔

۷۵۰۔ وَعَنْ مِحْجَنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ جَالِسٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ۔ رَوَاہُ مَالِكٌ وَّاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۷۵۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ

---

۷۴۹ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۰ ج ۱ باب کراھۃ تاخیر الصّلوٰۃ عن وقتھا... الخ۔

۷۵۰ مؤطا امام مالکؒ کتاب صلوٰۃ الجماعۃ ص۱۱۵ باب اعادۃ الصّلوٰۃ مع الامام۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۰۔ حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، نماز کے لیے اذان کہی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، پھر واپس آئے تو محجنؓ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں کس چیز نے منع کیا ہے کہ تم لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھو، کیا تم مسلمان شخص نہیں ہو"؟ انھوں نے عرض کیا، ہاں اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! (میں مسلمان ہوں) لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "جب تم آؤ تو لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کرو، اگرچہ تم نے پڑھ ہی لی ہو"۔

یہ حدیث مالک اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۵۱۔ حضرت جابر بن یزید الاسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلوٰتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ حِبَّانَ۔

۷۵۲۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ إِنِّي

---

۷۵۱ ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۵۲ ج۱ باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۸۵ ج۱ باب فی من صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ، نسائی کتاب الامامۃ والجماعۃ ص۱۳۷ ج۱ باب اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ، مسند احمد ص۱۶۰ ج۴، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ص۵۷ ج۵ رقم ۲۳۸۸ باب اعادہ الصلوٰۃ۔

کے ہمراہ ان کے حج میں حاضر ہوا، میں نے ان کے ہمراہ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی، جب آپ نے اپنی نماز پوری فرمائی، آپ نے رُخ انور پھیرا تو دو شخص لوگوں سے آخر میں تھے جنھوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ نے فرمایا "ان دونوں کو میرے پاس لاؤ" ان کو لایا گیا، انکے کندھوں کا گوشت کانپ رہا تھا (وہ بہت گھبرائے ہوئے تھے) آپ نے فرمایا "تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا، ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم نے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی تھی، آپ نے فرمایا (پھر ایسا) نہ کرو، جب تم اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو، پھر تم مسجد جماعت میں آؤ، تو ان کے ساتھ ہی پڑھ لو، بے شک وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی"۔

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی، ابن سکن اور ابن حبان نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

۷۵۲۔ نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس نے کہا، میں

أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّي مَعَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ أَيَّتَهُمَا أَجْعَلُ صَلٰوتِي فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَوَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ أَيَّتَهُمَا شَاءَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۷۵۳۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّيْقَاتِهَا وَيُخَنِّقُوْنَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۷۵۲ موطا امام مالک کتاب صلوٰۃ الجماعۃ ص۱۱۶ باب اعادۃ الصّلوٰۃ مع الامام۔

۷۵۳ مسلم کتاب المساجد ص۲۰۲/۱ باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب... الخ۔

اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں، پھر امام کے ساتھ نماز پا لیتا ہوں، کیا میں اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، ہاں، اس شخص نے کہا، ان دونوں میں کسے اپنی (فرض) نماز بناؤں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کہا" کیا یہ بات تمہارے سپرد ہے، بلاشبہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، دونوں میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں"۔

یہ حدیث مالک اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۵۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کریں گے اور مردے کے (آخری) اُچھو تک اس کا گلا گھونٹیں گے (یعنی جس طرح آخری وقت میں مردے کو موت کا اُچھو لگتا ہے، اسی طرح نماز بالکل آخر وقت میں قضا ہونے کے قریب ادا کریں گے) پس جب تم انہیں دیکھو کہ انہوں نے ایسا کیا ہے، تو نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ہمراہ اپنی نماز کو نفل نماز بناؤ"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٧٥٤۔ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنه كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

٧٥٥۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ رضي الله عنها فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَّا رَأَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

---

٧٥٤ مؤطا امام مالك كتاب صلوة الجماعة ص۱۱۱ باب اعادة الصّلوٰة مع الامام۔

۷۵۴۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے "جس نے مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لی، پھر ان نمازوں کو امام کے ساتھ پالیا تو دوبارہ نہ پڑھے"۔
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب ۔ نمازِ چاشت

۷۵۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا، مجھے ام ہانیؓ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے یہ نہیں بتلایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، تو آپ نے آٹھ رکعات ادا فرمائیں، میں نے کبھی بھی آپ کو اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے"۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۷۵۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۷۵۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَكَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّی الضُّحٰى فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِیْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۷۵۸۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى

---

۷۵۵ مسلم کتاب صلوٰة المسافرین ص ۲۴۹/۱ باب استحباب صلوٰة الضّحیٰ وان اقلها رکعتان ... الخ ، بخاری کتاب التهجد ص ۱۵۷/۱ باب صلوٰة الضحیٰ فی السفر ۔

۷۵۶ بخاری کتاب التهجد ص ۱۵۷/۱ باب صلوٰة الضّحیٰ فی الحضر ، مسلم کتاب صلوٰة المسافرین ص ۲۵۰/۱ باب استحباب صلوٰة الضحیٰ وان اقلها رکعتان ... الخ ۔

۷۵۷ مسلم کتاب صلوٰة المسافرین ص ۲۴۸/۱ باب استحباب صلوٰة الضّحیٰ وان اقلها رکعتان... الخ ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۷۵۶ ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا " مجھے میرے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی کہ میں انہیں مرنے تک نہ چھوڑوں ، ہر مہینہ میں تین دن روزے ، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا "
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۷۵۷ ۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا ، میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا ، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے ، تو انہوں نے کہا " نہیں مگر یہ کہ سفر سے واپس تشریف لاتے "
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۷۵۸ ۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گروہ کو چاشت کی نماز ادا کرتے

فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۹۔ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَّهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰى. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۷۶۰۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

۷۵۸ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۷ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۵۹ مسند احمد ص۳۶۶ ج۴۔

ہوئے دیکھا تو کہا، کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ نماز زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اوّابین کی نماز اس وقت ہے، جب اونٹ کے بچے کے پاؤں ریت میں گرم ہونے لگیں"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۹۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قباء والوں کے پاس تشریف لے گئے اور وہ چاشت کی ______ نماز پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا "چاشت کی نماز اس وقت ہے، جب اونٹ کے بچے کے پاؤں ریت میں چاشت کے وقت گرم ہو جائیں"۔
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۶۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے جوڑ پر صبح کے وقت ایک صدقہ ہوتا ہے، پس ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) صدقہ ہے اور ہر بار تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور اس (ہر جوڑ پر صدقہ)

وَّيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۷۶۱۔ وَعَنْ مُّعَاذَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۶۲۔ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَهٗ فَقُلْنَا اَخْبِرْنَا بِهٖ نَاْخُذْ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ

---

۷۶۰ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۰ ج۱ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ... الخ ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۸۲ ج۱ باب صلوٰۃ الضحیٰ ، مسند احمد ص۱۶۷ ج۵۔

۷۶۱ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۴۹ ج۱ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ ۔

سے دو رکعتیں کافی ہوں گی جسے وہ چاشت کے وقت ادا کرے"۔

یہ حدیث مسلم، احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۷۶۱۔ معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کی کتنی رکعتیں ادا فرماتے تھے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا "چار رکعات اور جتنا چاہتے زیادہ فرماتے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۶۲۔ عاصم بن ضمرۃ السلولی نے کہا، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفل کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے کہا، تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے کہا آپ ہمیں بتلا دیجیے ہم جتنی طاقت رکھتے ہیں، اُتنا عمل کر لیں گے، انہوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرما لیتے

مِنْ هٰهُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَمْهَلُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ هٰهُنَا قَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَّأَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ -

بَابُ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

۷۶۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ لِلْعَبَّاسِ**

۷۶۲ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۸۲ باب ما جآء فیما یستحب من التطوع بالنهار۔

تو ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک ہو جاتا، یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار جتنی نماز عصر سے یہاں تک یعنی مغرب سے پہلے تک تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرماتے، پھر ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک ہو جاتا، یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار جتنی ظہر سے لے کر یہاں تک تو کھڑے ہو کر چار رکعات ادا فرماتے اور چار رکعات ظہر سے پہلے جب سورج ڈھل جاتا اور دو رکعتیں اس کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے، ہر دو رکعتوں میں مقربین فرشتوں، انبیاء اور مسلمان اور مؤمن پیروکاروں پر سلام کے ساتھ فاصلہ فرماتے"۔ یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ صلوٰۃ تسبیح

۷۶۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِیْمَهٗ وَحَدِیْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِیْرَهٗ وَكَبِیْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَّاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ

عبد المطلب سے فرمایا " اے عباس رضؓ! اے چچا! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں! کیا میں آپ کو (کوئی قیمتی چیز) مفت عطا نہ کروں! کیا میں آپ کے لیے دس باتیں نہ کروں! جب آپ وہ کرلیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھول کر اور جان بوجھ کر ہونے والے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ یا ظاہر طور پر ہونے والے گناہ معاف فرمادیں، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعات نماز ادا کرو، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو پس جب تم پہلی رکعت میں قراءۃ سے فارغ ہوجاؤ تو کھڑے کھڑے پندرہ بار یہ کلمات پڑھو۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (پاک ہیں اللہ تعالیٰ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں)

پھر رکوع کرو اور رکوع کی حالت میں دس بار یہ کلمات پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ، تو دس بار یہ پڑھو پھر سجدہ کرو تو دس بار یہ پڑھو، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار یہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو دس بار یہ پڑھو، پھر

تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ـ

---

۷۶۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۳ ج ۱ باب صلوٰۃ التسبیح ۔

(دوسرے سجدہ سے) اپنا سر اُٹھاؤ تو دس بار یہ دُعا پڑھو، یہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوا، اسی طرح تم چاروں رکعات میں کرو، اگر آپ ہر روز اسے ایک بار پڑھنے کی طاقت رکھیں تو ایسا ہی کریں اور اگر نہ کرسکو تو ہر جمعہ میں ایک بار، اگر ایسا بھی نہ کرسکو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو ہر سال میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ کرسکو تو اپنی عمر میں ایک بار کرلو۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

اَبْوَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

٧٦٤- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

---

٧٦٤ بخاری کتاب الایمان ص۱۰ ج۱ باب تطوع قیام رمضان من الایمان، مسلم کتاب صلٰوۃ المسافرین ص۲۵۹ ج۱ باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح ، ترمذی ابواب الصّوم ص۱۴۷ ج۱ باب ماجآء فی فضل شھر رمضان ، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۹۴ ج۱ باب فی قیام شھر رمضان، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار ص۲۳۸ ج۱ باب ثواب من قام رمضان ایمانا... الخ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۹۵ باب ماجآء فی قیام شھر رمضان ، مسند احمد ص۲۸۱ ج۲ -

---

ابواب۔ تراویح

باب - تراویح کی فضیلت

۷۶۴۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رمضان المبارک میں کھڑا ہوا (یعنی تراویح پڑھی) ، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۷۶۵۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بَابٌ فِيْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِيْحِ

۷۶۶۔ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ

۷۶۵ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص۲۵۹ ج۱ باب الترغیب فی قیام رمضان... الخ۔

۷۶۵۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تراویح میں رغبت رکھتے تھے، مگر لوگوں کو پختگی کے ساتھ حکم نہیں دیتے تھے، آپ فرماتے "جو شخص رمضان المبارک میں کھڑا ہوا (اللہ تعالیٰ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو (تراویح کا) معاملہ اسی طرح رہا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح رہا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی اسی طرح رہا۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ تراویح کی جماعت میں

۷۶۶۔ عروۃ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ آدھی رات کے وقت گھر سے نکلے اور مسجد میں تشریف لاکر نماز ادا فرمائی اور کچھ لوگوں

فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

---

۷۶۶ بخاری کتاب الصوم ص۲۶۹/۱ باب فضل من قام رمضان ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۹/۱ باب الترغیب فی قیام رمضان ... الخ ۔

نے بھی آپ کی اقتدار میں نماز ادا کی ۔ لوگوں نے صبح کی تو واقعہ بیان کیا، تو پہلے کی نسبت زیادہ لوگ جمع ہوگئے اور آپ کے ہمراہ نماز ادا کی، پھر لوگوں نے صبح کی اور واقعہ بیان کیا، تو تیسری رات مسجد والے اور زیادہ ہوگئے، آپ تشریف لائے، نماز پڑھی، تو لوگوں نے آپ کی اقتدار میں نماز ادا کی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد لوگوں (کی وجہ) سے تنگ ہوگئی (یعنی بہت کثرت سے لوگ آئے، مسجد میں جگہ نہ رہی) یہاں تک آپ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے، جب آپ نے فجر کی نماز پوری فرمائی، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر تشہد پڑھا پھر فرمایا، حمد و صلوٰۃ کے بعد بات یہ ہے کہ تمہارا یہاں ہونا مجھ پر مخفی نہیں، لیکن میں نے محسوس کیا کہ کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے، پھر تم اس سے عاجز ہوجاؤ (یعنی پڑھ نہ سکو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور معاملہ اسی طرح رہا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۶۷۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهِ لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَّظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَازَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۷۶۸۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ

۷۶۷ بخاری کتاب الاذان ج۱ ص۱۰۱ باب صلوٰۃ اللیل، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ج۱ ص۲۶۶ باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ ۔

۷۶۷۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنایا، اس میں چند راتیں نماز ادا فرمائی، یہاں تک کہ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے، پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی اور انھوں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، بعض لوگوں نے کھانسنا شروع کیا، تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں، آپ نے فرمایا، تمہارا معاملہ (یعنی کثرت سے آنا) جو میں نے دیکھا، اسی طرح رہا، یہاں تک ڈر گیا کہ (یہ نماز) تم پر فرض نہ کر دی جائے، اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی، تم اسے ادا نہ کر سکتے۔ اے لوگو، اپنے گھروں میں (یہ نماز) پڑھو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۶۸۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا، آپ نے ہمیں تراویح نہیں پڑھائی، پھر جب پانچویں رات تھی، آپ

قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۷۶۹۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ

---

۷۶۸ ترمذی ابواب الصوم ص۱۶۶ ج۱ باب ماجاء فی قیام شھر رمضان، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۹۵ ج۱ باب فی قیام شھر رمضان واللفظ لہ، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار ص۲۳۸ ج۱ باب قیام شھر رمضان، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۹۵ باب ماجاء فی قیام شھر رمضان، مسند احمد ص۱۵۹ ج۵۔

ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رات کا نصف حصّہ گزر گیا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اگر آپ اس رات کے باقی حصّہ میں بھی ہمیں نفل پڑھائیں، ابوذرؓ نے کہا تو آپ نے فرمایا "بلاشبہ جب آدمی امام کے ہمراہ نماز ادا کر لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار ہوتا ہے"۔ ابوذرؓ نے کہا، پھر جب چوتھی رات تھی تو ہمارے ساتھ (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہوئے، (اس کے بعد) پھر جب تیسری رات ہوئی، تو آپ نے اپنے اہل وعیال اور لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ فلاح فوت ہو جائے گی (جبیر نے کہا) میں نے کہا فلاح کیا ہے؟ (ابوذرؓ نے کہا) سحری، پھر باقی مہینہ آپ ہمارے ساتھ (تراویح کے لیے) کھڑے نہیں ہوئے"۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۶۹۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک القرظی رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں

ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ فَرَأَى نَاسًا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قَالَ قَائِلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَّيْسَ مَعَهُمُ الْقُرْاٰنُ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَّقْرَأُ وَهُمْ مَّعَهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ قَالَ قَدْ اَحْسَنُوْا وَقَدْ اَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ وَّلَهٗ شَاهِدٌ دُوْنَ حَسَنٍ عِنْدَ اَبِي دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ۔

۷۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِنِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ

معرفۃ السنن والآثار کتاب الصلوٰۃ ص۳۹ ج۴ رقم الحدیث ۵۴۲۰ سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۴۹۵ باب من زعم انہا بالجماعۃ افضل... الخ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۹۵ ج۱ باب فی قیام شہر رمضان ۔

ایک رات تشریف لائے، لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا "یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ ایک کہنے والے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ان لوگوں کو قرآن پاک یاد نہیں اور ابی بن کعب پڑھتے ہیں اور یہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا "تحقیق انہوں نے اچھا کام کیا۔ اور تحقیق انہوں نے صحیح کام کیا اور یہ بات آپ نے ان کے لیے ناپسند نہیں فرمائی"۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے اور ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجہ سے کم ہے۔

۷۷۰۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے کہا، میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رمضان المبارک میں مسجد کی طرف نکلا، تو لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم تھے، کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک گروہ اس کی اقتداء کر رہا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میرا خیال ہے کہ اگر میں

فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۷۷۱ - وَعَنْ نَّوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَفَرَّقُ هٰهُنَا فِرْقَةٌ وَّكَانَ النَّاسُ يَمِيْلُوْنَ إِلٰى أَحْسَنِهِمْ صَوْتًا فَقَالَ عُمَرُ أُرَاهُمْ قَدِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ أَغَانِيَ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأُغَيِّرَنَّ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا ثَلَاثَ

---

۷۷۰ بخاری کتاب الصوم ص ۲۶۹ ج ۱ باب فضل من قام رمضان -

ان لوگوں کو ایک پڑھنے والے کی اقتدا میں جمع کر دوں تو یہ زیادہ اچھا ہے، پھر انہوں نے ارادہ کر لیا اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں جمع کر دیا، پھر میں دوسری رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا اور لوگ اپنے قاری کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "یہ نئی بات کس قدر اچھی ہے اور وہ لوگ جو اس سے سو جاتے ہیں وہ افضل ہیں ان لوگوں سے جو کھڑے ہیں، ان کا ارادہ اس سے رات کے آخری حصہ (میں کھڑے ہونا) تھا اور لوگ شروع رات میں قیام کرتے تھے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے،

۷۷۱۔ نوفل بن ایاس الہذلی نے کہا، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسجد میں قیام کرتے تھے، ایک گروہ یہاں کھڑا ہوتا اور ایک گروہ وہاں ہوتا اور لوگ اس طرف رغبت رکھتے جو ان میں سے آواز میں اچھا ہوتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا ان کے بارے میں خیال ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کو راگ بنا لیا ہے، خدا کی قسم اگر مجھ سے ہو سکا تو میں اسے ضرور بدل دوں گا، تو وہ صرف تین دن ہی ٹھہرے، یہاں تک

لَيَالٍ حَتّٰى اَمَرَ اُبَيًّا فَصَلّٰى بِهِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَابْنُ سَعْدٍ وَّجَعْفَرُ الْفِرْيَابِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ التَّرَاوِيْحِ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۷۷۲۔ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُّصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ

۷۷۱

کہ انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔"
یہ حدیث بخاری نے خلق افعال العباد میں اور ابن سعد اور جعفر الفریابی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب ۔ آٹھ رکعات تراویح

۷۷۲ ۔ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسی ہوتی تھی، تو انہوں نے کہا، آپ رمضان اور رمضان کے علاوہ بھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرماتے تھے، آپ چار رکعات ادا فرماتے، کچھ نہ پوچھیے کہ وہ کس قدر حسین اور لمبی ہوتی تھیں، پھر آپ چار رکعات ادا فرماتے، کچھ نہ پوچھیے کہ وہ کس قدر حسین اور لمبی ہوتی تھیں۔ پھر آپ تین رکعات ادا فرماتے، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۷۷۳ ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّاَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ فَلَمْ

۷۷۲ بخاری کتاب الصوم ص۲۶۹ ج۱ باب فضل من قام رمضان ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص۲۵۴ ج۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

پیغمبر! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا" اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۷۳ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں آٹھ رکعات نماز پڑھائی اور وتر پڑھائے، پھر جب آئندہ رات تھی، ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور ہم نے امید کی کہ آپ تشریف لائیں گے۔ آپ تشریف نہ لائے اور ہم بھی مسجد میں ہی رہے، یہاں تک کہ ہم نے صبح کی، پھر

۷۷۲ ۔ یہ روایت نماز تہجد کے بارہ میں ہے، نماز تراویح کے بارہ میں نہیں اور نہ ہی تراویح کا اس میں کوئی ذکر ہے۔
رمضان اور غیر رمضان میں تہجد پڑھی جاتی ہے، تراویح تو صرف رمضان المبارک میں پڑھی جاتی ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اس نماز کے بارہ میں بتا رہی ہیں جو رمضان اور غیر رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔
امام ترمذیؒ لکھتے ہیں۔

" نماز تراویح کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں مع وتر اکتالیس رکعات پڑھی جائیں، یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اہل مدینہ کا اسی پر عمل ہے، لیکن اکثر اہل علم اس پر عمل کرتے ہیں جو حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں، اسی پر سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں، میں نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعت ہی پڑھتے دیکھا (ترمذی ابواب الصوم ص۱۶۶ ج۱ باب ما جاء فی قیام شہر رمضان)
اگر آپ تراویح آٹھ رکعات ہی پڑھتے تھے کہ جانثاران نبوت میں سے چند تو آپ کی اقتداء میں آٹھ رکعت پڑھتے۔

يَخْرُجُ فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ ۔

---

۷۷۳ المعجم الصغير للطبرانی ص۱۹۰ من اسمه عثمان ، قيام الليل كتاب قيام رمضان ص۱۵۵ باب صلوٰة النبی صلی الله عليه وسلم جماعة ليلاً ... الخ ۔ صحيح ابن خزيمة جماع ابواب ذكر الوتر ص۱۳۸ ج۲ باب ذكر دليل بان الوتر ليس بفرض رقم الحديث ۱۰۷۰، صحيح ابن حبان كتاب الصلوٰة ص۶۲ ج۵ باب الوتر، رقم الحديث ۲۴۰۱ ۔

ہم (آپ کے پاس) حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم گزشتہ رات مسجد میں اکٹھے ہوئے اور ہم نے امید رکھی کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ نے فرمایا میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر (یہ نماز) فرض نہ ہو جائے۔"

یہ حدیث طبرانی نے صغیر میں، محمد بن نصر المروزی نے قیام اللیل میں، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

---

۷۷۳ ۔ یہ حدیث ان کتب کے علاوہ مسند ابی یعلی موصلی ص۳۳۶ ج۳ (۱۸۰۲) ۳۵ میں بھی موجود ہے، اس حدیث کا مدار عیسیٰ بن جاریہ پر ہے، ابن معین کہتے ہیں، اس کی روایات منکر ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں منکر الحدیث ہے اور اس سے متروک روایات بیان ہوئی ہیں (میزان الاعتدال ص۳۱۱ ج۳ ۶۵۵۵)

علامہ ھیثمیؒ کہتے ہیں، ابن معین اور ابوداؤد نے اسے ضعیف کہا ہے (مجمع الزوائد ص۷۲ ج۲) ابن عدی کہتے ہیں" اس کی تمام احادیث غیر محفوظ ہیں (کامل ابن عدی ص۱۸۸۹ ج۵)

علاوہ ازیں اس کی سند میں یعقوب بن عبداللہ الاشعری القمی ہے، امام دارقطنیؒ کہتے ہیں یہ قوی راوی نہیں (کمزور ہے)، (میزان الاعتدال ص۴۵۲ ج۴ ۹۸۱۵)

۷۷۴۔ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يَعْنِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ قَالَ نِسْوَةٌ فِيْ دَارِيْ قُلْنَ اِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَنُصَلِّيْ بِصَلٰوتِكَ قَالَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّاَوْتَرْتُ فَكَانَتْ سُنَّةَ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۷۷۴ مسند ابی یعلی ص ۳۳۶/۳ رقم الحدیث ۱۸۰۱، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۷۴/۲ باب فی الرجل یؤم النساء۔

۷۷۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آج رات میرے ساتھ ایک بات پیش آئی یعنی رمضان میں آپ نے فرمایا" اے اُبیّ وہ کیا بات ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے گھر میں عورتیں تھیں، انہوں نے کہا، ہم قرآن کریم نہیں پڑھ سکتیں، لہٰذا ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گی، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا، تو میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر پڑھائے، تو یہ سنت رضا ہوئی اور آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔

یہ حدیث ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۷۴۔ مصنف "التعلیق الحسن میں لکھتے ہیں" مجھے اس حدیث کی سند نہیں ملی، بلکہ علامہ ہیثمیؒ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

مسند ابی یعلیٰ کی سند اس طرح ہے۔

حدثنا عبد الاعلی، حدثنا یعقوب عن عیسی بن جاریۃ، حدثنا جابر بن عبد اللہ قال جاء ابی بن کعب الخ۔

مسند ابی یعلیٰ کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں اس حدیث کے آخر میں "سنۃ الرضا" کے بجائے "فکان شبہ الرضا" کے الفاظ ہیں۔

علامہ ہیثمیؒ کا اس حدیث کو حسن کہنا درست نہیں، یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یعقوب قمی اور عیسی بن جاریہ ہیں، مصنفؒ نے التعلیق الحسن میں انہی راویوں پر حدیث ۷۷۳ کے تحت کافی جرح کی ہے، جس کا خلاصہ ہم گذشتہ حدیث کے حاشیہ میں لکھ چکے ہیں۔

۷۷۵۔ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِيمًا الدَّارِيَّ رضی اللہ عنہ اَنْ يَّقُومَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً وَّكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ۔

بَابُ فِي التَّرَاوِيحِ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۷۷۶۔ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ يَقُولُ مَا اَدْرَكْتُ

---

۷۷۵ مؤطا امام مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان ص۹۸ ماجاء فی قیام رمضان،
مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص۳۹۱ ج۲ باب فی صلوۃ رمضان۔

۷۷۵۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے کہا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں اور امام مئین (سورتیں) تلاوت کرتا، یہاں تک کہ ہم لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھی پر ٹیک لگاتے اور ہم فارغ نہیں ہوتے تھے، مگر صبح سے کچھ ہی پہلے۔

یہ روایت مالک، سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح میں

۷۷۶۔ داؤد بن الحصین سے روایت ہے کہ انہوں نے اعرج کو یہ کہتے ہوئے سنا "جب سے میں سنے

النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ إِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَّأَى النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ فِي التَّرَاوِيْحِ بِعِشْرِيْنَ رَكَعَاتٍ

۷۷۷۔ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

۷۷۶ مؤطا امام مالکؒ کتاب الصلوٰۃ فی رمضان ص۹۸ باب ما جاء فی قیام رمضان۔

ہوش سنبھالا ہے تو لوگوں کو رمضان المبارک میں کفار پر لعنت کرتے ہوئے پایا، (اعرج نے) کہا" اور قاری سورۃ بقرہ آٹھ رکعتوں میں پڑھتا تھا پھر جب اس نے سورۃ بقرہ بارہ رکعتوں میں پڑھی تو لوگ سمجھے کہ اس نے ہلکی نماز پڑھائی ہے"۔ یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ بیس (۲۰) رکعات تراویح میں

۷۷۷۔ یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا" کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں بیس رکعات ادا کرتے تھے، راوی نے کہا اور لوگ مئین

۷۷۶۔ ان رکعات کے بارہ میں جو حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عمرؓ کے حکم سے لوگوں کو پڑھاتے تھے، زیادہ صحیح اور صریح وہ اثر ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں امام مالک کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

"رَوٰى مَالِكٌ مِنْ طَرِيْقِ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

مالک نے یزید بن خصیفہ عن سائب یزید کے طریق سے بیس رکعات روایت کی ہیں۔

(فتح الباری، کتاب صلوٰۃ التراویح ص۲۵۳ ج۴ باب فضل من قام رمضان)

فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً قَالَ وَکَانُوْا یَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِیْنِ وَکَانُوْا یَتَوَکَّئُوْنَ عَلٰی عِصِیِّھِمْ فِیْ عَھْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّۃِ الْقِیَامِ ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۷۷۸۔ وَعَنْ یَّزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاِسْنَادُہٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ ۔

۷۷۹۔ وَعَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔ رَوَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ وَاِسْنَادُہٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ ۔

---

۷۷۷ سنن الکبریٰ للبیھقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۴۹۶ ج۲ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان۔

۷۷۸ مؤطا امام مالکؒ کتاب الصلوٰۃ فی رمضان ص۹۸ باب ماجاء فی قیام رمضان۔

۷۷۹ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۳۹۳ ج۲ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ۔

سورتیں تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ طویل قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔"

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۷۸۔ یزید بن رومان نے کہا "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں تیئس رکعات ادا فرماتے تھے۔"

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۷۹۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۸۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۔

۷۸۱۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۷۸۲۔ وَعَنْ اَبِي الْخَصِيْبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۷۸۰ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۳ ج۲ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ۔

۷۸۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۳ ج۲ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ۔

۷۸۲ سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصّلوٰۃ ص۴۹۶ ج۲ باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان ۔

۷۸۰۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعات اور تین وتر پڑھاتے تھے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۸۱۔ حضرت عطاء نے کہا "میں نے (جب سے ہوش سنبھالا) لوگوں کو مع وتر کے تیئس رکعات پڑھتے ہوئے پایا"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۸۲ ابوالخصیب نے کہا "ہمیں سوید بن غفلہ رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے تو وہ پانچ ترویحات (یعنی) بیس رکعات پڑھاتے تھے۔"

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۸۳۔ وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۷۸٤۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ رِوَايَاتٌ اُخْرٰى اَكْثَرُهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ وَّهْنٍ وَّلٰكِنْ بَعْضُهَا يُقَوِّيْ بَعْضًا ۔

---

۷۸۳ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۳ ج۲ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ۔

۷۸٤ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۳۹۳ ج۲ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ ۔

۷۸۳۔ نافع بن عمرؒ [1] نے کہا: "ہمیں رمضان المبارک میں ابن ابی ملیکہؒ بیس رکعات پڑھاتے تھے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۸۴۔ سعید بن عبید سے روایت ہے کہ علی بن ربیعہ رمضان المبارک میں لوگوں کو پانچ ترویحات میں (بیس رکعات) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا اور اس باب میں کچھ دوسری روایات بھی ہیں۔ جن میں اکثر کمزوری سے خالی نہیں ہیں، لیکن وہ ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔

---

[1] نافع بن عمر الجمعی المکیّ عن ابن ابی ملیکۃ وغیرہ۔ میزان الاعتدال للذہبیؒ ص۲۴۱ ج۴ رقم ۸۹۹۴
نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل الجمعی المکیّ ثقۃ ثبت من کبار السابعۃ مات سنۃ تسع وستین
تقریب ص۲۵۵ ۔

بَابُ قَضَآءِ الْفَوَائِتِ

۷۸۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۷۸۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَآءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ

---

۷۸۵ بخاری کتاب مواقیت الصّلٰوۃ ص۸۴ ج۱ باب من نسی صلٰوۃ فلیصل اذا ذکرھا... الخ، مسلم کتاب المساجد ص۲۳۸ ج۱ باب قضاء الصّلٰوۃ الفائتۃ .. الخ، ترمذی ابواب الصّلٰوۃ ص۲۳ ج۱ باب ما جآء فی النوم عن الصّلٰوۃ، ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۶۳ ج۱ باب فی من نام عن صلٰوۃ او نسیھا، نسائی کتاب المواقیت ص۱۰۱ ج۱ باب فیمن نام عن صلٰوۃ، ابن ماجۃ ابواب مواقیت الصّلٰوۃ ص۵۰ باب من نام عن الصّلٰوۃ او نسیھا، مسند احمد ص۲۸۲ ج۳۔

باب۔ فوت شدہ نمازوں کی قضاء

۷۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز (پڑھنی) بھول جائے تو جب یاد آئے اسے پڑھ لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے اور قائم کرو نماز کو میری یاد کے وقت۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۷۸۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن غروبِ آفتاب کے بعد آئے تو کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے، انہوں نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے

كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَاصَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۸۷۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا اُخْرٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۷۸۶ بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ ص۸۳ ج۱ باب من صلّی بالناس جماعۃ بعد ذھاب الوقت، مسلم کتاب المساجد ص۲۲۷ ج۱ باب الدلیل من قال الصلوٰۃ الوسطیٰ ھی صلوٰۃ العصر۔

۷۸۷ مؤطا امام مالکؒ کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۵۵ العمل فی جامع الصّلوٰۃ۔

پیغمبر! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے بھی عصر نہیں پڑھی، تو ہم بطحان (جگہ کا نام ہے) میں کھڑے ہوئے آپ نے وضو فرمایا، ہم نے بھی اس نماز کے لیے وضوء کیا تو آپ نے عصر کی نماز سورج چھپنے کے بعد پڑھی، پھر مغرب اس کے بعد ادا فرمائی۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے "جو شخص نماز بھول جائے، پھر امام کے ہمراہ دوسری نماز پڑھتے ہوئے اُسے یاد آئے، پس جب امام سلام پھیرے، تو وہ بھولی ہوئی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔"

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۸۹۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۷۸۸ بخاری کتاب التہجد ص۱۶۴/۱ باب یکبر فی سجدتی السہو، مسلم کتاب المساجد ص۲۱۱/۱ باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین ... الخ۔

ابواب۔ سجدہ سہو

باب۔ سلام سے پہلے سجدہ سہو

۷۸۸۔ بنی عبدالمطلب کے حلیف حضرت عبداللہ بن بحینہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے اور آپ کے ذمہ بیٹھنا تھا (یعنی درمیانی قعدہ بھول گئے) جب آپ نے اپنی نماز پوری فرمائی، تو سلام تشہد سے پہلے بھولی ہوئی تشہد کے بدلہ دو سجدے ادا فرمائے۔ آپ بیٹھے ہوئے ہی ہر سجدہ سے پہلے تکبیر کہتے رہے۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ دو سجدے کیے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کو

اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۹۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْجُدُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

---

۷۸۹ مسلم کتاب المساجد ج۱ ص۲۱۱ باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین ... الخ۔

جب اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہیں کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے اور یقین پر بنا کرے، پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے، پس اگر اس نے پانچ رکعات پڑھی ہیں، تو یہ پانچ رکعتیں (دو سجدوں کی وجہ سے) اس کی نماز کو جفت کر دیں گی، اگر اس نے چار پوری کرنے کے لیے (ایک رکعت) پڑھی ہے، تو یہ شیطان کو ذلیل کرنے والی ہوگی۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۹۰۔ حضرت عبدالرحمن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے کسی کو جب اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور وہ نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اُسے ایک شمار کرے اور جب یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو انہیں دو شمار کرے اور جب یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو انہیں تین شمار کرے، پھر جب اپنی

قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ.

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

۷۹۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

---

۷۹۰ مسند احمد ص۱۹ ج۱ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۸۶ باب ماجاء فيمن قام من اثنتين ساهيا ، ترمذی ابواب الصلوٰة ص۹۰ ج۱ باب فيمن يشك فی الزيادة والنقصان۔

نماز سے فارغ ہو تو بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔"
یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور یہ حدیث معلول ہے۔

باب۔ سلام کے بعد سجدہ سہو

۷۹۱۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، تو آپ سے ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کیا ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے سچ کہا؟ لوگوں نے عرض کیا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دوسری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے طویل سجدہ کیا، پھر سر مبارک اٹھایا۔

رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔

۷۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ شَكَّ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ لَا بَأْسَ بِہٖ ۔

۷۹۳۔ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَ ذٰلِكَ ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

۷۹۴۔ وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَھِمُ فِیْ

---

۷۹۱ بخاری کتاب التہجد ص۱۶۴ ج۱ باب من لم یتشہد فی سجدتی السھو.... الخ
مسلم کتاب المساجد ص۲۱۳ ج۱ باب من ترك الرکعتین او نحوھما... الخ ۔

۷۹۲ مسند احمد ص۲۰۵ ج۱ ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۴۸ ج۱ باب من قال بعد التسلیم۔
نسائی کتاب السھو ص۱۸۵ ج۱ باب التحری ، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصلوٰۃ ص۳۳۶ ج۲
باب من قال یسجد ھما بعد التسلیم... الخ ۔

۷۹۳ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۸۶ باب ماجآء فیمن سجد ھما بعد السلام۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جسے اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اسے چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کرے“۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا، اس کی اسناد لا بأس بہ ہے۔

۷۹۳۔ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا“۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۹۴۔ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارہ میں کہا جسے اپنی نماز کے

صَلوٰتِهٖ لَا يَدْرِيْ أَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۷۹۵۔ وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهٗ صَلّٰى وَرَآءَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَأَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

۷۹۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

---

۷۹۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۹۹ ج ۱ باب سجود السّہو۔
۷۹۵ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۹۹ ج ۱ باب سجود السّہو۔
۷۹۶ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۹۹ ج ۱ باب سجود السّہو۔

بارہ میں وہم پڑ جائے، وہ نہیں جانتا کہ اس نے نماز زیادہ پڑھی ہے یا کم، انس رضی اللہ عنہ نے کہا "سلام کے بعد دو سجدے کرے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۹۵۔ ضمرۃ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہیں شک پڑ گیا تو انہوں نے سہو کے دو سجدے کیے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۹۶۔ عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "سہو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ يُسَلِّمُ

۷۹۷۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ صَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَّى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۔

باب سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے

۷۹۷۔ علقمہ نے کہا "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، ابراہیم (راوی حدیث) نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے (اپنی نماز میں) زیادتی فرمادی یا کمی، پس جب آپ نے سلام پھیرا، عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا نماز کے بارہ میں کوئی نیا حکم آگیا ہے، آپ نے فرمایا، "وہ کیا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا، آپ نے ایسے ایسے نماز ادا فرمائی، تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا فرمایا، قبلہ کی طرف رخ انور فرمایا، اور دو سجدے فرمائے، پھر سلام پھیرا، پھر جب ہماری طرف متوجہ ہوئے، فرمایا "اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا، تو میں تمہیں آگاہ کرتا، لیکن میں انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھول جاتے ہو، پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دو، اور تم میں سے جب کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو صحیح کے لیے سوچ بچار کرے اور اس پر اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیرے، پھر دو سجدے کرے۔"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاٰخَرُوْنَ۔

۷۹۸۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَائَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ۔

---

۷۹۷ بخاری کتاب الصلوٰۃ ص۵۸ ج۱ باب التوجّہ نحو القبلۃ۔

۷۹۸ مسلم کتاب المساجد ص۲۱۴ ج۱ باب من ترک الرکعتین او نحوھما... الخ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۴۶ ج۱ باب فی سجدتی السّھو، نسائی کتاب السّھو ص۱۸۳ ج۱ باب ما یفعل من سلم من اثنتین... الخ، ابنِ ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۸۶ باب فیمن سلم من ثنتین او ثلث ساھیا، مسند احمد ص۴۲۷ ج۴۔

یہ حدیث بخاری اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، تو آپ نے تین رکعات پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے، ایک شخص آپ کی طرف کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھوں میں قدرے طوالت تھی، تو اس نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اس نے آپ سے آپ کا فعل مبارک ذکر کیا، آپ غصّے میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے، یہاں تک کہ لوگوں میں پہنچ کر فرمایا "کیا اس نے سچ کہا ہے" لوگوں نے عرض کیا، ہاں، تو آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

یہ حدیث بخاری اور ترمذی کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۷۹۹۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۰۰۔ وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

۷۹۹ مسند احمد ص۲۴۷ ج۴، ترمذی ابواب الصّلوات ص۸۳ ج۱ باب ماجاء فی الامام ینھض فی الرکعتین۔

۸۰۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۹۹ ج۱ باب سجود السّھو۔

۷۹۹۔ زیادہ بن علاقہ نے کہا" ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، کھڑے ہوگئے اور بیٹھے نہیں، تو جو آپ کے پیچھے تھے، انہوں نے سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہا، حضرت مغیرہؓ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے رہو، پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے، تو انہوں نے سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔"

یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد حسن صحیح ہے۔

۸۰۰۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدوں کے بارہ میں کہا" سلام پھیرے، پھر سجدہ کرے، پھر سلام پھیرے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

۸۰۱۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَرَضِہٖ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ قَاعِدًا فِیْ ثَوْبٍ مُّتَوَشِّحًا فِیْہِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۸۰۲۔ وَعَنْ عَآئِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ قَاعِدًا۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔

۸۰۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَتْ بِیْ بَوَاسِیْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ صَلِّ قَآئِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ

۸۰۱ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص ۴۸ ج ۱ باب ماجآء اذا صلی الامام قاعدًا فصلّوا قعودًا باب منہ

۸۰۲ ترمذی ابواب الصّلوٰۃ ص ۴۸ ج ۱ باب ماجآء اذا صلّی الامام قاعدًا فصلّوا قعودًا باب منہ۔

باب۔ مریض کی نماز

۸۰۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران ایک کپڑے میں جو آپ نے اوڑھا ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی"۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی"۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸۰۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا "مجھے بواسیر تھی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، پس اگر اس کی طاقت نہ رکھو، تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت

تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا مُسْلِمًا وَّزَادَ النَّسَائِيُّ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَمُسْتَلْقِيًا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا -

۸۰۴ - وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمَأَ بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً وَّلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا - رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ -

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۸۰۵ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم النَّجْمَ بِمَكَّةَ

---

۸۰۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ ص۱۵۰ ج۱ باب اذا لم یطق قاعدًا... الخ ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ص۸۵ ج۱ باب ما جاء ان صلوٰۃ القاعد علی النصف... الخ ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۳۷ ج۱ باب فی صلوٰۃ القاعد ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص۸۶ باب ما جاء فی صلوٰۃ المریض ، مسند احمد ص۴۲۶ ج۴ -

۸۰۴ موطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر ص۱۵۴ باب العمل فی جامع الصلوٰۃ -

---

نہ رکھو تو پہلو پر لیٹ کر"۔

یہ حدیث مسلم کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ "پس اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو سیدھا لیٹ کر، اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی طاقت کے مطابق ہی تکلیف دیتے ہیں"۔

۸۰۴۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے "جب مریض سجدہ کی طاقت نہ رکھے تو اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے اور اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے"۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ تلاوت کے سجدے

۸۰۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۃ نجم تلاوت فرمائی

فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ وَّرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۸۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۸۰۷۔ وَعَنْهُ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْجُدُ فِيهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

---

۸۰۵ بخاری ابواب ما جآء فی سجود القرآن... الخ ص۱۴۶ج۱ باب ما جآء فی سجود القرآن... الخ، مسلم کتاب المساجد ص۲۱۵ج۱ باب سجود التلاوۃ ۔

۸۰۶ بخاری ابواب ما جآء فی سجود القرآن... الخ ص۱۴۶ج۱ باب سجود المسلمین مع المشرکین۔

۸۰۷ بخاری ابواب ما جآء فی سجود القرآن... الخ ص۱۴۶ج۱ باب سجدۃ صٓ ۔

تو اس میں سجدہ ادا فرمایا اور جو لوگ آپ کے پاس تھے، انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے اس نے کنکر یا مٹی کی ایک مٹھی بھری اور اسے پیشانی تک بلند کیا اور کہا مجھے یہی کافی ہے، تو میں نے اس کے بعد اسے کفر کی حالت میں قتل ہوتے دیکھا"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۰۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم کا سجدہ کیا، تو آپ کے ہمراہ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "(سورۃ) صٓ (کا سجدہ) واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور تحقیق میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ فرماتے ہوئے دیکھا"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۰۸۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ علیہ السلام تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

۸۰۹۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ اٰخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَّلٰكِنِّيْ رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۸۰۸ نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۵۲ ج ۱ باب سجود القرآن السجود فی صٓ ۔

۸۰۹ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۲۰۰ ج ۱ باب السجود فی صٓ ۔

۸۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا اور فرمایا، اس میں داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم اس میں شکر کا سجدہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۰۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے، سورۃ صٓ تلاوت فرمائی، جب آپ (آیت) سجدہ پر پہنچے، اتر کر سجدہ ادا فرمایا اور آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی سجدہ کیا، پھر جب کہ ایک دوسرا دن تھا، آپ نے وہ سورۃ تلاوت فرمائی، جب آپ سجدہ پر پہنچے، تو لوگ سجدہ کے لیے تیار ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ ایک نبی کی توبہ تھی اور لیکن میں نے تمہیں دیکھا کہ تم سجدہ کے لیے تیار ہو گئے ہو، تو آپ نے اتر کر سجدہ فرمایا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۰۔ وَعَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِیْ صٓ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اُسْجُدْ فِیْ صٓ فَتَلَا عَلَیَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِلٰی قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۸۱۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَأَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ لَمْ اَسْجُدْ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

---

۸۱۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۴۸/۱ باب سجود التلاوۃ۔

۸۱۱ بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن... الخ ص۱۴۶/۱ باب سجدۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ، مسلم کتاب المساجد ص۲۱۵/۱ باب سجود التلاوۃ۔

۸۱۰۔ عوام بن حوشب نے کہا، میں نے مجاہدؒ سے سورۃ صٓ میں سجدہ کے بارہ میں پوچھا، انہوں نے کہا، میں نے اس بارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا" سورۃ صٓ میں سجدہ کرو۔ پھر انہوں نے سورہ انعام کی یہ آیات تلاوت کیں۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ (انعام ع۸۴ سے)

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ط (انعام ع۹۰ تک)

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۱۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ، تلاوت کی، تو اس پر سجدہ کیا، میں نے کہا، اے ابوہریرۃؓ! کیا میں آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا؟ انہوں نے کہا" اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو سجدہ نہ کرتا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۱۲۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِیْ فِیْ حٰمٓ قَالَ اُسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰیَتَیْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

بَابُ الْقَصْرِ فِی السَّفَرِ

۸۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

---

۸۱۲ طحاوی کتاب الصلوٰة ص۲۴۷ ج۱ باب سجود التلاوة۔

۸۱۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوٰة ص۱۴۸ ج۱ باب یقصر اذا خرج من موضعه، مسلم کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها ص۲۴۱ ج۱۔

۸۱۲۔ مجاہد نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورہ حٰمٓ کے سجدہ کے بارہ میں پوچھا انہوں نے کہا سجدہ کی دو آیتوں میں سے دوسری آیت (کے آخر) پر سجدہ کرو۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ابواب۔ مسافر کی نماز

باب۔ سفر میں قصر

۸۱۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "سفر اور حضر (اقامت) میں نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئیں، نماز سفر برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا"۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

٨١٤ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَ فِي الْخَوْفِ رَكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

٨١٥ - وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ .

٨١٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَ

---

٨١٤ مسلم كتاب صلوٰة المسافرين و قصرها ص ٢٤١/١ .

٨١٥ ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات ص ٧٦ باب تقصير الصلوٰة فى السفر، نسائى كتاب تقصير الصلوٰة فى السفر ص ٢١١/١ ، صحيح ابن حبان كتاب الصلوٰة ص ١٧٩/١ فصل فى صلوٰة السفر رقم الحديث ٢٧٢٥ .

---

۸۱۴ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز حضر میں چار رکعات، سفر میں دو رکعات اور خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۱۵ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "سفر کی نماز دو رکعات، جمعہ کی نماز دو رکعات، عید الفطر دو رکعات اور عید الاضحیٰ دو رکعات پوری ہیں قصر نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر (یہ بات ثابت ہے)

یہ حدیث ابن ماجہ، نسائی اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۶ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ نے (نماز) دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرمائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا، اور میں حضرت

صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا۔

۸۱۷۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَاسْتَرْجَعَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ

۸۱۶ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا ص۲۴۲ ج۱۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہ کی یہاں تک کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بلا لیا، اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہ فرمائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بلا لیا، پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہ فرمائی، یہاں تک کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بلا لیا، اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ ہے۔"

یہ حدیث مسلم نے اور بخاری نے مختصراً نقل کی ہے۔

۸۱۷۔ عبد الرحمٰن بن یزید نے کہا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں، یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی گئی، تو انہوں نے انہیں واپس بلا کر کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں ادا کیں، میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں ادا کیں اور میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں، پس کاش میرا

رَكْعَاتٍ رَّكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۸۱۸۔ وَعَنْ اَبِیْ لَیْلَی الْکِنْدِیِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ فِیْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ غَزَاةٍ وَّكَانَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ اَسَنَّهُمْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَتَقَدَّمُ اَنْتُمُ الْعَرَبُ وَمِنْكُمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ اِنَّمَا يَكْفِيْنَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۱۷ بخاری ابواب تقصیر الصّلٰوۃ ص ۱۴۷/ج۱ باب ما جاء فی التقصیر ... الخ۔
مسلم کتاب صلٰوۃ المسافرین وقصرھا ص ۲۴۳/ج۱ ۔

۸۱۸ طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص ۲۸۶/ج۱ باب صلٰوۃ المسافر۔

حصہ بھی چار میں سے مقبول رکعتیں ہوتا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۱۸۔ ابولیلیٰ الکندی نے کہا،" حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے تیرہ صحابہؓ کے ہمراہ ایک غزوہ میں گئے اور سلمان رضی اللہ عنہ ان میں عمر رسیدہ تھے، نماز کا وقت ہو گیا تو نماز کھڑی کی گئی، لوگوں نے کہا، اے ابوعبداللہ! آگے بڑھو، انہوں نے کہا میں آگے نہیں ہوں گا تم عرب ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں میں سے ہیں، تم میں سے کوئی آگے بڑھے تو لوگوں میں سے ایک نے بڑھ کر چار رکعات نماز پڑھائی، جب اس نے نماز پوری کی، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، "ہمیں چار رکعتوں سے کیا، ہمیں تو چار کا نصف کافی تھا۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ السُّنَّةَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسُنَّةُ صَاحِبَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ حَدَثَ الْعَامَ مِنَ النَّاسِ فَخِفْتُ اَنْ يَّسْتَنُّوْا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ تَعْلِيْقًا وَّحَسَّنَ اِسْنَادَهٗ۔

۸۲۰۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِمِنًى اَرْبَعًا لِاَنَّ الْاَعْرَابَ كَانُوْا اَكْثَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

---

۸۱۹ معرفۃ السنن والآثار، وایضاً سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلٰوۃ ص۱۴۴ ج۳ باب من ترك القصر فی السفر غیر رغبۃ عن السنّۃ۔

۸۲۰ طحاوی کتاب الصلٰوۃ ص۲۸۹ ج۱ باب صلٰوۃ المسافر، ابوداؤد کتاب المناسك ص۲۷۰ ج۱ باب الصلٰوۃ بمنیٰ۔

۸۱۹۔ عبدالرحمٰن بن حمید نے بواسطہ اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے منٰی میں پوری نماز ادا کی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو کہا "اے لوگو! بلاشبہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور آپ کے دو ساتھیوں (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی سنت ہے، لیکن اس سال لوگوں میں کچھ نئے ہیں، میں ڈرا کہ لوگ اسی ہی کو سنت سمجھ لیں گے۔"

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں تعلیقاً نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۲۰ زہری نے کہا "بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منٰی میں چار رکعات ادا کیں۔ اسی لیے کہ اس سال دیہاتی لوگ زیادہ تھے تو انہوں نے پسند کیا کہ انہیں بتلائیں نماز چار رکعت ہے۔ (یعنی دیہاتی لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ہے ہی دو رکعات)

یہ حدیث طحاوی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّرَ مَسَافَةَ الْقَصْرِ بِاَرْبَعَةِ بُرُدٍ

۸۲۱۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ کَانَا یُصَلِّیَانِ رَکْعَتَیْنِ وَیُفْطِرَانِ فِیْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۸۲۲۔ وَعَنْہُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سُئِلَ اَتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلٰی عَرَفَةَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اِلٰی عُسْفَانَ وَاِلٰی جُدَّةَ وَاِلَی الطَّائِفِ اَخْرَجَہُ الشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِی التَّلْخِیْصِ۔ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۸۲۱ سنن الکبریٰ للبیھقی ج۳ کتاب الصّلوٰة ص۱۳۷ باب السفر الذی تقصر الصّلوٰة فی مثلہ الصّلاة۔

۸۲۲ مسند امام شافعیؒ کتاب الصّلوٰة ص۱۸۵ ج۱ باب الثامن عشر فی صلوٰة المسافر رقم الحدیث ۵۲۶، تلخیص الحبیر کتاب صلوٰة المسافرین ص۴۶ ج۲۔

باب۔ جس نے قصر کی مسافت کو چار منزل کے ساتھ اندازہ کیا ہے

۸۲۱۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ چار برد اور اس سے زیادہ پر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور روزہ افطار کرتے تھے۔"

یہ حدیث بیہقی اور ابن منذر نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

۸۲۲۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ عرفہ تک (کی مسافت میں) قصر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، نہیں اور لیکن عسفان، جدہ اور طائف تک کے سفر میں (قصر کرتا ہوں)۔

یہ حدیث شافعیؒ نے نقل کی ہے، حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا، اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۳۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَكِبَ اِلٰى رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۲۴۔ وَعَنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَكِبَ اِلٰى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

۸۲۵ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ اَدْنٰى مَا يَقْصُرُ فِيْهِ مَالٌ لَّهٗ بِخَيْبَرَ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۸۲۳ مؤطا امام مالکؒ کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۳۰ باب ما یجب فیہ قصر الصّلوٰۃ۔

۸۲۴ مؤطا امام مالکؒ کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۳۰ باب ما یجب فیہ قصر الصّلوٰۃ۔

۸۲۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الصّلوٰۃ ص۵۲۶/ج۲ باب فی کم یقصر الصّلوٰۃ رقم الحدیث ۴۳۰۲۔

۸۲۳۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ریم[1] تک سفر کیا، تو انہوں نے اپنے اس سفر کے دوران نماز قصر ادا کی۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۴۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ذات النصب تک سفر کیا تو اپنے اس سفر میں نماز قصر ادا کی،

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا اور تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۲۵۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سب سے کم مسافت جس میں قصر فرماتے تھے۔ خیبر میں اپنی زمین تک۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

---

[1] ریم اور ذات النصب مدینہ منورہ سے چار منزل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے۔

فَالَ النِّيْمَوِيُّ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَخَيْبَرَ ثَمَانِيَةُ بُرُدٍ۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَنَّ مَسَافَةَ الْقَصْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

۸۲۶۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَاسْأَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۲۷۔ وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ فِى الْمَسْحِ عَلٰى

---

۸۲۶ مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۵ ج۱ باب التوقیت فی المسح علی الخفین ۔

نیموی نے کہا، مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان آٹھ برد کا فاصلہ ہے۔

باب۔ جن روایات میں قصر کی مسافت تین دن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۸۲۶۔ شریح بن ہانی نے کہا، میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارہ میں پوچھوں تو انہوں نے کہا "تم ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے پوچھو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے، ہم نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتیں مسافر کے لیے ایک دن اور رات مقیم کے لیے مقرر فرمائے ہیں"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۲۷۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے بارہ میں مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر فرمائیں۔

الْخُفَّيْنِ۔ رَوَاهُ ابْنُ جَارُوْدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۲۸۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِلٰى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِيَ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۲۹۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۸۲۷ منتقی ابن الجارود ص۳۹ باب المسح علی الخفین۔

۸۲۸ کتاب الاثار ص۳۹ باب الصلوٰة فی المسافر رقم الحدیث ۱۹۲۔

۸۲۹ کتاب الحجة ص۱۶۸ ج۱ باب صلوٰة المسافر والصواب ابراهیم بن عبد الاعلی وابراهیم بن عبد اللہ ھو خطاء۔

یہ حدیث ابن جارُود اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۸۔ علی بن ربیعہ الوالبی نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کہاں تک نماز قصر کی جائے؟ تو انہوں نے کہا، کیا تم سویداء کو جانتے ہو، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا نہیں، لیکن میں نے اس کے بارہ میں سُنا ہے، انہوں نے کہا، وہ درمیانی رفتار کے ساتھ تین راتوں کا فاصلہ ہے، جب ہم اسکی طرف نکلیں گے تو نماز قصر پڑھیں گے۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۹۔ ابراہیم بن عبداللہ نے کہا، میں نے سوید بن غفلہ الجعفی کو یہ کہتے ہوئے سُنا "جب تم تین (دن) سفر کرو، تو قصر کرو"۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحجج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ الْقَصْرِ إِذَا فَارَقَ الْبُيُوتَ

٨٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ كُلُّهُمْ صَلّٰى مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَيْهَا رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسِيْرِ وَالْقِيَامِ بِمَكَّةَ۔ رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُ أَبِي يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

٨٣١۔ وَعَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَوْ جَاوَزْنَا هٰذَا الْخُصَّ لَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي

---

٨٣٠ مسند ابی یعلی الموصلی ص۲۵۶ ج۱۰ رقم الحدیث ۵۸۶۲، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۶ ج۲ باب صلوٰۃ السفر نقلاً عن ابی یعلی والطبرانی فی الاوسط۔

باب۔ جب (شہر کے) گھروں سے جدا ہو جائے (تو قصر کرنا)

۸۳۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا، یہ تمام حضرات مدینہ منورہ سے نکلنے کے وقت سے مکہ مکرمہ لوٹنے تک سفر کے دوران اور قیام میں دو رکعات ادا فرماتے"۔

یہ حدیث ابویعلی اور طبرانی نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ابویعلی کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۸۳۱۔ ابوحرب بن ابی الاسود الدیلی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ سے نکلے تو ظہر کی نماز چار رکعات ادا کی، پھر کہا "اگر ہم اس جھونپڑی سے آگے نکل جاتا، تو دو رکعتیں پڑھتا"۔

شَيْبَةَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ۔

۸۳۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ شُعَبِ الْمَدِيْنَةِ وَيَقْصُرُ إِذَا رَجَعَ حَتّٰى يَدْخُلَهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ۔

بَابُ يَقْصُرُ مَنْ لَمْ يَنْوِ الْإِقَامَةَ وَإِنْ طَالَ مَكْثُهُ وَالْعَسْكَرُ الَّذِيْ دَخَلَ اَرْضَ الْحَرْبِ وَاِنْ نَوَوُا الْإِقَامَةَ

۸۳۳۔ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

۸۳۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۴۴۹ ج۲ باب من کان یقصر الصّلوٰۃ۔

۸۳۲ مصنف عبد الرزاق صلاۃ المسافر ص۵۳۰ ج۲ باب المسافر متی یقصر اذا خرج مسافرًا رقم الحدیث ۴۳۲۲۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۸۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کی گھاٹیوں سے نکلتے تو نماز قصر ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک نماز قصر ادا کرتے۔"

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد لا بأس بہ ہے۔

باب۔ وہ مسافر جو (کسی جگہ) ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے وہ قصر کرے اگرچہ اس کا ٹھہرنا لمبا ہو جائے اور لشکر جو برسرپیکار دشمن کے ملک میں داخل ہو تو وہ بھی (قصر کرے) اگرچہ لشکر ٹھہرنے کا ارادہ بھی کرے

۸۳۳۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن

ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۸۳۴۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّيْ نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ سَعْدٌ نَحْنُ

---

۸۳۳ بخاری ابواب تقصیر الصّلوٰۃ ص۱۴۷ ج۱ باب ما جآء فی التقصیر وکم یقیم حتّٰی یقصّر۔

۸۳۴ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۷۳ ج۱ باب متی یتم المسافر۔

تک ٹھہرے، قصر کرتے رہے، تو ہم جب سفر کرتے، انیس دن ٹھہرتے، قصر کرتے اور اگر زیادہ ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۳۴۔ عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے رہے، نماز قصر ادا فرماتے رہے۔"

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۵۔ عبدالرحمٰن بن مسور نے کہا، ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شام کی بستیوں میں سے ایک بستی میں تھے، وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے، ہم چار رکعات ادا کرتے، ہم نے ان سے اس بارہ میں پوچھا، تو حضرت سعدؓ نے کہا، ہم زیادہ جانتے ہیں۔"

اَعْلَمُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۸۳۶. وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اِنَّا نُطِيْلُ الْقِيَامَ بِخُرَاسَانَ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ اَقَمْتَ عَشْرَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

۸۳۷. وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ ارْتَجَّ عَلَيْنَا الثَّلْجُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فِيْ غَزَاةٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَكُنَّا نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

---

۸۳۵ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۲۸۶ ج۱ باب صلوٰة المسافر۔

۸۳۶ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۴۵۳ ج۲ باب فی المسافر یطیل المقام فی المصر۔

۸۳۷ معرفۃ السنن والآثار کتاب الصّلوٰة ص۲۷۲ ج۴ رقم الحدیث ۶۱۴۸، سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الصّلوٰة ص۱۵۲ ج۳ باب من قال یقصر ابداً ما لم یجمع مکثاً۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۶۔ ابوجمرہ نصر بن عمران نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا، ہم خراسان میں لمبا قیام کرتے ہیں، تو آپ کا کیا خیال ہے، انہوں نے کہا "دو رکعتیں پڑھو، اگرچہ تم کئی سال ٹھہرے رہو"۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۷۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا" ایک غزوہ میں ہم اذربائیجان میں تھے کہ ہم پر مسلسل چھ مہینہ تک برفباری ہوتی رہی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا" اور ہم دو رکعات پڑھتے تھے"

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۸۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ بِبَعْضِ بِلَادِ فَارِسٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ لَا يُجَمِّعُ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۳۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقَامُوْا بِرَامَهُرْمُزَ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ الرَّدِّ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ اِقَامَةِ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

۸۴۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۳۸ مصنف عبد الرزاق صلوٰة المسافر ص۵۳۶ ج۲ باب الرجل يخرج فی وقت الصلاة۔ رقم الحديث ۴۳۵۲۔

۸۳۹ سنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الصلوٰة ص۱۵۲ ج۳ باب من قال یقصر ابدا مالم یجمع مکثا۔

۸۳۸۔ حسن نے کہا، ہم حضرت عبد الرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ فارس کے ایک شہر میں دو سال رہے تو نہ وہ جمعہ پڑھتے تھے اور نہ دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ رامہرمز میں نو ماہ ٹھہرے رہے۔ اس دوران نماز قصر ادا کرتے رہے۔

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ اس شخص کا رد جو یہ کہتا ہے کہ مسافر چار دن کی نیت کے ساتھ مقیم ہو جاتا ہے

۸۴۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ

مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيْرُ مُقِيْمًا بِنِيَّةِ إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

۸۴۱۔ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۴۲۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّقِيْمَ بِمَكَّةَ

---

۸۴۰ بخاری ابواب تقصیر الصّلوۃ ص ۱۴۷/۱ باب ما جاء فی التقصیر وکم یقیم.. الخ ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۴۳/۱ ۔

۸۴۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص ۴۵۵/۲ باب من قال اذا اجمع علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم ۔

سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا، تو واپس آنے تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے"۔ (راوی نے کہا) میں نے کہا، آپ کتنا عرصہ مکہ میں ٹھہرے، انہوں نے کہا "دس دن"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب جس شخص نے کہا کہ مسافر پندرہ دن کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے

۸۴۱۔ مجاہد نے کہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ ارادہ کرتے تو نماز پوری ادا فرماتے

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۴۲۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ

خَمْسَةَ عَشَرَ سَرَّجَ ظَهْرَهٗ وَصَلّٰى اَرْبَعًا۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۴۳۔ وَعَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمِّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْاٰثَارِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۴۴۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا قَدِمْتَ بَلْدَةً فَاَقَمْتَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمِّ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۸۴۲ كتاب الحجة ص۱۶۷ ج۱ باب صلوة المسافر۔
۸۴۳ كتاب الاثار ص۳۸ رقم الحديث ۱۸۸۔
۸۴۴ كتاب الحجة ص۱۶۷ ج۱ باب صلاة المسافر۔

کرتے، گھوڑے سے زین اتار دیتے اور چار رکعات ادا کرتے۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحجج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۴۳۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "جب تم مسافر ہو اور اپنے لیے کسی جگہ کو پندرہ دن ٹھہرنے کے لیے وطن بنالو، تو نماز پوری پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو، (کہ کتنی دیر ٹھہرنا ہے) تو قصر کرو۔"

یہ حدیث محمد بن الحسن نے آثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۴۴۔ سعید بن المسیب نے کہا "جب تم کسی شہر میں داخل ہو، اس میں پندرہ دن ٹھہرو، تو نماز پوری کرو۔"

یہ حدیث محمد بن الحسنؒ نے کتاب الحجہ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ

۸۴۵۔ عَنْ مُّوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِنَّا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا وَّاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِى الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِالْمُسَافِرِ

۸۴۶۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

۸۴۵ مسند احمد ص ۲۱۶ / ۱ ج۔

باب۔ مسافر کا مقیم کو نماز پڑھانا

۸۴۵۔ موسیٰ بن سلمہ نے کہا، ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ میں تھے، میں نے کہا، ہم جب آپ کے ہمراہ ہوتے ہیں، تو چار رکعات پڑھتے ہیں اور جب اپنے خیموں کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو دو رکعات پڑھتے ہیں، انہوں نے کہا، یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ مقیم کا مسافر کو نماز پڑھانا

۸۴۶۔ سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ آتے تو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر کہتے، اے اہل مکہ! اپنی نماز پوری کرو، ہم مسافر لوگ ہیں۔"

رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۴۷۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الْعَصْرَيْنِ بِعَرَفَةَ

۸۴۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۸۴۶ مؤطا امام مالکؒ کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۳۲ باب صلوٰۃ المسافر اذا کان اماماً... الخ۔

۸۴۷ مؤطا امام مالکؒ کتاب قصر الصّلوٰۃ فی السفر ص۱۳۲ باب صلوٰۃ المسافر اذا کان اماماً... الخ۔

۸۴۸ مسلم کتاب الحج ص۳۹۶/۱ باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۴۷۔ صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے آئے تو ہمیں دو رکعات پڑھائیں، پھر انہوں نے سلام پھیرا، تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پوری کی۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنا

۸۴۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے سلسلہ میں ایک لمبی حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، پھر اذان دی، پھر اقامت کہی، تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی، اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۴۹ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مِّنًی

مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِیْ یَنْزِلُ بِہٖ بِعَرَفَۃَ حَتّٰی إِذَا کَانَ عِنْدَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مُھَجِّرًا فَجَمَعَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَی الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَۃَ ۔ رَوَاہُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَإِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۸۵۰ ۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ إِنَّ مِنْ سُنَّۃِ الْحَجِّ أَنَّ الْإِمَامَ یَرُوْحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ یَخْطُبُ فَیَخْطُبُ النَّاسَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ نَزَلَ فَصَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ۔ رَوَاہُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَإِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ ۔

---

۸۴۹ مسند احمد ص ۱۲۹ / ج ۲، ابوداؤد کتاب المناسک ص ۲۶۵ / ج ۱ باب الخروج الی عرفۃ ۔

۸۵۰

---

۸۴۹ ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کی نماز ادا فرمائی تو منٰی سے عرفہ کے دن صبح چلے، یہاں تک کہ عرفات میں آئے، تو نمرۃ میں تشریف فرما ہوتے اور عرفہ میں آنے والے امام کے ٹھہرنے کی یہی جگہ ہے ۔ یہاں تک کہ جب ظہر کی نماز کے وقت دوپہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرمائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر چلے تو عرفات میں موقف پر تشریف فرما ہوئے

یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۸۵۰ ۔ قاسم ابن محمد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا "حج کی سنت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام سورج ڈھلنے کے بعد خطبہ دینے کے لیے چلے، تو وہ لوگوں کو خطبہ دے، جب وہ اپنے خطبہ سے فارغ ہو تو اترے، ظہر اور عصر اکٹھی ادا کرے ۔"

یہ حدیث ابن المنذر نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

بَابُ جَمْعِ التَّاخِيْرِ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۵۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَاَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو وَّلَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِيْنَ يَبْزُغُ

باب ۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو مؤخر کر کے (عشاء کے وقت میں) اکٹھا پڑھنا

۸۵۱۔ عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا، حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ میں آئے، تو انہوں نے ایک شخص سے کہا، اس نے اذان اور اقامت کہی، پھر مغرب پڑھی، اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر رات کے کھانے کے لیے بلایا، تو رات کا کھانا کھایا پھر ایک شخص سے کہا، اس نے اذان اور اقامت کہی، عمرو نے کہا، میں تو یہ جانتا ہوں کہ شک ظہیر ہی کی طرف سے ہے، پھر آپ نے نماز عشاء دو رکعت ادا فرمائی، پھر جب فجر طلوع ہوئی تو کہا، بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی نماز ادا نہیں فرماتے تھے، سوائے اس نماز کے اس جگہ ہیں، اس دن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھر گئی ہیں، نماز مغرب بعد اس کے کہ لوگ مزدلفہ آجائیں اور

الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَالَ النِّيمَوِيُّ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ لِلنُّسُكِ لَا لِلسَّفَرِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ۔

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيمِ فِي السَّفَرِ

۸۵۲۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ۔ رَوَاهُ

---

۸۵۱ بخاری کتاب المناسک ص۲۲۴ ج۱ باب من اذّن واقام لكل واحدة منهما۔

۸۵۲ سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الصّلوٰة ص۱۶۲ ج۳ باب الجمع بين الصلاتين، تلخيص الحبير كتاب صلوٰة المسافرين ص۴۹ ج۲ باب الجمع بين الصّلاتين في السفر، وفتح الباری ص۴۸۳ ج۲ نقلاً عن الاسمٰعیلی، جعفر الفريابی وابی نعیم۔

فجر جب فجر پھوٹ پڑے، انہوں نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، دو نمازوں کو عرفات اور مزدلفہ میں اکٹھا پڑھنا حج کے لیے ہے نہ کہ سفر کے لیئے اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کا اختلاف ہے۔

باب۔ سفر میں جمع تقدیم (دو نمازوں کو پہلی نماز کے وقت اکٹھا پڑھنا)

۸۵۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے، سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے، پھر سفر فرماتے۔

۸۵۲۔ امام ذہبیؒ میزان الاعتدال ص۱۸۳ ج۱ ۷۳۳ اسحق بن ابراہیم بن مخلد الحافظ، ابو یعقوب الحنظلی ابن راہویہ کے ترجمہ میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

جَعْفَرُ الْفَرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْإِسْمٰعِيْلِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِهٖ عَلٰى مُسْلِمٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ ۔

۸۵۳ ۔ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ يَّرْتَحِلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنْ يَّرْتَحِلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ

یہ حدیث جعفر الفریابی، بیہقی، اسمٰعیلی اور ابونعیم نے مسلم پر اپنی مستخرج میں نقل کی ہے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۸۵۳ ۔ بواسطہ ابوالزبیر، ابوالطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے، جب چلنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا، ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے چل پڑتے تو ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں اسی طرح اگر سورج چلنے سے پہلے چھپ جاتا، مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے، اور اگر

" یہ حدیث راویوں کے تقابل کے اعتبار سے منکر ہے، مسلم نے اسے ناقد عن شبابہ کے طریق سے روایت کیا ہے" اس کے الفاظ یہ ہیں "جب آپ سفر میں ہوتے اور دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جاتا پھر دو نمازیں اکٹھی پڑھتے"۔ زعفرانی نے بھی شبابہ سے روایت کرنے میں ناقد کی پیروی کی ہے اور مسلم نے یہ روایت عُقَیل عن ابن شہاب عن انسؓ کے طریق سے نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں "جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز ظہر عصر کے ابتدائی وقت تک مؤخر فرماتے، پھر دونوں اکٹھی ادا فرماتے۔ بلاشبہ اسحٰق لوگوں سے زبانی احادیث بیان کرتے تھے، شاید کہ انہیں متشابہ لگ گیا۔ واللہ اعلم"۔

۸۵۳ ۔ اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد ابوعباد المدنی ہے، جس پر کافی جرح موجود ہے، یہ کمزور راوی ہے (میزان الاعتدال ص ۲۹۸ م ۹۲۲۴) ہشام بن سعد کے برعکس ابوالزبیر کے شاگرد اور مضبوط راوی اس حدیث میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں کرتے۔

اٰخَرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ۔

۸۵۴۔ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ

---

۸۵۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۷۱/۱ باب الجمع بین الصلاتین۔

سورج چھپنے سے پہلے چل پڑتے، تو مغرب کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

۸۵۴۔ بواسطہ یزید بن حبیب، ابوالطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے، جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے، تو ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ اس کو عصر کے ساتھ جمع فرماتے، پھر دونوں اکٹھی ادا فرماتے، اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ فرماتے عصر کو ظہر کی طرف جلدی کرتے، ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرماتے، پھر چل پڑتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر فرما دیتے، یہاں تک کہ اُسے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے، اور جب مغرب کے بعد کوچ فرماتے

۸۵۴۔ دراصل یہ حدیث بھی عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے، جیسا کہ گذشتہ حدیث جو ۸۵۳ پر گزر چکی ہے، لیکن قتیبہ بن سعید نے ابوالزبیر کا نام بدل کر یزید بن حبیب کا نام ذکر کر دیا ہے۔ امام ابوداؤد اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں: "قال ابو داؤد لم یرو ھذا الحدیث الا قتیبۃ وحدہ"۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں "یہ حدیث منکر ہے اور جمع تقدیم کے بارہ میں کوئی مضبوط حدیث نہیں ہے۔ تلخیص الحبیر کتاب الصلوٰۃ ص ۴۹/۲ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر

الْعِشَآءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ جِدًّا ۔

۸۵۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي السَّفَرِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَبَ فَاِذَا لَمْ تَزِغْ لَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِيْ مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ وَاِذَا لَمْ تَحِنْ فِيْ مَنْزِلِهٖ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْعِشَآءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ ۔

۸۵۴ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۲ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین ، ترمذی ابواب صلاۃ السفر ص۱۲۴ ج۱ باب ماجآء فی الجمع بین الصلاتین ۔

۸۵۵ مسند احمد ص۳۶۷ ج۱ ۔

تو عشاء کو جلدی پڑھتے" تو اُسے مغرب کے ساتھ ادا فرماتے ۔

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ حدیث بہت ضعیف ہے ۔

۸۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ، جب آپ کی منزل میں ہی سورج ڈھل جاتا ، تو سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے ، جب آپ کی منزل ہی میں سورج نہ ڈھلتا ، تو آپ چل پڑتے ، یہاں تک کہ جب عصر کا وقت قریب ہو جاتا ، آپ اترتے ظہر اور عصر کو جمع فرماتے ، اور جب ان کے ٹھکانے میں مغرب کا وقت قریب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ، جب ان کے ٹھکانے میں مغرب کا وقت قریب نہ ہوتا سوار ہو جاتے ، یہاں تک کہ جب عشاء ہوتی ، تو اتر کر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے ۔

یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے ۔

۸۵۵ ۔ اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس الہاشمی المدنی ہے جس پر کتب اسماء الرجال میں شدید جرح

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ جَمْعِ التَّقْدِيْمِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۸۵۶۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۸۵۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۸۵۶ بخاری ابواب تقصیر الصّلوٰۃ ص۱۵۰ ج۱ باب یؤخر الظهر الی العصر اذا ارتحل .. الخ ، مسلم کتاب المسافرین ص۲۴۵ ج۱ باب جواز الجمع بین الصّلوتین فی السفر۔

۸۵۷ بخاری ابواب تقصیر الصّلوٰۃ ص۱۴۹ ج۱ باب هل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشآء ، مسلم کتاب المسافرین ص۲۴۵ ج۱ باب جواز الجمع بین الصّلوتین فی السفر۔

باب ۔ جو روایات سفر میں دو نمازوں کو پہلے وقت میں اکٹھا پڑھنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں

۸۵۶ ۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کا ارادہ فرماتے ، ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے ، پھر سواری سے نیچے تشریف لا کر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے جب کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا ، تو ظہر ادا فرماتے ، پھر سوار ہو جاتے "۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۸۵۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا " میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ، جب آپ کو سفر کے دوران میں چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز مؤخر فرما دیتے ، یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے " یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

ہے ۔ ابن معین کہتے ہیں ، ضعیف ہے ، امام احمد کہتے ہیں اس کی احادیث منکر ہیں ۔ علی کہتے ہیں ، میں نے ان کی احادیث چھوڑ دی ہیں ، ابو زرعہ کہتے ہیں مضبوط نہیں ، جب کہ امام نسائی اسے متروک کہتے ہیں ۔ (میزان الاعتدال ص۵۳ ج۱ ، ۲۰۱۲)

بَابُ جَمْعِ التَّاخِيْرِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۸۵۸۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

۸۵۹۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ

---

۸۵۸ بخاری ابواب تقصیر الصّلوٰۃ ص ۱۵۰ ج ۱ باب اذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس، مسلم کتاب المسافرین ص ۲۴۵ ج ۱ باب جواز الجمع بین الصّلوتین فی السفر۔

باب۔ سفر میں دو نمازوں کے درمیان جمع تاخیر

۸۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے، ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، "ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے"۔

۸۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی، ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر فرما دیتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے،

بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۶۰- وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بَعْدَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۶۱- وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ -

---

۸۵۹ مسلم کتاب المسافرین ص ۲۴۵ ج ۱ باب جواز الجمع بین الصّلوتین فی السفر۔

۸۶۰ مسلم کتاب المسافرین ص ۲۴۵ ج ۱ باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر۔

۸۶۱ دارقطنی کتاب الصّلوۃ ص ۳۹۲ ج ۱ باب الجمع بین الصّلوتین فی السفر۔

یہاں تک کہ جب شفق غائب ہوتا تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۶۰۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب سفر میں جلدی ہوتی، تو غروب شفق کے بعد مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے میں جلدی ہوتی مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۶۱۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو رات کے چوتھائی حصہ تک اکٹھا ادا فرماتے (یعنی مغرب کو مؤخر فرماتے)،

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْمَرْفُوْعِ إِنَّمَا هُوَ وَهْمٌ وَّالصَّوَابُ وَقْفُهَا وَفِيْهَا اِضْطِرَابٌ وَّالْمَحْفُوْظُ بِدُوْنِهَا۔

۸۶۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْهِ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ مُدَلِّسٌ۔

---

۸۶۲ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۷۱ ج۱ باب الجمع بین الصّلوتین، نسائی کتاب المواقیت ص۹۹ ج۱ باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشآء۔

نیموی نے کہا، مرفوع روایت میں یہ زیادۃ بلاشبہ وہم ہے اور اس کا موقوف ہونا صحیح اور اس میں اضطراب ہے اور اس (زیادۃ) کے بغیر یہ روایت محفوظ ہے۔

۸۶۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں سورج غروب ہوگیا تو آپ نے (مقام) سرف میں دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا فرمایا۔

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس میں ابوالزبیر مکی ہے اور وہ مدلس ہے۔

۸۶۱۔ بعض راوی ربع اللیل، بعض ھوی من اللیل، بعض قریبا من ربع اللیل کے الفاظ نقل کرتے ہیں، ابن خزیمہ میں حتی کان نصف اللیل اور قریبا من نصفہ کے الفاظ ہیں، یہی اضطراب کی وجہ ہے۔

علاوہ ازیں نافع کے شاگردوں میں سے حفاظ الی ربع اللیل کے الفاظ نقل نہیں کرتے، اسی وجہ سے مصنّف نے والمحفوظ بدونہا کہا ہے۔

مصنف عبدالرزاق میں بطریق معمر عن ایوب وموسیٰ بن عقبہ عن نافع حضرت ابن عمرؓ کے بارہ میں یہ حدیث ہے مرفوع روایت نہیں، اسی طرح دیگر کتب حدیث میں بھی ہے، اسی وجہ سے مصنفؒ کہہ رہے انما ھو وھم والصواب وقفہ

بَابُ مَا يَدُلُّ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ كَانَ جَمْعًا صُوْرِيًّا

۸۶۳ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۸۶۴ - وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

---

۸۶۳ نسائی کتاب مناسک الحج ص۴۲ ج۲ باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفة۔

۸۶۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۱۱۳ ج۱ باب الجمع بین الصّلوتین، مسند احمد ص۱۳۵ ج۶، مستدرک حاکم

باب - جو روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جمع صوری ہے

۸۶۳ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ نماز اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے"۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۴ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز ظہر مؤخر فرماتے اور عصر کو مقدم، نماز مغرب مؤخر فرماتے اور عشاء کو مقدم"۔

یہ حدیث طحاوی، احمد اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

---

۸۶۴ - كان جمعا صوريا ۔ جمع صوری یہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی جائے اور صورتاً دونوں اکٹھی پڑھی جائیں یعنی ظہر کی نماز آخر وقت تک مؤخر کی جائے ظہر ادا کرتے ہی ظہر کا وقت ختم ہو جائے گا اور عصر کا

۸۶۵۔ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَارَوَنْدَ قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ اَبِيْهِ فِى السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ فِىْ سَفَرِهٖ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِىْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِىْ زِرَاعَةٍ لَّهٗ اِنِّىْ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَآ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِىْ صَلٰوةِ

۸۶۵۔ کثیر بن قاروند نے کہا، ہم نے سالم بن عبداللہ سے سفر میں ان کے والد کی نماز کے بارہ میں پوچھا اور ہم نے ان سے پوچھا، کیا وہ اپنے سفر میں کسی نماز کو اکٹھا ادا فرماتے، تو انہوں نے بیان کیا" صفیہ بنت ابی عبید ان کے نکاح میں تھیں، اس نے ان (عبداللہ عمرؓ) کی طرف لکھا اور وہ اپنی زرعی زمین میں تھے (خط میں لکھا) میں دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں، تو وہ سوار ہوئے، اس کی طرف تیز رفتاری سے سفر کیا، یہاں تک کہ جب نماز ظہر کا وقت قریب ہوا، مؤذن نے اُن سے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن نماز تو انہوں نے توجہ نہ فرمائی، یہاں تک کہ دونوں نمازوں کا درمیانی وقت آگیا (سواری سے) اتر کر کہا، اقامت کہو، پھر جب میں سلام پھیر لوں تو پھر اقامت کہو، پھر انہوں نے نماز (عصر) پڑھی، پھر سوار ہو گئے، یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا، تو مؤذن نے ان سے کہا، نماز، انہوں نے فرمایا، ایسا ہی کرو جیسا کہ تم

وقت شروع ہوگا، تو عصر اس کے ابتدائی وقت میں پڑھی جائے، اسی طرح مغرب اور عشاء کو سمجھ لیں۔

یوں ہر نماز اپنے وقت میں ادا ہوگی جو صورۃً تو اکٹھی پڑھی جارہی ہیں، لیکن حقیقت میں ہر نماز اپنے اپنے وقت میں، جمع حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے، عرفات میں جمع تقدیم ہے، جب کہ مزدلفہ میں جمع تاخیر۔

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۸۶۶ ۔ وَعَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهٖ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ

---

۸۶۵ نسائی کتاب المواقیت ص۹۸ ج۱ باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین الظهر والعصر ۔

نے ظہر اور عصر میں کیا تھا، پھر وہ چلے، یہاں تک کہ جب ستاروں نے ہجوم کیا (زیادہ ہو گئے) آپ سواری سے اترے اور مؤذن سے کہا اقامت کہو، جب میں اس نماز سے سلام پھیرلوں، پھر اقامت کہو، آپ نے نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کو جب ایسا کام پیش آجائے جس کے ہاتھ سے نکل جانے سے وہ ڈرتا ہے، تو اُسے چاہیے کہ یہ نماز پڑھے"۔
یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۶۔ نافع اور عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے کہا، نماز! ابن عمرؓ نے کہا، چلو، چلو، یہاں تک کہ شفق کے غروب سے پہلے کا وقت تھا کہ انہوں نے اتر کر مغرب کی نماز ادا کی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہوگیا، تو عشاء کی نماز ادا کی، پھر کہا" بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی کا کام پیش آجاتا، آپ بھی ایسا ہی کرتے، جیسا میں نے کیا ہے" اس سفر میں ابن عمرؓ

صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ -

۸۶۷ - وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِيْ سَفَرٍ يُّرِيْدُ اَرْضًا لَّهٗ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لَّمَا بِهَا فَانْظُرْ اِنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَّمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُّسَايِرُهٗ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهٖ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى

---

۸۶۶ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ صج۱ باب الجمع بین الصّلوتین ، دارقطنی کتاب الصّلوٰۃ ص۳۹۳ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر -

---

نے اس ایک دن اور رات میں تین دن کی مسافت طے کی۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۷ - ابن جابر سے روایت ہے کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا " میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، وہ اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے کہ ایک آنے والے نے آکر کہا، صفیہ بنت ابی عبید (ابن عمرؓ کی زوجہ) اپنی کسی تکلیف کی وجہ سے (آپ کو بلا رہی ہیں) دیکھو اگر تم اسے (زندہ حالت میں) پالو، تو ابن عمرؓ تیزی سے نکلے اور ان کے ہمراہ قریش کا ایک شخص نوجوان کو چلاتا تھا، سورج غروب ہوگیا تو انہوں نے نماز نہ پڑھی اور جب سے میری اُن سے ملاقات تھی، وہ نماز پر پابندی کرتے تھے، جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں، نماز، انہوں نے میری طرف توجہ کی اور چلے، یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت تھا، اتر کر نماز پڑھی، پھر نماز عشاء کے لیے اقامت کہی گئی، تحقیق شفق

بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۸۶۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتّٰى كَادَ أَنْ تَظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُوْا بِعَشَائِهٖ فَيَتَعَشّٰى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

---

۸۶۷ نسائی کتاب المواقیت ص۹۹ ج۱ باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۱ ج۱ باب الجمع بین الصلوٰتین، دارقطنی کتاب الصلوٰۃ ص۳۹۳ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر، طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۱۱۲ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین۔

۸۶۸ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۲ ج۱ باب متٰی یتم المسافر۔

غروب ہو چکا تھا، تو انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف چہرہ کر کے کہا، "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا، اسی طرح عمل فرماتے"۔

یہ حدیث نسائی، ابوداؤد، طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۸۔ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے بواسطہ ان کے والد، دادا روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو سورج غروب ہونے کے بعد بھی چلتے، یہاں تک کہ جب اندھیرا ہونے کے قریب ہوتا، پھر اُتر کر مغرب کی نماز ادا کرتے، پھر کھانا طلب کر کے رات کا کھانا کھاتے، پھر عشاء کی نماز ادا کرتے، پھر سفر کرتے، اور کہتے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی عمل فرماتے تھے"۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۹۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُّ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ الْجَمْعِ فِى الْحَضَرِ

۸۷۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّآخَرُوْنَ۔

---

۸۶۹ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ صـ۱۱۴ ج۱ باب الجمع بین الصّلاتین۔

۸۷۰ مسلم کتاب المسافرین صـ۲۴۶ ج۱ باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر۔

۸۶۹۔ ابوعثمان نے کہا، میں اور سعد بن مالک نے اکٹھا سفر کیا، ہم حج کے لیے جلدی (سفر) کرتے تھے، تو ہم ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے، اس نماز کو تھوڑا سا مقدم اور اس کو تھوڑا سا مؤخر کرتے اور ہم مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا کرتے، اس نماز کو کچھ مقدم اور اس کو کچھ مؤخر کرتے، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ حضر (اپنے شہر) میں (دو نمازوں کو) جمع کرنا

۸۷۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کو مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بغیر بارش کے اکٹھا ادا فرمایا"۔
یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَلِلْعُلَمَاءِ تَاوِيْلَاتٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهَا سَخِيْفَةٌ اِلَّا الْحَمْلَ عَلَى الْجَمْعِ الصُّوْرِيِّ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

۸۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۷۲۔ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَمَا اَنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ

۸۷۱ مسلم کتاب الحج ص ۱/۴۱۷ باب زیادۃ التغلیس بصلوٰۃ الصبح، بخاری کتاب المناسک ص ۱/۲۲۸ باب متی یصلی الفجر بجمع۔

نیموی نے کہا، علماء کی اس حدیث میں کئی تاویلیں ہیں، جمع صوری پر محمول کرنے کے علاوہ تمام کی تمام کمزور ہیں۔

باب۔ حضر میں (دو نمازوں کو) اکٹھا پڑھنے کی ممانعت

۸۷۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں، مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز اس دن اس کے وقت سے پہلے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۷۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خبردار! نیند میں تفریط (کوتاہی) نہیں، بلاشبہ کوتاہی اس پر ہے، جس نے نماز ادا نہ کی، یہاں تک کہ دوسری نماز

حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ۔

۸۷۳۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ مَا التَّفْرِیْطُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰی۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۸۷۴۔ وَعَنْ طَاءُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا یَفُوْتُ صَلٰوۃٌ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰی۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۸۷۲ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۹ ج۱ باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ... الخ، طحاوی کتاب الصلوۃ ص۱۱۴ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین۔

۸۷۳ طحاوی کتاب الصلوۃ ص۱۱۴ ج۱ باب الجمع بین الصلوتین۔

۸۷۴ طحاوی کتاب الصلوۃ ص۱۱۴ ج۱ باب الجمع بین الصلاتین۔

کا وقت آ گیا"۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۸۷۳۔ عثمان بن عبداللہ بن موہب نے کہا، حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، نماز میں تفریط کیا ہے؟ انہوں نے کہا، "کہ تم نماز لیٹ کرو، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۷۴۔ طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "نماز قضاء نہیں ہوتی، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۸۷۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۷۶۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ

۸۷۵ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۸ ج۱ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۱ ج۱۔

جمعہ کے ابواب

باب۔ جمعہ کے دن کی فضیلت

۸۷۵۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر فرمایا، آپ نے فرمایا "اس میں ایک ایسی گھڑی (وقت) ہے، نہیں برابر ہوتا ہے، اس کے کوئی مسلمان شخص کہ وہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی اس وقت جو نماز پڑھے) اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے گا، مگر وہ اسے ضرور عطا فرمائیں گے" اور آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرما کر اس کا تھوڑا ہونا بیان فرمایا۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۷۶۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے، جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں

مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٨٧٧- وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ الْبَدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ هُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَّوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی وَفِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِ اٰدَمَ علیہ السلام وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ علیہ السلام اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اللّٰهُ اٰدَمَ علیہ السلام وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَّا یَسْأَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ مَالَمْ یَسْأَلْ حَرَامًا وَّفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَّلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِیَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

---

٨٧٦ مسلم کتاب الجمعة ص ٢٨٢/١۔

٨٧٧ مسند احمد ص ٤٣٠/٣، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات ص ٧٧ باب فضل الجمعة۔

داخل کیے گئے، اسی دن اس سے نکالے گئے، اور قیامت بھی اسی دن قائم ہو گی۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٨٧٧- حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عظمت والا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر، عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظمت والا ہے، اور اس دن میں پانچ چیزیں ہیں، اللہ عزوجل نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ جو چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں، جب تک کسی حرام کا سوال نہ کرے اور اس میں قیامت قائم ہو گی، کوئی ایسا مقرب فرشتہ نہیں، اور نہ آسمان نہ زمین نہ ہوائیں نہ پہاڑ اور نہ سمندر جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔"

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ نے نقل کی ہے، عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۷۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يُّصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا قَضٰى لَهٗ حَاجَتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ اَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ قُلْتُ اَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ قُلْتُ اِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةَ الصَّلٰوةِ قَالَ بَلٰى اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَحْبِسُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۷۹۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ

۸۷۸ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۸ باب ماجاء فی الساعۃ التی ترجی فی الجمعۃ ۔

۸۷۸۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، بلا شبہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے نہیں موافق ہوتا، اس میں کوئی مومن بندہ کہ وہ نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اس کے لیے پوری فرما دیتے ہیں، عبداللہ رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ فرمایا ، یا گھڑی کا کچھ حصہ ہے (یعنی بہت قلیل وقت ہے) میں نے عرض کیا، آپ نے سچ فرمایا، یا گھڑی کا کچھ حصہ ہے، میں نے عرض کیا یہ کون سی گھڑی ہے ؟ آپ نے فرمایا۔ دن کی گھڑیوں میں آخری گھڑی، میں نے عرض کیا، وہ تو نماز کی گھڑی نہیں ہے، آپ نے فرمایا ، ہاں بلا شبہ مومن بندہ جب نماز پڑھے پھر بیٹھ جائے ، نماز کے علاوہ اسے کوئی چیز روکنے والی نہ ہو، تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۸۷۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَهِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۸۸۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَّا یُوْجَدُ فِیْهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْأَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِیَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۸۱۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاَیَّامُ فَعُرِضَ عَلَیَّ فِیْهَا یَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاِذَا هِیَ

---

۸۷۹ مسند احمد ص۲۷۲/۲۔

۸۸۰ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۰/۱ باب الاجابۃ ایۃ ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ۔

علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ نہیں موافق ہوتا اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ عزوجل سے بھلائی مانگے، مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائیں گے اور یہ عصر کے بعد ہے۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کا دن بارہ گھڑیاں ہیں (اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ) نہیں پایا جاتا، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے، مگر اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے، تم اسے آخری ساعت میں عصر کے بعد تلاش کرو"۔

یہ حدیث نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۸۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ پر دن پیش کیے گئے، میرے سامنے ان میں جمعہ کا دن بھی پیش کیا گیا، پس اچانک وہ سفید شیشہ کی طرح تھا اور اس کے درمیان

كَمِرْآةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا فِيْ وَسْطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قِيْلَ السَّاعَةُ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۸۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۸۸۳۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اجْتَمَعُوْا فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهَا اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ سُنَنِهٖ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۸۸۱ المعجم الاوسط ص۱۵۱ ج۸ برقم ۷۳۰۳، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۲ باب فی الجمعۃ فی السفر۔

۸۸۲ المعجم الاوسط ص۲۱۲ ج۵ برقم ۴۸۱۴، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۲ باب فی الجمعۃ فی السفر۔

۸۸۳ فتح الباری کتاب الجمعۃ ص۲۷ ج۳ باب الساعۃ فی یوم الجمعۃ نقلاً عن سعید بن منصور۔

ایک سیاہ نقطہ تھا، میں نے کہا، یہ کیا ہے (جواباً) کہا گیا، وہ خاص گھڑی ہے۔"

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۲۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بخشے بغیر نہیں چھوڑتے۔"

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۳۔ سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر اس گھڑی کے بارہ میں جو جمعہ کے دن ہوتی ہے، آپس میں بات چیت کی، پھر وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے اس پر انہوں نے اختلاف نہیں کیا کہ وہ جمعہ کے دن میں سے آخری گھڑی ہے۔

یہ حدیث سعید بن ابی منصور نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِهَا لِمَنْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۸۸٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۸۵۔ وَعَنِ الْحَکَمِ بْنِ مِیْنَاءَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَاَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

---

۸۸٤ مسلم کتاب المساجد ص۲۳۲ بیان فضل صلوٰۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا۔ الخ۔

باب۔ جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس کے جمعہ چھوڑنے پر سختی

۸۸٤۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے بارہ میں فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں "میں نے پختہ ارادہ کیا کہ کسی شخص سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں اُن کے گھروں کو جلادوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں"۔ (لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے آپ نے شفقتاً ایسا نہیں فرمایا)۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۸۵۔ حکم بن مینا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں (زینوں) پر یہ فرماتے ہوئے سنا "قومیں جمعے چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے، پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گی"۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۸۶۔ وَعَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۸۸۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

۸۸۸۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَرَكَ

---

۸۸۵ مسلم کتاب الجمعۃ ص ۲۸۴/۱ ۔

۸۸۶ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۵۱/۱ باب التشدید فی ترک الجمعۃ ، نسائی کتاب الجمعۃ ص ۲۰۲/۱ باب التشدید فی التخلف عن الجمعۃ ، ترمذی ابواب الجمعۃ ص ۱۱۱/۱ باب ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا ص ۸۰ باب فیمن ترک الجمعۃ من غیر عذر ، مسند احمد ص ۴۲۴/۳ ۔

۸۸۷ ابنِ ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۸۰/۱ باب فیمن ترک الجمعۃ من غیر عذر ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۸۶۔ ابوجعد الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ صحابی تھے، رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا "جس نے تین جمعے معمولی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیں گے"۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے بغیر مجبوری تین جمعے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیں گے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۸۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص

الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهٖ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْمَرِيْضِ

۸۸۹۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَرِيْضٌ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ ۔

---

۸۸۸ مسند احمد ص ۳۰۰ ج ۵، مستدرک حاکم کتاب الجمعة ص ۲۸۰ ج ۱ باب التشدید فی ترک الجمعة۔
۸۸۹ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص ۱۵۳ ج ۱ باب الجمعة للمملوک والمرأة۔

نے بغیر مجبوری تین بار جمعہ چھوڑ دیا، اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی"۔
یہ حدیث احمد اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ غلام، عورتوں، بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونا

۸۸۹۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ حق اور واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار شخصوں پر، بندہ جو غلام ہو، عورت، بچہ یا بیمار"۔
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

بَابُ اَنَّ الْجُمُعَةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْمُسَافِرِ

۸۹۰۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَجُلًا عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اُخْرُجْ فَاِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ عَنِ السَّفَرِ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ عَدَمِ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ

۸۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّاسُ

۸۹۰ مسند امام شافعی الباب الحادی عشر فی صلاۃ الجمعۃ ص۱۵ ج۱ رقم الحدیث ۴۳۵۔

باب۔ جمعہ مسافر پر واجب نہیں

۸۹۰۔ اسود بن قیس سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس پر سفر کی حالت تھی، اُسے یہ کہتے ہوئے سُنا، اگر آج کا دن جمعہ کا دن نہ ہوتا، تو میں سفر کے لیے نکلتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، "جاؤ بلاشبہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔"

یہ حدیث شافعیؒ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے

باب۔ جو شخص شہر سے باہر ہو اس پر جمعہ واجب نہ ہونا

۸۹۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لوگ

يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ. اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۹۲۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُّجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَّا يُجَمِّعُ. رَوَاهُ مُسَدَّدٌ فِيْ مُسْنَدِهِ الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَّذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَّزَادَ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ۔

۸۹۳۔ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّهٗ قَدِ

---

۸۹۱ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۳ ج۱ باب من این توتی الجمعۃ، مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۰ ج۱۔

۸۹۲ فتح الباری کتاب الجمعۃ ص۳۳۶ ج۲ باب من این توتی الجمعۃ نقلاً عن المسند الکبیر للمسدد تعلیقاً کتاب الجمعۃ ص۱۲۳ ج۱ باب من این توتی الجمعۃ۔

اپنے ٹھکانوں اور اردگرد کی بستیوں سے جمعہ کے لیے باری باری[1] آتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۹۲۔ حمید نے کہا "حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تھے، کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی جمعہ نہ پڑھتے۔"

یہ حدیث مسدد نے اپنی مسند کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اس روایت کو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا اور یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں" اور وہ دو فرسخ (سولہ کیلومیٹر تقریباً) کے فاصلہ پہ زاویہ (جگہ کا نام) میں تھے۔"

۸۹۳۔ ابوعبید مولیٰ ابن ازہر نے کہا، میں عید پہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز عید کے لیے) حاضر ہوا، انہوں نے آکر نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر کر خطبہ دیا اور کہا" بلاشبہ تمہارے اس دن تمہارے لیے دو

---

[1] یعنی ایک جمعہ ایک شخص آجاتا تھا دوسرے جمعہ دوسرا، اکٹھے ہو کر نہیں آتے تھے۔ اگر جمعہ ان پر فرض ہوتا، تو سب لوگ آتے، کوئی پیچھے نہ رہتا۔

اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْاَضَاحِيْ۔

۸۹۴۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى جُمُعَةٌ اِنَّمَا الْجُمَعُ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ مِثْلُ الْمَدَآئِنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ۔

۸۹۵۔ وَعَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ وَقَدْ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَكُوْنَانِ بِالشَّجَرَةِ عَلٰى اَقَلِّ سِتَّةِ اَمْيَالٍ

---

۸۹۳ مؤطا امام مالکؒ کتاب العیدین ص۱۶۵ باب الامر بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ، بخاری کتاب الاضاحی ص۸۳۵/۲ج باب مایؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزوّد منہا۔

۸۹۴ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱۰۱/۲ج باب من قال لاجمعۃ ولاتشریق الا فی مصر جامع۔

عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں، اردگرد کی بستی والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے، اسے انتظار کرنا چاہیے۔ اور جو جانا چاہتا ہے، تو میں نے اُسے اجازت دے دی ہے۔"

یہ حدیث مالک اور بخاری نے کتاب الاضاحی میں نقل کی ہے۔

۸۹۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا "دیہات والوں پر جمعہ نہیں، بلاشبہ جمعہ، مدائن[1] جیسے شہر والوں پر ہے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل ہے۔

۸۹۵۔ شافعیؒ نے کہا "حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ دونوں (مقام) شجرۃ (جوکہ) چھ میل سے کم فاصلہ پر ہے پر رہتے تھے، دونوں جمعہ کے لیے آجاتے اور کبھی اُسے چھوڑ دیتے،

---

[1] مدائن۔ مدینہ کی جمع ہے۔ یہ بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے، جس میں کسریٰ کا محل تھا، بڑا ہونے کی وجہ سے اس پر جمع کا اطلاق کیا گیا ہے

يَشْهَدَانِ الْجُمُعَةَ وَيَدَعَانِهَا وَكَانَ يَرْوِيْ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَانَ يَكُوْنُ بِالْعَقِيْقِ يَتْرُكُ الْجُمُعَةَ وَيَشْهَدُهَا وَكَانَ يَرْوِيْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ كَانَ عَلٰى مِيْلَيْنِ مِنَ الطَّائِفِ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَدَعُهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِإِسْنَادِهٖ إِلَى الشَّافِعِيِّ۔

بَابُ إِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى

۸۹۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمَدِيْنَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٍ مِّنْ

---

۸۹۵ معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ص۳۱۵ ج۲ رقم الحدیث ۶۲۹۲-۹۳

اور (امام شافعیؒ) یہ بھی روایت کرتے کہ ایک ان میں سے (مقام) عقیق پر رہتا تھا، جمعہ چھوڑ بھی دیتا اور جمعہ کے لیے آ بھی جاتا، اور وہ یہ بھی روایت کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ طائف سے دو میل کے فاصلہ پر تھے، جمعہ کے لیے آ بھی جاتے اور اُسے چھوڑ بھی دیتے۔"

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں شافعیؒ تک اپنی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔

باب۔ دیہات میں جمعہ قائم کرنا

۸۹۶۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یقیناً اسلام میں پہلا جمعہ جو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے جمعے کے بعد ادا کیا گیا وہ جمعہ ہے جو جواثا میں ادا کیا گیا۔

(جواثا) بحرین کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے، عثمان نے کہا، وہ (قبیلہ) عبدالقیس کے گاؤں میں

قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

قَالَ النِّيْمَوِيُّ قَوْلُهُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ تَفْسِيْرٌ مِّنْ جِهَةِ الرَّاوِي لَا مِنْ كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْقَرْيَةُ قَدْ تُطْلَقُ عَلَى الْمُدُنِ وَكَانَتْ بِجَوَاثَا بَعْضُ آثَارِ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ قَالَ أَبُوْعُبَيْدِ الْبَكْرِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ هِيَ مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِ الْقَيْسِ.

۸۹۶ ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۵۳ ج۱ باب الجمعۃ فی القریٰ۔

سے ایک گاؤں ہے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، اس کی یہ بات کہ (جواثا) بحرین کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے یا عبدالقیس کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے۔ راوی کی طرف سے تفسیر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں، اور قریہ کا لفظ کبھی شہر پر بھی بولا جاتا ہے اور جواثا میں شہر کے کچھ آثار تھے، ابوعبید البکری نے اپنی معجم میں کہا ہے کہ بحرین عبدالقیس کا ایک شہر ہے۔

۸۹۶۔ قریہ جس طرح گاؤں پر بولا جاتا ہے اسی طرح اس کا اطلاق شہر پر بھی ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ	اور (مخالفین قرآن) کہتے ہیں۔ یہ قرآن دو بستیوں (مکہ اور طائف) میں سے کسی بڑے مرد پر کیوں نہ اترا۔

(پارہ ۲۵ زخرف ۳۱)

یہاں مکہ اور طائف کو قریہ کہا گیا ہے اور القاموس المحیط ص۳۷۷ ج۴ فصل القاف باب الواؤ والیاء میں صراحت ہے القریۃ المصر الجامع اسی طرح شرح تاج العروس ص۲۹ ج۱۰ ولسان العرب ص۱۷۷ ج۱۵ اور دیگر کتب لغت میں موجود ہے۔ لفظ قریہ سے چھوٹا گاؤں مراد لے کر ہر چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز قرار دینا حدیث کی رُو سے کسی طرح بھی درست نہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ لکھتے ہیں۔

۸۹۷ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ اَبِيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهٗ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِاَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِيْ هَزْمِ النَّبِيْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ فِيْ نَقِيْعٍ يُّقَالُ لَهٗ نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ

۸۹۷ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۵۳ ج۱ باب الجمعۃ فی القریٰ، ابن ماجۃ، ابواب اقامۃ الصّلوات ص۷۷ باب فرض الجمعۃ، صحیح ابن خزیمۃ کتاب الجمعۃ ص۱۱۳ ج۳ برقم ۱۷۲۴۔

۸۹۷۔ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور یہ اپنے والد کی نظر ختم ہونے کے بعد ان کے قائد (ہاتھ یا لاٹھی پکڑ کر مطلوبہ مقام پر لے جانے والے) تھے، اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارۃ کے لیے ترحم (رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ) کہتے، میں نے اُن سے کہا، جب آپ اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے لیے رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کہتے ہیں، انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ہمیں حرۃ بنی بیاضہ کے ہزم النبیت کے نقیع میں جسے نقیع الخضمات کہا جاتا ہے (ایک مقام کا نام ہے) جمعہ پڑھایا۔ میں نے کہا، تم اس دن کتنے تھے، انہوں نے کہا، چالیس (آدمی)۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، حافظ نے تلخیص میں کہا ہے، اس کی اسناد حسن ہے

" حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو جس دن پہنچے وہ جمعہ کا دن تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ مدینہ منورہ میں بنو سالم میں پڑھا، اس پر محدثین و مؤرخین کا اتفاق ہے اور قبا میں چودہ یا چوبیس دن قیام فرمایا، مگر ان ایام میں وہاں جمعہ نہیں پڑھا اور سب سے پہلے مسجد نبوی کے بعد جو جمعہ پڑھا گیا وہ جواثی میں جو قریۃ من قری البحرین ہے اور اتنی مدت میں کتنے گاؤں مسلمان ہوئے مگر کہیں جمعہ نہیں پڑھا گیا، اب چونکہ باوجود بہت سارے گاؤں وغیرہ مسلمان ہو جانے کے پھر بھی قبا اور ان گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھا گیا، یہ اجماعی مسئلہ ہو گیا کہ ہر گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، بلکہ اس کی کچھ شرائط ہیں، البتہ اس زمانے کے اہل حدیث جو جی میں آتا ہے کر گزرتے ہیں (تقریر بخاری ص۱۵۶ ج۳، ۱۵۷)

حَسَنٌ وَّلِابْنِ مَاجَةَ فِيْهِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ۔

قَالَ النِّيْمَوِیُّ اِنَّ تَجْمِيْعَهُمْ هٰذَا كَانَ بِرَأْيِهِمْ قَبْلَ اَنْ تُشْرَعَ الْجُمُعَةُ لَا بِاَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مُرْسَلُ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَخْرَجَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ[1]

۸۹۸۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَمَّعَ فِیْ اَوَّلِ جُمُعَةٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ سَالِمٍ فِیْ مَسْجِدِ عَاتِكَةَ۔ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ فِیْ اَخْبَارِ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ اَقِفْ عَلٰی اِسْنَادِهٖ[2]

قَالَ النِّيْمَوِیُّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْ اَهْلِ التَّارِيْخِ وَالسِّيَرِ

[1] مصنف عبدالرزاق کتاب الجمعۃ ص۱۵۹ ج۳ باب اوّل من جمّع رقم الحدیث ۵۱۴۴

۸۹۸ تاریخ المدینۃ المنوّرۃ عمر بن شبۃ ج۱ ص۶۸

اور ابن ماجہ میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں، انہوں نے کہا" اے بیٹے! پہلا وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے سے پہلے ہمیں جمعہ پڑھایا۔"

نیموی نے کہا، اُن کا جمعہ پڑھانا جمعہ کے شروع ہونے سے پہلے ان کی اپنی رائے سے تھا، نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے، جیسا کہ اس پر ابن سیرینؒ کی مرسل روایت دلالت کرتی ہے جسے عبدالرزاق نے نقل کیا ہے۔

۸۹۸۔ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بنی سالم کی مسجد، مسجدِ عاتکہ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔

یہ حدیث عمر بن شبہؒ نے اخبار مدینہ میں نقل کی ہے اور میں اس کی اسناد پر مطلع نہیں ہوا[1]

نیموی نے کہا، سیرت نگاروں اور مؤرخین میں بہت سے حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے جو

[1] حدثنا ابوغسان عن ابن ابی یحییٰ عن عبدالرحمٰن بن عتبان عن ابان بن عثمان عن کعب بن عجرۃ.. الخ

اخْتَارُوا مَا فِي هٰذَا الْخَبَرِ لٰكِنَّهُ يُعَارِضُ بِمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَبَنُوْ سَالِمٍ كَانَتْ مَحَلَّةً مِّنْ مَّحَلَّاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَيْءٍ مِّنَ الْفَصْلِ۔

۸۹۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ كَتَبُوْا اِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ فَكَتَبَ جَمِّعُوْا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْاَثَرُ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۹۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱۰۱ ج۲ باب من کان یری الجمعۃ فی القری وغیرھا صحیح ابن خزیمۃ ص ــــ، معرفۃ السنن والآثار کتاب الجمعۃ ص۳۲۳ ج۲ رقم الحدیث ۱۳۳۴۔ محلی ص۵۲ ج۳، تلخیص الخبیر ص۵۴ ج۲۔

اس حدیث میں ہے، لیکن یہ اس کے مخالف ہے جو بخاری نے ایک روایت میں نقل کی ہے (بخاری کے الفاظ یہ ہیں) یہاں تک آپ ان کے پاس بنی عمرو بن عوف میں اترے اور یہ ربیع الاوّل کا سوموار کا دن تھا اور ایک روایت میں ہے، تو آپ نے ان میں چودہ رات قیام فرمایا۔

نیموی نے کہا، اور بنو سالم مدینہ منورہ کے محلوں میں سے کچھ فاصلہ پر ایک محلہ تھا۔

۸۹۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، ان سے جمعہ کے بارہ میں پوچھا، تو حضرت عمرؓ نے لکھا، جہاں بھی ہوں جمعہ پڑھیں۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن منصور، ابن خزیمہ اور بیہقی نے نقل کی ہے اور کہا کہ یہ اثر اس کی اسناد حسن ہے۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ مَعْنَاهُ جَمِّعُوْا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ مِنَ الْاَمْصَارِ اَلَا تَرٰى اَنَّهَا لَا تَجُوْزُ فِي الْبَرَارِيْ۔

قَالَ وَفِي الْبَابِ اٰثَارٌ اُخْرٰى لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِهَا الْحُجَّةُ۔

بَابُ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ

۹۰۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى

عینی نے کہا، اس کا معنی یہ ہے کہ شہروں میں جہاں بھی تم ہو جمعہ ادا کرو، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جنگلات میں جمعہ جائز نہیں (اگر حضرت عمرؓ کا قول ہر جگہ کے لیے عام ہوتا، تو جنگلات میں بھی جائز ہونا چاہیے تھا)۔

(نیموی نے کہا) اور اس باب میں دوسرے آثار بھی ہیں ان جیسے آثار سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔

باب۔ جمعہ صرف بڑے شہر میں ہے

۹۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے سلسلہ میں ایک لمبی حدیث میں کہا "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے، یہاں تک آپ عرفہ میں تشریف لائے، تو آپ نے ایک قبہ دیکھا جو آپ کے لیے دھاری دار چادر سے بنایا گیا، آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا آپ نے قصواء (آپ کی اونٹنی) کے بارہ میں فرمایا تو آپ کے لیے اس پر کجاوہ ڈالا گیا آپ بطن وادی میں تشریف لائے، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، یہاں تک کہ حضرت جابرؓ نے کہا، پھر اذان کہی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں

الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۹۰۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ هٰذَا الْاَثَرَ يُسْتَفَادُ مِنْهُ اَنَّ الْجُمُعَةَ تَخُصُّ بِالْمُدُنِ كَالْمَدِيْنَةِ وَجَوَاثَا وَلَا تَجُوْزُ فِي الْقُرٰى۔

۹۰۲۔ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۹۰۰ مسلم کتاب الحج ص۳۹۶ ج۱ باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۰۱ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۲ ج۱ باب الجمعۃ فی القری والمدن۔

کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ نیموی نے کہا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

۹۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ کے بعد سب سے پہلے بحرین کے جواثی (جگہ کا نام) میں مسجد عبدالقیس میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس اثر سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جمعہ مدینہ اور جواثا جیسے شہروں کے ساتھ خاص تھا دیہات میں جائز نہیں۔

۹۰۲۔ ابوعبدالرحمن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "جمعہ، تشریق جامع مسجد کے سوا درست نہیں"۔

وَاَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِى الْمَعْرِفَةِ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ ۔

٩٠٣۔ وَعَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا قَالَا اَلْجُمُعَةُ فِى الْاَمْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

بَابُ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

٩٠٤۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْتِىَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

---

٩٠٢ مصنف عبد الرزاق كتاب الجمعة ص۱۶۸ ج۳ باب القرى الصغار برقم ۵۱۷۷، مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلوات ص۱۰۱ ج۲ من قال لا جمعة ولا تشريق... الخ، سنن الكبرى للبيهقي كتاب الصلوة ص۱۷۹ ج۳ باب عدد الذين اذا كانوا فى قرية... الخ- معرفة السنن والآثار كتاب الجمعة ص۳۲۲ ج۴ رقم الحديث ۶۳۳۰ ۔

٩٠٣ مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلوات ص۱۰۱ ج۲ باب من قال لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع ۔

یہ حدیث عبدالرزاق اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور یہ اثر صحیح ہے۔

۹۰۳۔ حسن بصری اور محمد (بن سیرین) نے کہا "جمعہ شہروں میں ہے"۔
یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جمعہ کے لیے غسل

۹۰۴ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "تم میں سے کوئی جب جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہیے"۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۰۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ فَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۰۶۔ وَعَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ كَفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

---

۹۰۴ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۷۹ ج۱ واللفظ لہ، بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۰ ج۱ باب فضل الغسل یوم الجمعۃ۔

۹۰۵ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۰ ج۱، بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۳ ج۱ باب من این توتی الجمعۃ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لوگ اپنے ٹھکانوں اور مضافات سے باری باری جمعہ کے لیے آتے تھے، وہ گرد وغبار میں آتے تو انہیں پسینہ اور غبار لگتا، پھر اُن سے پسینہ نکلتا، اُن میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ میرے پاس تشریف فرما تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کاش تم اپنے اس دن کے لیے غسل کر لیتے"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "لوگ محنت ومزدوری والے تھے اور ان کے پاس کوئی جمع کی ہوئی چیز نہ تھی (یعنی روز کماتے کھاتے اور اس وجہ سے جمعہ کو بھی کام کرتے) تو اُن سے بُو اٹھتی،

يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۰۷۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۰۸۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَآءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَّسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بُدِأَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ

---

۹۰۶ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۰ ج۱، بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۳ ج۱ باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس۔

۹۰۷ ترمذی ابواب الجمعۃ ص۱۱۱ ج۱ باب فی الوضوء یوم الجمعۃ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص۵۱ ج۱ باب الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ، نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۵ ج۱ باب الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ۔

ان سے کہا گیا، کاش تم جمعہ کے دن غسل کر لو"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۷۔ حضرۃ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ (خصلت) اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن ہے۔

۹۰۸۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ عراقیوں میں کچھ لوگوں نے آکر کہا، اے ابن عباس! تمہارے خیال میں جمعہ کے روز غسل واجب ہے؟ ابن عباس نے کہا، نہیں، لیکن بہت زیادہ پاکیزہ کام ہے اور غسل کرنے والے کے لیے بہتر ہے اور جس نے غسل نہ کیا، تو اس پر واجب نہیں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ غسل کیسے شروع

يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُّقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

۹۰۸ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص۵۱ ج۱ باب الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ، طحاوی کتاب الطہارۃ ص۸۳ ج۱ باب غسل یوم الجمعۃ۔

ہوا، لوگ محنتی تھے، اُون کے کپڑے پہنتے تھے، اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی، (مسجد کی) چھت قریب (نیچی) تھی، یقیناً وہ ایک جھونپڑی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں تشریف لائے، لوگوں کو اس اون (کے لباس) میں پسینہ آگیا، یہاں تک کہ ان سے (پسینہ کی) بو پھیل گئی اس وجہ سے انہیں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچی (تکلیف کا سبب بنے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی، تو فرمایا "اے لوگو جب یہ دن ہو تو غسل کر لو، اور تم میں سے جس کسی کو اپنے اچھے تیل یا خوشبو میں سے جو ملے لگالے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا ذکر اچھے طریقہ پر فرمایا اور لوگوں نے غیر اونی کپڑے پہنے اور کام کاج سے رُک گئے، اپنی مسجد کشادہ کی اور پسینہ کی وجہ سے جو ایک دوسرے کو تکلیف پہنچتی تھی ختم ہوگئی"۔

یہ حدیث ابو داؤد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور حافظ نے کہا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۰۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ رَوَاہُ الْبَزَّارُ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

بَابُ السِّوَاکِ لِلْجُمُعَۃِ

۹۱۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جُمُعَۃٍ مِّنَ الْجُمَعِ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْرِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۹۰۹ کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب الجمعۃ ص۱/۳۰۲ باب من السنۃ الغسل یوم الجمعۃ۔

۹۱۰ مجمع الزوائد کتاب الصلٰوۃ ص۲/۱۷۳ باب حقوق الجمعۃ من الغسل والطیب ونحو ذلک، المعجم الصغیر للطبرانی ص۱/۱۲۹۔ المعجم الاوسط ص۲/۲۵۹ برقم ۳۴۵۷۔

۹۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، جمعہ کے دن غسل کرنا سنت میں سے ہے۔ یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جمعہ کے لیے مسواک کرنا

۹۱۰۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں سے ایک جمعہ میں فرمایا " اے مسلمانوں کی جماعت! بلاشبہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لیے عید بنایا ہے، لہٰذا تم غسل کرو اور مسواک ضرور کرو"

یہ حدیث طبرانی نے اوسط اور صغیر میں نقل کی ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الطِّيْبِ وَالتَّجَمُّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۱۱۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۱۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا سَلْمَانُ هَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الَّذِي جَمَعَ اللّٰهُ فِيْهِ أَبَاكَ أَوْ أَبَوَيْكَ قَالَ

---

۹۱۱ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۱ ج۱ باب الدُّھن للجمعۃ۔

باب۔ جمعہ کے دن زینت اختیار کرنا اور خوشبو لگانا

۹۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنی طہارت حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے طہارت حاصل کرے اور اپنے (استعمال کے) تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر کی (استعمال کی جانے والی) خوشبو لگائے، پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آدمیوں میں گھس کر نہ بیٹھے) پھر نماز پڑھے، جو اس کے لیے فرض کی گئی ہے، پھر جب امام نے کلام (خطبہ) شروع کی، تو خاموش رہے، اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے "

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۱۲۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے سلمان! جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد کو یا کہا والدین کو اکٹھا فرمایا،

لَا وَلٰكِنْ أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ وَيَلْبَسُ أَحْسَنَ ثِيَابِهِ وَيَتَطَيَّبُ مِنْ طِيْبِ أَهْلِهِ إِنْ كَانَ لَهُمْ طِيْبٌ وَإِلَّا فَالْمَاءُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيَنْصِتُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيْ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ ـ

۹۱۳ـ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ

---

۹۱۲ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۳۷ ج ۶ رقم الحدیث ۶۰۸۹ مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۷۴ ج ۲ باب حقوق الجمعۃ۔

آپ نے فرمایا " نہیں ، لیکن میں تمہیں جمعہ کے دن کے بارہ میں بتاتا ہوں ، جو مسلمان بھی طہارت حاصل کرے اپنے اچھے کپڑے پہنے ، اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو استعمال کرے ، اگر ان کے پاس خوشبو ہو ، ورنہ سادہ) پانی (سے غسل کرے) پھر مسجد میں آکر امام کے آنے تک خاموش رہے ، پھر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھے تو یہ اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا ، جب تک کہ تو تکلیف دینے کی جگہ سے بچے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جاتے ، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے) اور یہ تمام زمانہ (ہی میں ثواب ملتا) ہے ۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ، اس کی اسناد حسن ہے ۔

۹۱۳۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوتے سُنا " جس نے جمعہ کے دن غسل کیا ، اگر اس کے پاس ہو تو خوشبو لگائی اور اپنے اچھے کپڑے پہنے ، پھر مطمئن ہوتے ہوئے (جمعہ کے لیے) نکلا ، یہاں تک کہ مسجد میں آکر اگر اس کو موقع ملا ، تو نماز پڑھ لی اور کسی کو

إِنْ بَدَا لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٩١٤- عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ

---

۹۱۳ مسند احمد ص۴۲۰ ج۵، المعجم الکبیر للطبرانی ص۱۶۱ ج۴ رقم الحدیث ۴۰۰۷، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۱ ج۲ باب حقوق الجمعۃ ... الخ۔

تکلیف نہ دی، پھر اپنے امام کے آنے تک خاموش رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز پڑھ لی، تو اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا۔"

یہ حدیث احمد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

۹۱۴- حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن وفات دے گئے اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا، تو تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، بلاشبہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (حضرت اوسؓ نے) کہا، لوگوں نے عرض کیا "اے

تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمَذِيَّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَنْ أَجَازَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الزَّوَالِ

٩١٥۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ

٩١٤ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۵۰ ج۱ باب تفریع ابواب الجمعۃ، نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۳ ج۱ باب اکثار الصلٰوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلٰوات ص۷۷ باب فی فضل الجمعۃ، مسند احمد ص۸ ج۴، مستدرک حاکم کتاب الجمعۃ ص۲۷۸ ج۱ باب الامر بکثرۃ الصّلٰوۃ فی الجمعۃ۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا، جب کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے،[۱] آپ نے فرمایا " بلاشبہ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام حرام کر دیئے ہیں۔
یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جس نے زوال سے پہلے جمعہ پڑھنے کی اجازت دی ہے

٩١٥۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہا، " ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑھتے

---

[۱] راوی کو شک ہے کہ لوگوں نے ارمت کہا یا بلیت معنی دونوں کا ایک ہے۔

٩١٥۔ قولہ نستظل بہ یعنی دیواریں چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس قدر سایہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں چل سکیں، یہ مطلب نہیں کہ زوال سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھتے تھے، کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیث رجو ۹۲۶ پر آرہی ہے، بیں صراحت ہے کہ آپ زوال کے بعد جمعہ ادا فرماتے تھے۔

ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۱۶۔ وَعَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۱۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ

۹۱۵ بخاری کتاب المغازی ص۵۹۹ ج۲ باب غزوۃ الحدیبیۃ، مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۳ ج۱۔

۹۱۶ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۸ ج۱ باب قول اللہ عزّ وجلّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ۔۔۔ الخ۔ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۳ ج۱، ترمذی ابواب الجمعۃ ص۱۱۸ ج۱ باب فی القائلۃ یوم الجمعۃ ابوداؤد کتاب الصّلٰوۃ ص۱۵۵ ج۱ باب وقت الجمعۃ، مسند احمد ص۳۳۶ ج۵، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱۰۶ ج۲ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ۔

پھر ہم فارغ ہو کر واپس آتے اور ابھی تک دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ جس کی اوٹ میں ہم سایہ پکڑتے (یعنی اس کے سایہ میں چل کر دھوپ سے بچتے)۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا، "ہم جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ (دوپہر کو سونا) کرتے تھے" یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔ مسلم نے ایک روایت میں احمد اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں"۔

۹۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ نے کہا، "ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر آرام کی جگہ آکر

۹۱۶۔ صحابہ کرامؓ بال اور ناخن تراشنا، غسل کرنا، لباس تبدیل کرنا وغیرہ، جمعہ کی تیاری کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے، اس لیے کھانے اور آرام کا وقت نہیں ملتا تھا، لہٰذا کھانا اور آرام جمعہ کے بعد ہوتا تھا، چونکہ عام دنوں کھانا اور قیلولہ زوال سے پہلے ہوتا تھا۔ اس لیے اہتمام کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں، یہ مطلب نہیں کہ جمعہ زوال سے پہلے ہوتا تھا۔ پھر قیلولہ اور کھانا بھی حسب معمول زوال سے پہلے۔

ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقَائِلَةِ فَنَقِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.

۹۱۸- وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السِّيدَانِ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَتْ صَلوٰتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَكَانَتْ صَلوٰتُهُ

۹۱۷ مسند احمد ص۲۳۶ ج۳، بخاری کتاب الجمعة ص۱۲۸ ج۱ باب القائلة بعد الجمعة۔

۹۱۸ مسلم کتاب الجمعة ص۲۸۳ ج۱ وفی نسخة المسلم عندی" عن جعفر عن ابیه انه سأل جابر بن عبد الله متی کان ... الخ۔

قیلولہ (دوپہر کو آرام) کرتے۔"

یہ حدیث احمد اور بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت جعفر نے بواسطہ اپنے والد روایت کیا کہ انہوں نے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب جمعہ پڑھتے تھے، انہوں نے کہا، آپ جمعہ پڑھتے، پھر ہم اپنے اونٹوں کی طرف جاتے اور انہیں آرام کے لیے چھوڑ دیتے۔ عبداللہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں، جب سورج ڈھل جاتا (تو وہ آرام پاتے) یعنی پانی لانے والے اونٹ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۱۹۔ عبداللہ بن السیدان السلمی نے کہا، میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے لیے حاضر ہوا، تو ان کی نماز اور خطبہ نصف النہار (زوال) سے پہلے تھا، پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے حاضر ہوا، تو ان کی نماز اور خطبہ یہاں تک تھا کہ میں کہتا تھا، آدھا دن (زوال) ہو

وَخُطْبَتُهٗ اِلٰی اَنْ اَقُوْلَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُّهَا مَعَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَخُطْبَتُهٗ اِلٰی اَنْ اَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ عَابَ ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَهٗ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

۹۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ الْجُمُعَةَ ضُحًى وَّقَالَ خَشِيْتُ عَلَيْكُمُ الْحَرَّ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۹۲۱۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ

۹۱۹ سنن الدارقطنی کتاب الجمعۃ ص۱ ج۲ باب صلاۃ الجمعۃ قبل نصف النہار۔

۹۲۰ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱ ج۲ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ ... الخ۔

چکا ہے، پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ یہاں تک تھا کہ میں کہتا تھا دن ڈھل چکا ہے، تو میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے اسے عیب قرار دیا اور نہ ہی ناپسند سمجھا۔ یہ حدیث دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۹۲۰۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ نے کہا "ہمیں عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دوپہر سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھائی اور کہا "میں تم پر گرمی کا خوف کھاتا ہوں"۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۹۲۱۔ سعید بن سوید نے کہا "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں دوپہر سے پہلے جمعہ پڑھایا"۔

۹۱۹۔ اس کی سند میں عبداللہ بن سیدان المطرودی ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اس کی حدیث میں پیروی نہ کی جاتے۔ لالکائی کہتے ہیں مجہول ہے۔ لاحجۃ فیہ (میزان الاعتدال ص۴۳۷ ج۲ ۴۳۷۳)

۹۲۰۔ عبداللہ بن سلمہ کا حافظہ کمزور ہوگیا تھا اس وجہ سے یہ حدیث لیس بالقوی ہے۔

۹۲۱۔ سعید بن سوید کمزور راوی ہے، امام بخاریؒ کہتے ہیں، لایتابع فی حدیثہ (میزان الاعتدال ص۱۴۵ ج۲ ۳۲۰۹)

الْجُمُعَةَ ضُحًى رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الضُّعَفَاءِ ۔

۹۲۲۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَهٰذَا الْأَثَرُ لَاحُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ ۔

بَابُ فِي التَّجْمِيْعِ بَعْدَ الزَّوَالِ

۹۲۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ

---

۹۲۱ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۱۰۲ ج۲ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ ... الخ، الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدیؒ ص۱۲۴۳ ج۳ ۔

۹۲۲ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۱۰۲ ج۲ باب من کان یقیل بعد الجمعۃ ... الخ ۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور سعید بن سوید کا ذکر ابن عدی نے ضعفاء میں کیا ہے۔

۹۲۲۔ مصعب بن سعد نے کہا "حضرت سعد رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ اس اثر میں ان زوال سے پہلے جمعہ کے قائلین کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

باب۔ زوال کے بعد جمعہ پڑھنا

۹۲۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے نماز کے بارہ میں بتائیں، آپ نے فرمایا "صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور

الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطٰنٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَىْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّىَ الْعَصْرَ اَلْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ ۔

۹۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ اَلْحَدِيْثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

---

۹۲۳ مسند احمد ص۱۱۱ ج۳، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۶ ج۱ باب الاوقات الّتی نهی عن الصّلوٰة فیها ۔

۹۲۴ مسلم کتاب المساجد ص۲۲۳ ج۱ باب الاوقات الصّلوات الخمس ۔

بلند ہو جائے، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اُسے کفار سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو، بلاشبہ اس وقت کی نماز گواہی دی ہوئی، حاضر کی ہوئی (مقبول) ہے، یہاں تک کہ سایہ نیزے سے کم ہو جائے (یعنی ہر چیز کا سایہ کم از کم ہو جائے اور یہ سایہ اصلی ہے)، پھر نماز سے رُک جاؤ، بلاشبہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جب سایہ ڈھل جائے، تو نماز پڑھو، بلاشبہ نماز گواہی دی ہوئی، حاضر کی ہوئی (مقبول) ہے، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو" آخر حدیث تک بیان کیا۔

یہ حدیث احمد، مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۹۲۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ظہر کا وقت (ہے)، جب سورج ڈھل جاتے، اور آدمی کا سایہ اس کے قد جتنا ہو جائے، عصر کا وقت آنے تک ہے"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۲۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَلَكَتِ الشَّمْسُ اَذَّنَ بِلَالٌ الظُّهْرَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اَلْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۹۲۶۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۲۷۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

---

۹۲۵ المعجم الاوسط ج۲ ص۴۰۳ برقم ۶۷۸۳، مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ ج۱ ص۳۰۴ باب الوقت نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط۔

۹۲۶ مسلم کتاب الجمعۃ ج۱ ص۲۸۳، بخاری کتاب المغازی ج۲ ص۵۹۹ باب غزوۃ الحدیبیۃ۔

۹۲۷ بخاری کتاب الجمعۃ ج۱ ص۱۲۳ باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس۔

---

۹۲۵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارہ میں پوچھا، پس جب سورج ڈھلا حضرت بلال رضؓ نے ظہر کی اذان کہی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی" آخر حدیث تک بیان کیا۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا، اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۲۶۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہا، "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ ادا کرتے جب کہ سورج ڈھل جاتا، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے (یعنی جہاں کسی دیوار کا سایہ ہوتا، اس میں چلنے کی کوشش کرتے)" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو جمعہ ادا فرماتے تھے" یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۲۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهٖ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ فِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۹۲۹۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ أَنَّهٗ قَالَ أَرَى طَنْفَسَةً لِعَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَإِذَا غَشِيَ الطِّنْفَسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِيْلُ قَائِلَةَ الضُّحٰى۔ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤَطَّا وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي الْقَيْسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا

۹۲۸ المعجم الاوسط ص۲۲۶ ج۷ برقم ۶۴۳۹، تلخیص الحبیر کتاب الجمعۃ ص۵۶ ج۲

۹۲۹ مؤطا امام مالک کتاب وقوت الصلٰوۃ ص۱ باب وقت الجمعۃ۔

۹۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا، تو جمعہ ادا فرمایا کرتے تھے"۔ ہم واپس آتے تو ہمیں سایہ نہ ملتا کہ جس میں ہم چلتے"۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور تلخیص میں کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۲۹۔ مالک بن ابی عامر نے کہا "میں نے جمعہ کے دن حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی چادر کو دیکھا جو مسجد کی دیوار کی طرف ڈالی جاتی تھی، پس جب پوری چادر کو دیوار کا سایہ ڈھانپ لیتا، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (گھر سے) نکل کر جمعہ کی نماز پڑھاتے، مالک بن ابی عامر نے کہا، پھر ہم نماز جمعہ کے بعد واپس آکر دوپہر کا قیلولہ کیا"۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۳۰۔ ابوالقیس عمرو بن مروان نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا "جب سورج ڈھل جاتا،

نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ الْأَذَانَيْنِ لِلْجُمُعَةِ

۹۳۱- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ وَكَثُرُوْا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ[1] فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ[2] فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ.

۹۳۰ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۳۰۲ ج۲ باب من کان یقول وقتها زوال الشمس ... الخ۔

تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمعہ ادا کرتے۔"

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب جمعہ کے لیے دو اذانیں

۹۳۱۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا" بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی، جب امام منبر پر بیٹھ جاتا، پس جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا اور لوگ زیادہ ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری[1] اذان کے بارہ میں فرمایا تو زوراء[2] پر اذان کہی گئی، تو یہ معاملہ اسی پر پکا ہو گیا۔"

---

[1] اقامت کے لحاظ سے تیسری اذان کہا، یعنی جمعہ کی دو اذانیں اور ایک اقامت۔

[2] مدینہ منورہ میں ایک مینارہ تھا جس پر مؤذن کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ۔

بَابُ التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

۹۳۲۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ وَاَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔
قَالَ النِّيْمَوِيُّ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ ۔

---

۹۳۱ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۴ ج۱ باب الاذان یوم الجمعۃ ، نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۷ ج۱ باب الاذان للجمعۃ ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۵ ج۱ باب النداء یوم الجمعۃ ۔

۹۳۲ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۵ ج۱ باب النداء یوم الجمعۃ ۔

یہ حدیث بخاری، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے ۔

باب خطبہ کے وقت مسجد کے دروازہ پر اذان کہنا

۹۳۲ ۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف فرما ہوتے، تو ان کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان کہی جاتی تھی ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی ایسا ہی تھا"۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے ، نیموی نے کہا "مسجد کے دروازہ پر" کے الفاظ محفوظ نہیں ۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْإِمَامِ

۹۳۳۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ وَالتَّخَطِّيْ

۹۳۴۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۹۳۳ نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۷ ج۱ باب الاذان للجمعۃ، مسند احمد ص۴۴۹ ج۳۔

باب۔ جو روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان کہی جائے

۹۳۳۔ حضرت سائب بن یزید نے کہا "جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے، پھر جب نیچے تشریف لاتے، تو اقامت کہتے، پھر اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی تھا"

یہ حدیث نسائی اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ لوگوں کو جدا کرنے اور پھاندنے کی ممانعت

۹۳۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے جمعہ

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْمَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۳۵۔ وَعَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۹۳۴ بخاری کتاب الجمعۃ ص ۱۲۴ ج ۱ باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعۃ۔

۹۳۵ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۵۹ ج ۱ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ، نسائی کتاب الجمعۃ ص ۲۰۷ ج ۱ باب النہی عن تخطی رقاب الناس۔

کے دن غسل کیا، اور پاکیزگی میں بقدر استطاعت پاکیزگی حاصل کی، پھر تیل لگایا یا خوشبو لگائی پھر چلا، (جمعہ کے لیے) دو اکٹھے بیٹھے) آدمیوں (میں گھس کر ان) کو جدا نہ کیا، اور جو نماز اس کے لیے فرض کی گئی ہے پڑھی پھر جب امام نکلا، تو وہ خاموش رہا، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۳۵۔ ابوالزاہریہ نے کہا "میں جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آیا، تو حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے کہا، جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے"۔

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ السُّنَّةِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۹۳۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا قُدِرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۳۷۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ۔

---

۹۳۶ مسلم کتاب الجمعة ص ۲۸۳/۱ فصل من اغتسل او توضاء واتی الجمعة... الخ۔

۹۳۷ مسلم کتاب الجمعة ص ۲۸۸/۱ فصل فی اربع رکعات او الرکعتین بعد الجمعة، ترمذی ابواب الجمعة ص ۱/۱۱ باب فی الصّلوٰة قبل الجمعة وبعدها، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص ۱۶۱/۱ باب الصّلوٰة بعد الجمعة، نسائی کتاب الجمعة ص ۲۱/۱ باب عدد الصّلوٰة بعد الجمعة فی المسجد، ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات ص ۸۰ باب ماجاء فی الصّلوٰة بعد الجمعة، مسند احمد ص ۲۴۹/۲۔

باب۔ جمعہ کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں

۹۳۶۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے غسل کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا اور جتنی اس کے مقدر تھا نماز پڑھی، پھر امام کے اپنے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی، تو اس کے لیے گناہ بخش دیے جائیں گے، اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن کے زیادہ"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۳۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو تو اُسے چاہیے کہ چار رکعت ادا کرے"۔

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۳۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

۹۳۹۔ وَعَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِى الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

---

۹۳۸ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۸ ج۱ فصل فی اربع رکعات او الرکعتین بعد الجمعۃ واللفظ لہ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۸ ج۱ باب الصّلوٰۃ بعد الجمعۃ وقبلھا، ترمذی ابواب صلوٰۃ الجمعۃ ص۱۱۷ ج۱ باب فی الصّلوٰۃ قبل الجمعۃ وبعدھا، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۱ ج۱ باب الصّلوٰۃ بعد الجمعۃ نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۱۰ ج۱ باب صلوٰۃ الامام بعد الجمعۃ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوٰات ص۸۰ باب ما جآء فی الصّلوٰۃ بعد الجمعۃ، مسند احمد ص۱۱ ج۲ ۔

۹۳۹ ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۰ ج۱ باب الصّلوٰۃ بعد الجمعۃ۔

۹۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۳۹۔ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے کہا، جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے جمعہ پڑھ کر آگے بڑھے تو دو رکعتیں ادا کیں، پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں ادا کیں، اور جب مدینہ منورہ میں تھے، جمعہ پڑھا، پھر اپنے گھر لوٹے تو دو رکعتیں پڑھیں اور مسجد میں نماز سنت یا نفل، نہیں پڑھی، اُن سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، تو انہوں نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

٩٤٠۔ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَّا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

٩٤١۔ وَعَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

٩٤٢۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

٩٤٠ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۳۱ ج۱ باب التطوع بالليل والنهار كيف هو۔

٩٤١ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۳۳ ج۱ باب التطوع بعد الجمعة ۔

٩٤٢ المعجم الكبير للطبراني ص۳۶ ج۹ رقم الحديث ۹۵۵۴ ۔

۹۴۰۔ جبلہ بن سحیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (ابن عمرؓ) جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ نہیں کرتے تھے، پھر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پھر چار رکعتیں ادا کرتے"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۱۔ خرشہ بن الحر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۲۔ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعات نماز ادا کیں۔ یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۳۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّصَلِّیَ قَبْلَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۹۴۴۔ وَعَنْہُ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ النَّاسَ اَنْ یُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا فَلَمَّا جَآءَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَلَّمَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا سِتًّا۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۹۴۵۔ وَعَنْہُ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ فَکَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَہٗ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ فَکَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ صَلّٰی بَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعًا فَاَعْجَبَنَا فِعْلُ

۹۴۳ مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعۃ ص ۲۴۷ ج ۳ باب الصّلاۃ قبل الجمعۃ وبعدھا برقم ۵۵۲۵۔
۹۴۴ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص ۲۳۳ ج ۱ باب التطوع بعد الجمعۃ۔

۹۴۳۔ ابو عبد الرحمٰن السلمی نے کہا "حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم کیا کرتے تھے کہ" ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کریں۔"

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۴۔ ابو عبد الرحمٰن السلمی نے کہا " ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں، پھر جب ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۵۔ ابو عبد الرحمٰن نے کہا " حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ جب جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں ادا کرتے، تو ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل پسند آیا، تو ہم نے اسے اختیار کر لیا۔"

عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَاخْتَرْنَاهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

٩٤٦۔ وَعَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

٩٤٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

---

٩٤٥ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۳۳ ج۱ باب التطوع بعد الجمعۃ۔

٩٤٦ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۳۳ ج۱ باب التطوع بعد الجمعۃ۔

٩٤٧ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۵ ج۱ باب الخطبۃ قائمًا، مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۳ ج۱، ترمذی ابواب الصلوٰۃ الجمعۃ ص۱۱۳ ج۱ باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۶ ج۱ باب الجلوس اذا صعد المنبر، نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۹ ج۱ باب الفصل بین الخطبتین، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص۷۹ باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ مسند احمد ص۳۵ ج۲۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۶۔ ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھتا ہے، تو چھ رکعات پڑھنی چاہییں"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ خطبہ میں

۹۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر تشریف فرما ہوتے، پھر کھڑے ہوتے، جیسا کہ تم اب کرتے ہو"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۴۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۹۴۹۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ۔

۹۵۰۔ وَعَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَنْبَأَنِي جَابِرٌ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ

---

۹۴۸ بخاری کتاب الجمعۃ ص۱۲۷ ج۱ باب القعدۃ بین الخطبتین یوم الجمعۃ ۔

۹۴۹ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۳ ج۱، ترمذی ابواب صلوٰۃ الجمعۃ ص۱۱۳ ج۱ باب ماجاء فی الجلوس بین الخطبتین ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۵۶ ج۱ باب الخطبۃ قائمًا، نسائی کتاب الجمعۃ ص۲۰۹ ج۱ باب السکوت فی القعدۃ بین الخطبتین ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۷۹ باب ماجاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ ، مسند احمد ص۹۰ ج۵ ۔

۹۴۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور ان کے درمیان بیٹھ جاتے ۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے ۔

۹۴۹۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے ہوتے تھے، ان کے درمیان بیٹھ جاتے (ان میں) قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے ۔"

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے کی ہے

۹۵۰۔ سماک نے کہا، مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے تو کھڑے کھڑے خطبہ ارشاد فرماتے، پس جس شخص نے تمہیں یہ خبر دی کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ تحقیق اس نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق

كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۵۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا رَّوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ۔

۹۵۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۹۵۳۔ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ الْكُلَفِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اِلَى النَّبِيِّ

۹۵۰ مسلم کتاب الجمعۃ ص ۲۸۳ ج ۱۔

۹۵۱ مسلم کتاب الجمعۃ ص ۲۸۴ ج ۱ فصل فی الخطبۃ والصّلوٰۃ قصدًا۔

۹۵۲ نسائی کتاب الجمعۃ ص ۲۰۹ ج ۱ باب ما یستحب من تقصیر الخطبۃ۔

میں نے آپ کے ہمراہ دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کیں۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۵۱۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتا تھا، تو آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔"

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو لمبا اور خطبہ کو مختصر فرماتے تھے۔"

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۵۳۔ حکم بن حزن الکلفی نے کہا "میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، جب کہ میں سات میں سے

سَابِعَ سَبْعَةٍ اَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ اَيَّامًا شَهِدْنَا فِيْهَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ اَوْ قَالَ عَلٰى عَصًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۹۵۴۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْدَأُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ شَيْئًا يَسِيْرًا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الثَّانِيَةَ حَتّٰى اِذَا قَضَاهَا اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ اِذَا قَامَ اَخَذَ عَصًا فَتَوَكَّأَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ

---

۹۵۳ مسند احمد ص۲۱۲ ج۴، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۵۶ ج۱ باب الرجل یخطب علی قوس۔

ساتواں یا نویں سے نواں آدمی تھا، تو ہم آپ کے پاس کئی دن ٹھہرے، اس (مدت) میں ہم جمعہ میں بھی حاضر ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوس یا کہا لاٹھی پر ٹیک لگا کر (خطبہ) ارشاد فرمایا"۔
یہ حدیث احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۵۴۔ ابن شہاب نے کہا، "ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً منبر پر تشریف فرماتے، پھر جب مؤذن (اذان دے کر) خاموش ہو جاتا کھڑے ہو کر پہلا خطبہ ارشاد فرماتے، پھر تھوڑی سی دیر تشریف رکھتے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے، یہاں تک کہ جب اُسے پورا فرما لیتے تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھتے، پھر نیچے تشریف لا کر نماز ادا فرماتے، ابن شہاب نے کہا، اور آپ جب کھڑے ہوتے تھے تو لاٹھی پکڑ کر اس پر ٹیک لگاتے اور آپ منبر پہ کھڑے ہوتے، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر

رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ وَهُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۹۵۵۔ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَّدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاٰخَرُوْنَ.

---

۹۵۴ مراسیل ابی داؤد، ملحقۃ بسنن ابی داؤد ص باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ۔

۹۵۵ مسلم کتاب الجمعۃ ص ۲۸۷ ج ۱ فصل فی الاشارۃ فی الخطبۃ بالمسبحۃ۔

رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔"

یہ حدیث ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

باب۔ منبر پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت

۹۵۵۔ حصین سے روایت ہے کہ عمارۃ بن رویبہ نے کہا "بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، تو کہا، اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو قبیح (محروم) کرے، تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے کہ اپنے دستِ مبارک سے اس طرح فرماتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

بَابُ التَّنَفُّلِ حِيْنَ يَخْطُبُ الْإِمَامُ

۹۵۶۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ لَا۔ قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۹۵۷۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطْفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ

---

۹۵۶ بخاری کتاب الجمعة ص۱۲۷ ج۱ باب اذا رأى الامام رجلاً جآء وهو يخطب... الخ ، مسلم کتاب الجمعة ص۲۸۷ ج۱ فصل من دخل المسجد والامام يخطب... الخ ، ترمذی ابواب صلوٰة الجمعة ص۱۱۴ ج۱ باب فی الرکعتين اذا جآء الرجل والامام يخطب ، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۵۹ ج۱ باب اذا دخل الرجل والامام يخطب ، نسائی کتاب الجمعة ص۲۰۸ ج۱ باب مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر ، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات ص۷۹ باب ماجآء فيمن دخل المسجد والامام يخطب ، مسند احمد ص۳۰۸ ج۳ ۔

باب۔ امام کے خطبہ کے دوران نفل پڑھنا

۹۵۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، "ایک شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا "تم نے نماز پڑھ لی ہے"۔ اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا "تو دو رکعتیں پڑھ لو"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، جمعہ کے دن سلیک الغطفانی رضی آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ آکر بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا "اے سلیک! کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا کرو، اور ان دونوں رکعتوں میں اختصار کرو، پھر فرمایا "تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّآخَرُوْنَ۔

۹۵۸۔ وَعَنْ سُلَيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

۹۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

۹۵۷ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۷ ج۱ فصل من دخل المسجد والامام یخطب۔

۹۵۸ مسند احمد ص۳۱۷ ج۳ المعجم الکبیر للطبرانی ص۱۶۱ ج۷ رقم الحدیث ۶۶۹۷۔

اُسے دو رکعتیں پڑھ لینا چاہیے اور اُسے چاہیے کہ ان میں اختصار کرے (یعنی ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھے)
یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۹۵۸۔ سلیک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو اُسے ہلکی دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں"۔
یہ حدیث احمد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ خطبہ کے دوران کلام اور نماز کی ممانعت

۹۵۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم نے جمعہ کے دن، جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، اپنے ساتھی سے کہا، خاموش ہو جاؤ، تو تم نے بیہودہ کلام کیا"۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

٩٦٠۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ اُبَيٌّ رضی اللہ عنہ فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهَا مَوْجِدَةٌ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَا اُبَيُّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ اِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ قَالَ وَلِمَ قَالَ تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ

---

٩٥٩ بخاری کتاب الجمعۃ ص ١٢٧ ج ١ باب الانصات یوم الجمعۃ ، مسلم کتاب الجمعۃ فصل فی عدم ثواب من تکلم والامام یخطب... الخ ۔ ص ٢٨١ ج ١

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

٩٦٠۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے انہوں نے ان سے کوئی بات پوچھی یا اُن سے کوئی بات کی تو حضرت اُبَیّ رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب نہ دیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ ناراض ہو گئے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے پلٹے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا " اے اُبَیّ! تمہیں میری بات کا جواب دینے سے کس نے روکا! اُبَیّ رض نے کہا، تم ہمارے ساتھ جمعہ کے لیے شریک نہیں ہوتے، ابن مسعود رض نے کہا، وہ کیوں؟ اُبَیّ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (جب) تم نے کلام کیا، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ بات ذکر کی، تو رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہِ ﷺ صَدَقَ اُبَیٌّ اَطِعْ اُبَیًّا رَوَاہُ اَبُوْیَعْلٰی وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ

۹۶۱۔ وَعَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ اَبِیْ مَالِکٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ اِنَّ جُلُوْسَ الْاِمَامِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ وَکَلَامُہٗ یَقْطَعُ الْکَلَامَ وَقَالَ اِنَّھُمْ کَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ حِیْنَ یَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی الْمِنْبَرِ حَتّٰی یَسْکُتَ الْمُؤَذِّنُ فَاِذَا قَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَی الْمِنْبَرِ لَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ حَتّٰی یَقْضِیَ خُطْبَتَیْہِ کِلْتَیْھِمَا ثُمَّ اِذَا نَزَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰی خُطْبَتَیْہِ تَکَلَّمُوْا رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۹۶۰ مسند ابی یعلی ص۳۳۵ ج۳ رقم الحدیث ۱۷۹۹، مجمع الزوائد ص۱۸۵ ج۲ ۔

۹۶۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۲ ج۱ باب الانصات عند الخطبۃ ۔

علیہ وسلم نے فرمایا "اُبی ؓ نے سچ کہا ہے، اُبی ؓ کی بات مانو۔"

یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۶۱۔ ثعلبہ بن مالک القُرظی نے کہا، امام کا منبر پر بیٹھنا، نماز کو اور اس کا کلام کرنا (خطبہ دینا) گفتگو کو ختم کر دیتا ہے، انہوں نے کہا، جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے، تو لوگ باتیں کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ مؤذن (اذان کہہ کر) خاموش ہو جاتا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو جاتے، کوئی بھی کلام نہ کرتا، یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں خطبے پورے کر لیتے، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں خطبے پورے کر کے نیچے اترتے تو لوگ باتیں کرتے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهٖ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۹۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِیْلَ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۶۳۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی لَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ فَاَدْرَکْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَیْنِ کَانَ عَلِیُّ بْنُ

۹۶۲ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۸ ج۱ فصل فی قراءۃ الٓمّٓ تنزیل ... الخ۔

باب۔ جمعہ کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۹۶۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں (سورۃ) الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السجدہ اور هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون تلاوت فرماتے تھے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۶۳۔ ابن ابی رافع نے کہا "مروان نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں امیر مقرر کیا اور خود وہ مکہ مکرمہ چلا گیا تو ہمیں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن نماز پڑھائی، تو انہوں نے سورۃ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھی، ابن ابی رافع نے کہا جب حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، تو میں اُن سے ملا، میں نے اُن سے کہا "آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں، جو

اَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقْرَأُهُمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٩٦٤۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِی الْعِيْدَيْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِیْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَّقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِی الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٩٦٥۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَی النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْئَلُهٗ اَیُّ شَیْءٍ قَرَأَ رَسُوْلُ

---

٩٦٣ مسلم کتاب الجمعة ص۲۸۷ ج۱ فصل فی قراءة سورة الجمعة والمنافقین۔

٩٦٤ مسلم کتاب الجمعة ص۲۸۸ ج۱ فصل فی قراءة الٓمّٓ تنزیل ... الخ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے، تو حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، "بلاشبہ میں نے جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سُنا"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٩٦٤۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے، اور جب عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہوجاتے تو بھی یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں تلاوت فرماتے"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٩٦٥۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا "ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے علاوہ کیا چیز تلاوت فرماتے تھے، تو

اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

٩٦٦۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

---

٩٦٥ مسلم كتاب الجمعة ص۲۸۸ ج۱ فصل فی … قراءة الٓمٓ تنزيل … الخ

٩٦٦ مسند احمد ص۱۳ ج۵، نسائی كتاب الجمعة ص۲۱۱ ج۱ باب القراءة فی صلوة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى … الخ، ابوداؤد كتاب الصلوٰة ص۱۶۱ ج۱ باب مايقرأ فی الجمعة.

حضرت نعمانؓ نے کہا "آپ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

٩٦٦ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے۔

یہ حدیث، احمد، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ

بَابُ التَّجَمُّلِ یَوْمَ الْعِیْدِ

۹۶۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَلْبَسُ بُرْدَۃَ الْاَحْمَرِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْجُمُعَۃِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۹۶۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَلْبَسُ یَوْمَ الْعِیْدِ بُرْدَۃً حَمْرَآءَ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۹۶۷ و ایضًا اخرجه البیهقیؒ فی سنن الکبریٰ کتاب صلوٰة العیدین ص ۲۸۰ ج ۳ باب الزینة للعیدین ۔

۹۶۸ المعجم الاوسط ص ۲۹۵ ج ۸ برقم ۷۶۰۵، مجمع الزوائد ابواب العیدین ص ۱۹۸ ج ۲ باب اللباس یوم العید ۔

ابواب۔ عیدین کی نماز

باب۔ عید کے دن زینت حاصل کرنا

۹۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور دونوں عیدوں کے دن سرخ دھاری دار کپڑا پہنتے ۔

یہ حدیث ابن خزیمہ نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے ۔

۹۶۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاری دار کپڑا پہنتے"

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَبَعْدَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْاَضْحٰى

۹۶۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

۹۷۰۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ

---

۹۶۹ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۰ج۱ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج۔

باب عید الفطر کے دن (عیدگاہ میں) جانے سے پہلے اور عید الاضحی کے دن نماز (عید) کے بعد کھانا کھانا مستحب ہوتا ہے

۹۶۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف نہیں لے جاتے تھے، یہاں تک کہ کھجوریں تناول فرماتے تھے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ کھجوریں طاق (عدد میں) تناول فرماتے۔"

۹۷۰ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف نہیں لے جاتے تھے، یہاں تک کہ کھانا تناول فرمالیتے اور قربانی کے دن کوئی چیز تناول نہیں فرماتے تھے، یہاں

فَيَأْكُلُ مِنْ أُضْحِيَتِهِ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۹۷۱ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا تَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى تُخْرِجَ الصَّدَقَةَ وَتَطْعَمَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَإِسْنَادُ الطَّبَرَانِيِّ حَسَنٌ .

۹۷۲ـ وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ

---

۹۷۰ دارقطنی کتاب العیدین ص۴۵ ج۲، مستدرک حاکم کتاب العیدین ص۲۹۴ ج۱، ترمذی ابواب العیدین ص۱۲۰ ج۱ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ۔

۹۷۱ المعجم الکبیر للطبرانی ص۱۲۲ ج۱۱ رقم الحدیث ۱۱۲۹۶، دارقطنی کتاب العیدین ص۴۵ ج۲، کشف الاستار عن زوائد البزار، ابواب صلاۃ العیدین ص۳۱۲ ج۱ باب الاکل یوم الفطر قبل الصلاۃ رقم الحدیث ۶۵۱ ، مجمع الزوائد ابواب العیدین ص۱۹۹ ج۲ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ۔

تک کہ (عیدگاہ سے) واپس تشریف لے آتے، تو آپ اپنی قربانی سے تناول فرماتے ۔

یہ حدیث دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۹۷۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "یہ بات سنت سے ہے کہ عید الفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) صدقہ ادا کرنے سے پہلے نہ نکلے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھالے ۔"

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں، دارقطنی اور بزار نے نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا ہے، طبرانی کی اسناد حسن ہے

۹۷۲۔ عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا "اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ عید الفطر کے دن (عید کے لیے) نہ جاؤ، یہاں تک کھالو، تو ایسا ہی کرو" عطاء نے کہا "میں جانتے

فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَلَمْ اَدَعْ اَنْ اٰكُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُوَ مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَاٰكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْفَةِ الْاُكْلَةَ وَاَشْرَبُ اللَّبَنَ وَالْمَاءَ فَقُلْتُ عَلٰى مَا تَاَوَّلَ هٰذَا قَالَ سَمِعَهُ اَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى فَيَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِئَلَّا نَعْجَلَ عَنْ صَلٰوتِنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ ۔

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْجَبَّانَةِ لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ

۹۷۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

---

۹۷۲ مسند احمد ص۳۱۳ ج۱ ، مجمع الزوائد کتاب العیدین ص۱۹۸ ج۱ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج ۔

سے پہلے کھانا نہیں چھوڑتا ، جب سے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سُنا ہے ، تو میں چپاتی کے کنارے سے ایک لقمہ کھا لیتا ہوں ، دودھ اور پانی بھی پی لیتا ہوں ۔
(ابنِ جریج کہتے ہیں) مَیں نے کہا حضرت ابنِ عباسؓ نے یہ کہاں سے لیا ہے ؟ (عطاؒ نے) کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے عطاؒ نے کہا لوگ (عید کے لیے) دھوپ پھیلنے تک نہیں نکلتے تھے وہ کہتے تھے ہم کھا لیتے ہیں تاکہ اپنی نماز میں جلدی نہ کریں ۔ (چونکہ رمضان المبارک میں سحری کھانے کی عادت تھی بھوک جلدی لگ جاتی اس لیے عید کے لیے جانے سے پہلے کھا لیتے تاکہ نماز اطمینان سے ادا کر سکیں ۔)
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ۔

باب ۔ نماز عید کے لیے صحرا (کھلی جگہ ۔ عید گاہ) کی طرف نکلنا

۹۷۳ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے

ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى اَلْحَدِيْثَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ لِعُذْرٍ

۹۷۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهِ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَهُوَ مَجْهُوْلٌ۔

۹۷۵۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ قِيْلَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ ضُعَفَةً مِّنَ النَّاسِ

---

۹۷۳ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۱ ج۱ باب الخروج الی المصلی، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۰ ج۱۔
۹۷۴ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۹۴ ج۱ باب ماجاء فی صلوٰۃ العید فی المسجد اذا کان مطر، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر۔

دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ عذر کی وجہ سے مسجد میں عید کی نماز پڑھنا

۹۷۴۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں لوگوں کو مد کے دن بارش پیش آگئی، تو آپ نے انہیں مسجد میں نماز پڑھائی۔"
یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے، اور اس کی اسناد میں عیسیٰ بن عبدالاعلی ہے جو کہ ل ہے۔

۹۔ حنش نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کمزور لوگ جبانہ (جہاں عیدگاہ تھی) جانے کی طاقت

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ إِلَى الْجَبَانَةِ فَأَمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ لِلْعِيْدِ وَرَكْعَتَيْنِ لِمَكَانِ خُرُوْجِهِمْ إِلَى الْجَبَانَةِ. رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْقُرٰى

۹۷۶۔ قَالَ الْبُخَارِيُّ أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهٗ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ انْتَهٰى وَهُوَ مُعَلَّقٌ۔

۹۷۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۹۷۵ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۱۸۴ ج۲ باب القوم یصلون فی المسجد کم یصلّون۔

۹۷۶ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۴ ج۱ باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء۔

نہیں رکھتے، تو انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ" لوگوں کو چار رکعات پڑھائے، دو رکعتیں عید کے لیے اور دو رکعتیں ان کے جبانہ جانے کے بدلہ میں"۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

باب۔ دیہات میں عیدین کی نماز

۹۷۶ بخاری نے کہا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے زاویہ میں اپنے آزاد کردہ غلام ابن ابی عتبہ سے کہا، تو انہوں نے اپنے اہل اور بیٹوں کو اکٹھا کیا اور (انکو) شہر والوں کی نماز اور تکبیر کی طرح نماز پڑھائی" انتہی یہ حدیث معلق ہے۔

۹۷۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب

كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اِذَا فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعِيْدِ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ اَهْلَهٗ يُصَلِّىْ بِهِمْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِى الْعِيْدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ وَاِسْنَادُهٗ غَيْرُ صَحِيْحٍ ـ

٩٧٨ـ وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَنَسًا كَانَ رُبَمَا جَمَعَ اَهْلَهٗ وَحَشَمَهٗ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّىْ بِهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ عُتْبَةَ مَوْلَاهُ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ لٰكِنْ بَعْضُ اٰلِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ مَجْهُوْلٌ ـ

بَابُ لَاصَلٰوةَ الْعِيْدِ فِى الْقُرٰى

٩٧٩ـ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ عَلِىٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ

٩٧٧ سنن الكبرىٰ للبيهقیؒ كتاب صلوٰة العيدين ص٣٠٥ ج٣ باب صلوٰة العيدين سنة اهل الاسلام..الخ

٩٧٨ مصنف ابن ابى شيبة كتاب الصّلوات ص١٨٣ ج٢ باب الرجل تفوته الصّلوٰة فى العيد كم يصلّى۔

امام کے ہمراہ عید کی نماز فوت ہو جاتی، تو اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے انہیں امام کی نماز عید کی طرح نماز پڑھاتے"

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح نہیں ۔

٩٧٨۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ بلا شبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کبھی اپنے قرابتداروں اور غلاموں کو عید کے دن اکٹھا کرتے، تو انہیں عبداللہ بن ابی عتبہ حضرت انسؓ کے آزاد کردہ غلام دو رکعتیں پڑھاتے"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، لیکن بعض آل انسؓ مجہول ہے

باب۔ دیہات میں عید کی نماز نہیں

٩٧٩ ابو عبدالرحمن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "عید اور جمعہ بڑے شہر کے

لَاتَشْرِيْقَ وَلَاجُمُعَةَ إِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاٰخَرُوْنَ وَهُوَ اَثَرٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ صَلوٰةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَانِدَاۗءٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

۹۸۰۔ عَنْ عَطَاۗءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۸۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۹۷۹ مصنف عبدالرزاق کتاب الجمعۃ ص۱۶۸ ج۳ باب القریٰ الصغار برقم ۵۱۷۷۔

۹۸۰ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۱ ج۱ باب المشی والرکوب الی العید بغیر اذان ولا اقامۃ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۰ ج۱۔

۹۸۱ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۰ ج۱۔

سوا نہیں"۔

یہ حدیث عبدالرزاق اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ اثر صحیح ہے۔

باب ۔ اذان، منادی اور اقامت کے بغیر عید کی نماز

۹۸۰۔ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں کہی جاتی تھی"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۱۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی بار بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نماز پڑھی"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۸۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۹۸۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۸۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ

---

۹۸۲ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹ ج۱۔

۹۸۳ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۱ ج۱ باب الخطبۃ بعد العید، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹ ج۱۔

۹۸۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے امام کے آتے وقت اور آنے کے بعد اذان نہیں، نہ اقامت، نہ منادی، نہ کوئی اور چیز، اس دن نہ اذان تھی نہ اقامت"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز

۹۸۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق

اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۸۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ

---

۹۸۴ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۱ ج۱ باب الخطبۃ بعد العید، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۸۹ ج۱ ۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عید (کی نماز) کے لیے حاضر ہوا، وہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرماتے نماز تھی، پھر آپ سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے، تو آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور انہیں (کچھ کاموں کا) حکم فرماتے، پس اگر آپ کوئی گروہ (جہاد کے لیے) بھیجنا چاہتے تو انہیں مقرر فرما دیتے یا اگر کسی کام کے متعلق حکم دینا چاہتے تو حکم ارشاد فرما دیتے، ابو سعید نے کہا، لوگ اسی طرح (عمل کرتے) رہے، یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن مروان کے ہمراہ گیا اور وہ مدینہ منورہ کا امیر تھا، جب ہم عید گاہ میں پہنچے، تو اچانک سامنے منبر تھا، جسے کثیر بن الصلت نے تیار کیا تھا،

الصَّلٰتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُهٗ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

۹۸۶۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۹۸۵ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۱ ج ۱ باب الخروج الی المصلّی بغیر منبر و اللفظ لہ، مسلم کتاب العیدین ص ۲۹ ج ۱ ۔

پس جب مروان نے نماز سے پہلے منبر پر چڑھنے کا ارادہ کیا، تو میں نے اس کے کپڑے سے پکڑ کر اسے کھینچا تو اس نے مجھے کھینچ لیا، اور چڑھ گیا، پھر نماز سے پہلے خطبہ دیا، تو میں نے اُسے کہا، خدا کی قسم تم نے (دین سنت) بدل دیا ہے۔ اس نے کہا، اے ابوسعید! جو تم جانتے ہو، وہ (دور) گزر گیا، میں نے کہا، خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے، جو میں نہیں جانتا، تو اُس نے کہا، لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے بیٹھتے نہیں تھے، تو میں نے خطبہ نماز سے پہلے کر دیا"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۹۸۶۔ عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثی رض

سَأَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ رضی اللہ عنہ مَاكَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۸۷۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَّقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

---

۹۸۶ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۱ ج۱ فصل فی قراءۃ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۔

۹۸۷ مسلم کتاب الجمعۃ ص۲۸۸ ج۱ فصل فی قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین ... الخ۔

سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی (نماز) میں کیا تلاوت فرماتے تھے؟ تو انہوں نے کہا، آپ اُن دونوں میں قٓ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدُ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ تلاوت فرماتے تھے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۸۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے، انہوں نے کہا اور جب عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہو جاتے، تو بھی آپ دونوں نمازوں میں یہ دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۸۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ بِثِنْتَيْ عَشَرَةَ تَكْبِيرَةً

۹۸۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ تَكْبِيرَةً سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا

---

۹۸۸ مسند احمد ص۷ ج۵، مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصّلوات ص۱۷۶ ج۲ باب ما یقرأ بہ فی العید، المعجم الکبیر للطبرانیؒ ص۱۸۳ ج۷ رقم الحدیث ۶۷۷۳۔

۹۸۸۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے۔"
یہ حدیث احمدؒ ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز

۹۸۹۔ عمرو بن شعیب سے بواسطہ شعیب، دادا شعیب روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں۔

۹۸۹۔ اس کی سند میں عبدالرحمٰن الطائفی ہے، جس پر جرح ہے دمیزان الاعتدال ص۲۵۲ ج۲ ۴۲۱۱ الجوہر النقی علی البیہقی کتاب الصلوٰۃ ص۲۸۵ ج۳ باب التکبیر فی صلاۃ العیدین)

فِی الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

۹۹۰۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ جِدًّا۔

۹۹۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی سَبْعًا وَّخَمْسًا سِوٰی تَكْبِیْرَةِ الرُّكُوْعِ

۹۸۹ مسند احمد ص۱۸۰ ج۲، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۹۲ باب ماجاء فی کم یکبّر الامام فی صلوٰۃ العیدین، دارقطنی کتاب العیدین ص۴۸ ج۲، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصّلوٰۃ ص۲۸۶ ج۳ باب التکبیر فی صلوٰۃ العیدین۔

۹۹۰ ترمذی ابواب العیدین ص۱۱۹ ج۱ باب فی التکبیر فی العیدین، ابنِ ماجۃ ابواب اقامۃ الصّلوات ص۹۲ باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلوٰۃ العیدین۔

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ، دارقطنی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۹۹۰۔ عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات تکبیریں کہیں۔

یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد بہت زیادہ کمزور ہے۔

۹۹۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔

۹۹۰۔ اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف زید المزنی المدنی ہے۔ جس پر شدید ترین جرح ہے۔ ابن حبان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اس کا عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے ایک من گھڑت نسخہ بھی ہے (میزان الاعتدال ج۳ ص۴۰۶ ع۶۹۴۳)

۹۹۱۔ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لیعہ بن عقبۃ الحضرمی۔ ابوعبدالرحمٰن پر بہت شدید جرح ہے (میزان الاعتدال ج۲ ص۴۷۵ تا ج۲ ص۴۸۳ ع۴۵۳۰)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ اِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَفِيهِ كَلَامٌ مَّشْهُوْرٌ۔

۹۹۲۔ وَعَنْ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

۹۹۳۔ وَعَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي

---

۹۹۱ ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات ص۹۲ باب ماجآء فی کم یکبر الامام فی صلوٰة العیدین، ابوداؤد کتاب الصّلوٰة ص۱۶۳ ج۱ باب التکبیر فی العیدین۔

۹۹۲ ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات ص۹۲ باب ماجآء فی کم یکبر الامام فی صلوٰة العیدین۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں ابن لھیعہ ہے اور اس کے بارہ میں کلام مشہور ہے۔

۹۹۲۔ سعد المؤذن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءۃ سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۹۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے کہا "میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی نماز) میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حاضر ہوا، تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءۃ سے پانچ تکبیریں کہیں"۔

۹۹۲۔ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار سعد القرظ ضعیف راوی ہے۔ (میزان الاعتدال ص۵۶۶ ج۲ ت۴۸۷۴) نیز اس کی سند میں سعد بن عمار مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال ص۱۲۴ ج۲ ت۳۱۲۳ تقریب التہذیب ص۱۱۸)

الْاُخْرٰی خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

٩٩٤۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَبَّرَ فِیْ عِیْدٍ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ تَكْبِیْرَةً سَبْعًا فِی الْاُوْلٰی وَخَمْسًا فِی الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ بِسِتِّ تَكْبِیْرَاتٍ زَوَائِدَ

٩٩٥۔ عَنْ اَبِیْ عَائِشَةَ جَلِیْسٍ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ سَاَلَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ وَحُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہما كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُكَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی

---

٩٩٣ مؤطا امام مالک کتاب العیدین ص۱۶۶ باب ماجاء فی التکبیر والقراءة فی صلوة العیدین۔

٩٩٤ مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلوات ص۱۷۶ ج۲ باب فی التکبیر فی العیدین واختلافهم فیه۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۴۔ عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز میں بارہ تکبیریں کہیں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ عیدین کی نماز چھ زائد تکبیروں کے ساتھ

۹۹۵۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ہمنشین ابوعائشہ سے روایت ہے کہ سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ

وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَۃً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذٰلِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَۃِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْھِمْ قَالَ اَبُوْعَائِشَۃَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۹۹۶۔ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ جَالِسًا وَّعِنْدَہٗ حُذَیْفَۃُ رضی اللہ عنہ وَاَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رضی اللہ عنہ فَسَاَلَھُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّکْبِیْرِ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ سَلِ الْاَشْعَرِیَّ فَقَالَ الْاَشْعَرِیُّ سَلْ عَبْدَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَقْدَمُنَا وَاَعْلَمُنَا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ فَیَقُوْمُ

۹۹۵ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۳ ج۱ باب التکبیر فی العیدین۔

اور عیدالفطر میں کیسے تکبیریں کہتے تھے، تو ابوموسیٰ رضؓ نے کہا، آپ چار تکبیریں کہتے، جیساکہ آپ جنازوں پر کہتے، تو حذیفہ رضؓ نے کہا، اس نے سچ کہا، ابوموسیٰ رضؓ نے کہا، میں بصرہ میں بھی اسی طرح تکبیر کہتا رہا، جب تک میں ان پر حاکم رہا، ابوعائشہ نے کہا، میں حضرت سعید بن العاص رضؓ کے پاس حاضر ہوں"۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۹۶۔ علقمہ اور اسود نے کہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ تھے کہ ان سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے نماز عید میں تکبیر کے بارہ میں پوچھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اشعری رضؓ سے پوچھو، تو حضرت اشعریؓ نے کہا، عبداللہ سے پوچھو، بلاشبہ وہ ہم میں سے پہلے اور زیادہ عالم ہیں، تو سعیدؓ نے اُن سے پوچھا، حضرت ابن مسعودؓ نے کہا" آپ چار تکبیریں کہتے، پھر قراءۃ فرماتے، پھر تکبیر کہتے، تو رکوع فرماتے، پھر دو رکعت پوری فرماتے

فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۹۹۷۔ وَعَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ أَرْسَلَ الْوَلِيدُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّحُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہم بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا عِيدٌ لِّلْمُسْلِمِينَ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ فَقَالُوا سَلْ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عَنِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا يَرْكَعُ فِي آخِرِهِنَّ فَتِلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيدَيْنِ فَمَا أَنْكَرَهُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۹۹۶ مصنف عبد الرزاق کتاب صلوۃ العید ج۳ ص۲۹۳ باب التکبیر فی الصلاۃ یوم العید برقم ۵۶۸۷۔

۹۹۷ المعجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص۳۵ رقم الحدیث ۹۵۱۴۔

کے بعد) دوسری رکعت میں کھڑے ہو جاتے، تو قراءۃ فرماتے، پھر قراءۃ کے بعد چار تکبیریں کہتے۔"

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۷۔ کردوس نے کہا، ولید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حذیفہ، ابو موسیٰ الاشعری اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم کے پاس ایک تہائی رات کے بعد پیغام بھیجا، اس نے کہا "بلاشبہ یہ دن مسلمانوں کے لیے عید ہے، تو نماز کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے کہا، ابو عبد الرحمٰن سے پوچھو، اس نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا "کھڑے ہو کر چار تکبیریں کہے، پھر سورۃ فاتحہ اور مفصّل[1] سورتوں میں سے کوئی ایک سورۃ پڑھے، پھر (دوسری رکعت میں) چار تکبیریں کہے، انکے آخر میں رکوع کرے، تو یہ (مع تکبیر تحریمہ و رکوع) عیدین میں نو تکبیریں ہیں۔ اس کا ان میں سے کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

[1] سورۃ حجرات سے سورۃ الناس تک سورتیں مفصلات کہلاتی ہیں۔ حجرات سے سورۃ مرسلت طوال مفصّل، سورۃ نبا سے سورۃ ضحیٰ تک اوساط مفصل اور انشراح سے سورۃ ناس تک قصار مفصّل کہلاتی ہیں۔ اس میں اور بھی متعدد اقوال ہیں۔ الاتقان فی علوم القرآن ج۱ ص۶۳ للسیوطی۔

۹۹۸۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعًا اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَآءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَأُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَكَعَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۹۹۹۔ وَعَنْ كُرْدُوْسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعًا يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَيَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِاِحْدَاهُنَّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۰۰۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ شَهِدْتُّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

---

۹۹۸ مصنف عبد الرزاق کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۳ ج۳ باب التکبیر فی الصّلاۃ یوم العید برقم ۵۶۸۶۔

۹۹۹ المعجم الکبیر للطبرانی ص۳۵۲ ج۹ رقم الحدیث ۹۵۱۳۔

۹۹۸۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے، چار تکبیریں قراءۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہتے تو رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں قراءۃ کرتے، پس جب فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر رکوع کرتے۔"

یہ حدیث، عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۹۔ کردوس نے کہا" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو نو تکبیریں کہتے تھے آپ نماز، شروع فرماتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر ایک تکبیر کہتے، تو اس کے ساتھ رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوجاتے تو شروع میں قراءۃ کرتے، پھر چار تکبیریں کہتے، پھر ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع فرماتے"

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۰۰۔ عبداللہ بن الحارث نے کہا" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، انہوں نے بصرہ میں

كَبَّرَ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَالٰى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ وَشَهِدْتُّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

۱۰۰۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۰۰ مصنف عبد الرزاق کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۹۲ ج۳ باب التکبیر فی الصلاۃ یوم العید برقم ۵۶۸۹۔

۱۰۰۱ بخاری کتاب العیدین ص۱۳۵ ج۱ باب الصلوٰۃ قبل العید وبعدھا، مسلم کتاب العیدین ص۲۹۱ ج۱، ترمذی ابواب العیدین ص۱۲ ج۱ باب لاصلوٰۃ قبل العیدین ولا بعدھما، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ باب الصلوٰۃ بعد صلوٰۃ العید، نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین ص۲۳۵ ج۱ باب الصلوٰۃ قبل العیدین وبعدھا، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۹۳ باب ماجاء فی الصلوٰۃ قبل صلوٰۃ العید وبعدھا، مسند احمد ص۳۵۵ ج۱۔

عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں، دونوں قراءتیں پے درپے ادا کیں۔ انہوں نے کہا اور میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی حاضر ہوا، انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔"
یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص میں کہا ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا

۱۰۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے، تو دو رکعتیں ادا فرمائیں، نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔"
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

١٠٠٢۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

١٠٠٣۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

١٠٠٤۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلٰوةُ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

١٠٠٢ مسند احمد ص٥٢ ج٢، ترمذی ابواب العیدین ص١٢٠ ج١ باب لا صلوٰة قبل العیدین ولا بعدهما، مستدرک حاکم کتاب العیدین ص٢٩٥ ج١ باب لا یصلی قبل العید ولا بعدها۔

١٠٠٣ ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات ص٩٣ باب ما جاء فی الصّلوٰة قبل صلوٰة العید وبعدها۔

١٠٠٤ المعجم الکبیر للطبرانی ص٢٤٨ ج١٧ رقم الحدیث ٥٠٠٠٠ (٦٩٢)۔

١٠٠٢۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عید کے دن نکلے، نہ تو عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد اور انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔

یہ حدیث احمد، ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

١٠٠٣۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز بھی ادا نہیں فرماتے تھے، پس جب آپ اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لاتے، دو رکعتیں ادا فرماتے"۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

١٠٠٤۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "عید کے دن امام کے آنے سے قبل نماز سنت نہیں ہے۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہما كَانَا يَنْهَيَانِ النَّاسَ اَوْ قَالَ يُجْلِسَانِ مَنْ يَّرَيَانِهٖ يُصَلِّيْ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ فِي الْعِيْدِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

بَابُ الذِّهَابِ اِلَى الْمُصَلّٰى فِيْ طَرِيْقٍ وَّالرُّجُوْعِ فِيْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى

۱۰۰۶۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۰۰۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ

۱۰۰۵ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۳۵۳ ج ۹ رقم الحدیث ۹۵۲۴۔

۱۰۰۶ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۴ ج ۱ باب من خالف الطریق۔

۱۰۰۵۔ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو منع کرتے تھے یا کہا یا جس شخص کو امام کے آنے سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اسے بٹھا دیتے تھے۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ عیدگاہ کی طرف ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس جانا

۱۰۰۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (واپس آتے ہوئے) راستہ تبدیل فرما دیتے تھے"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لیے تشریف لے جاتے،

إِلَى الْعِيْدِ يَرْجِعُ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ۔

١٠٠٨۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ آخَرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

بَابُ تَكْبِيْرَاتِ التَّشْرِيْقِ

١٠٠٩۔ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ

١٠٠٧ مسند احمد ص۳۳۸ ج۲، ترمذی ابواب العیدین ص۱۲۰ ج۱ باب ما جاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العید فی طریق ... الخ، صحیح ابن حبان باب العیدین ص۲۰۲ ج۵ رقم الحدیث ۲۸۰۴، مستدرک حاکم کتاب العیدین ص۲۹۶ ج۱ باب لا یصلی قبل العید ولا بعدھا۔

١٠٠٨ ابوداؤد کتاب الصلوٰة ص۱۶۳ ج۱ باب یخرج الی العید فی طریق ویرجع فی طریق، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات ص۹۳ باب ما جاء فی الخروج یوم العید من طریق ... الخ، مسند احمد ص۱۰۹ ج۲۔

جس راستہ سے گئے تھے واپس اس سے دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔"

یہ حدیث احمد، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

١٠٠٨۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے تشریف لے گئے، پھر واپس دوسرے راستہ سے تشریف لائے۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ تکبیرات تشریق

١٠٠٩۔ ابوالاسود نے کہا" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے قربانی کے دن عصر کی نماز

مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ عَرَفَۃَ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مِنْ یَّوْمِ النَّحْرِ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۱۰۱۰۔ وَعَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ عَرَفَۃَ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَیُکَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۱۰۰۹ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱۶۵؍۲ باب التکبیر من ایّ یوم ھو الی ایّ ساعۃ۔

۱۰۱۰ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الصلوات ص۱۶۵؍۲ باب التکبیر من ایّ یوم ھو الی ایّ ساعۃ۔

تک تکبیریں کہتے، آپ اس طرح تکبیر کہتے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں)

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۱۰۔ شقیق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ (نو ذوالحج) کی فجر کے بعد سے ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے اور (آخری دن) عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی اس کی اسناد صحیح ہے۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

١٠١١۔ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

١٠١٢۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ

١٠١١ بخاری ابواب الکسوف ص ۱۴۲ ج ۱ باب الصّلٰوۃ فی کسوف الشمس، مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۹ ج ۱ فصل صلٰوۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

ابواب۔ سورج گرہن کے وقت نماز

باب۔ سورج گرہن میں نماز، صدقہ اور استغفار پر آمادہ کرنا

١٠١١۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت پر گرہن زدہ نہیں ہوتے اور لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، تو جب تم انہیں دیکھو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

١٠١٢۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا" جس دن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، لوگوں نے کہا، ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن زدہ ہو گیا ہے، اس پر رسول اللہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۰۱۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۰۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ

۱۰۱۲ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۲ ج۱ باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس، مسلم کتاب الکسوف ص۳۰۰ ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

۱۰۱۳ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۲ ج۱ باب الصدقۃ فی الکسوف، مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۵ ج۱ فصل فی صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلا شبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زندگی پر گرہن زدہ نہیں ہوتے، جب تم اسے دیکھو تو اس کے روشن ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا شبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ کسی کی موت اور زندگی پر گرہن زدہ نہیں ہوتے تو جب تم انہیں اس طرح دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اس کی بڑائی بیان کرو اور صدقہ کرو۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے کہ سورج اور چاند کسی ایک کی موت

ﷺ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۰۱۵۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَّخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ

۱۰۱۴ بخاری ابواب الکسوف ص ۱۴۲/۱ باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس، مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۹/۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان... الخ۔

اور زندگی پر گرہن زدہ نہیں ہوتے، اور لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۵۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا "سورج گرہن زدہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہو گئے آپ گھبراتے تھے کہ قیامت نہ ہو، آپ مسجد میں تشریف لائے، تو آپ نے بہت لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی، میں نے آپ کو کبھی بھی ایسا (لمبا قیام رکوع، سجود) فرماتے نہیں دیکھا اور آپ نے فرمایا "یہ نشانیاں اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں، نہ کسی کی موت پر ہوتی ہیں نہ زندگی پر اور لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، پس جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو، تو ڈرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور اس سے

وَاسْتِغْفَارِہٖ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۱۰۱۶۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعِتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ بِخَمْسِ رُکُوْعَاتٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ

۱۰۱۷۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی بِھِمْ فَقَرَأَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ

۱۰۱۵ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۵/ج۱ باب الذکر فی الکسوف، مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۹/ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

۱۰۱۶ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۴/ج۱ باب من احب العتاقۃ فی کسوف الشمس۔

استغفار کی طرف"۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۶۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کے متعلق فرمایا"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ نماز کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع

۱۰۱۷۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج میں گہن لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، تو آپ نے طوال سورتوں میں سے ایک سورۃ تلاوت فرمائی، آپ نے پانچ رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوگئے، تو بھی طوال سورتوں

الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ.

۱۰۱۸۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا صَلَّاهَا اَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرِیْ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّصَحَّحَهٗ.

۱۰۱۷ ابو داؤد کتاب الکسوف ص۱۶۷ ج۱ باب من قال اربع رکعات۔

۱۰۱۸

میں سے ایک سورۃ تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر اسی طرح بیٹھے رہے، جیسا کہ آپ قبلہ رُخ تھے، دعا فرماتے رہے ہیں، یہاں تک کہ گہن ختم ہوگیا۔

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۱۰۱۸۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے کہا "سورج میں گہن لگ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر سلام پھیرا، پھر کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے سوا یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی"۔

یہ حدیث ابن جریر نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۷۔ صلوٰۃ الکسوف کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خاص کیفیت طاری تھی، اسی وجہ سے آپ نماز میں کبھی آگے بڑھ کر کوئی چیز پکڑنا چاہتے اور کبھی آپ پیچھے ہٹتے، تعدد رکوع اور آپ کی یہ کارروائی اس خاص حالت کے تحت تھی۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ صحابہؓ پچھلی صفوں میں ہونے کی وجہ سے یہ کیفیت صحیح معلوم نہ کر سکے ہوں، آپ کے آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے کو رکوع سے تعبیر کر دیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٠١٩- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بِالْكُوفَةِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِتِّصَالُ الْحَسَنِ بِعَلِيٍّ ثَابِتٌ بِوُجُوْهٍ لٰكِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةَ عَلٰى مَا يَقْتَضِيْهِ قَوْلُهٗ نُبِّئْتُ۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاَرْبَعِ رُكُوْعَاتٍ

١٠٢٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ

١٠١٩

١٠١٩- حسن نے کہا "مجھے خبر دی گئی ہے کہ سورج میں گہن لگ گیا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پانچ رکوع کیے پھر پانچویں رکوع کے وقت دو سجدے کیے، پھر کھڑے ہوکر پانچ رکوع کیے، پھر پانچویں رکوع کے وقت دو سجدے کیے، کہا "دس رکوع اور چار سجدے۔"

یہ حدیث ابن جریر نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا حسن (البصری) کی حضرت علیؓ سے ملاقات کئی طرح ثابت ہے، لیکن وہ اس واقعہ میں حاضر نہیں ہوئے، جیساکہ (ان کا قول) مجھے خبر دی گئی ہے۔ اس کا تقاضا کرتا ہے۔

باب۔ ہر رکعت چار رکوع کے ساتھ

١٠٢٠- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں نماز پڑھی

كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاٰخَرُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

۱۰۲۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لِلنَّاسِ فَقَرَأَ يٰسٓ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهٖ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ اَيْضًا قَدْرَ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ ذٰلِكَ اَيْضًا حَتّٰى صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

۱۰۲۰ مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۹ ج ۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

آپ نے قراءۃ فرمائی، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر سجدہ فرمایا (ابن عباسؓ نے) کہا "اور دوسری رکعات بھی اسی طرح"۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے "آپ نے چار سجدوں میں آٹھ رکوع فرمائے۔"

۱۰۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا "سورج میں گہن لگ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو سورۃ یٰسٓ یا اس جیسی کوئی سورۃ تلاوت کی، پھر سورۃ کی مقدار (طویل) رکوع کیا، پھر سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، پھر سورۃ کی مقدار کھڑے ہو کر دعا کرتے اور تکبیر کہتے رہے، پھر اپنی قراءۃ کی مقدار رکوع کیا، پھر کہا، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر بھی سورۃ کی مقدار کھڑے رہے، پھر اتنی مقدار رکوع

ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهٖ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ وَيَرْغَبُ حَتّٰى انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ثَلَاثِ رُكُوْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

١٠٢٢۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ اَلْحَدِيْثَ

١٠٢١ مسند احمد ص ١٤٣ / ١٧ -

کیا، یہاں تک کہ چار رکوع کیے پھر کہا " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، تو ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر بیٹھ کر دعا کرتے رہے اور ترغیب دیتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا، پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی عمل فرمایا "۔
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ ہر رکعت میں تین رکوع

١٠٢٢۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج میں گہن لگ گیا، لوگوں نے کہا " حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ نے چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع فرمائے "۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٢٣۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

١٠٢٤۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

١٠٢٢ مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۷ ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

١٠٢٣ نسائی کتاب الکسوف ص۲۱۵ ج۱ باب کیف صلوٰۃ الکسوف، مسند احمد ص۳۱۸ ج۳ عن جابر۔

١٠٢٤ ترمذی ابواب صلوٰۃ الکسوف ص۱۲۵ ج۱ باب فی صلوٰۃ الکسوف۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۲۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع فرمائے۔

یہ حدیث نسائی اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۲۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے سورج گہن میں نماز پڑھائی، تو قراءۃ فرمائی، پھر رکوع، پھر قراءۃ پھر رکوع پھر قراءۃ پھر رکوع پھر سجدہ فرمایا اور دوسری رکعت اسی طرح ادا فرمائی۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوعَيْنِ

۱۰۲۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ

باب۔ ہر رکعت دو رکوع کے ساتھ

۱۰۲۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں سورج میں گہن لگ گیا، آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے، تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ نے تکبیر کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی قراءۃ فرمائی، پھر آپ نے تکبیر کہہ کر ایک لمبا رکوع فرمایا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا، تو کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں فرمایا اور لمبی قراءۃ فرمائی، یہ پہلی قراءۃ سے کم تھی، پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع فرمایا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہا، پھر سجدہ فرمایا، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح عمل فرمایا، تو آپ نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے، آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج

الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۱۰۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ

۱۰۲۵ بخاری ابواب الکسوف ص ۱۴۲ ج ۱ باب خطبۃ الامام فی الکسوف، مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۶ ج ۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ۔

روشن ہوگیا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج میں گہن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، تو لمبا قیام فرمایا، تقریباً سورۃ بقرہ کی قراءۃ کی مقدار، پھر ایک لمبا رکوع فرمایا، پھر رکوع سے اٹھے تو لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا رکوع فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا، پھر لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا رکوع فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اٹھے تو لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا رکوع فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا، پھر سلام پھیرا اور تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا۔"

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

١٠٢٧۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَصْحَابِهٖ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔

١٠٢٦ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۳ ج۱ باب صلوٰۃ الکسوف جماعۃ، مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۸ ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان۔

١٠٢٧ مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۷ ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان... الخ، مسند احمد ص۳۷۴ ج۳ ابوداؤد کتاب الکسوف ص۱۶۷ ج۱ باب من قال اربع رکعات۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

١٠٢٧۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سخت گرمی کے دن سورج میں گہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی، آپ نے لمبا قیام فرمایا، یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم گرنے لگے، پھر آپ نے لمبا رکوع فرمایا، پھر اُٹھے، تو لمبا قیام فرمایا، پھر لمبا رکوع فرمایا، پھر اُٹھے تو لمبا (قومہ) فرمایا، پھر دو سجدے فرمائے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اسی طرح عمل فرمایا، تو یہ چار رکوع اور چار سجدے ہوئے"۔

یہ حدیث مسلم، احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوْعٍ وَّاحِدٍ

۱۰۲۸۔ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجُرُّ رِدَآئَهٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَزَادَ كَمَا تُصَلُّوْنَ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ رَكْعَتَیْنِ مِثْلَ صَلٰوتِكُمْ۔

۱۰۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَرْمِیْ بِاَسْهُمِیْ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْكَسَفَتِ

۱۰۲۸ بخاری ابواب الکسوف ص۱۴۱ ج۱ باب الصلوۃ فی کسوف الشمس، نسائی کتاب الکسوف ص۲۲۱ ج۱ باب کیف صلوۃ الکسوف، صحیح ابن حبان باب صلوۃ الکسوف ص۲۱۵ ج۵ برقم ۲۸۲۶۔

باب۔ ہر رکعت ایک رکوع کے ساتھ

۱۰۲۸۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا "ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج کو گہن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے (یعنی جلدی سے) کھڑے ہوئے، یہاں تک آپ مسجد میں تشریف لے آئے، تو ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔"

یہ حدیث بخاری اور نسائی نے نقل کی ہے، نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ "دو رکعتیں، جیسا کہ تم پڑھتے ہو۔" اور ابن حبان نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ ابوبکرہؓ نے کہا "دو رکعتیں تمہاری نماز کی طرح۔"

۱۰۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "اس وقت جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب ایک دفعہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گہن زدہ ہوگیا، تو میں نے وہ تیر پھینک دیے

الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا يَحْدُثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۰۳۰۔ وَعَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ فَزِعًا يَّجُرُّ ثَوْبَهٗ وَأَنَا مَعَهٗ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ يُخَوِّفُ

۱۰۲۹ مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۹ ج ۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان، نسائی کتاب الکسوف ص ۲۱۳ ج ۱ باب التسبیح والتکبیر والدعا عند کسوف الشمس۔

اور کہا میں ضرور ضرور دیکھوں گا کہ آج کے دن سورج کے گہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عمل پیش آتا ہے۔ میں آپ کے پاس پہنچا، تو آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا فرما رہے تھے، تکبیر کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے، یہاں تک کہ سورج سے گہن ختم ہو گیا، تو آپ نے دو سورتیں تلاوت فرمائیں اور دو رکوع فرماتے"۔

یہ حدیث مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں "عبدالرحمٰن بن سمرۃ نے کہا "تو آپ نے دو رکوع اور چار سجدے ادا فرماتے"۔

۱۰۳۰۔ حضرت قبیصہ الہلالی رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج میں گہن لگ گیا، تو آپ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں اس دن مدینہ منورہ میں آپ کے ساتھ تھا، تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، ان میں قیام لمبا فرمایا" پھر آپ نے سلام پھیرا اور سورج روشن ہو گیا،

اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۰۳۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدُفِعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ

۱۰۳۰ ابوداؤد کتاب الکسوف ص۱۶۸ ج۱ باب من قال اربع رکعات، نسائی کتاب الکسوف ص۲۱۹ ج۱ باب کیف صلوٰۃ الکسوف۔

تو آپ نے فرمایا "یہ نشانیاں ہیں، اللہ عزوجل ان کے ساتھ ڈراتے ہیں، پس تم جب یہ نشانیاں دیکھو نماز پڑھو، جیسا کہ تم نے ابھی فرض نماز پڑھی ہے"۔

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۱۔ حضرت سمرۃ جندب رضی اللہ عنہ نے کہا "اس وقت جب کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا اپنے اپنے نشانوں پر تیر پھینک رہے تھے، یہاں تک کہ بادی النظر میں جب سورج افق سے دو یا تین نیزوں کی مقدار بلند ہوا، تو سورج سیاہ ہوگیا، یہاں تک ہوگیا گویا کہ وہ تنومہ[1] ہے، تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، ہمارے ساتھ مسجد میں چلو، خدا کی قسم سورج کی یہ حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی امت کے بارہ میں ضرور کوئی نئی بات پیدا کرے گی راوی نے کہا، ہم تیز رفتاری کی وجہ سے گویا کہ دھکیلے جاتے ہیں اور اچانک

---

[1] تنومہ پودا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے سیاہ پھل لگتے ہیں، شاید کلونجی ہے۔

فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۰۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ

۱۰۳۱ ابوداؤد کتاب الکسوف ص۱۶۸ ج۱ باب من قال اربع رکعات ، نسائی کتاب الکسوف ص۲۱۸ ج۱ باب کیف صلوٰۃ الکسوف ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے۔ آپ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھی، آپ نے ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ کبھی بھی آپ نے ہمارے ساتھ کسی نماز میں اتنا لمبا قیام نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے۔ سمرۃؓ نے کہا، پھر آپ نے اتنا لمبا رکوع فرمایا کہ ہمارے ساتھ کبھی بھی آپ نے کسی نماز میں اتنا لمبا رکوع نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے، انہوں نے کہا، پھر آپ نے ہمارے ساتھ سجدہ فرمایا کہ ہمارے ساتھ کبھی بھی آپ نے اتنا لمبا سجدہ نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے، پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح عمل فرمایا۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج کو گہن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) قیام فرمایا (کافی دیر تک) رکوع نہ فرمایا، پھر رکوع فرمایا، تو اٹھے نہیں، پھر اُٹھے تو سجدہ نہیں فرمایا، پھر سجدہ فرمایا تو اُٹھے نہیں، پھر اُٹھے، تو سجدہ نہیں فرمایا، پھر سجدہ فرمایا

يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَآخَرُوْنَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

١٠٣٣۔ وَعَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ رضی اللہ عنہ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيْمَا نَرٰى بَعْضَ آلٓرٰ كِتٰبٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى۔

١٠٣٢ ابوداؤد کتاب الکسوف ص ١٦٩/١ باب من قال یرکع رکعتین۔

تو اُٹھے نہیں، پھر اُٹھے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح فرمایا۔"

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

١٠٣٣۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے کہا "جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج میں گہن لگ گیا، تو لوگوں نے کہا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج میں گہن لگا ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ سورج اور چاند اللہ عز وجل کی نشانیوں سے دو نشانیاں ہیں، آگاہ رہو! یہ دونوں نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہن زدہ ہوتے ہیں اور کسی کی زندگی کی وجہ سے، جب تم انہیں اس طرح دیکھو تو گھبرا کر مسجد کی طرف جاؤ، پھر آپ نے قیام فرمایا تو ہمارے خیال میں آپ نے الٓرٰ کتٰبٌ کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا، پھر آپ نے رکوع فرمایا، پھر آپ سیدھے کھڑے ہوتے، پھر آپ نے دو سجدے کیے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔"

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۱۰۳۴۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِىُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۱۰۳۵۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا ۔ رَوَاهُ النَّسَآئِىُّ وَزَادَ فِىْ رِوَايَةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ ۔

۱۰۳۳ مسند احمد ص ۲۲۸ ج ۵ ۔

۱۰۳۴ مسند احمد ص ۲۷۱ ج ۴ ، نسائی کتاب الکسوف ص ۲۲۰ ج ۱ باب کیف صلوٰۃ الکسوف ۔

۱۰۳۵ نسائی کتاب الکسوف ص ۲۱۹ ج ۱ باب کیف صلوٰۃ الکسوف ۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۱۰۳۴۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں نماز ادا فرمائی، جیسا کہ تمہاری نماز ہے، آپ رکوع اور سجدہ فرماتے ۔

یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۱۰۳۵۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب سورج اور چاند میں گہن لگ جائے، تو نماز پڑھو، جیسا کہ تم نے ابھی نماز پڑھی ہے"۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ایک روایت میں نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں" (جیسا کہ تم نے ابھی) فرض نماز (پڑھی ہے) اور دونوں کی اسناد صحیح ہے ۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْجَهْرِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

۱۰۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَهَرَ فِي الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ الْاِخْفَاءِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

۱۰۳۷۔ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۰۳۶ مسلم کتاب الکسوف ص۲۹۶ ج۱ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان، بخاری کتاب الکسوف ص۱۴۵ ج۱ باب الجهر بالقراءة فی الکسوف۔

۱۰۳۷ ترمذی ابواب صلوٰۃ الکسوف ص۱۲۶ ج۱ باب کیف القراءة فی الکسوف، ابوداؤد کتاب الکسوف ص۱۶۸ ج۱ باب من قال اربع رکعات، نسائی کتاب الکسوف ص۲۲۲ ج۱ باب ترک الجهر فیها بالقراءة، ابن ماجة ابواب اقامة الصلوات ص۹۱ ج۱ باب ما جاء فی صلوٰۃ الکسوف مسند احمد ص۱۴ ج۵۔

باب۔ سورج گہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءۃ کرنا

۱۰۳۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں اپنی قراءۃ کو بلند فرمایا، آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ نماز کسوف میں قراءۃ آہستہ آواز سے کرنا

۱۰۳۷۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گہن میں نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ اَسْمَعْ لَهٗ قِرَآءَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

۱۰۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ۔

۱۰۳۸ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۴ ج ۱۱ برقم ۱۱۶۱۲۔

۱۰۳۹ بخاری ابواب الاستسقاء ص ۱۳۹ ج ۱ باب کیف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظهره الی الناس، مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء ص ۲۹۳ ج ۱۔

۱۰۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "سورج گہن کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مبارک میں نماز پڑھی تو میں نے آپ کی قراءۃ نہیں سنی"۔
یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ بارش مانگنے کے لیے نماز

۱۰۳۹۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس دن آپ بارش مانگنے کے لیے باہر تشریف لے گئے، عبداللہ نے کہا، آپ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ کی طرف رخ انور فرما کر دعا کی، پھر اپنی چادر مبارک الٹائی، پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں"۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور بخاری نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں "آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءۃ فرمائی"۔

۱۰۴۰۔ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۰۴۱۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَّبَهَا عَلَيْهِ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۰۴۲۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِىْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

۱۰۴۰ مسند احمد ص۴۱ ج۴۔

۱۰۴۱ مسند احمد ص۴۱ ج۴، ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ ص۱۶۴ ج۱ جماع ابواب صلوۃ الاستسقاء... الخ۔

۱۰۴۰ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں تشریف لے گئے اور بارش طلب فرمائی، اپنی چادر مبارک اُلٹی، جب رُخِ انور قبلہ کی طرف فرمایا، خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء فرمائی، پھر قبلہ کی طرف رُخِ انور فرما کر دعا فرمائی"۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۴۱۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا فرمائی آپ پر آپ کی کالی کمبلی تھی، آپ نے اس کے نیچے حصہ کو پکڑ کر اوپر فرمانا چاہا، یہ آپ پر مشکل ہو گیا، تو آپ نے اس کے دائیں طرف کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں اُلٹ دیا"۔

یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، جس دن آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی، آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت دو رکعتیں پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالی

ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَآءَهٗ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۱۰۴۳۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِى الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَّخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ

۱۰۴۲ ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۹۱ باب ما جاء فی صلوٰۃ الاستسقاء ۔

سے دعا مانگی، اور ہاتھ اٹھاتے ہوتے اپنا رخ انور قبلہ شریف کی طرف پھیرا، پھر اپنی چادر مبارک الٹ دی، تو دائیں حصہ کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کیا۔"

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۴۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا" لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش رکنے کی شکایت کی، آپ نے منبر کے بارہ میں فرمایا، تو وہ آپ کے لیے عیدگاہ میں رکھ دیا گیا، اور آپ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ لوگ اس دن (عیدگاہ) کی طرف نکلیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نکلے جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا، آپ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر تکبیر کہی اور اللہ عز وجل کی حمد بیان کی، پھر فرمایا، بلاشبہ تم نے اپنے شہروں کی خشک سالی کی شکایت کی ہے اور اپنے وقت سے بارش کے مؤخر ہونے کی شکایت کی ہے اور اللہ عز وجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس

اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِى الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَاَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْحَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

سے مانگو اور تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

(تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں، وہ بے حد مہربان انتہائی رحم فرمانے والے ہیں، بدلہ کے دن کے مالک ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو ارادہ فرمائیں کرتے ہیں اے اللہ! آپ اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، آپ غنی اور ہم محتاج ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور جو آپ نازل فرمائیں، اُسے ہمارے لیے ایک وقت مقررہ تک طاقت اور ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ بنا دے۔)

پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے، انہیں بلند فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر آپ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف پھیری، اور اپنی چادر مبارک الٹ دی[1]۔ آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، آپ رخِ انور لوگوں کی طرف فرما کر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دو رکعتیں نماز

[1] راوی کو شک ہے کہ قَلَّبَ کا لفظ کہا یا حَوَّلَ کا، معنی دونوں کا ایک ہے۔

فَاَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ.

۱۰۴۴۔ وَعَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَآءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَسْأَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَّا مَنَعَهٗ اَنْ يَّسْأَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا

۱۰۴۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۶۵ ج ۱ باب رفع الیدین فی الاستسقاء۔

پڑھائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک گھٹا اُٹھائی، وہ گرجی اور چمکی، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنا شروع ہو گئی، آپ اپنی مسجد تک نہیں پہنچے تھے کہ نالے بہہ پڑے۔ جب آپ نے لوگوں کا اپنی پناہ گاہوں کی طرف تیزی سے بھاگنا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے، آپ نے فرمایا، "میں گواہی دیتا ہوں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور بلاشبہ میں اس کا بندہ اور رسول ہوں"۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، اس کی اسناد جیّد ہے۔

۱۰۴۴۔ اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا "امراء میں سے ایک امیر نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، تاکہ ان سے استسقاء (بارش طلب کرنے) کے بارہ میں پوچھوں، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے کس چیز نے مجھ سے پوچھنے سے روکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کرتے ہوئے، معمولی لباس پہنے خشوع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے تشریف لے گئے، تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں جیساکہ آپ عیدین میں

يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۱۰۴۵۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَهٗ فَاخْتَرَطَهٗ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ

۱۰۴۴ نسائی کتاب الاستسقاء ص۲۲۶ ج۱ باب کیف صلوۃ الاستسقاء، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۶۵ ج۱ جماع ابواب الاستسقاء ... الخ۔

ادا فرماتے ہیں اور خطبہ نہیں دیا جیسا کہ تم یہ خطبہ دیتے ہو۔"

یہ حدیث نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ نمازِ خوف

۱۰۴۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع (جگہ کا نام) میں تھے، انہوں نے کہا، جب ہم کسی سایہ دار درخت کے پاس آتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (آرام کے لیے) چھوڑ دیتے تھے، انہوں نے کہا، مشرکین میں سے ایک شخص آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی، اس نے وہ پکڑ کر سونت لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، "کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو"۔ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے کہا، مجھ سے تمہیں کون بچائے گا۔ آپ نے

اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَآئِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّآئِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا .

۱۰۴۶ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۰۴۵ مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۷۹/۱ج باب صلوۃ الخوف ، بخاری کتاب المغازی ص ۵۹۲/۲ج باب غزوہ ذات الرقاع تعلیقا۔

فرمایا " اللہ تعالیٰ تجھ سے میری حفاظت فرمائیں گے ، جابرؓ نے کہا ، اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دھمکایا ، تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی اور اسے لٹکا دیا ، انہوں نے کہا " پھر اذان دی گئی ، تو آپ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں ، پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں ۔ انہوں نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں تھیں اور لوگوں کی دو رکعتیں "۔

یہ حدیث مسلم نے اور بخاری نے تعلیقاً نقل کی ہے ۔

۱۰۴۶ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا " میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف غزوہ میں شریک ہوا ، ہم دشمن کے سامنے آئے ، تو ہم نے ان کے مقابلہ کے لیے صف بندی کی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے ، ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ایک گروہ دشمن کی طرف متوجہ ہو گیا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ جو آپکے ہمراہ تھے رکوع اور دو سجدے فرمائے ، پھر

ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّآئِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۴۷۔ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً فَتَكُوْنُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اِسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ

۱۰۴۶ بخاری ابواب صلوٰۃ الخوف ص۱۲۸ ج۱، مسلم کتاب فضائل القرآن ص۲۷۸ ج۱ باب صلوٰۃ الخوف، ترمذی ابواب الصلوٰۃ والسجدۃ ص۱۲۶ ج۱ باب ماجاء فی صلوٰۃ الخوف، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۶ ج۱ باب من قال یصلی بکل طایفۃ رکعۃ، نسائی کتاب صلوٰۃ الخوف ص۲۲۹ ج۱، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۹۰ باب ماجاء فی صلوٰۃ الخوف مسند احمد ص۱۵۰ ج۲۔

یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی، وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر سلام پھیرا، پھر ہر ایک نے ان میں سے کھڑے ہو کر اپنے لیے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۴۷۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نمازِ خوف کے بارہ میں پوچھا جاتا تو وہ کہتے "امام اور لوگوں کا ایک گروہ آگے بڑھے، امام ان کو ایک رکعت پڑھائے، ان میں سے وہ گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی، امام اور دشمن کے درمیان ہو جائے، جب وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں پیچھے ہٹ جائیں، ان لوگوں کی جگہ پر جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اور وہ لوگ جنہوں نے نماز

يُصَلُّوا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ قَدْ صَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهٗ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا ثُمَّ الْبُخَارِيُّ مِنْ طَرِيْقِهٖ فِيْ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ مِنْ صَحِيْحِهٖ ۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اِنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ لَهَا اَنْوَاعٌ مُّخْتَلِفَةٌ وَّصِفَاتٌ مُّتَنَوِّعَةٌ وَّرَدَتْ فِيْهَا اَخْبَارٌ صَحِيْحَةٌ ۔

۱۰۴۷ مؤطا امام کتاب صلوٰۃ الخوف ص ۱۷۰، بخاری کتاب التفسیر ص ۶۵۰ ج ۲ باب قولہ عز وجل وَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا ... الخ ۔

نہیں پڑھی، وہ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، پھر امام سلام پھیر دے اور وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کھڑا ہو کر اپنی ایک ایک رکعت پڑھ لیں، پس دونوں گروہوں میں سے ہر ایک دو رکعتیں پڑھ چکا ہو گا، اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو جائے تو لوگ پیدل اپنے قدموں پر کھڑے نماز پڑھیں یا سواری کی حالت میں، قبلہ کی طرف منہ ہو یا نہ ہو۔

مالک نے بیان کیا کہ نافع نے کہا، میرا خیال تو یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ (طریقہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

یہ حدیث مالک نے موطا میں پھر بخاری نے انہی کے واسطہ سے اپنی صحیح کی کتاب التفسیر میں نقل کی ہے

نیموی نے کہا، نماز خوف کی مختلف قسمیں اور مختلف طریقے ہیں جو صحیح احادیث میں آئے ہیں۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ

۱۰۴۸۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ۔

۱۰۴۹۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۴۸ مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۰ ج۱، ترمذی ابواب الجنائز ص۱۹۲ ج۱ باب ماجاء فی تلقین المریض عند الموت، ابوداؤد کتاب الجنائز ص۸۸ ج۲ باب فی التلقین، نسائی کتاب الجنائز ص۲۵۹ ج۱ باب تلقین المیت، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص۱۰۵ باب ماجاء فی تلقین المیت... الخ، مسند احمد ص۳ ج۳۔

۱۰۴۹ مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۰ ج۱۔

ابواب۔ جنازوں کے احکام

باب۔ قریب المرگ کو (کلمہ کی) تلقین کرنا

۱۰۴۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے قریب المرگ لوگوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو"۔

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۴۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے قریب المرگ لوگوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱.۵۰۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

بَابُ تَوْجِيْهِ الْمُحْتَضَرِ اِلَى الْقِبْلَةِ

۱.۵۱۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَاَلَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالُوْا تُوُفِّیَ وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصَابَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرِكِ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱.۵۰ ابوداؤد کتاب الجنائز ص۸۸ ج۲ باب التلقین۔

۱.۵۱ مستدرک حاکم کتاب الجنائز ص۳۵۳ ج۱ باب یوجہ المحتضر الی القبلۃ۔

۱.۵۰۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا (زندگی میں) آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگیا، وہ جنت میں داخل ہوگیا"۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ مرنے والے کا قبلہ کی طرف منہ کرنا

۱.۵۱۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو براء بن معرورؓ کے بارہ میں دریافت فرمایا، لوگوں نے کہا "اس نے وفات پائی اور وصیت کی کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کردیا جائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے فطرت (دین) کو پالیا ہے، پھر تشریف لے جاکر اس پر نماز جنازہ پڑھی"۔

یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ قِرَآءَةِ يٰسٓ عِنْدَ الْمَيِّتِ

۱۰۵۲۔ عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِقْرَءُوْا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَآئِيُّ وَاَعَلَّهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

بَابُ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

۱۰۵۳۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ

۱۰۵۲ ابوداؤد کتاب الجنائز ص۸۹ ج۲ باب القراءۃ عند المیت، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص۱۰۵ باب ماجاء فی مایقال عند المریض اذا حضر، صحیح ابن حبان کتاب الجنائز ص۳ ج۶ فصل فی المحتضر رقم الحدیث ۲۹۹۱۔

باب۔ میّت کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا

۱۰۵۲۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مرنے والوں کے پاس سورۃ یٰسین پڑھو"۔

یہ حدیث ابو داؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے نقل کی ہے، ابن القطان نے اسے معلول قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ میّت کی آنکھیں بند کرنا

۱۰۵۳۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس تشریف لے گئے، ان کی نگاہ پھٹ چکی تھی، تو آپ نے ان کی آنکھیں بند فرما دیں، پھر فرمایا "جب روح قبض کی جاتی

اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۰۵۳ مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۰ ج۱ ۔

ہے تو نگاہ اس کے پیچھے لگتی ہے، اس کے گھر والوں میں سے کچھ لوگوں نے چیخ و پکار کی تو آپ نے فرمایا "اپنے بارہ میں اچھی ہی دعا کرو، بلاشبہ فرشتے جو تم کہتے ہو، اس پر آمین کہتے ہیں، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ"

(اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور ان کا درجہ مہدیین میں بلند فرمائیں اور آپ ان کے پسماندگان میں ان کے نائب بن جائیں، اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہماری اور ان کی مغفرت فرمائیں، ان کی قبر میں کشادگی فرمادیں اور ان کی قبر میں روشنی فرمادیں)

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

١٠٥٤- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

١٠٥٥- عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّيَتْ اِبْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي

١٠٥٤ بخاری کتاب الجنائز ص١٦٦ ج١ باب الدخول علی المیت بعد الموت ... الخ، مسلم کتاب الجنائز ص٣٠٦ ج١ فصل فی کفن المیت ... الخ -

---

باب ۔ میّت کو کپڑے سے ڈھانکنا

١٠٥٤- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو انہیں یمنی چادر سے ڈھانک دیا گیا۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب ۔ میّت کو غسل دینا

١٠٥٥- ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی لخت جگر کی وفات ہوئی، تو ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا" اسے تین یا پانچ بار اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ پانی اور بیری (پانی جس میں بیری کے پتے پکائے گئے ہوں) کے ساتھ غسل دو اور آخری بار کافور لگا دو

الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ تَعْنِيْ اِزَارَهٗ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمْ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ

١٠٥٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَاْسِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ

١٠٥٥ بخاری کتاب الجنائز ص١٦٧ ج١ باب غسل المیت... الخ، مسلم کتاب الجنائز ص٣٠٤ ج١ فصل فی غسل المیت وترًا، ترمذی ابواب الجنائز ص١٩٣ ج١ باب ماجاء فی غسل المیت، ابوداؤد کتاب الجنائز ص٩٢ ج٢ باب کیف غسل المیت، نسائی کتاب الجنائز ص٢٦٦ ج١ باب غسل المیت وترًا، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص١٠٦ باب ماجاء فی غسل المیت وترًا، مسند احمد ص٤٠٧ ج٦۔

یا فرمایا کافور میں سے تھوڑا سا، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دو، پس جب ہم فارغ ہوئے ہم نے آپ کو اطلاع کر دی، تو آپ نے ہمیں اپنی چادر مبارک دی اور فرمایا، اس چادر کو اس کا شعار (یعنی جسم کے ساتھ لگنے والا کپڑا) بنا دو، یعنی اس کا ازار بنا دو۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور ان کی ایک روایت میں ہے "(غسل دیتے وقت) اس کے دائیں جانب اور وضوء (میں دھلنے والی جگہوں) سے ابتداء کرو۔"

باب۔ مرد کے لیے اپنی بیوی کو غسل دینا

١٠٥٦۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع سے واپس تشریف لائے، تو مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور میں کہہ رہی تھی، ہائے میرا سر

وَارَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ اَنَا يَاعَآئِشَةُ وَارَاْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْمِتِّ قَبْلِىْ فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ قَالَ النِّيْمَوِیُّ قَوْلُهٗ فَغَسَلْتُكِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ ۔

۱۰۵۷۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا غَسَلْتُ اَنَا وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۱۰۵۶ ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص۱۰۵ باب ماجاء فی غسل الرجل امرأتہ .... الخ

۱۰۵۷ معرفۃ السنن والآثار کتاب الجنائز ص۲۳۱ ج۵ رقم الحدیث ۲۳۵۹ و ۲۳۶۱ ۔
سنن الکبری للبیہقی کتاب الجنائز ص۳۹۶ ج۳ باب الرجل یغسل امرأتہ اذا ماتت ۔

تو فرمایا " بلکہ میں اے عائشہؓ! ہائے میرا سر، آپ نے پھر فرمایا، تمہارا کیا نقصان ہے، اگر تم مجھ سے پہلے وفات پاگئیں، تو میں تم پر کھڑا ہوں گا، تمہیں غسل دوں گا، تمہیں کفن دوں گا اور تم پر نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن کردوں گا"

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے نیموی نے کہا، میں تمہیں غسل دوں گا (یہ الفاظ) محفوظ نہیں"۔

۱۰۵۷۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا "جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی، تو میں نے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں غسل دیا"

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

۱۰۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ غَسَلَتْ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ حِيْنَ تُوُفِّیَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ وَّاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ۔

بَابُ التَّكْفِيْنِ فِی الثِّيَابِ الْبِيْضِ

۱۰۵۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْبَسُوْا مِنْ

۱۰۵۸ مؤطا امام مالکؒ کتاب الجنائز ص۲۰۲ باب غسل المیت ۔

باب۔ عورت کے لیے اپنے خاوند کو غسل دینا

۱۰۵۸۔ عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب وہ فوت ہوئے تو غسل دیا، پھر انہوں نے آ کر ان مہاجرین صحابہؓ سے جو اسوقت موجود تھے پوچھا، انہوں نے کہا "میں روزہ سے ہوں اور یہ دن سخت سردی کا دن ہے، کیا مجھ پر (غسل دینے کی وجہ سے) غسل ہے، تو صحابہؓ نے کہا، نہیں۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ سفید کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے کپڑوں

ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ.

١٠٦٠۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ۔

١٠٥٩ ترمذی ابواب الجنائز ص۱۹۳ ج۱ باب ماجاء مایستحب من الاکفان، ابوداؤد کتاب اللباس ص۲۰۶ ج۲ باب فی البیاض، ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص۱۰۷ باب ماجاء مایستحب من الکفن، مسند احمد ص۲۴۷ ج۱۔

١٠٦٠ مسند احمد ص۱ ج۵، نسائی کتاب الجنائز ص۲۶۸ ج۱ باب الامر بتحسین الکفن، مستدرک حاکم کتاب الجنائز ص۳۵۴ باب الکفن فی ثیاب البیض ... الخ۔

میں سے سفید کپڑے پہنو، بلاشبہ یہ تمہارے لیے بہتر کپڑے ہیں اور اس میں اپنے مُردوں کو کفن دو۔"

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی اور دیگر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

١٠٦٠۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید کپڑے پہنو، بلاشبہ وہ زیادہ پاکیزہ اور اچھے ہیں اور ان میں اپنے مُردوں کو کفن دو۔"

یہ حدیث احمد، نسائی، ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے، ترمذی اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ التَّحْسِينِ فِي الْكَفَنِ

۱۰۶۱۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۶۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا وُلِّيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ۔

۱۰۶۱ مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۶ ج۱ فصل فی کفن المیّت فی ثلاثة اثواب ... الخ۔

۱۰۶۲ ابن ماجة ابواب ما جاء فی الجنائز ص۱۰۶ ج۱ باب ما جاء ما یستحب من الکفن، ترمذی ابواب الجنائز ص۱۹۴ ج۱ باب ما جاء ما یستحب من الاکفان۔

باب۔ اچھا کفن پہنانا

۱۰۶۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنے بھائی کو کفن دے تو اُسے چاہیے کہ اچھا کفن دے۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۲۔ حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ولی بنے، تو اسے چاہیے کہ اچھا کفن پہنائے۔"

یہ حدیث ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

بَابُ تَكْفِينِ الرَّجُلِ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ

١٠٦٣ - عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

١٠٦٤ - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

١٠٦٣ بخاری کتاب الجنائز ص ١٦٩/ج ١ باب الکفن بلا عمامۃ ، مسلم کتاب الجنائز ص ٣٠٥ فصل فی کفن المیت فی ثلاثۃ اثواب ... الخ ، ترمذی ابواب الجنائز ص ١٩٥/ج ١ باب ما جآء فی کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوداؤد کتاب الجنائز ص ٩٣/ج ٢ باب فی الکفن ، نسائی کتاب الجنائز ص ٢٦٨/ج ١ باب کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ابن ماجۃ ابواب ما جآء فی الجنائز ص ١٠٦ باب ما جآء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، مسند احمد ص ١٦٥/ج ٦ ۔

١٠٦٤ مسلم کتاب الجنائز ص ٣٠٦/ج ١ فصل فی کفن المیت فی ثلاثۃ اثواب ۔

باب ۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۶۳ ۔ ام المومنین ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا ، اس میں قمیض اور پگڑی نہیں تھی ۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے ۔

۱۰۶۴ ۔ ابو سلمہ نے کہا ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا میں نے ان سے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا ، تو انہوں نے کہا " تین سوتی کپڑوں میں " ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۱۰۶۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا قُبِضَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاِنِّىْ اَرْجُوْ مَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ قَالَتْ وَكَانَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيْهِ رَدْعٌ مِّنْ مَّشْقٍ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاغْسِلُوْا ثَوْبِىْ هٰذَا وَضُمُّوْا اِلَيْهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَكَفِّنُوْنِىْ فِىْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ فَقُلْنَا اَفَلَا نَجْعَلُهَا جُدُدًا كُلَّهَا قَالَتْ فَقَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ قَالَتْ فَمَاتَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِىُّ وَقَالَ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانَ۔

۱۰۶۵ مسند احمد ص۴۵ ج۶ بخاری کتاب الجنائز ص۱۸۶ ج۱ باب موت یوم الاثنین۔

۱۰۶۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا " جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا، آج کون سا دن ہے، ہم نے کہا، سوموار کا دن، انھوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن وفات دیے گئے، ہم نے کہا سوموار کے دن آپ کی وفات ہوئی، انھوں نے کہا، بلاشبہ میں بھی اس وقت سے رات تک امید رکھتا ہوں (کہ ان سے جا ملوں گا) حضرت صدیق اکبرؓ پر ایک کپڑا تھا جس میں گیرو (ملتانی سرخ رنگ کی مٹی) کا نشان تھا، تو انہوں نے کہا، جب میں فوت ہو جاؤں، تو میرے اس کپڑے کو دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو نئے کپڑے ملا کر مجھے تین کپڑوں میں کفنا دینا، ہم نے کہا، کیا ہم تمام کپڑے نئے نہ کر دیں؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا، نہیں بلاشبہ یہ تو آلائش[1] کے لیے ہے، ام المؤمنینؓ نے کہا، حضرت صدیق اکبرؓ نے منگل کی رات (منگل اور سوموار کی درمیانی رات) وفات پائی"۔

یہ حدیث احمد اور بخاری نے نقل کی ہے، بخاری کی روایت میں ہے، زعفران کا نشان تھا۔

---

[1] یعنی وفات کے بعد جسم سے جو آلائش نکلتی ہے، مطلب یہ ہے کہ نئے کپڑوں کے زندہ زیادہ مستحق ہیں۔

بَابُ تَكْفِيْنِ الْمَرْأَةِ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ

۱۰۶۶۔ عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ۔

۱۰۶۶ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۹۴/۲ باب فی کفن المرأۃ۔

باب۔ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۶۶۔ حضرت لیلیٰ بنت قانف الثقفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جن عورتوں نے انہیں غسل دیا، میں ان میں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ازار، پھر درع پھر اوڑھنی پھر چادر عطا فرمائی، پھر وہ ایک دوسرے کپڑے میں لپیٹ دی گئیں، لیلیٰ بنت قانفؓ نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ام کلثومؓ کا کفن تھا، آپ ہمیں کفن کا ایک ایک کپڑا کر کے عطا فرما رہے تھے۔"

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۶۷ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّى فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۱۰۶۸ - وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

---

۱۰۶۷ (بخاری کتاب الجنائز ص۱۷۷ ج۱ باب من انتظر حتّٰی یدفن، مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۷ ج۱ فصل حصول ثواب القیراط... الخ -

۱۰۶۸ (مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۸ ج۱ فصل فی قبول شفاعة الاربعین -

باب۔ جو روایات میت پر نماز کے بارہ میں ہیں

۱۰۶۷۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جنازہ میں حاضر ہوا یہاں تک کہ اُس نے نماز پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط (کا ثواب) ہے اور جو شخص دفن تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط (کا ثواب) ہے، آپ سے پوچھا گیا، دو قیراط کتنے ہیں. آپ نے فرمایا "دو بڑے پہاڑوں کے برابر"۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میت کہ اس پر ایک سو شخص مسلمان اُمت میں سے نماز جنازہ پڑھیں، سب اس کے لیے شفاعت کریں، تو ان کی شفاعت ضرور قبول ہو گی۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

١٠٦٩ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ.

١٠٧٠ - وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا تُوُفِّىَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى ابْنَىْ بَيْضَاءَ فِى الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٦٩ مسند احمد ص٢٧ ج١، مسلم کتاب الجنائز ص٣٠٨ ج١ فصل فی قبول شفاعۃ الاربعین، ابوداؤد کتاب الجنائز ص٩٦ ج٢ باب فصل الصّلوٰۃ علی الجنائز۔

١٠٧٠ مسلم کتاب الجنائز ص٣١٣ ج١ فصل فی جواز الصلوٰۃ علی المیّت فی المسجد۔

١٠٦٩۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، "جو مسلمان شخص فوت ہو جائے، اس کے جنازہ پر چالیس ایسے آدمی کھڑے ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔"

یہ حدیث احمد، مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

١٠٧٠۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اس (جنازہ) کو مسجد میں داخل کرو تاکہ میں بھی اس پر نماز پڑھوں اس کا ام المؤمنین رض پر انکار کیا گیا، تو انہوں نے کہا "خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل رض اور اس کے بھائی پر مسجد میں نماز پڑھی۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۱۰۷۲۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

۱۰۷۱ ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الجنائز ص۱۱۱ باب ماجآء فی الصلوٰۃ علی الجنائز فی المسجد، ابوداؤد کتاب الجنائز ص۹۸ ج۲ باب الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد۔

۱۰۷۲ بخاری کتاب الجنائز ص۱۶۷ ج۱، مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۹ ج۱ فصل فی النعی للناس المیّت۔ ترمذی ابواب الجنائز ص۱۹۸ ج۱ باب ماجآء فی التکبیر علی الجنازۃ، ابوداؤد کتاب الجنائز ص۱۰۱ ج۲ باب الصلوٰۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک، نسائی کتاب الجنائز ص۲۸۱ ج۱ باب عدد التکبیر علی الجنازۃ، ابن ماجۃ ابواب ماجآء فی الجنائز ص۱۱۱ باب ماجآء فی الصلوٰۃ علی النجاشی، مسند احمد ص۵۲۹ ج۲۔

۱۰۷۱۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے مسجد میں جنازہ پر نماز پڑھی، تو اُسے کچھ (ثواب) نہیں ملے گا"۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۷۲۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن (شاہ حبشہ) نجاشی فوت ہوا اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی وفات کی اطلاع دی، اور آپ اپنے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ صف بنائی اور اس پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں"۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

۱۰۷۴۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ یَّقُوْلُ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرْدٍ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ

۱۰۷۳ بخاری کتاب الجنائز ص۱۷۸ ج۱ باب التکبیر علی الجنازۃ اربعًا، مسلم کتاب الجنائز ص۳۰۹ ج۱ فصل فی التکبیر علی المیت اربعًا۔

۱۰۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۴۔ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سُنا۔

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرْدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا

(اے اللہ! اسے بخش دیں اور اس پر رحم فرمائیں اسے معافی اور عافیت عطا فرمائیں، اس کی اچھی مہمانی فرمائیں، اس کی قبر کشادہ فرمائیں، اسے پانی برف اور اولے سے دھو ڈالیں اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرما دیں، جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر سے بہتر گھر اس کے اہل سے بہتر اہل اس کی

النَّارِ" قَالَ عَوفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٧٥۔ وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٠٧٤ مسلم كتاب الجنائز ص ٣١١/١ فصل فى الدعاء للميّت۔

١٠٧٥ نسائى كتاب الجنائز ص ٢٨١/١ باب الدعا، ترمذى ابواب الجنائز ص ١٩٨/١ باب ما يقول فى الصّلوٰة على الميّت۔

خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ" | بیوی سے بہتر بیوی عطا فرمائیں، اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچائیں)

عوف نے کہا، میں نے تمنا کی کہ کاش اس میت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا فرمائی، اس کے لیے میں میت ہوتا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

١٠٧٥۔ ابو ابراہیم انصاری نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے میت پر نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا۔ | (اے اللہ! ہمارے زندہ، مردہ، حاضر، غائب مردوں، عورتوں، چھوٹے اور بڑے کو بخش دیں)

یہ حدیث نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَلِاُنَاثِنَا وَلِذُكُوْرِنَا مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

۱۰۷۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۷۶ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۳۳/۱۲ برقم ۱۲۶۸۰، مجمع الزوائد کتاب الجنائز ۳۳/۳ باب الصلٰوۃ علی الجنازۃ - المعجم الاوسط للطبرانی ۸/۲ برقم ۱۱۵۸

۱۰۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت پر نماز پڑھتے تو یہ دعا فرماتے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَلِاُنَاثِنَا وَلِذُكُوْرِنَا مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ"	(اے اللہ! ہمارے زندہ، مُردہ، حاضر، غائب عورتوں اور مردوں کو بخش دیں، ہم میں سے جسے آپ زندہ رکھیں، اسلام پر زندہ رکھیں اور ہم میں سے جسے آپ وفات دیں، ایمان پر وفات دیں، اے اللہ! ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ آپ سے معافی مانگتے ہیں۔)

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے ہیثمی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ شہیدوں پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۷۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک

يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِى اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

بَابُ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

١٠٧٨۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ

١٠٧٧ بخاری کتاب الجنائز ص١٧٩ ج١ باب الصّلوٰة على الشهيد ۔

کپڑے میں اکٹھا دفنا کر فرماتے "ان میں سے قرآن پاک کو زیادہ حاصل کرنے والا کون ہے" جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا، تو اسے لحد میں پہلے رکھتے اور آپ نے فرمایا "قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں" اور آپ نے انہیں ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ شہدا، پر نماز جنازہ پڑھنا

١٠٧٨۔ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہاتیوں میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ آپ پر ایمان لایا اور آپ کی پیروی کی، پھر اس نے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کو وصیت فرمائی، پس جب ایک غزوہ تھا، تو نبی اکرم

غَنَمَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قُسِّمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتُ فَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يُصَدِّقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز غنیمت حاصل کی، تو اسے تقسیم فرمایا، اور اسے بھی حصّہ عطا فرمایا، وہ صحابہؓ کی پچھلی طرف سے حفاظت کر رہا تھا، تو آپ نے اس کا حصّہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا، جب وہ آیا، تو انہوں نے اس کا حصّہ اُسے دے دیا، اس نے کہا، یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، یہ حصّہ ہے جو تمہارے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم فرمایا ہے، اس نے وصول کر لیا اور اسے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "میں نے تمہارے لیے یہ حصّہ دیا ہے، اس نے کہا میں نے آپ کی پیروی اس کے لیے نہیں کی تھی اور لیکن میں نے آپ کی پیروی اس لیے کی تھی کہ مجھے یہاں تیر مارا جائے اور اس نے تیر کے ساتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، پھر میں مر جاؤں اور جنت میں داخل کیا جاؤں، آپ نے فرمایا "اگر تو نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا ہے، تو وہ تجھے سچا فرما دیں گے، صحابہؓ تھوڑی دیر ٹھہرے، پھر دشمن کے ساتھ لڑنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے، تو وہ شخص اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، اُسے وہیں تیر لگا تھا، جہاں اُس نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا یہ وہی ہے"؟ صحابہ کرامؓ نے عرض

اللّٰہَ فَصَدَّقَہٗ ثُمَّ کَفَّنَہُ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ جُبَّۃِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ فَکَانَ مِمَّا ظَھَرَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُھَاجِرًا فِیْ سَبِیْلِكَ فَقُتِلَ شَھِیْدًا اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ذٰلِكَ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۱۰۷۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِیَ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ عَشَرَۃً عَشَرَۃً وَّحَمْزَۃُ ھُوَ کَمَا ھُوَ یُرْفَعُوْنَ وَھُوَ کَمَا ھُوَ مَوْضُوْعٌ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

۱۰۷۸ نسائی کتاب الجنائز ص ۲۷۷ ج ۱ باب الصّلوۃ علی الشہدآء، طحاوی کتاب الجنائز ص ۳۳۹ ج ۱ باب الصّلوۃ علی الشہدآء۔

کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا "اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا، اللہ تعالیٰ نے اسے سچا کر دیا" پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا، پھر اسے آگے فرما کر اس پر نماز جنازہ ادا فرمائی، آپ کی نماز سے جو الفاظ ظاہر ہوتے وہ یہ تھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُھَاجِرًا فِیْ سَبِیْلِكَ فَقُتِلَ شَھِیْدًا اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ذٰلِكَ۔

(اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے۔ آپ کے راستہ میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا ہے، میں اس پر گواہ ہوں کہ یہ شہید قتل کیا گیا ہے)

یہ حدیث نسائی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "اُحد کے دن انہیں (شہدائے احد کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ ان پر دس دس کر کے (اکٹھا) نماز جنازہ ادا فرماتے، اور حضرت حمزہؓ وہ اسی طرح تھے، اور دوسرے لوگ اُٹھائے جاتے جب کہ حضرت حمزہؓ اسی طرح رکھے ہوئے تھے۔"

وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِي اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

۱۰۸۰۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدِهٖ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَّهُوَ مُرْسَلُ صَحَابِيٍّ

۱۰۸۱۔ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ عَشَرَةً عَشَرَةً فِيْ كُلِّ عَشَرَةٍ حَمْزَةُ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ

۱۰۷۹ ابن ماجۃ ابواب ماجآء فی الجنائز ص۱۱۱ باب ماجآء فی الصّلوٰۃ علی الشھدآء ... الخ، طحاوی کتاب الجنائز ص۳۳۸ ج۱ باب الصّلوٰۃ علی الشھدآء، سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الجنائز ص۱۲ ج۴ باب من زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی شھدآء احد، تلخیص الحبیر کتاب الجنائز ص۱۱۴ ج۲ نقلاً عن الطبرانی۔

۱۰۸۰ طحاوی کتاب الجنائز ص۳۳۸ ج۱ باب الصّلوٰۃ علی الشھدآء۔

یہ حدیث ابن ماجہ، طحاوی، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا، تو انہیں چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا، پھر آپ نے اُن پر نماز پڑھی، تو نو تکبیریں کہیں، پھر دوسرے شہداء کو لایا گیا، انھیں ترتیب سے رکھا جاتا تو آپ ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور ان کے ساتھ حضرت حمزہؓ پر بھی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے اور یہ صحابی رضی اللہ عنہ کی مرسل ہے۔

۱۰۸۱۔ حضرت ابومالک الغفاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد میں دس دس کر کے نماز جنازہ ادا فرمائی، ہر دس میں حضرت حمزہؓ بھی ہوتے تھے، یہاں تک کہ اُن پر ستر بار[1] نماز پڑھی گئی۔

---

[1] احد میں کل ستر صحابہؓ شہید ہوئے۔

سَبْعِيْنَ صَلٰوةً ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِی الْمَرَاسِيْلِ وَالطَّحَاوِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ ۔

بَابٌ فِی حَمْلِ الْجَنَازَةِ

١٠٨٢ ۔ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مَنْ اَتْبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ اِنْ شَآءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَآءَ فَلْيَدَعْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ ۔

١٠٨٣ ۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ مِنْ تَمَامِ اَجْرِ الْجَنَازَةِ اَنْ

١٠٨١ طحاوی کتاب الجنائز ص ٣٣٨ ج ١ باب الصّلوٰۃ علی الشهدآء ، مراسیل ملحقة بسنن ابی داؤد ص ١٨ ، سنن الکبریٰ للبیهقیؒ کتاب الجنائز ص ١٢ ج ٤ باب من زعم ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صلّی علیٰ شهدآء احد ، تلخیص الحبیر ص ١١٤ ج ٢ ۔

١٠٨٢ ابن ماجة ابواب اقامة الصّلوات ص ١٠٦ باب ماجآء فی شهود الجنائز ۔

یہ حدیث ابوداؤد نے مراسیل میں، طحاوی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب ۔ جنازہ اٹھانے میں

١٠٨٢ ۔ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا" جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے تو اُسے چاہیے کہ چارپائی کے تمام پائے اٹھائے، یہ سنّت ہے، پھر اگر چاہتا ہے تو اور نیکی کرے اور اگر چاہتا ہے تو چھوڑ دے "

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جیّد ہے ۔

١٠٨٣ ۔ حضرت ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ" جنازہ کے پورے ثواب میں سے یہ ہے کہ تو اس کے گھر سے

تُشَيِّعَهَا مِنْ اَهْلِهَا وَاَنْ تَحْمِلَ بِاَرْكَانِهَا الْاَرْبَعَةِ وَاَنْ تَحْثُوَ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

بَابُ فِيْ اَفْضَلِيَّةِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۱۰۸۴۔ عَنْ طَاءُوْسٍ قَالَ مَا مَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۸۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ فِيْ جَنَازَةٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہما يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَمْشِيْ خَلْفَهَا فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ اَرَاكَ تَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَانِ

۱۰۸۳ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز ص۳۳۲ ج۳ فی المیّت یحثی فی قبرہ۔

۱۰۸۴ مصنف عبدالرزاق کتاب الجنائز ص۴۴۵ ج۳ باب المشی امام الجنازۃ برقم ۶۲۶۲۔

اسے الوداع کرے اور چاروں پائے اٹھائے اور قبر میں مٹی ڈالے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت

۱۰۸۴۔ طاؤس نے کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک جنازہ کے پیچھے ہی چلتے تھے۔"

یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل صحیح ہے۔

۱۰۸۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے کہا" میں ایک جنازہ میں تھا، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے چل رہے تھے، میں نے حضرت علیؓ سے کہا، میں تمہیں

يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمَا اَنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا عَلَى الْمَشْيِ اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَذِّ وَلٰكِنَّهُمَا اَحَبَّا اَنْ يَّتَيَسَّرَا عَلَى النَّاسِ ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

۱۰۸۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ لَهٗ كُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَاِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَخَلْفَهَا لِبَنِيْٓ اٰدَمَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۱۰۸۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز ص۴۴۶ ج۳ باب المشی امام الجنازة برقم ۶۲۶۳، طحاوی کتاب الجنازة ص۳۲۵ ج۱ باب المشی امام الجنازة۔

۱۰۸۶ مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الجنائز ص۲۸۲ ج۳ باب فی الجنازة یسرع بها اذا خرج بها او لا۔ عن عبد اللہ بن عمرؓ۔

جنازہ کے پیچھے اور ان دونوں کو آگے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں، تو حضرت علیؓ نے کہا "تحقیق یہ جانتے ہیں، آگے چلنے سے فضیلت جنازہ کے پیچھے چلنے میں ہے، جیسا کہ جماعت کی نماز کی فضیلت ہے۔ اکیلا پڑھنے پر، اور لیکن ان دونوں (بزرگوں) نے لوگوں پر آسانی کو پسند کیا (اگر پیچھے چلتے تو لوگ احتراماً پیچھے رہتے اور کندھا دینے میں تکلیف محسوس کرتے)

یہ حدیث عبد الرزاق اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۸۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (عمرو بن العاصؓ) نے اُن سے کہا "جنازہ کے پیچھے ہو جاؤ، بلاشبہ جنازہ سے آگے فرشتوں کے لیے اور اس کے پیچھے بنی آدم کے لیے ہے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۰۸۷۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوْضَعَ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۸۸۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۱۰۸۷ بخاری کتاب الجنائز ص۱۷۵ ج۱ باب القیام للجنازۃ، مسلم کتاب الجنائز ص۳۱۰ ج۱ فصل فی استحباب القیام للجنازۃ ... الخ، ترمذی ابواب الجنائز ص۲۰۱ ج۱ باب ماجآء فی القیام للجنازۃ، ابوداؤد کتاب الجنائز ص۹۶ ج۲ باب القیام للجنازۃ، نسائی کتاب الجنائز ص۲۷۱ ج۱ باب الامر بالقیام للجنازۃ، ابن ماجۃ ابواب اقامۃ الصلوات ص۱۱۲ باب ماجآء فی القیام للجنائز، مسند احمد ص۴۴۶ ج۳۔

۱۰۸۸ بخاری کتاب الجنائز ص۱۷۵ ج۱ باب من قام لجنازۃ یہودی، مسلم کتاب الجنائز ص۳۱۰ ج۱ فصل فی استحباب القیام للجنازۃ ... الخ۔

باب۔ جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

۱۰۸۷۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے

۱۰۸۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! یہ یہودی کا جنازہ ہے، آپ نے فرمایا "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

١٠٨٩۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِيْ شَاْنِ الْجَنَائِزِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَاِنَّمَا حَدَّثَ ذٰلِكَ لِاَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَاٰى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتّٰى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٩٠۔ وَعَنْهُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِرَحْبَةِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

١٠٨٩ مسلم کتاب الجنائز ص۳۱۰ ج۱ فصل فی استحباب القیام للجنازۃ ... الخ۔

باب۔ جنازہ کے لیے قیام منسوخ کرنا

١٠٨٩۔ نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مسعود بن الحکم الانصاری نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنازوں کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے سُنا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے، پھر بیٹھے اور انھوں نے یہ حدیث اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا وہ (کسی جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ رکھ دیا گیا۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

١٠٩٠۔ نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مسعود بن الحکم الزُّرَقی نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے میدان میں یہ کہتے ہوئے سُنا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم فرمایا، پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔"

وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَازِمِيُّ فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

١٠٩١۔ وَعَنْ اِسْمٰعِيْلَ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رِجَالًا قِيَامًا يَّنْتَظِرُوْنَ اَنْ تُوْضَعَ وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يُشِيْرُ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ الْقِيَامِ ـــ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

١٠٩٢۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا الْقِيَامَ اِلَى

١٠٩٠ مسند احمد ص ٨٢ ج ١، طحاوی کتاب الجنازہ ص ٣٢٨ ج ١ باب القیام للجنازۃ۔

١٠٩١ طحاوی کتاب الجنازۃ ص ٣٢٨ ج ١ باب القیام للجنازۃ۔

یہ حدیث احمد، طحاوی اور حازمی نے الناسخ والمنسوخ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

١٠٩١۔ اسمٰعیل الزرقی سے روایت ہے کہ ان کے والد نے کہا "میں عراق میں ایک جنازہ (پڑھنے) کے لیے حاضر ہوا تو میں نے لوگوں کو کھڑے دیکھا جو جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف اشارہ کرتے ہوتے دیکھا کہ بیٹھ جاؤ، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم فرمایا۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

١٠٩٢۔ زید بن وہب نے کہا "ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کے بارہ میں

الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ قَدْ كُنَّا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ يَهُوْدٌ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

بَابُ فِي الدَّفْنِ وَبَعْضِ اَحْكَامِ الْقُبُوْرِ

١٠٩٣۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّلْحَدُ وَاٰخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوْا نَسْتَخِيْرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ اِلَيْهِمَا فَاَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَسَبَقَ

١٠٩٢ طحاوی کتاب الجنازة ص ٣٢٩ ج ١ باب القيام للجنازة ۔

بحث کی، تو ابو مسعود نے کہا، ہم بھی کھڑے ہوتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ اور تم یہودی ہو"۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

باب۔ دفن اور قبروں کے بعض احکام میں

١٠٩٣۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، تو مدینہ منورہ میں ایک شخص (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) بغلی قبر بناتے تھے اور دوسرے شخص (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ)، صندوقی قبر بناتے تھے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا" ہم اپنے پروردگار سے بہتری طلب کرتے ہیں اور دونوں کی طرف پیغام بھیجتے ہیں جو بھی ان دونوں میں سے پہلے آجائے ہم اُسے کام کے لیے چھوڑ دیں گے، (یعنی کام پر لگا دیں گے)، انہوں نے دونوں کی طرف پیغام بھیجا، تو

١٠٩٢۔ مطلب یہ ہے کہ یہود اپنی شریعت کے مطابق جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تھے پھر شریعت اسلام نے اسے منسوخ کر دیا ہے ۔ (طحاوی کتاب الصّلٰوۃ ص ٣٢٩ ج ١ باب الجنازة تمر بالقوم ایقومون ام لا)

صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

١٠٩٤۔ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَوْصَى الْحَارِثُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

١٠٩٥۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ يُدْخِلُوْنَ الْمَيِّتَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ وَّثَّقَهٗ

١٠٩٣ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصّلوات ص١١٣ باب ماجاء فی الشقّ۔

١٠٩٤ ابوداؤد کتاب الجنائز ص١٠٢ ج٢ باب کیف یدخل المیّت قبرہ، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ۔ کتاب الجنائز ص٥٤ ج٤ باب من قال یسل المیّت من قبل رجل القبر۔

١٠٩٥ المعجم الکبیر للطبرانیؒ ص١٨ ج١١ برقم ١١١٣٢۔

بغلی قبر بنانے والے پہلے آگئے، تو صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغلی قبر بنائی۔"

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

١٠٩٤۔ ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ حارثؒ نے وصیت کی" میری نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں، تو انہوں نے حارث کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر انہیں پاؤں کی جانب (قبر کی پائنتی) سے قبر میں داخل کیا اور کہا" یہ سنّت میں سے ہے"

یہ حدیث ابو داؤد، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

١٠٩٥۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں داخل فرماتے تھے۔"

ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ ۔

١٠٩٦۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَدْخَلَ يَزِيْدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى ۔

١٠٩٧۔ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوْا عَلٰى قَبْرِهٖ ثَوْبًا فَجَبَذَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ ۔

١٠٩٨۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ

١٠٩٦ مصنف عبد الرزاق كتاب الجنائز ص٤٩٩ ج٣ باب من حيث يدخل الميّت القبر برقم ٦٤٧٢، مصنف ابن ابي شيبة كتاب الجنائز ص٣٢٨ ج٣ من ادخل ميتا من قبل القبلة محلى ابن حزم كتاب الجنائز ص١٨٣ ج٣ يدخل الميت كيف امكن... الخ ۔

١٠٩٧ مصنف ابن ابي شيبة كتاب الجنائز ص٣٢٦ ج٣ باب ما قالوا في مد الثوب على القبر۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن خراش ہے، ابن حبان نے اسے ثقہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن المکفف کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا۔

یہ حدیث عبدالرزاق اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے، ابن حزم نے محلّی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۹۷۔ ابواسحٰق نے کہا "میں حارث کے جنازہ کے موقع پر حاضر ہوا، لوگوں نے ان پر کپڑا پھیلایا، تو حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا اور کہا "یہ مرد ہے"۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل

فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْاٰخَرُوْنَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

١٠٩٩۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاٰخَرُوْنَ ۔

١١٠٠۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتٰى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ

١٠٩٨ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۱۰۲/۲ باب فی الدعاء للمیّت اذا وضع فی قبرہ ، صحیح ابنِ حبان کتاب الجنائز ص ۴۳/۲ برقم ۳۱۰۰ ۔

١٠٩٩ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۱/۱ فصل فی استحباب اللحد ۔

کرتے، تو یہ دعا فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم (اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر (اسے قبر میں رکھتا ہوں)

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

١٠٩٩۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری میں جس میں وہ فوت ہوئے، کہا " میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹ کھڑی کرنا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

١١٠٠۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر آپ میت کی قبر پر تشریف لائے، تو اس کے سر کی جانب سے تین لپ (مٹی) اس پر ڈالی"۔

ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ۔

١١٠١۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اِكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَاحِبَيْهِ رضی اللہ عنہما فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَّا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوحَةٍ بِبَطْحَآءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَآءِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَاٰخَرُونَ وَفِي إِسْنَادِهٖ مَسْتُورٌ۔

١١٠٢۔ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

١١٠٠ ابن ماجة ابواب ما جآء في إقامة الصّلوات ص١١٣ باب ما جآء في حثو التراب في القبر، تلخيص الحبير كتاب الجنائز ص١٣١ ج٢ نقلًا عن ابن ماجة وابن أبي داوٗد في كتاب التفرد۔

١١٠١ ابوداؤد كتاب الجنائز ص١٠٣ ج٢ باب في تسوية القبور۔

١١٠٢ بخاري كتاب الجنائز ص١٨٦ ج١ باب ما جآء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابن ابی داؤد نے نقل کی ہے اور ابن ابی داؤد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

١١٠١۔ قاسم نے کہا "میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا، اے امی جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما (حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ) کی قبریں میرے لیے کھولیں، (یعنی حجرہ مبارک کھولیں، تاکہ میں قبروں کی زیارت کرسکوں) تو انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھولیں، نہ وہ قبریں زیادہ اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین کے ساتھ برابر بچھی ہوئی تھیں۔ میدان کی سرخ کنکریاں ان پر بچھی ہوئی تھیں۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں مستور الحال ہے۔

١١٠٢۔ سفیان التمار سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو کوہان (کی طرح) بنی ہوئی دیکھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

١١٠٣۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الرَّشَّ عَلَى الْقَبْرِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

١١٠٤۔ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔

١١٠٥۔ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَشَّ عَلٰى قَبْرِهِ الْمَاءَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ مِّنْ حَصْبَاءِ الْعَرْصَةِ وَرَفَعَ قَبْرَهٗ قَدْرَ شِبْرٍ۔

١١٠٣ سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الجنائز ص ٤١١/٣ باب رش الماء علی القبر... الخ، تلخیص الحبیر کتاب الجنائز ص ١٣٣/٢ نقلاً عن سعید بن منصور فی سننہ۔

١١٠٤ مسند امام شافعیؒ الباب الثالث والعشرون فی صلوٰۃ الجنائز ص ٢١٥/١ رقم الحدیث ٥٩٩۔

١١٠٣۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ قبر پر پانی چھڑکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔

یہ حدیث سعید بن منصور اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

١١٠٤۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکر رکھے۔

یہ حدیث شافعی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

١١٠٥۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن (ابراہیمؓ) کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر میدان کی کنکریوں میں سے کچھ کنکریاں رکھیں اور ان کی قبر کو ایک بالشت اونچا فرمایا۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ۔

۱۱۰۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۰۷۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

۱۱۰۵ سنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الجنائز ص ۴۱۱ ج ۳ باب لا یزاد علی فی القبر علی اکثر من ترابہ۔

۱۱۰۶ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۲ ج ۱ فصل فی تسویۃ القبر۔

۱۱۰۷ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۱۰۳ ج ۲ باب الاستغفار عند القبر... الخ، مستدرک حاکم کتاب الجنائز ص ۳۷۰ ج ۱ باب الاستغفار وسوال اللتثبیت للمیّت... الخ۔

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل ہے۔

۱۱۰۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے[1]، اس پر بیٹھنے اور اور اس پر عمارت (گنبد وغیرہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۱۰۷۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اُس (قبر) پر ٹھہر کر فرماتے "اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، بلاشبہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔"

یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] پہلے چونا استعمال ہوتا تھا آج چونے کی جگہ سیمنٹ نے لے لی ہے، مطلب یہ ہے کہ قبروں کو پختہ کرنے کے لیے سیمنٹ یا چونا استعمال کیا جاتے۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِلْمَيِّتِ

۱۱۰۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ اَبِي اللَّجْلَاجُ اَبُوْخَالِدٍ رضی اللہ عنہ يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَالْحَدْلِيْ فَإِذَا وَضَعْتَنِيْ فِيْ لَحْدِيْ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ سُنَّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۱۱۰۸ مجمع الزوائد، کتاب الجنائز ص۴۴ج۳ باب ما یقول عند ادخال المیت القبر نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

باب۔ میّت کے لیے قرآن پاک پڑھنا

۱۱۰۸۔ عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج نے اپنے والد سے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد لجلاج ابو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا، اے میرے بیٹے! جب میں مرجاؤں تو میرے لیے لحد والی قبر بنانا، جب تم مجھے میری لحد میں رکھو تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کہنا پھر مجھ پر مٹی برابر کرنا، پھر میرے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات[1] اور اس کی آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا"۔

یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

[1] الٓمّٓ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک اور آخر سے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر سورۃ تک۔

بَابُ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

۱۱۰۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۱۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

۱۱۰۹ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۴ فصل فی الذھاب الیٰ زیارۃ القبور۔

باب۔ قبروں کی زیارت کرنے میں

۱۱۰۹۔ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تو اب ان کی زیارت کرلیا کرو"۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۱۱۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! (قبرستان میں داخلہ کے وقت) میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا "تم یوں کہو":

"اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ"۔

(ان گھروں والے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور پیچھے آنے والوں پر رحم فرمائیں، اور بلاشبہ ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تو تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۱۱۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّابْنُ مَاجَةَ۔

۱۱۱۰ مسلم کتاب الجنائز ص۳۱۴ ج۱ فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور۔

۱۱۱۱ مسند احمد ص۳۵۳ ج۵، مسلم کتاب الجنائز ص۳۱۴ ج۱ فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور ابن ماجہ ابواب ماجاء فی اقامۃ الصلوات ص۱۱۲ باب ماجاء فیما یقال اذا دخل المقابر

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۱۱۱۔ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔"

(اے ان گھروں کے رہنے والے مؤمنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہم بھی انشاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔)

یہ حدیث احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

بَابُ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۱۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

۱۱۱۳- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ بِلَالًا رَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ اَمَا اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِيْ يَا بِلَالُ فَانْتَبَهَ حَزِيْنًا

۱۱۱۲ صحیح ابن خزیمۃ   شعب الایمان للبیہقیؒ باب فی المناسک صفحہ ۴۹/۳ برقم ۴۱۵۹ ، دارقطنی کتاب الحج صفحہ ۲۷۸/۲ کشف الاستار کتاب الحج صفحہ ۵۷/۲ باب زیارۃ قبر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث ۱۱۹۸ ۔

باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت میں

۱۱۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو گئی۔"

یہ حدیث ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں دارقطنی، بیہقی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے

۱۱۱۳۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا "بلاشبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے یہ فرماتے ہوئے دیکھا "اے بلال! یہ کیا زیادتی ہے؟ کیا تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ تم میری زیارت کرو۔ اے بلال! تو بلال غمگین گھبرائے ہوئے خوفزدہ بیدار ہوئے، چنانچہ

وَجِلاً خَائِفاً فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَقَصَدَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَبْكِي عِنْدَهُ وَيُمَرِّغُ وَجْهَهُ عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا فَقَالَا لَهُ نَشْتَهِي نَسْمَعُ أَذَانَكَ الَّذِي كُنْتَ تُؤَذِّنُ بِهِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَفَعَلَ فَعَلَا سَطْحَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ الَّذِي كَانَ يَقِفُ فِيْهِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ارْتَجَّتِ الْمَدِيْنَةُ فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ازْدَادَ رَجَّتُهَا فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ وَقَالُوْا أَبُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَى يَوْمًا أَكْثَرَ بَاكِيًا وَّلَا بَاكِيَةً

ـــــــــ انہوں نے اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کا ارادہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر آئے، تو اس کے پاس رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملنے لگے، حضرت حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما آگئے، تو ان سے معانقہ کرنے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے، ان دونوں نے حضرت بلالؓ سے کہا، ہم آپ کی اذان سننا چاہتے ہیں جو آپ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہا کرتے تھے، انہوں نے (قبول) کیا تو مسجد کی چھت پر چڑھ کر اپنی اسی جگہ کھڑے ہو گئے، جہاں کھڑے ہوتے تھے، جب انہوں نے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، مدینہ طیبہ (رونے کی آوازوں سے) گونج اٹھا، پھر جب انہوں نے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا تو گونج اور زیادہ ہو گئی، پھر جب أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہا، دوشیزائیں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں نے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے؟

بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَقَالَ التَّقِيُّ السُّبْكِيُّ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ ۔

۱۱۱۳ التحفة اللطيفة فی تاریخ المدینة الشریفة لامام السخاویؒ ص۲۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے مدینہ منورہ میں اس دن سے بڑا دن مردوں اور عورتوں کے رونے کے اعتبار سے نہیں دیکھا"

یہ حدیث ابن عساکر نے نقل کی ہے۔ تقی السبکی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد جید ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ علامہ نیموی کی کتاب آثار السنن کا ترجمہ ختم ہوا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاَسَاتِذَتِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

۴ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۶؍۱۰؍اکتوبر ۱۹۸۹ء

کتاب الآثار (درسی)

تالیف

الامام الاعظم سیّد التابعین ورأس المجتهدین ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رحمہ اللہ
(المتوفی ۱۵۰ھ)

روایة

الامام الرّبانی ابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ) عن المؤلف

صحّحہٗ حقّقہٗ

محمد اشرف گوجرانوالہ

(زیرِطبع)

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کی شہرہ آفاق تالیف

کتاب الآثار

روایة

امام ربّانی ابوعبداللہ محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ)

اُردو ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

محمد اشرف گوجرانوالہ

آسان اور عام فہم اُردو ترجمہ، عمدہ کتابت و طباعت، خوبصورت جلد

(زیرِطبع)

مع التعليق الحسن

آثار السنن

للعلامة الاجل والمحدث الاكمل محمد بن علي النيموي رحمه الله تعالى

المتوفى سنة ١٣٢٢ھ

صححه وحققه

محمد اشرف

فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مکتبہ حسینیہ

قذافی روڈ، گرجاکھ، گوجرانوالہ